تیسیر الباری
ترجمہ وتشریح
صحیح بخاری شریف
حضرت علامہ وحید الزمان
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

نام کتاب ---- تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ------ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ---- علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالے

تصحیح و تحقیق --- مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ----- بشیر احمد نعمانی

ناشر ----- ضیاء۔ احسان پبلشرز لاہور

جلد ------ پنجم

صفحات ----- (کاپیاں ½۸۷)

تعداد ----- ایک ھزار

ایڈیشن ---- اوّل

تاریخ اشاعت ---- جون سنہ ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ----

مطبع ------

پنجم

اکیسواں پارہ ۲۱

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

بائیسواں پارہ ۲۲

کتاب الطلاق ۱۸۹

طلاق کا بیان

کتاب النفقات

جورو بچوں کو خرچ دینے کا حکم

کتاب الاطعمۃ

کھانوں کا بیان

کتاب العقیقة

عقیقہ کا بیان

تئیسواں (۲۳) پارہ

کتاب الذبائح والصید

جانور کاٹنے اور شکار کا بیان

کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

کتاب الاشربۃ

شرابوں کا بیان

کتاب المرضیٰ

بیماروں کا بیان

کتاب الطِّب

دوا علاج کا بیان

چوبیسواں (۲۴) پارہ

کتاب اللباس

لباس کا بیان

کتابُ الادب

اخلاق کا بیان

پچیسواں ۲۵ پارہ

کتاب الاستئذان

اذن مانگنے کا بیان

جلد (۵)

اکیسواں پارہ ٢١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّآ اَرَدْنَآ اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ

باب سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوسعید بن معلّی سے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا ۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں نے جواب نہیں دیا (نماز پڑھ کر میں گیا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (جو فوراً حاضر نہیں ہوا اس کی وجہ یہ تھی میں) نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں ارشاد فرمایا مسلمانو جب رسول تم کو بلاوے تو اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو پھر فرمایا میں تجھ کو مسجد کے باہر جانے سے پیشتر وہ سورت بتلاؤں جو قرآن کی ساری سورتوں میں (مرتبہ یا اجر میں) بڑی ہے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد کے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا مسجد کے باہر نکلنے سے پیشتر ہی میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤں گا آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے سبع مثانی[2]

[1] یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے [2] اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں دہرائی جاتی ہیں اسلئے سبع مثانی نام ہوا ۱۲ منہ

وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ۔

٢ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَكُنْتَ تَرْقِي ۔ قَالَ لَا ۔ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ

اور قرآن عظیم سے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے 'ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم' یہی سورت مراد ہے۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے انہوں نے معبد بن سیرین (اپنے بھائی) سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم ایک (فوج میں) سفر میں تھے (رات کو) اتر پڑے ایک لونڈی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا[1] ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (جو کچھ دوا دارو جھاڑ پھونک کرتے) کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص (خود ابو سعید[2]) لونڈی کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کو کوئی منتر آتا ہے اور جا کر اس سردار پر پھونکا وہ اچھا ہو گیا اس نے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) اس کو دلوائیں اور ہم سب کو دودھ پلایا جب وہ شخص (یعنی ابو سعید اس سردار کے پاس سے) لوٹ کر آیا تو ہم نے اس سے کہا بھائی کیا تم کو خوب منتر کرنا آتا تھا یا یوں کہا کیا تم منتر کیا کرتے تھے، اس نے کہا نہیں (میں منتر ونتر کب جانوں) میں نے تو سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر پھونک مار دی تھی اس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے باب میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو (کہ ان کا لینا درست ہے یا نہیں) جب تک ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچیں یا آپ سے نہ پوچھ لیں خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے اب ایسا کرو کہ مزدوری کی بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ ابو معمر نے کہا[3] ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا ہم

[1] نہ لونڈی کا نام معلوم ہوا نہ سردار کا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا

ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے مجھ سے معبد بن سیرین نے انہوں نے ابو سعید خدری سے یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

باب سورۂ بقرہ کی فضیلت

۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن مہران سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی آخیر کی دو آیتیں پڑھے[1] اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابو مسعودؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ بقرہ کے آخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو اس کو (ہر آفت سے بچانے کے لیے) کافی ہوں گی[1] اور عثمان بن ہیثم نے کہا[2] ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقۂ فطر کی نگہبانی پر مقرر کیا اتنے میں ایک شخص آیا وہ لپ بھر بھر کر اس میں سے (کھجوریں) لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا میں نے کہا میں تجھ کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا (چھوڑوں گا نہیں) پھر پورا قصہ بیان کیا[3] اس نے کہا ابو ہریرہؓ جب تو (سونے کے لیے) بچھونے پر جائے تو

---

[1] بعضوں نے کہا رات کے قیام کے بدل کافی ہو جائیں۔ گی یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا ۱۲منہ [2] اس کو اسمٰعیلی اور ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲منہ

[3] یہ قصہ کتاب الوکالت میں گزر چکا ہے پہلے دن ابو ہریرہؓ نے اس کی عاجزی اور محتاجی پر رحم کر کے اس کو چھوڑ دیا کہنے لگا میں بال بچے والا بہت محتاج ہوں دوسرے دن پھر آیا اور کھجوریں چرانے لگا ابو ہریرہؓ نے پکڑا تو عاجزی کرنے لگا انہوں نے چھوڑ دیا تیسرے دن پھر آیا پھر چرانے لگا تب تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں تجھ کو چھوڑنے والا نہیں اس نے بہت عاجزی کی اور ابو ہریرہؓ کو آیت الکرسی بتلائی ع۔ باقی حدیث آگے مذکور ہوتی ہے ۱۲منہ

فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ .

آیۃ الکرسی پڑھ لے صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر رہے گا اور تیرے پاس شیطان نہ پھٹکنے پائے گا۔ اور ابوہریرہؓ نے یہ بات آں حضرتؐ سے بیان کی، آپ نے فرمایا گو وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی یہ شخص شیطان تھا۔[1]

بَابٌ فَضْلُ سُورَةِ الْكَهْفِ

باب سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان

۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے۔ انہوں نے کہا ایک شخص (اسید بن حضیرؓ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا ایک ابر اوپر سے آیا گھوڑے کو ڈھانک لیا وہ ابر برابر نزدیک آتا جاتا تھا یہاں تک کہ گھوڑا اس کو دیکھ کر بھڑکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھا جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اترا تھا۔[2]

بَابٌ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

باب سورۂ انا فتحنا کی فضیلت

۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک سفر میں چل رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا (خاموش رہے) پھر انہوں نے پوچھا تب بھی جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ اپنے تئیں کو سنے لگے (کہنے لگے کاش تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے تین بار آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عاجزی کے ساتھ عرض کیا لیکن ایک بار بھی آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ

---

[1] جو آدمی کی صورت بن کر کھجوریں چرانے آیا تھا ۱۲ منہ [2] حضرت علیؓ نے کہا سکینہ ایک روح ہے امرؐ نے والی اس کا چہرہ آدمی کی طرح ہے ۱۲ منہ

فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

کہتے تھے (غصے میں آن کر) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور آگے بڑھ گیا (آپ کے برابر برابر چلنا چھوڑ دیا) مگر (دل میں) ڈر رہا تھا۔ اس حرکت پر میرے حق میں قرآن میں کیا اترتا ہے استنے میں ایک (نامعلوم) پکارنے والے نے پکارا (عمر کہاں ہیں، عمر کہاں ہیں) جب تو مجھ کو پورا ڈر ہو گیا۔ میرے باب میں کچھ قرآن ضرور اترا۔ خیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سلام کیا (آپ نے جواب دیا) فرمایا اس رات میں مجھ پر ایک سورت اتری ہے وہ مجھ کو ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے۔ جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے (یعنی ساری دنیا کی چیزوں سے مجھ کو زیادہ پسند ہے) بعد اس کے آپ نے یہ سورت پڑھی، انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

فِيهِ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب قل ہو اللہ احد کی فضیلت کا بیان

اس باب میں عمرہ کی حدیث حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے[1]۔

٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک شخص (ابوسعید خدری) نے دوسرے شخص قتادہ بن نعمان اپنے ماں جائے بھائی (کو دیکھا وہ (رات کو) قل ہو اللہ احد بار بار پڑھ رہا ہے وہ شخص صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا (کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا گویا

[1] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہو گی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو فوج کا سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا اور ہر رکعت میں قرأت قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ قل ہو اللہ احد کی محبت نے تجھ کو بہشت میں داخل کر دیا تیسری حدیث میں ہے جو شخص سوتے وقت سو بار قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے۔ قیامت کے دن پروردگار اس سے فرمائے گا میرے بندے بہشت میں جا وہ تیرے داہنے طرف ہے۔ ۱۲ منہ۔

يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْفِرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ

اس نے سمجھا کہ اس میں کچھ بڑا ثواب نہ ہوگا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر[1] ہے اور ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو منقری) نے اتنا زیادہ کیا[2] ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی ایک شخص آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پچھلی رات سے اٹھا قل ہو اللہ احد پڑھتا رہا (بس یہی سورت بار بار پڑھا کیا)۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا ہم سے والد نے ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی اور ضحاک بن شراحیل مشرقی نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی یہ بھی نہیں کرسکتا کہ رات کو تہائی قرآن پڑھ لیا کرے لوگوں کو یہ مشکل ہوا کہنے لگے بھلا تہائی قرآن (ہر رات کو) کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ الواحد الصمد (یعنی سورۃ قل ہو اللہ احد) تہائی قرآن کے برابر ہے محمد بن یوسف فربری[3] نے کہا میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاریؒ کے کاتب (منشی) تھے وہ کہتے تھے امام بخاری نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت ابو سعید خدری سے

---

[1] تو تین بار قل ہو اللہ پڑھنے میں سارے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ سبحان اللہ یہ عجب پیاری سورت ہے اس میں ہمارے شاہ کی بہت عمدہ عمدہ صفتیں مذکور ہیں اور مشرکین اور نصاریٰ یہود وغیرہ سب کا رد ہے۔ سچے خدا کی پہچان اس سورت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید جو تمام ایمان کی اصل الاصول ہے اسی سورت سے مضبوط ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] جو امام بخاریؒ کے شاگرد تھے ۱۲ منہ۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِي مُسْنَدٌ

منقطع ہے (ابراہیم نے ابو سعید سے نہیں سنا لیکن ضحاک مشرقی کی روایت ابو سعید سے متصل ہے[1]۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

باب معوذات یعنی سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت

۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا۔ ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) جب (موت کی بیماری میں) آپ کی علالت سخت ہو گئی تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی۔

۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لیے) اپنے بچھونے پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہو سکتا ان کو پھراتے پہلے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر تین بار ایسا ہی کرتے۔

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ اللَّيْثُ:

باب قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں کا اترنا۔

۱۰ - حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے اسید بن حضیر سے وہ رات کو سورۂ بقرہ

[1] اسی لیے امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے صحیح میں نکالا اگر یہ حدیث صرف ابراہیم نخعی کے طریق سے مروی ہوتی تو امام بخاری اس کو نہ لاتے کیونکہ وہ منقطع ہے امام بخاری اور اکثر اہل حدیث منقطع کو مرسل اور متصل کو مسند کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو ابو عبید نے فضائل القرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى مَا يَرٰهَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْٓ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَآ اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَآ اَرٰهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بھڑکنے لگا (چمکا) اسید خاموش ہو رہے (قراءت چھوڑ دی) تو گھوڑا بھی تھم گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا اچکا پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھیر گیا پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بگڑا جب تو انہوں نے اپنے لڑکے یحییٰ کو سنبھالا وہ گھوڑے کے قریب تھا ڈرے کہ کہیں اس کو صدمہ نہ پہنچے اپنے پاس گھسیٹ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی۔ (ایک چیز سائبان کی طرح دکھلائی دی) اسی کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی[1] (اوپر چڑھ گئی) صبح کو اسید نے یہ قصہ آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسید قرآن پڑھتا رہ، قرآن پڑھتا رہ (یہ جو تجھ پر گزرا بڑا عمدہ واقعہ ہے) اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے وہ بالکل گھوڑے کے قریب پڑا تھا اور سر اٹھا کر ادھر خیال کیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا دیکھا تو سائبان کی طرح کچھ معلوم ہوا اس میں جیسے چراغ روشن ہیں پھر میں باہر آ گیا یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا[1]۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسید تو جانتا ہے یہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر نزدیک آ گئے تھے[2] اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے وہ ان کی نظر سے غائب نہ ہوتے ابن ہاد نے کہا[3] مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بھی بیان کی انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے اسید بن حضیر سے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

باب جو قرآن اب مصحف میں ہے بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چھوڑا[4] تھا۔

[1] یہ فخرجت کا ترجمہ ہے جو امام بخاری کی روایت ہے اور صحیح وہ ہے جو امام مسلم کی روایت میں ہے فعرجت الی السماء یعنی پھر وہ انسان آسمان کی طرف چڑھ گیا اور نظر سے غائب ہو گیا ۱۲ منہ [2] اسید بہت خوش آواز تھے ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کے سوا اور کچھ قرآن آپ نے نہیں سکھلایا تھا اس ترجمۃ الباب سے ان کا رد مقصود جو کہتے ہیں پورا قرآن نہیں ہے کئی سورتیں حضرت علی اور دیگر باقی منقول ہیں۔

١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں اور شداد بن معقل دونوں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گئے۔ شداد نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد اس قرآن کے سوا اور بھی کچھ قرآن چھوڑا انہوں نے کہا نہیں بس یہی قرآن چھوڑا جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے ابن رفیع نے کہا اور ہم محمد بن حنفیہ کے پاس گئے (جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے) ان سے بھی یہی پوچھا انہوں نے کہا سوا اس قرآن کے جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے اور کچھ آنحضرتؐ نے نہیں چھوڑا۔

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

باب قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر

١٢ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ

ہم سے ابو خالد ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن کا قاری ہے۔ اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں بتی) کی سی ہے بو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو مومن قرآن کا قاری نہیں ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ عمدہ لیکن اس میں خوشبو نہیں ہے اور جو شخص بدکار ہے لیکن قرآن کا قاری ہے اس کی مثال ریحان (خوشبودار سبزہ) کی سی ہے بو تو اچھی مگر مزہ کڑوا

بقیہ صفحہ سابقہ اور اہل بیت کی فضیلت میں اتری تھیں (معاذ اللہ) صحابہ نے نکال ڈالیں اور ایک اُلّو بیوقوف نے ایک سورت ان میں سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے جس کا نام سورہ علی رکھا ہے اس کا شروع یہ ہے یاایہا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلنا ہما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم اخیر تک معاذ اللہ یہ ساری سورت جعل اور رکیک ہے جس کے دیکھنے سے بادی النظر میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی بیوقوف کی تراشی ہوئی ہے اور تعجب تو ان درویشوں پر ہوتا ہے جنہوں نے اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کرکے پھر اس سورت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اس کو حدیث قدسی قرار دیا ہے کیا خوب خدا ایسے جاہل درویشوں سے پناہ میں رکھے ١٢ منہ حواشی صفحہ ہذا ١؎ امام بخاری نے یہ دونوں اثر لاکر رافضیوں کا رد کیا جو کہتے ہیں قرآن شریف میں صاف صاف حضرت علیؓ کی امامت کا حکم اترا تھا مگر یہ آیتیں صحابہ نے نکال ڈالیں جب عبداللہ بن عباسؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے اور محمد بن حنفیہ کو جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے ان باتوں کی خبر نہ ہو تو اور لوگوں کو کیسے ہو سکتی ہے اور معلوم ہوا کہ رافضیوں کا گمان غلط ہے ١٢ منہ ٢؎ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث سے نکلتا ہے جس کو ترمذی نے ابو سعید خدری سے نکالا اس میں یوں ہے کہ اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت دوسری مخلوقات پر ١٢

مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِیْحَ لَهَا۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلَی الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی الْمَغْرِبِ بِقِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ

اور جو شخص بدکار ہے اور قرآن کا قاری بھی نہیں ہے اس کی مثال تو اندرائن کے پھل کی سی ہے (کم بخت) مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد۔[۱]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم مسلمان کا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک[۲] اور تمہاری مثال اور یہود اور نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری پر لگایا اور یہ کہا (صبح سے) دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے۔ اس کو ایک قیراط ملے گا یہود نے دوپہر دن تک کام کیا اس کے بعد کہنے لگا اب دوپہر دن سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا ہے (اس کو ایک ایک قیراط ملے گا) نصاریٰ نے عصر تک کام کیا اس کے بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون کام کرتا ہے اس کو دو دو قیراط ملیں گے، تو تم مسلمانوں نے عصر سے مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط کمائے یہود اور نصاریٰ (قیامت کے دن) کہیں گے کام تو ہم نے (یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں نے مل کر) زیادہ کیا (صبح سے لے کر عصر تک[۳]) اور مزدوری کم ملی[۴] اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) میں نے جو تمہاری مزدوری ٹھہرائی تھی اس میں سے تو کچھ دبا نہیں رکھی (پوری

---

[۱] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ قاری کی فضیلت اس میں مذکور ہے اور یہ فضیلت قرآن ہی کی وجہ سے ہے تو قرآن کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ ان امتوں کی عمریں بہت تھیں اور تمہاری عمریں چھوٹی ہیں اگلی امتوں کی عمر گویا طلوع آفتاب سے عصر تک ٹھہری اور تمہاری عصر سے لے کر مغرب تک جو اگلے وقت کی ایک چوتھائی ہے ۱۲ منہ [۳] کام زیادہ کرنے سے یہود اور نصاریٰ کا مجموعی وقت مراد ہے یعنے صبح سے لے کر عصر تک یہ اس وقت سے کہیں زائد ہے جو عصر سے لے کر مغرب تک ہوتا ہے۔ اب حنفیہ کا استدلال اس حدیث سے کہ عصر کی نماز کا وقت دو مثل تک رہتا ہے پورا نہ ہوگا ۱۲ منہ [۴] دونوں کی مزدوری ملا کر دو قیراط ہوئی ہر ایک کو ایک ایک قیراط اور یہاں ہر مسلمان کو دو دو قیراط ملے ۱۲ منہ ؎

حَقِّكُمْ، قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ

دے دی) وہ کہیں گے بے شک (جو مزدوری ٹھہری تھی وہ تو مل گئی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ يُوْصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ

باب قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا ہم سے مالک بن مغول نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) وصیت کی۔ انہوں نے کہا نہیں[1] میں نے کہا قرآن میں تو وصیت کرنا لوگوں پر فرض ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی (یہ کیسے ہو سکتا ہے) انہوں نے کہا آپ نے اللہ کی کتاب (پر چلتے رہنے) کی وصیت کی۔

بَابٌ مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

باب جو شخص قرآن کو دیکھ کر دوسری کتابوں سے بے پروا نہ ہو[2] یا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور اللہ نے فرمایا اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم اخیر تک[3]۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا قرآن کی طرف متوجہ ہو کر سنتا ہے جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس کو

---

[1] وصیت کی نفی سے یہ مراد ہے کہ مال یا دولت یا دنیا کے امور میں یا خلافت کے باب میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر عمل کرتے رہنے کی یا اس کی تعلیم اور تعلم یا دشمن کے ملک میں نہ لے جانے کی وصیت کی تو دونوں فقروں میں تناقض نہ رہے گا ۱۲ منہ

[2] یعنی قرآن پر قناعت نہ کرے اور خواہ مخواہ بے ضرورت یہود نصاریٰ یا دوسرے مذہب والوں کی یا تاریخ کی کتابیں دیکھتا رہے بعضوں نے کہا لم یتغن سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو نعمت عظمیٰ سمجھ کر اس کی وجہ سے غنی اور بے پرواہ نہ رہے بلکہ دنیا داروں کی خوشامد کرے ان سے اپنی احتیاج بیان کرے بعضوں نے کہا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے [3] طبری نے بن یحییٰ بن جعفر سے نکالا کچھ مسلمان اگلی کتابیں جو یہود سے حاصل کی تھیں لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیسے بیوقوف ہیں ان کا پیغمبر جو کتاب لایا اس کو چھوڑ کر دوسری کتابیں حاصل کرنا چاہتے ہیں اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ۔

لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّہٗ یُرِیْدُ یَجْھَرُ بِہٖ

خوش آوازی سے پڑھتا ہے[1] ابو سلمہ راوی کا ایک دوست (عبدالحمید بن عبدالرحمن) کہتا تھا اس حدیث میں یتغنی بالقرآن سے یہ مراد ہے کہ پکار کر اس کو پڑھے (اچھی آواز سے)

۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّآ اَذِنَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْیٰنُ تَفْسِیْرُہٗ یَسْتَغْنِیْ بِہٖ -

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اتنی توجہ کے ساتھ کوئی بات نہیں سنتا جتنی توجہ سے قرآن پیغمبرؐ کے منہ سے سنتا ہے جب وہ تغنی کے ساتھ پڑھے سفیان بن عیینہ نے کہا تغنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے (اب دوسری کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی اس کو پرواہ نہ رہے۔

بَابُ[2] اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ

باب قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا[2]

۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْکِتَابَ وَقَامَ بِہٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَرَجُلٌ اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یَتَصَدَّقُ بِہٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ -

ہم سے ابو الیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صرف دو شخصوں پر رشک ہو سکتا ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ راتوں کو بھی اس کو پڑھا کرتا ہے۔ (دن کو بھی) دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے وہ رات اور دن محتاجوں پر خیرات کرتا رہتا ہے۔

---

۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ ذَکْوَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان بن مہران اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت

---

[1] خوش آوازی سے قرآن کا پڑھنا مسنون ہے یعنی ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ متوسط آواز سے خوش آوازی سے یہ مراد نہیں کہ گانے کی طرح پڑھے مالکیہ نے اس کو حرام کہا ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے لیکن ابن بطال نے ایک جماعت صحابہ اور تابعین سے اس کا جواز نقل کیا ہے حافظ نے کہا اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی حرف کے نکالنے میں خلل نہ آئے اگر حروف میں تغیر ہو جائے تو بالاجماع حرام ہے ۱۲ منہ [2] اس کی تفسیر کتاب العلم میں گزر چکی ہے (بقیہ صفحہ آئندہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں پر فقط رشک ہو سکتا ہے ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھلا دیا وہ رات میں اور دن میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کا ہمسایہ یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو میں بھی اس کی طرح کرتا رہتا (پڑھتا رہتا)، دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال عنایت فرمایا وہ اس کو اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی ایسی ہی دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کرتا (اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں خرچ کرتا[1])

بَابٌ ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

باب جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔

۱۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے خبر دی کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے، سعد بن عبیدہ

بقیہ صفحہ سابقہ۔ رشک یعنی دوسرے کو جو نعمت اللہ نے دی اس کی آرزو کرنا یہ درست ہے حسد درست نہیں وہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ہذا۔ [1] اب اس بندے پر جس کو اللہ تعالیٰ نے دونوں باتیں عنایت فرمائی ہوں یعنی قرآن اور حدیث کا علم دیا ہو اور مال بھی دیا ہو کتنا کچھ رشک ہوگا۔ دنیا میں مالدار بہت لوگ ہوتے ہیں پر ایسے مالدار پر جو قارونِ وقت ہو یا اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ نہ کرتا ہو بلکہ لہو ولعب میں اس پر رشک کرنے کا کوئی موقعہ نہیں خدا ایسی دولت نہ دے جو آخرت میں بوجھ ہو یا دنیا میں لوگ منحوس سمجھیں دولت وہی کام کی ہے جو نیک کاموں میں خرچ ہو رہی ہے ہمارے زمانہ میں جو مالدار مسلمان ہیں ان کو اپنا ایک پیسہ بھی فضول اور بیکار کاموں میں خرچ نہ کرنا چاہیے بلکہ عمدہ اور مفید کاموں میں اپنی دولت لگانا چاہیے اس زمانہ میں مسلمانوں کو جو سب سے زیادہ ضروری کام درپیش ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) دینی مدارس قائم کرنا (۲) صنعت اور حرفت اور تجارت اور زراعت کی تعلیم دلانا (۳) اسلام کی اشاعت کے لیے واعظوں کو مقرر کرنا۔

(۴) قرآن اور حدیث کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرا کر یہ کتابیں مفت یا کم قیمت پر لوگوں کو تقسیم کرنا۔

(۵) مسلمان لاوارث بچوں کی خبرگیری اور ان کی پرورش اور دینی تعلیم کا بندوبست کرنا۔

(۶) مسلمان بیواؤں اور معذوروں کی پرورش کا انتظام کرنا۔ یہ کام بہت ضروری ہیں پہلے ان کو پورا کرنا چاہیے۔ زیادہ مسجدوں اور سراؤں اور پلوں کے بنانے کی اس وقت ضرورت نہیں یا اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ

وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمٰنَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا۔

٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔

٢١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ۔ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ كَذَا

کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں لوگوں کو قرآن پڑھایا۔ حجاج بن یوسف کی حکومت کے زمانہ تک ابو عبدالرحمٰن کہا کرتے تھے میں جو اس جگہ بیٹھ رہا ہوں (جہاں قرآن پڑھایا کرتا ہوں دوسرا کوئی دھندا نہیں کرتا)، تو صرف اس حدیث کی وجہ سے[1]۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن بن سلمی سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تم میں افضل (بزرگی والا) وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے (پڑھے اور پڑھائے)

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک یا میمونہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنے تئیں اللہ اور رسولؐ کو بخش دیا (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جس طرح چاہیں فائدہ اٹھائیں) آپ نے فرمایا اب مجھ کو تو (زیادہ) عورتوں کی احتیاج نہیں ہے اس پر ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ آپ میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کچھ کپڑا (مہر کے طور پر) اس کو دے اس نے کہا کپڑا تو میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا کوئی چیز تو مہر کے طور پر اسے دے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی اس نے اس میں بھی عذر کیا (یہ بھی مجھ کو میسر نہیں ہے) آپ نے

[1] کہ آنحضرت نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے قرآن سیکھنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے الفاظ پڑھنا سیکھ لے بلکہ الفاظ کو صحت کے ساتھ سیکھے پھر ان کے معنی سیکھے پھر مطلب اور شان نزول وغیرہ غرض حدیث اور قرآن یہی دو علم دین کے ہیں جو شخص ان کی تعلیم اور تعلم میں معروف ہے اس کا درجہ سارے مسلمانوں سے بڑھکر ہے مولانا فضل الرحمٰن صاحب فرماتے تھے اگر کوئی شخص رات بھر عبادت کرتا رہے یعنی اذکار اور نوافل میں معروف رہے وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جو رات کو ایک گھنٹہ بھی قرآن کے الفاظ اور مطالب اور معانی کی تحقیق میں اپنا وقت صرف کرے حقیقت میں علم ساری نیکیوں کی جڑ ہے اور علم ہی پر ساری درویشی اور زہد کا مدار ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو کبھی اپنا ولی نہیں بنایا جاہل سے مراد وہی شخص ہے جس کو بقدر ضرورت بھی قرآن حدیث کا علم نہ ہو ۱۲ منہ۔

وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

فرمایا اچھا تجھے قرآن کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا اچھا انہی سورتوں کے بدل میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا۔[1]

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

باب قرآن کو یاد سے (بن دیکھے) پڑھنے کی فضیلت

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد سے ایک عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ میں اپنے تئیں آپ کو بخش دوں (آپ جس طرح چاہیے مجھ میں تصرف کیجئے)[2] آپ نے آنکھ اٹھا کر اس کو دیکھا اور نیچے پھر سر جھکا لیا (آپ کے مزاج مقدس میں شرم اور مروت بے حد تھی شرم سے کچھ فرما نہ سکے صاف انکار بھی عورت کی دل شکنی کے خیال سے نہیں فرمایا) جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا (اس کو قبول فرماتے ہیں یا نہیں) تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں ہے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ دینے کو ہے اس نے کہا یا رسول اللہ پروردگار کی قسم میرے پاس تو دینے کو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے عزیزوں کے پاس جا تلاش کر کچھ تو بھی لیکر آ وہ گیا اور خالی ہاتھ لوٹ آیا کہنے لگا

---

[1] تو یہ سورتیں اس عورت کو سکھلا دے یہی مہر ہے اس حدیث کی بحث انشاءاللہ آگے کتاب النکاح میں آئے گی (اور باب کا مطلب اس سے یوں نکلتا ہے کہ آپ نے قرآن کی عظمت اس طرح ظاہر کی کہ وہ دنیا میں بھی مال و دولت کے قائم مقام ہے اور آخرت کی عظمت تو ظاہر ہے۔ ۱۲ منہ

[2] یہ آنحضرتؐ کے لیے خاص حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ جو عورت اپنے تئیں آپ کو ہبہ کر دے تو ہبہ کر دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا اور وہ عورت آپ پر حلال ہو جاتی ۱۲ منہ۔

قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی (جو میں اس عورت کو مہر کے طور پر دوں) آپ نے فرمایا جا دیکھ بھال اور نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا بخدا یا رسول اللہ مجھے تو لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ یہ تہبند (جس کو میں باندھے ہوں میرے پاس ہے میں اس کو مہر کے طور پر دے سکتا ہوں سہل نے کہا اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی[۱] کہنے لگا یہی لنگی آدھی پھاڑ کر اس عورت کو مہر میں دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لنگی کیا کام آئے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت ننگی رہے گی۔ عورت اس کو پہنے تو تو ننگا رہے گا یہ سن کر وہ مرد بھی بیٹھ گیا دیر تک خاموش ناامید ہو کر بیٹھا رہا اس کے بعد کھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا ہے آپ نے حکم دیا وہ پھر بلا یا گیا جب حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تجھے کچھ قرآن بھی یاد ہے کہنے لگا جی ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپ نے فرمایا قرآن کو یاد سے پڑھ سکتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دی جو تجھ کو یاد ہے۔

[۱] صرف ایک لنگی تھی جس کو باندھے تھا سبحان اللہ فقیری اور درویشی اس کو کہتے ہیں نہ یہ کہ جیسی فقیری اور درویشی ہمارے زمانہ میں رہ گئی ہے نام رکھ لیا شاہ صاحب فلاں شاہ صاحب عارف طریقت واقف حقیقت قطب زمان غوث اوان قیوم دوران اور دنیا طلبی میں دنیا داران رات دن دنیا داروں کے گھر پر موجود مقدمے چلانے میں استاد زمانہ بھر کے کانڈین کسی مالدار رئیس کو مرید کرنے کی کسی امیر کو معتقد بنانے کی فکر میں معروف کوئی شاہ صاحب اسی امید ہی سے اپنی زندگی کے دن بسر کر رہے ہیں کہ اب فلاں نواب فلاں راجہ فلاں امیر ہمارے پاس آتے ہیں ان کے آنے کے خیال میں مشغول رہتے ہیں ہر دم یہی تعلقہ لگا رہتا ہے کاش نظام دکن ہمارے پاس آ جائیں کاش وزیر ادھر ایک بار یہاں تشریف فرما ہو جائیں یہ فقیری اور درویشی کا ہے کو ہے کھلی کھلی دکانداری اور دغا بازی ہے ایسے فقیروں سے عام دنیا دار جو سیدھی طرح نماز روزہ ادا کرتے ہیں بدرجہا بہتر ہیں وہ بیچارے درویشی کے مدعی نہیں ہیں اپنے تئیں دنیا دار کہتے ہیں لیکن یہ دغا باز جو فروش گندم نما فقیر تو فقیری کو بدنام کرنے والے اور اس بھیس میں لوگوں کو دھوکا دے کر دنیا اکٹھی کرنے والے ہیں معلوم نہیں ان کا انجام کیا ہوگا کیسے جب آپ نے اپنے تئیں فقیر کہا تو آپ کو ماسوا اللہ کے ساتھ کیا مطلب رہا۔ نظام دکن اور وزیر دکن اور بادشاہ ہند اور روم اور مفلس محتاج شخص دونوں فقیر کے نزدیک یکساں ہیں بلکہ محتاج نیک لوگوں کے آنے سے فقیر کو خوشی ہوتی ہے بادشاہ اور وزیر اور دنیا داروں کی ملاقات سے سچے فقیر نفرت کرتے ہیں گھبراتے ہیں ان کے آنے کی آرزو کرنا کجا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهٖ

۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُولَ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

۲۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

---

۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي

باب قرآن کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن جس کو یاد ہو یا مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرتا ہو اس کی مثال اونٹ والے کی سی ہے جو رسی میں بندھے ہوں اگر مالک ان کی خبر گیری رکھے گا ان کو دیکھتا رہے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اگر چھوڑ دے گا تو (رسی وسی تڑا کر) کہیں بھی چل دیں گے

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہنا بُرا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلا دی گئی اللہ تعالیٰ نے بھلا دی[2] اور قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ قرآن آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے ایسی ہی حدیث جو اوپر بیان ہوئی محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے[3] اور محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عبدہ سے انہوں نے شقیق بن سلمہؓ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے

---

[1] کیوں کہ اگر قرآن کا پڑھنا چھوڑ دے گا تو وہ بھول جائے گا اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سستی کے مارے قرآن کا پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں پھر ساری محنت برباد ہو جاتی ہے اور قرآن بھول جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] کیوں کہ اللہ ہی بندے کے تمام افعال کا خالق ہے گو بندے کی طرف بھی افعال کی نسبت کی جاتی ہے مقصود یہ ہے کہ اپنی طرف نسبت دینے میں گویا اپنا اختیار جتانا ہے کہ میں بھول گیا اگرچہ بہت سی حدیثوں میں نسیان کی نسبت آنحضرتؐ نے اپنی طرف بھی کی ہے اور قرآن میں ہے ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا ۱۲ منہ [3] اسماعیلی نے بھی اس کو حبان بن موسیٰ کے طریق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے

مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا۔

والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن اس سے بھی جلد نکل بھاگتا ہے جتنا جلد اونٹ رسی تڑا کر بھاگ جاتا ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب سواری پر قرآن پڑھنا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابو ایاس نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے جس دن مکہ فتح ہوا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار سورۂ انا فتحنا پڑھ رہے تھے۔

بَابُ تَعْلِيْمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْاٰنَ

باب بچوں کو قرآن سکھانا[1]

۲۸ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَاْتُ الْمُحْكَمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشرؓ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا قرآن کے جس حصہ کو تم مفصل کہتے ہو (یعنی سورۂ حجرات سے اخیر قرآن تک) وہ محکم ہے سعید بن جبیرؓ نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی اس وقت میں دس برس کا تھا اور محکم پڑھ چکا تھا[2]

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے محکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لیا تھا ابو بشرؓ نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے پوچھا محکم کیا ہے

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی کا رد کیا جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ابن عباسؓ نے کہا قرآن کی تفسیر مجھ سے پوچھو میں نے بچپنے میں قرآن یاد کر لیا تھا نووی نے کہا سفیان بن عیینہ نے چار برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۱۲ منہ [2] محکم سے مراد وہ ہے جو منسوخ نہ ہو دوسری روایت یوں ہے میں وفات کے وقت پندرہ برس کا تھا اور تائید کرتی ہے اس کی وہ روایت کہ حجۃ الوداع میں میں احتلام کے قریب تھا۔ فلاس نے کہا ابن عباس کی عمر وفات کے وقت تیرہ برس کی تھی بیہقی نے کہا چودہ برس کی تھی شافعی نے کہا سولہ برس کی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ منہ [3] فقلت ابو بشر کا کلام ہے اور قال کی ضمیر سعید بن جبیر کی طرف پھرتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگلی روایت میں یہ صراحت ہے کہ یہ کلام سعید بن جبیر کا ہے حافظ نے ایسا ہی کہا اور عینی نے اپنی عادت کے موافق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ یہ ظاہر کے خلاف ہے ظاہر یہی ہے کہ فقلت سعید کا کلام ہے اور لہٗ کی ضمیر (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۱۸ نِسْيَانِ الْقُرْاٰنِ

وَهَلْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔

۳۰ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَءُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ كَذَا ۔

۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ ۔

۳۲ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَاُ فِيْ سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ۔

باب قرآن کے بھول جانے کا بیان۔

اور یوں کہنا درست ہے یا نہیں میں فلاں آیت بھول گیا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعلیٰ میں فرمایا ہم تجھ کو پڑھا دیں گے تو نہیں بھولے[۱] گا مگر جو اللہ تعالیٰ (بھلا دینا) چاہے۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ نے بیان کیا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کی آواز سنی جو مسجد میں قرأت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو فلانی فلانی آیتیں یاد دلا[۲] دیں

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے جن کو میں فلانی سورت میں بھول گیا تھا محمد بن عبید کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور عبدہ نے بھی ہشام سے روایت کیا۔

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص عبداللہ بن یزید کو رات کو ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھ کو فلانی فلانی آیت فلانی فلانی سورت کی یاد دلا دی جس کو میں بھلا دیا گیا تھا۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہنا بری بات ہے کہ میں فلانی آیت بھول گیا فلانی آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے وہ بھلا دیا گیا[۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) ابن عباسؓ کی طرف پھرتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو خود حافظ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ظاہر متبادر یہی ہے لیکن انہوں نے مبہم روایت کو مفسر روایت کے موافق محمول کیا اور یہی مناسب ہے۔ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ نسیان کی نسبت آدمی کی طرف ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۹ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا۔

۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۳۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

باب سورہ بقرہ (یا سورہ فیل یا سورہ عنکبوت) یوں کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے [1]

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس اور عبدالرحمن بن یزید سے ان دونوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [2] سورہ بقرہ کی دو آیتیں (آمن الرسول سے اخیر تک) جو کوئی ان کو رات کو پڑھ لے اس کو کافی ہو جائیں گی [3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبد قاری سے ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم حزام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورہ فرقان پڑھتے سنا میں نے جو کان لگا کر ان کی قرأت کو سنا تو معلوم ہوا وہ اس کو ایسی قرأتوں سے پڑھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھوں مگر میں خاموش رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو چادر ان کے گلے میں لپیٹی (ایسا نہ ہو کہ وہ چل دیں) اور میں نے پوچھا تم کو یہ سورت جو ابھی میں نے تم کو پڑھتے سنی کس نے پڑھائی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور کس نے میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے (اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن قانع نے فوائد میں اور طبرانی نے معجم اوسط میں انس سے مرفوعاً نکالا یوں نہ کہو سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورۂ نساء بلکہ یوں کہو وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے اسی طرح سارے قرآن میں اس کی سند میں عبیس بن میمون عطاء ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا۔ ۱۲ منہ

[2] یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ۔

[3] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۔ [4] یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا ۔ ۱۲ منہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْدُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِيْ أَقْرَأَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ تم کو اور طرح پڑھائی ہو مجھ کو اور طرح، آخر میں ان کو کھینچتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہشام کو میں نے سنا وہ سورۂ فرقان کو ایسی قراتوں سے پڑھتا ہے جو آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائیں اور یہ سورت تو خود آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے آپ نے ہشام سے فرمایا اچھا پڑھ تو انہوں نے پھر اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صحیح ہے)، یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمرؓ اب تو پڑھ میں نے اس طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر فرمایا دیکھو قرآن سات قراءتوں پر اترا ہے جو تم آسانی سے پڑھ سکو پڑھو[۱]۔

---

۳۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

ہم سے بشر ابن آدم نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرمانے لگے اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو کئی آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلانی سورت کی بھول گیا تھا۔

بَابُ التَّرْتِيْلِ فِي الْقِرَاءَةِ۔

باب قرآن کو صاف صاف ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا[۲]۔

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا وَقَوْلِهٖ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مزمل میں) فرمایا قرآن کو ترتیل سے پڑھ (یعنی ہر ایک حرف اچھی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ) اور سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے بھیجا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور شعر سخن کی طرح اس کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے[۳] ابن عباس

---

[۱] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہاں امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی اس طرح نکالا کہ اس میں سورۂ فرقان کا لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ یوں کہنا درست ہے سورۂ فرقان سورۂ بقرہ وغیرہ [۲] اس کو عربی میں ترتیل کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی ایسی جلدی پڑھنا کہ حرف برابر نہ نکلیں مد شد اظہار اخفا سب چٹ ہو جائے اس کی کراہیت میں کسی کو کلام نہیں اور ترتیل کے ساتھ جلد پڑھنا بعضوں نے جائز رکھا ہے وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ پر قرآن ایسا آسان کر دیا گیا کہ وہ سواری کے کسے جانے کا حکم دیتے (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ

نے کہا (اس سورت میں) جو فرقنا کا لفظ ہے (وقرآنا فرقناہ) اس کے معنے یہ ہے کہ ہم نے اس کو کئی حصے کرکے اتارا [۱]

---

۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے واصل احدب نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ابو وائلؒ نے کہا ایک دن ہم صبح سویرے عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے لوگوں میں سے ایک شخص (نہیک بن سنان) کہنے لگا میں نے تو گزشتہ رات کو سارا مفصل (حجرات سے لے کر اخیر قرآن تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا ہاں فرفر جیسے شعر پڑھتا ہے۔ دیکھو ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (یا قاریوں کی قرائت) سن چکے ہیں اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ملاکر نماز میں پڑھا کرتے یہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں تھیں اور دو سورتیں حٰم کی [۲]

---

۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہؓ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے اس آیت لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ کی تفسیر میں کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے

بقیہ صفحہ سابقہ دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے پڑھ لیتے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا [۱] یعنی تھوڑا تھوڑا اس کو ابن منذر اور ابن جریرؒ نے وصل کیا دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے ایک شخص نے پوچھا اگر کسی نے صرف سورۂ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے بقرہ اور آل عمران دونوں پڑھ لیں اور دونوں کا قیام اور رکوع اور سجدہ برابر ہے تو فضیلت کس کو ہے انہوں نے کہا جس نے صرف سورۂ بقرہ پڑھی ابوحمزہ نے ان سے کہا میں تین دن میں سارا قرآن ختم کرلیتا ہوں انہوں نے کہا میں تو صرف سورۂ بقرہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا تیرے سارے ختم سے بہتر جانتا ہوں ایک روایت میں ہے ابوحمزہ نے کہا میں ایک رات میں قرآن ختم کرلیتا ہوں انہوں نے کہا ایک سورت پڑھنا اس سے افضل ہے اس طرح پڑھ کر کان سنیں دل یاد رکھے یعنی سمجھ کر اس کے معانی میں غور کرکے حافظ نے کہا جلدی پڑھنا اسی شرط کے ساتھ منع نہیں ہے کہ حروف اور حرکات سب اچھی طرح سے ادا ہوں ورنہ منع ہے مترجم کہتا ہے یہ جو بعضے درویشوں سے منقول ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن کا ختم کرلیا کرتے تھے اور اسی بنا پر ہمارے زمانہ میں بہت سے حافظوں نے یہ شیوہ اختیار کرلیا ہے کہ قرآن جلد پڑھ کر اڑاتے ہیں کوئی گھنٹہ بھر میں تین پارے کوئی چار پارے کوئی شبینہ کیا کرتے ہیں یہ سب افعال خلاف سنت ہیں اور اہل حدیث نے تین دن سے جلد میں قرآن کا ختم مکروہ رکھا ہے اور ہم کو درویشوں کی تقلید ضرور نہیں ہم کو آنحضرت کی سنت پر چلنا چاہیے۔ قرآن جلد پڑھتے پڑھتے اب بعضوں نے نماز بھی جلدی جلدی پڑھ لینا اختیار کیا ہے نہ رکوع برابر کرتے ہیں نہ سجدہ نہ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے نہ سجدوں کے بیچ میں سیدھی طرح بیٹھتے بھی نہیں یہ امر نہایت مذموم اور قبیح ہے اور ایسی نماز پڑھنے میں بجائے ثواب کے عذاب (بقیہ صفحہ آئندہ)

إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ - فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ - فَإِذَآ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ - قَالَ إِنَّ عَلَيْنَآ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَآ أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ۔

وقت بہت سختی ہوتی آپ جبرائیل وحی لاتے تو زبان اور ہونٹ ہلاتے یہ سختی لوگوں کو دیکھنے میں معلوم ہوجاتی اس وقت اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری جو سورہ لااقسم بیوم القیامہ میں ہے لاتحرک بہ لسانک تعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اس کو پڑھ چکیں اس وقت جیسے ہم نے پڑھا تو بھی پڑھ یعنی وحی اترتے وقت سنتا رہ پھر اس کا بیان کر دینا ہمارا ذمہ ہے یعنی تیری زبان میں اس کا سمجھا دینا ابن عباسؓ نے کہا ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب حضرت جبرائیل آپ کے پاس وحی لے کر آتے تو آپ سر جھکا لیتے جب جبرائیل چلے جاتے تو اللہ نے جیسا وعدہ کیا تھا کہ تیرے دل میں جما دینا اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے آپ اسی موافق پڑھ دیتے۔

بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ

باب مد و شد کے ساتھ قراءت کرنا۔

۳۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیوں کر قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا مد کے ساتھ[1]۔

۴۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر قراءت کرتے انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ قراءت کرتے تھے یعنی حرفوں کو بڑھا کر جہاں بڑھانا چاہیے پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی بسم اللہ

بقیہ صفحہ سابقہ: ہو سنے کا ڈر ہے تم تراویح کی بیس رکعتیں کے بدل آٹھ ہی رکعتیں اچھی طرح اطمینان کے ساتھ پڑھو دس دس پاروں کے بدل ایک ہی پارہ خوش الحانی اور قراءت کے ساتھ پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو بہت ثواب دے گا اس کے ہاں اجر و ثواب کی کمی نہیں وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ بندہ میری عبادت کیسی عاجزی اور کیسے ادب کے ساتھ کرتا ہے تھوڑی ہو تو کیا قباحت مگر عمدہ ہو بہت سے لنگر بھر اچھے ایک شاندار ہتی ۱۲ منہ ۲ اوپر گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک مفصل بیوہ بیس سورتیں تھیں ان کے اخیر میں حم دخان اور عم یتساءلون تھا تو یہ دونوں مفصل میں داخل ہیں اور اس روایت سے نکلتا ہے کہ یہ سورتیں مفصل سے خارج ہیں اس کا جواب یوں دیا کہ اگلی روایت میں تغلیباً سب کو مفصل کہہ دیا کیونکہ سورۂ دخان مفصل میں نہیں ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] یعنی جس حرف کو لمبا کرنا چاہیے اس کو لمبا کرتے تھے وہ حرف مد ہے جس کے بعد الف یا واو یا یا ہو ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ

بَابُ ۲۲ التَّرْجِیْعِ

۴۱ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِیَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہٖ اَوْجَمَلِہٖ وَھِیَ تَسِیْرُبِہٖ وَھُوَ یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْفَتْحِ اَوْمِنْ سُوْرَۃِ الْفَتْحِ قِرَاءَۃً لَیِّنَۃً یَقْرَاُ وَھُوَ یُرَجِّعُ۔

بَابُ ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَۃِ

۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْبَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

بَابُ ۲۴ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْمَعَ الْقُرْاٰنَ مِنْ غَیْرِہٖ

۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ عَنْ عَبِیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ

کو بڑھایا رحمٰن کو بڑھایا رحیم کو بڑھایا[1]

باب حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنا[2]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس نے کہا میں نے عبداللہ بن مغفلؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار سورۂ انا فتحنا یا اس سورت میں سے کچھ پڑھ رہے تھے اونٹنی آپ کو لے کر چل رہی تھی آپ نرمی کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آواز دہراتے تھے۔

باب قرآن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے۔

ہم سے ابوبکر عسقلانی محمد بن خلف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو یحییٰ حمانی نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ابو موسیٰ سے فرمایا تجھ کو تو داؤد پیغمبر والوں کی بانسریوں میں سے ایک بانسری ملی ہے[3]

باب قرآن دوسرے شخص سے پڑھوا کر سننا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو پڑھ کر سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن

---

[1] بسم اللہ میں اس لام کو جو اللہ سے پہلے ہے رحمان میں اس میم کو جو نون سے پہلے ہے رحیم میں حاکر ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ترجیع سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن پڑھے جیسے ہمارے زمانہ کے قاریوں نے اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم کو نیک توفیق دے ترجیع سے یہ مراد ہے کہ آواز کو دہرانا یعنی اشباع کرنا مثلاً آآآ جیسے کتاب التوحید میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [3] اصل میں مزمار باجے کو کہتے ہیں حضرت داؤد پیغمبرؑ اور ان کی امت والے گا بجا کر اللہ کا بھجن کیا کرتے یہاں مزمار سے خوش آوازی مراد ہے ابو موسیٰ اشعریؓ بہت خوش آواز شخص تھے کہتے ہیں حضرت داؤد زبور کو ستر لحنوں (باقی صفحہ آئندہ)

إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ.

بَابٌ ٢٥ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ

٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ. قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

بَابٌ ٢٦ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُوْرَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ اٰيَاتٍ قَالَ سُفْيٰنُ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ

اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

باب قرآن سننے والا پڑھنے والے سے کہے بس کرو بس

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو مجھ کو سنا میں نے کہا یا رسول اللہ بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہی ہے۔ (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں سنا میں نے سورۂ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنابک علی ہولاء شہیدا۔ آپ نے فرمایا بس کر بس۔ میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

باب قرآن کتنے دن میں ختم کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا قرآن پڑھو۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے مجھ سے عبداللہ بن شبرمہ نے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے یہ سوچا کہ (نماز میں) آدمی کو کتنا قرآن پڑھنا کفایت کرتا ہے، (یعنی کم سے کم ہر رکعت میں) تو میں نے کوئی سورت تین آیتوں سے کم کی نہ پائی اس سے میں نے یہ نکالا کہ تین آیتوں سے کم نہ پڑھنا چاہیے علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور بن معتمر نے خبر دی انہوں نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن

بقیہ صفحہ سابقہ سے پڑھا کرتے اور ایسے خوش آواز تھے کہ ان کی آواز سن کر جانور جمع ہو جاتے اور خاموشی سے سنتے رہتے ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا ۱ یہ نہیں کہ دل نہیں چاہتا مگر چپ ہو رہے ہیں گویا بوجہ اظہار ہے ہیں ایسا قرآن پڑھنا منع ہے جب تک خوب دل لگے مزہ آئے اس وقت پڑھے بعد اس کے آرام کرے ۲ اسحاق بن راہویہ نے کہا چالیس دن میں کم سے کم قرآن ختم کرے اور ایک حدیث بھی اس باب میں ابوداؤد نے روایت کی اس میں بھی یہ ہے کہ چالیس دن میں قرآن پڑھا جائے پھر فرمایا ایک مہینے میں امام بخاری نے اس باب سے یہ ثابت کیا کہ اس کے لیے کوئی خاص معیار مقرر نہیں بقیہ اگلے صفحہ

عَلْقَمَةُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَّلَقِیْتُهٗ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْكَحَنِیْ اَبِیْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ يَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَّلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُّذْ اَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِیْ بِهٖ فَلَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةً وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

بن یزید سے ان سے ان کے چچا علقمہ بن قیس نے انہوں نے ابو مسعودؓ عقبہ بن عامرؓ سے عبدالرحمٰن نے کہا میں نے خود بھی ابو مسعودؓ سے ملا وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے انہوں نے آنحضرتؐ کا ذکر کیا اور کہا آپ نے فرمایا جو کوئی سورۂ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہو جائیں گی[۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا والد عمرو بن عاص رض نے ایک خاندان والی قریش کی ایک عورت ام محمد بنت محمیہ سے میرا نکاح کر دیا اور ہمیشہ اس کی خبر گیری کرتے رہتے اس سے یعنی بہو سے خاوند کا یعنی میرا حال پوچھتے رہتے کہو تمہاری خاوند سے کیسی گزرتی ہے وہ کہتی میرا خاوند بہت اچھا نیک آدمی ہے مگر جب سے میں اس کے نکاح میں آئی ہوں نہ تو اس نے میرے بستر پر قدم رکھا نہ میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ ڈالا[۲] جب ایک مدت اسی طرح گزری انکی بہو یہی شکایت کرتی رہی، آخر عمرو نے مجبور ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا عبداللہ کو میرے پاس بلا لاؤ عبداللہ کہتے ہیں میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو روزے کیسے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز روزہ رکھتا ہوں پھر پوچھا قرآن کتنے دن میں ختم کرتا ہے میں نے کہا ہر رات میں ایک ختم کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اتنی محنت کرتا ہے ایسا کر ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور ہر مہینے میں قرآن کا ایک

مترجم کہتا ہے ہمارے مشائخ اکثر دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں بعضے ایک ماہ میں ایک ختم ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ہذا [۱] تو عبدالرحمٰن نے یہ حدیث علقمہ کے واسطہ سے بھی پھر خود بھی ابو مسعودؓ سے سنی صاحب تیسیر القاری نے یوں ترجمہ کیا عبدالرحمٰن نے کہا میں علقمہ سے ملا حالانکہ لقیتہ میں ضمیر مفعول ابو مسعودؓ کی طرف پھرتی ہے امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے قال عبدالرحمان ولقیت ابا مسعود فحدثنی۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اتنا قرآن بھی پڑھنا کافی سمجھا کہ سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں پڑھ لے ۱۲ منہ [۲] یعنے مجھ سے اختلاط نہیں کیا یہ کہنا جانے اس بات کا کہ عورت اور مرد (باقی برصفحہ آئندہ)

قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَّاِفْطَارَ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً فَلَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ اَنِّيْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَاُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ يَعْرِضُهٗ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَقَوّٰى اَفْطَرَ اَيَّامًا وَّ اَحْصٰى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ اَنْ

ختم کیا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہفتے میں، یعنی سات دن ہیں، تین دن روزہ رکھا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا دو دن افطار کر ایک دن روزہ رکھ[۱] میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی زیادہ (عبادت کی) طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سب روزوں سے افضل روزہ داؤد پیغمبرؑ کا اختیار کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر[۲] اور قرآن کا ختم سات راتوں میں ایک بار کیا کر[۳] عبداللہ بن عمروؓ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا کیونکہ اب میں ضعیف اور بوڑھا ہو گیا ہوں (اس وقت تو جوانی کا جوش تھا) مجاہد نے کہا عبداللہ بن عمروؓ (ضعیفی کے زمانہ میں) ایسا کیا کرتے قرآن کا ساتواں حصہ یعنی ایک منزل دن کو کسی کو سنا دیتے رات کو جو منزل پڑھنا ہوتی اس کو دن کو سنا رکھتے تاکہ رات کو اس کا پڑھنا آسان ہو جائے (اس میں بھول نہیں) اور قوت حاصل کرنے کے لیے یوں کرتے کہ چند روز تک برابر افطار کرتے لیکن دن گنتے جاتے پھر اتنے ہی دن برابر روزہ رکھتے اُن کو یہ برا معلوم ہوتا کہ آنحضرت

بقیہ صفحہ سابقہ۔ میں جو معاملہ ہوتا ہے وہ نہیں کیا نہ صحبت نہ مساس۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس نے ہمارے یہاں پائخانہ کی تلاش نہیں کی یعنے کچھ کھایا پیا نہیں کہ ان کو پائخانہ جانے کی ضرورت ہوتی مطلب یہ ہے کہ عبداللہ رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ہذا۔ [۱] بظاہر اس روایت میں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ ہفتے میں تین روزے اس سے بڑھ کر ہوتے ہیں کہ دو دن افطار کرے اور ایک روزہ رکھے کیونکہ اس میں ایک ہفتہ میں تین روزوں سے کم پڑتے ہیں حافظ نے کہا شاید یہ راوی کی غلطی ہے اس نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ منہ [۲] یہ سدا روزہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے نفس پر بہت شاق ہوتا ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی ۱۲ منہ [۳] اسی حدیث کی رو سے اکثر حافظ فمی بشوق کی منزل پڑھا کرتے ہیں اور سات دن میں ایک ختم کیا کرتے ہیں اتنا پڑھنے والوں کو قرآن خوب یاد ہوتا ہے مگر ناتواں لوگوں پر جیسے میں ہوں ایک ماہ میں بھی ایک ختم دشوار ہوتا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پہلے ایک ماہ میں ختم کرنے کے لیے فرمایا پھر پچیس دن میں پھر بیس دن میں پھر پندرہ دن میں پھر پانچ دن میں اور اس سے کم میں اجازت نہ دی سعید بن منصور نے ابن مسعودؓ سے نکالا کہ قرآن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو ایک روایت میں ہے جس نے تین دن سے کم میں ختم کیا وہ کچھ نہیں سمجھا نووی نے کہا مختار یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی حالت اور قوت اور فرصت پر منحصر ہے بہر حال وہاں تک پڑھ سکتا ہے جب تک خستگی اور ماندگی نہ پیدا ہو میں کہتا ہوں ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ سات دن سے کم میں نہ پڑھ اور بہت سے علماء ظاہر نے یہ کہا ہے کہ تین دن سے کم میں ختم کرنا حرام ہے حافظ نے کہا یہ قول غریب ہے اور بہت سلف سے ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا ۱۲ منہ [۴] بعد اس کے کہ علقمہ نے ان سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلٰثٍ اَوْ فِي خَمْسٍ وَاَكْثَرُهُمْ عَلٰى سَبْعٍ

صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ٹھہرا تھا ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا اس میں کمی ہو جائے[۱] امام بخاری نے کہا ہے بعضے راویوں نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہے اچھا تین راتوں میں ایک ختم کیا کر یا پانچ راتوں میں لیکن اکثر راوی یوں نقل کرتے ہیں سات راتوں میں ایک ختم کیا کر (جیسے اوپر گزرا)۔

---

۴۷ ـ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو کتنے دن میں قرآن ختم کیا کرتا ہے دوسری سند امام بخاری نے کہا۔

حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَاَحْسِبُنِي قَالَ سَمِعْتُ اَنَا مِنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ فَاقْرَاْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد عبدالرحمٰن سے جو بنی زہرہ کے غلام تھے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے یحییٰ نے کہا اور میں خیال کرتا ہوں شاید میں نے یہ حدیث خود ابوسلمہ سے سنی ہے (بلا واسطہ محمد بن عبدالرحمٰن کے[۲]) خیر ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کر میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مت پڑھ[۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہ حدیث مجھ سے نقل کی تھی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] تو بڑھاپے میں کمزوری کی وجہ سے صوم داؤدی نہ ہو سکا مگر اس کے بدلے یہ کرتے کہ مثلاً دس روز برابر روزہ نہ رکھا جب طاقت آگئی تو پھر دس روزے برابر رکھ لیے حساب وہی پڑ گیا جو آنحضرت سے ٹھہرا تھا کہ (ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا) عبداللہ بن عمرو رضی نے یہ شکل اچھی اوپر آپ مول لی تھی اس کو ساری عمر نباہنا پڑا اگر آنحضرت کی رخصت اور آسانی کو قبول کر لیتے تو ہر مہینے میں تین روزے کافی ہوتے یہاں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبداللہ کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئی تھی آنحضرت کی عبادت کے سامنے عبداللہ کی عبادت بہت کم تھی کیوں کہ عبداللہ ایک جورو رکھتے تھے اس کا بھی یہ حال کہ کبھی اس کے بستر پر جانا نصیب نہیں ہوتا تھا آنحضرت نو بی بیاں رکھتے تھے اور لونڈیاں ان کے علاوہ اور ہر ایک کا حق ادا فرماتے مسلمانوں کی تمام ملکی اور تمدنی اور دینی خدمتوں کا انصرام اپنی ذات بابرکات سے کرتے لڑائیوں کے سامان کرتے اکثر جنگوں میں بہ نفس نفیس تشریف لے جاتے ایک جان اور ہزاروں فکریں ان سب کے ساتھ پھر ہر شب کو عبادت بھی کرتے ہر مہینے تین تین روزے [۲] تو ناغہ نہ ہوتے بعضے مہینوں میں متواتر روزے رکھتے غرض آنحضرت کی ایک دن کی عبادت ان لوگوں

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۴۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ

باب قرآن پڑھتے یا سنتے وقت رونا[۱]

ہم سے صدقہ بن فضل رضؓ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان رضؓ نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یحییٰ بن قطان نے کہا اس حدیث کا کچھ ٹکڑا اعمش نے ابراہیم سے خود سنا ہے اور کچھ ٹکڑا عمرو بن مرہ کے واسطہ سے انہوں نے ابراہیم سے سنا ہے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اعمش نے کہا میں نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو خود ابراہیم سے سنا اور ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے عمرو بن مرہؓ نے نقل کیا انہوں نے ابراہیم سے اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے بھی روایت کیا جیسے اعمش سے روایت کیا انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو پڑھ کر

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی ساری عمر کی عبادت سے درجہ میں کہیں زیادہ متقی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ [۲] ہوا یہ کہ ابوسلمہ کے بیٹے کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے ابوسلمہ سے سنی ہے تو اسی طرح اس حدیث کو نقل کیا پھر خیال آیا کہ نہیں میں نے خود ابوسلمہ سے سنی ہے یا پہلے یہ خیال تھا کہ میں نے ابوسلمہ سے خود سنی ہے پھر گمان ہوا کہ محمد عبدالرحمٰن کے واسطے سے سنی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۳] یعنی سات راتوں سے کم میں ختم نہ کر۔ قسطلانی نے کہا یہ نہی تحریم کے لیے نہیں ہے مگر بعضے ظاہریہ کا یہ قول ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا حرام ہے اور میں نے قدس شریف میں ۸۶۷ھ ایک شخص ابوالطاہر کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے پندرہ ختم کیا کرتا اور جن لوگوں نے قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا ہے وہ بہت سے لوگ ہیں ان میں سے ہیں حضرت عثمانؓ اور تمیم داریؓ اور سعید بن جبیرؓ اور رضی بکری فقیہ وہ بھی سارا قرآن ایک رکعت میں ختم کیا کرتے تھے مترجم کہتا ہے ابوالطاہر اور بکری وغیرہ کے افعال کچھ حجت نہیں ہیں البتہ سلف جیسے صحابہ اور تابعین میں ان سے جو رات میں ایک ختم منقول ہے یا ایک رکعت میں ایک ختم یہ قابل لحاظ ہے گر جب مرفوع حدیث میں یہ وارد ہو کہ رات دن یا تین دن سے کم میں ختم نہ کر تو اب نہ کسی صحابی کا فعل اس کے خلاف میں حجت ہو سکتا ہے اور نہ تابعی کا اور ممکن ہے کہ ان صاحبوں کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور میں اسی کو قرین احتیاط سمجھتا ہوں کہ تین دن یا تین رات سے کم میں قرآن ختم نہ کیا جاوے وہ بھی اس شخص کے لیے جو دل لگا کر شرق سے صاف صاف پڑھے ورنہ یہ بھی منع ہوگا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہ نیک بختوں کی نشانی ہے۔ ۱۲ منہ۔

أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے تب میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک ہولاء شہیدا تو آپ نے فرمایا بس کر یا ٹھہر جا میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے[1]

٤٩ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي

ہم سے قیس بن حفص بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلیمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن پڑھ کر مجھ کو سنا میں نے کہا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا لگتا ہے۔

بَابُ ٢٨ مَنْ رَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ

باب قرآن کو ریا (دکھلاوے) کے لیے یا دنیا کمانے کے لیے یا فخر کے لیے پڑھنا[2] بڑا گناہ ہے۔

٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے

---

[1] اس آیت کو سن کر آپ رو دیئے کہ آپ کو قیامت کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینا ہوگی ان کے برے کام بھی بیان کرنا ہوں گے مسلمانو! کوشش کرو کہ ہمارے پیغمبر صاحب قیامت کے دن ہمارے اچھے اعمال پر گواہی دیں مسلمانو عبادت کے طور پر خلاف سنت گانا سننا اس سے کیا فائدہ سنت کے موافق یہ قاعدہ کیوں نہیں اختیار کرتے کہ جب تمہارے دلوں میں کچھ سختی یا غفلت معلوم ہو تو خوش آواز قاری کو بلا کر اس سے قرآن سنو تمہارے دل نرم ہو جائیں گے یا معنے سمجھ کر خود قرآن کو پڑھو گو چشتیہ اور قادریہ میں بعضے صوفیوں نے گانا سنا ہے مگر ان کا عمل ان کے ساتھ ہمارا عمل ہمارے ساتھ ہم جتنی دیر گانا سنیں اپنی اوقات ایک خلاف سنت کام میں ضائع کریں اتنی دیر حدیث اور قرآن کا مطالعہ کیوں نہ کریں اور اگر واقعی ہمارے دلوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ہم کو قرآن سننے میں مزا نہیں آتا تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان کا ہم پر استیلا ہو گیا ہے دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور درود شریف کا زیادہ ورد کرنا چاہیے حدیث شریف ہر روز پڑھنا چاہیے اللہ تعالےٰ شیطان کے شر کو تم سے رفع کر دے گا۔ اور قرآن میں تم کو مزہ آنے لگے گا تم کو گانے بجانے سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی جو نہایت متبع سنت تھے فرمایا کرتے تھے مجھ کو سماع میں مزہ ہی نہیں آتا مجھ کو تو قرآن شریف کی تلاوت میں بڑھ کر مزہ آتا ہے میں نے اس کا تجربہ کیا ہے جتنا ایمان میں کمال پیدا ہوتا جاتا ہے اسی قدر قرآن وحدیث کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ دنیا کی کسی چیز میں پھر مطلق لذت باقی ہی نہیں رہتی قرآن یا حدیث کی جہاں آواز پہنچی دل شگفتہ ہو کر باغ باغ ہو جاتا ہے کیسا ہی رنج ہو جہاں حدیث شریف پڑھی سارا رنج کافور ہو جاتا ہے مولانا فضل الرحمن نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ہمارے پاس تو بہشت میں اگر حوریں بھی آئیں گی ہم ان سے کہیں گے ذرا قرآن سنو سبحان اللہ ۱۲ منہ

[2] بعضے نسخوں میں فجر جیم سے ہے یعنی قرآن میں فسق و فجور کرنا مثلاً اس کو گا کر تال سر کے ساتھ پڑھنا یا اتنا جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف اپنے مخارج سے ادا نہ ہوں دنیا کمانا یہ کہ قرآن کو روپیہ کے طمع سے پڑھنا جیسے ہمارے زمانہ میں حافظوں کا حال ہے اللہ ان پر رحم کرے وہ رمضان میں قرآن (باقی برصفحہ آئندہ)

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

خبر دی ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمن کوفی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اخیر زمانہ میں کچھ نوجوان کم عمر کم عقل لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ایسا کلام پڑھیں گے جو ساری خلق کے کلاموں سے افضل ہے یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے آر پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا ایمان کا نور اس کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا (بس زبان پہ اللہ اللہ ہوگا اور دل میں کفر) تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ قتل کرنا جو کوئی ان کو قتل کرے گا قیامت کے دن بڑا ثواب پائے گا۔

۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ تم میں سے ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل اور اپنے روزے ان کے روزوں کے اور اپنے (دوسرے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی بدولت سال بھر کی روٹی پیدا کر لیتے ہیں اور ہر ختم کا اجرہ ٹھہراتے ہیں اور جلدی جلدی کئی ختم اس لیے کرتے پھرتے ہیں کہ زیادہ روپیہ ملے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) ؎ یہ حدیث خارجیوں کے باب میں ہے جو ظاہر میں بڑی دین داری کا دم بھرتے تھے اور تہجد گزار شب بیدار لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا خلیفہ برحق سے لڑنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے میں معروف رہتے تھے بات بات میں مسلمانوں کو کافر بنانا ان کا شیوہ تھا شرح السنہ میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ خوارج کو تمام خلقت سے برا جانتے تھے کہتے تھے انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے باب میں وارد تھیں مسلمانوں پر لا اتارا خطابی نے کہا گو خوارج گمراہ تھے مگر اس پر اجماع ہے کہ وہ کافر نہ تھے اور ان سے مناکحت وغیرہ جائز تھی ان کا ذبیحہ حلال تھا ان کی گواہی قبول تھی حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کافر ہیں انہوں نے کہا کفر سے تو بھاگے پھر کافر کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ کہا منافق ہیں کہا منافق تو اللہ کی یاد تھوڑی کرتے ہیں یہ لوگ رات دن اللہ کی یاد کرتے ہیں پوچھا پھر کون ہیں فرمایا یہ لوگ فتنے میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (یعنی مسلمان ہیں) ۱۲ منہ۔

صِيَامَهُمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ

نیک اعمال ان کے اعمال کے مقابل حقیر جانو گے قرآن پڑھیں گے مگر زبان سے قرآن ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر کچھ اثر نہیں کرنے کا) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا دیکھاں پیل کانی کو دیکھے تو صاف لکڑی کو دیکھے تو صاف پر کو دیکھے تو صاف سوفار کو دیکھے تو شک ہوتی ہے کچھ لگا یا نہیں[1]

۵۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْ خَبِيْثٌ وَّرِيْحُهَا مُرٌّ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے مزہ بھی اچھا بو بھی اچھی اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا (اس کو علم نہیں ہے) مگر اس پر عمل کرتا ہے نماز روزہ سب فرض ادا کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو مطلق نہیں اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے پر دل میں اس کے نور ایمان نہیں اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا (نفاق کے ساتھ کمبخت بے علم بھی ہے) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے مزہ بھی برا بو بھی بری۔

بَابٌ ۲۹ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ

باب قرآن جب ہی تک پڑھنا چاہیے جب تک دل لگے۔

۵۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عمران عبد الملک بن حبیب سے انہوں نے جندب ابن عبد اللہ سے انہوں نے آں حضرتؐ

[1] سوفار تیر کا وہ مقام جو چلہ سے لگایا جاتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے راوی کو شک ہے کہ آپ نے سوفار کا ذکر کیا یا نہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ ـ

سے آپ نے فرمایا قرآن اسی وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے ہوں (اختلاف اور فساد کی نیت نہ ہو یا جب تک دل لگے شوق سے پڑھتے رہو) پھر جب تم میں اختلاف پڑ جائے (اور تکرار اور فساد کی نیت ہو جائے) تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن کو پڑھنا موقوف کر دو)[1]

---

۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ ـ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ ـ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے جندب بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب ہی تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے رہیں (یا لگے رہیں) جب اختلاف اور جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن پڑھنا موقوف کرو) سلام کے ساتھ اس حدیث کو حارث بن عبید اور سعید بن زید نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا[2] اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اس کو مرفوع نہیں کیا (بلکہ موقوفاً روایت کیا) اور غندر محمد بن جعفر نے بھی شعبہ سے انہوں نے ابو عمران سے یوں روایت کی کہ میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے (یعنی موقوفاً روایت کیا[3]) اور عبداللہ بن عون نے اس کو ابو عمران سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کا قول روایت کیا مرفوع نہیں کیا[4] اور جندب کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر لوگوں نے اس کو جندب ہی سے روایت کیا (نہ حضرت عمرؓ سے جیسے ابن عون نے روایت کی)

---

۵۵ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے نزال بن سبرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے ایک شخص (ابی کعبؓ) کو ایک آیت (حٰم کی) اور طرح پڑھتے

---

[1] ایسا نہ ہو کہ آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی سے قرآن کے ایسے معنے کرنے لگو جس کی وجہ سے گمراہ ہو جاؤ خدا کے عذاب میں گرفتار ہو ۱۲ منہ [2] حارث بن عبیدؒ کی روایت کو دارمی نے اور سعید بن زیدؒ کی روایت کو حسن بن سفیان نے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابو عبید اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ[۳] التَّرْغِيْبِ فِي النِّكَاحِ

لِقَوْلِهٖ تَعَالَى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ

۵۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

سنا جس طرح عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے اس کے خلاف تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے آپ نے فرمایا دونوں ٹھیک پڑھتے ہو شعبہ نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اگلی امتوں کو ایسے ہی جھگڑوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا[۱]

کتاب نکاح کے بیان میں[۲]

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب نکاح کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو[۳]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفرؒ نے خبر دی کہا مجھ کو حمید بن ابی حمید نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے تین آدمی آنحضرتؐ کی بی بیوں کے گھر پر آئے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عمرو اور عثمان بن مظعون داور آپ کی عبادت کا حال پوچھا جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے ہم کہاں پیغمبر صاحبؐ کہاں ہم کو آپ سے کیا نسبت آپؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب قصور بخش دیے ہیں ہم لوگ گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہیے ان میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا اور دوسرا کہنے لگا میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا کبھی دن کو افطار نہیں کرنے کا تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا۔ نکاح

[۱] یعنی بیکار جھگڑوں کی وجہ سے جو نفسانیت سے کیے جاتے ہیں کہتے ہیں یہ اختلاف سورۂ احقاف میں ہوا تھا کہ اس میں ۳۵ آیتیں ہیں یا ۳۶ آیتیں ۱۲ منہ۔

[۲] نکاح کے معنی لغت میں جوڑنا اور شریعت میں نکاح عقد اور وطی دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا عقد اس کا حقیقی معنی ہے وطی مجازی بعضوں نے کہا بالعکس ۱۲ منہ [۳] تو امر کا صیغہ اقلاً استحباب پر محمول ہوگا حنفیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نکاح عبادت ہے اور ہمارے ملک میں بھی نکاح کو کار خیر کہتے ہیں شافعیہ نے کہا وہ عبادت نہیں ہے حافظ نے کہا جب مستحب ٹھہرے تو عبادت ہوگا ۱۲ منہ

فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

نہیں کرنے کا استنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں سن لو میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو کوئی میرے طریق کو پسند نہ کرے وہ میرا نہیں ہے[1]۔

۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ مَالِهَا وَ جَمَالِهَا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتامٰی فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنٰی وثلاث ورباع فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ او ماملکت ایمانکم ذالک ادنٰی الا تعدلوا[2] انہوں نے کہا میرے بھانجے، آیت اس باب میں اتری ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی مالداری اور حسن پر فریفتہ ہو کر یہ چاہے کہ معمولی مہر[3] سے کم مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو جب تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی ان کا پورا مہر نہ ٹھہراؤ اور یہ حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری اور عورتیں جو تم کو بھی معلوم ہوں ان سے نکاح کر لو۔

---

[1] یعنی مسلمان نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کو سنت نہ جانے برا سمجھے یا طریق میں دوسرے ارکان اسلام سب داخل ہیں ان کو پسند نہ کرنے والا تو کافر ہی ہوگا حنفیہ کہتے ہیں نکاح سنت مؤکدہ ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں مباح ہے شوکانیؒ نے اہل حدیث کا مذہب یہ لکھا ہے کہ نکاح اس شخص کے لیے مشروع ہے جو جماع پر قادر ہو اور جس کو حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو اس پر واجب ہے اور عورتوں سے الگ رہنا مجردی زندگی بسر کرنا ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲منہ [2] یعنی اس آیت میں یہ جو فرمایا اگر تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو تو عروہ نے اس کا مطلب پوچھا کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور فانکحوا ماطاب لکم یعنی جزا کو شرط وان خفتم سے کیا تعلق ہے یہ آیت سورہ نساء میں ہے اور حدیث اس سمت کی تفسیر میں گزر چکی ہے ۱۲منہ [3] یعنی مہر مثل جو اس لڑکی کا ہوتا ہے اس سے کم ۱۲منہ۔

بَابٌ ۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ

۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمٰنُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کرلے نکاح کرنے سے اس کی آنکھ نیچی اور شرم گاہ (زنا سے) بچی رہے گی اور جس شخص کو عورت کی خواہش نہ ہو کیا وہ بھی نکاح کرسکتا ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا حضرت عثمانؓ منیٰ میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبدالرحمٰن[1] مجھ کو تم سے کچھ کہنا ہے پھر دونوں میں تخلیہ ہوا حضرت عثمانؓ نے کہا ابو عبدالرحمٰن تم کو خواہش ہے میں ایک کنواری چھوکری سے تمہارا نکاح کردوں تم کو جوانی کا مزہ یاد آجائے جب عبداللہ نے دیکھا، کہ حضرت عثمانؓ کا یہی مطلب تھا (اور کوئی راز کی بات نہیں کہنا تھی) تو اشارے سے مجھ کو بلایا کہنے لگے علقمہ میں ان کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمانؓ سے یہ کہہ رہے تھے اگر تم یہ کہتے ہو (کہ میں خواہ مخواہ نکاح کروں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو (ایسا حکم نہیں دیا بلکہ یوں فرمایا) جوانو تم میں جو کوئی جماع پر قادر ہو تو نکاح کرلے اور جو جماع پر قادر نہ ہو (مگر شہوت ہوتی ہو) وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنادے گا (اس کی شہوت توڑ دے گا)[2]

---

[1] یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جو شخص عورتوں پر قادر نہ ہو سکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہیے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں "مردی خود بیازما وآنگہ زن کن" بعضوں نے ایسی حالت میں بھی نکاح جائز رکھا ہے اگر عورت راضی ہو حافظ نے کہا جس شخص کو غلبہ شہوت ہو اور وہ عورت کا خرچہ اٹھا سکتا ہو زنا میں پڑ جانے سے ڈرے تو اس کے لیے نکاح کرلینا بالاجماع مستحب ہے مگر حنبلیوں کے نزدیک ایک روایت میں واجب ہے میں کہتا ہوں حنفیوں کا بھی یہی قول ہے دعند التوقان واجب امام داؤد ظاہری اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ امام ابن حزمؒ کہتے ہیں جو شخص جماع پر قادر ہو اور عورت کا خرچہ اٹھا سکے تو اس پر نکاح کرنا یا لونڈی رکھنا فرض ہے اگر عاجز ہو تو روزے بہت رکھا کرے خطابی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ شہوت قطع کرنے کے لیے دوا کھانا درست ہے حافظ نے کہا یعنی شہوت کم کرنے کے لیے دوا کھا سکتا ہے نہ بالکل قطع کے لیے کیونکہ پھر ضرورت کے وقت اس کو نادم ہونا پڑے گا اور جیسے (بقیہ صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۲ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

۵۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَّا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

بَابُ ۳۳ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ

باب جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو (عورت پر قادر نہ ہو سکے یا محتاج ہو لیکن شہوت رکھتا ہو) وہ روزے رکھے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے عبدالرحمان بن یزید سے انہوں نے کہا میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعودؓ پاس گیا وہ کہنے لگے ہم جوان جوان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے مگر ہم کو کچھ مقدور نہ تھا (جو شادی کر سکتے) آپ نے فرمایا جوانو جو کوئی تم میں عورت کا مقدور رکھتا ہو (صحبت اور خانہ داری خرچ وغیرہ کا) وہ تو نکاح کر لے نکاح سے نگاہ خوب نیچی اور شرمگاہ خوب بچی رہے گی اور جو شخص یہ مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے روزہ اس کو نامرد بنا دے گا۔

باب کئی جوروئیں رکھ سکتا ہے (اگر انصاف کر سکے)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سرف میں جو ایک مقام ہے مکہ سے بارہ میل پر) ام المؤمنین میمونہ کے جنازے میں ابن عباسؓ کے ساتھ شریک تھے (وہ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں ابن عباسؓ نے لوگوں سے) کہا دیکھو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب تم جنازہ اٹھاؤ تو ادب کرو اس کو ہلاؤ جلاؤ نہیں اور آہستہ لے کر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی وفات کے وقت نو بی بیاں تھیں ان میں آٹھ کی تو باری مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی۔[۱]

(بقیہ صفحہ سابقہ) ذکر کاٹ ڈالنا یا خصیے نکال ڈالنا ناجائز ہے اسی طرح بالکل شہوت کا قطع کر ڈالنا بھی ناجائز ہوگا اور بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے حقنہ کے حرام ہونے پر دلیل لی حافظ نے کہا ایک جماعت علماء نے اس کو جائز رکھا ہے تسکین شہوت کے لیے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنے حضرت سودہؓ کی انہوں نے اپنی باری خوشی سے حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی نو بی بیاں یہ تھیں سودہؓ بنت زمعہ، عائشہؓ، حفصہؓ، ام سلمہؓ، زینبؓ بنت جحشؓ، ام حبیبہؓ، جویریہؓ، صفیہؓ، میمونہؓ ۱۲ منہ۔

۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سب بی بیوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے اور آپ کی نو بی بیاں تھیں امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہؓ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی[1]

۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً۔

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے رقبہ بن مصقلہ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف یامی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا تو نے نکاح کیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو نکاح کر لے اس لیے کہ اس امت کے بہتر شخص جو تھے (یعنی آنحضرتؐ) ان کی بہت سی بی بیاں تھیں[2]۔

[1] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کے سماع کی انسؓ سے اس میں صراحت ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی بہت عورتیں ہوں۔ ابن عباسؓ کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنا افضل ہے کیوں کہ آنحضرتؐ نے اتنی بہت سی بی بیاں کیں حالانکہ آپ تقویٰ اور خدا ترسی اور فضیلت اور بزرگی میں سب سے بڑھ کر تھے مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو اتنی بی بیاں اپنی آخری حصہ عمر میں کیں اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ آپ کی نیت شہوت رانی یا عیاشی کی تھی کیونکہ عین جوانی میں آپ نے ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہؓ پر قناعت کی بلکہ اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں۔ زیادہ بی بیوں کی وجہ سے آپؐ کے اندرونی حالات کھل جانا کہ آپ ساحر جادوگر نہ تھے جیسے مشرک خیال کرتے تھے عربؐ کے زوردار قبیلوں کو مسخر اور شرف کرنا۔ عربؐ کے قبائل کی ہمدردی اور محبت حاصل کرنا۔ اتنی عورتیں رکھ کر پھر اللہ سے غافل نہ ہونے کا درجہ حاصل کرنا۔ اپنے عزیزوں کی تعداد بڑھانا۔ عورتوںؓ کے مسائل خوب پھیلنا۔ بعض عورتوں کی دلجوئی جیسے ام حبیبہؓ اور صفیہؓ کی اور اپنے حسن خلق کا اظہار کیونکہ ام حبیبہؓ کے باپ آنحضرتؐ کے بڑے دشمن تھے اور صفیہؓ کے باپ بھائی خاوند سب مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے اس پر بھی یہ دونوں بی بیاں آپ کے حسن خلق کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ آپ کو چاہتی تھیں قوت اور طاقت کا استعمال باوجود کمی غذا کے یہ خداداد تھی نفس پر کثرت ملائق کا بار ڈالنا تحمل کی عادت پیدا کرنا اور عرب میں کثرتِ ازدواج فضیلت اور شرافت کی نشانی سمجھی جاتی تھی اور تعجب ہے ان پادریوں سے جنہوں نے ان فائدوں اور مصلحتوں پر خیال نہ کر کے ہمارے پیغمبر صاحب پر طعن کیا ہے کہ آپ عیاش مزاج تھے اگر آپ کو عیاشی منظور ہوتی تو اس کا عمدہ وقت جوانی کا موسم تھا اور آخری عمر میں اتنی بہت سی عورتیں رکھنے اور سب کا حق ادا کرنے سے تو ہمارے پیغمبر کی بیحد فضیلت نکلتی ہے کیونکہ جب بڑھاپے میں باوجود کمی غذا اور انواع تکالیف کے آپ میں یہ قوت تھی کہ ایک شب میں سب بی بیوں کے پاس ہو آتے تو خیال کرنا چاہیے کہ جوانی میں آپ کو کیسی قوت ہوگی اور اس قوت پر آپ پندرہ برس تک اپنے تئیں ایسے روکے رکھے کہ سوا حضرت خدیجہؓ کے جو ایک سن رسیدہ بی بی تھیں کسی عورت پر آنکھ تک نہ ڈالی سبحان اللہ رجولیت اور قوت کے ساتھ عصمت قابل تعریف ہے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری است یعنے صاحبوں کی رجولیت میں فرق ہے ایک بی بی کے بھی حق بلا اعانت غیرے ادا نہیں کرسکتے اس پر جن بندوں کو اللہ نے طاقت دی ہے ان کو اپنے نفس پر قیاس کرتے ہیں فرائض کے وزیر کی بیٹی (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ٣٤ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

باب جو شخص ہجرت یا کوئی اور نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے علقمہ ابن وقاص لیثیؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل نیت سے صحیح ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت تو اسی مقصد کے لیے ہو گی۔ اور جو کوئی دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کی نیت سے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی کاموں کے لیے ہو گی (ثواب کہاں سے ملے گا)[1]

بَابٌ ٣٥ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ۔

فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا

باب محتاج شخص کا نکاح کرا دینا جس کے پاس بجز اسکے کہ وہ مسلمان ہے قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو اس باب میں سہل بن ساعد ساعدی کی حدیث آنحضرتؐ سے (اوپر گزر چکی ہے) باب القراۃ عن ظہر القلب میں۔

ہم سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) چپکے سے رات کو ایک عرب قیدی پاس آئی اس نے ایک ہی رات میں نو بار اس سے صحبت کی وہ کہنے لگی اسی وجہ سے فتوحات حاصل کر رہے ہیں کہ عورتوں کو خوب آرام سے رکھتے ہیں ان کی خواہش پوری کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے اگر ہجرت سے محض دنیا کی غرض ہو تب تو بالکل ثواب نہیں ملے گا۔ اگر اللہ اور رسولؐ کی رضامندی کے ساتھ دنیا کی بھی غرض ہو تو ثواب ملے گا مگر اتنا نہیں ملے گا جتنا خالص اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کرنے کا ثواب ہے ۱۲ منہ۔

☆ " ☆ " ☆ " ☆ " ☆ " ☆ " ☆ " ☆

نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ۔

نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش پوری کرتے)، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں (رات دن کا جھگڑا ہی مٹ جائے)، آپؐ نے اس سے منع کیا[1]

بَابٌ ۳۶ قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَخِيْهِ اُنْظُرْ اَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتّٰى اَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔

باب ایک آدمی کا اپنے بھائی مسلمان سے یوں کہنا تم دیکھو میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں (تم اس سے نکاح کر لو) اس کو عبدالرحمان بن عوف نے روایت کیا ہے[2]۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْاَنْصَارِيِّ امْرَاَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَاَتَى السُّوْقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّشَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہا عبدالرحمان بن عوف ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سعد بن ربیع کا بھائی بنا دیا ہر ایک مہاجر کے ساتھ ایسا ہی کیا ایک ایک انصاری کو اس کا بھائی کر دیا سعد بن ربیع کی دو جورو ئیں تھیں انہوں نے عبدالرحمان سے کہا میرے مال اور اسباب اور جوروؤں کو آدھوں آدھ بانٹ لو عبدالرحمان نے کہا نہیں اس کی کیا ضرورت ہے اللہ تمہاری جوروؤں اور مال میں برکت دے اور زیادہ کرے تم ایسا کرو یہاں کوئی بازار ہو تو مجھ کو تبلا دو پھر عبدالرحمان سعد کے بتلانے سے اس بازار میں گئے وہاں خرید و فروخت کی اور نفع میں کچھ کھولا اور کچھ گھی کمایا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں کے بعد عبدالرحمٰن کو دیکھا ان پر (زعفران کی) زردی لگی ہوئی

---

[1] امام بخاریؒ نے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب خصی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو اب شہوت نکالنے کے لیے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ مفلس شخص کو بھی نکاح کرنا درست ہے سہل کی حدیث میں تو اس کی صراحت مذکور ہو چکی ہے۔

[2] عبدالرحمٰن بن عوف کی وہ روایات جس میں ترجمہ باب کی صراحت ہے کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہوئی تھی پوچھا عبدالرحمن یہ زردی کیسی[1] انہوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی[2]

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

باب مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے

۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

ہم سے احمد بن یونسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعدؒ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے[3]

---

[1] زردی لگنے کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کی خوشبو میں زعفران پڑتا تھا اس وجہ سے وہ رنگ دار ہوا کرتی تھی چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے مردوں کی خوشبو میں رنگ نہ ہو عورتوں کی خوشبو میں تیز بو نہ ہو تو عبدالرحمن نے بعد نکاح جب دلہن سے اختلاط کیا تو زوجہ کی تازہ خوشبو کہیں ان کے کپڑے میں لگ گئی۔ یہ نہیں کہ قصداً زعفران لگایا ہو جس کی مردوں کے حق میں نہی آئی ہے یا خدانخواستہ منہ بٹھانے اور کیسری کپڑے پہنانے کی رسم پر صحابہ کاربند تھے معاذاللہ یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے اسلام میں اس کا نام و نشان تک نہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعوت ولیمہ دولہا کو کرنا سنت ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے جہل اور سنتوں کو چھوڑ کر بدعتوں کو اختیار کر لیا ہے وہاں شادی کی بھی سنت یعنے ولیمہ کو ترک کر کے سینکڑوں ہزاروں بدعتیں نکال لی ہیں سانچق مہندی شب گشت منجمہ بڑیاں وغیرہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب سے زیادہ بری رسمیں وہ ہیں جو مشرکوں سے سیکھی ہیں جیسے سرو مقنع ٹونا وغیرہ ان رسموں کے کرنے میں تو کفر کا خوف ہے حرام ہونے میں تو کوئی شک نہیں اور اس سے بدتر وہ رسمیں ہیں جو ہم دین کو خراب کرنے والی ہیں اور ھسم دنیا کو یعنی دولہا دلہن کی صحت میں ان رسموں کی وجہ سے خلل آتا ہے اور اکثر دلہنیں بیچاریاں بیمار ہو جاتی ہیں ایک تو پردہ نشین پہلے ہی سے قید دوسرے شادی کے دنوں میں ایک تنگ کوٹھڑی میں خونی مجرم کی طرح بند کر دی جاتی ہیں نہ اٹھ سکتی ہیں نہ پائخانہ پیشاب کو جا سکتی ہیں نہ کسی سے بات کر سکتی ہیں شادی کیا ہے خاصی صحت کی بربادی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جہاں کسی قوم میں جہل سمایا تقلید پیدا ہو گئی اور جہاں تقلید پیدا ہوئی عقل تشریف لے گئی اور جہاں عقل گئی پھر کیا ہے ساری خرابیاں موجود اللہ تعالےٰ ان مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ [3] چلو ہوتی آئندہ عورتوں کی حاجت ہی نہ رہتی گناہ سے بے فکر ہو جاتے خصی ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ایسی دوا کھا لیتے جس سے شہوت جاتی رہتی اور خصیہ نکالنا مراد نہیں ہے کیوں کہ یہ حرام ہے آدمی اور جانور سب میں قسطلانی نے کہا کھانے کے جانور کو چھٹپنے میں خصی کرنا درست ہے بڑے پن میں درست نہیں بعضوں نے کہا سعد کا یہ قول اس وقت کا ہے جب تک خصی کرنا حرام نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ۔

۶۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَیْنَا۔

ہم سے ابوالیمان نے کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کیا کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت عثمان بن مظعون کو نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے۔

۶۷ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ لَنَا شَیْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِیْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُّوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَآ اَجِدُ مَآ اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے ہمارے پاس روپیہ نہ تھا کہ عورتیں رکھتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ نے ہم کو اس بات سے منع کیا (خصی ہونے سے) پھر اس کے بعد آپ نے (نکاح کو آسان کر دیا متعہ کی اجازت دے دی رخصت دی) فرمایا ایک کپڑے کے بدل عورت سے متعہ کر سکتے ہو پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی ایمان والو اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کیں ہیں ان کو حرام مت بناؤ اور حد سے مت بڑھو اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا[1] اور اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی[2] انہوں نے یونسؒ بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جوان آدمی ہوں ڈرتا ہوں کہیں زنا میں نہ پڑ جاؤں اور مجھ کو اتنا مقدور نہیں ہے کہ عورتوں سے شادی کروں (پھر کیا کروں) یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے میں نے پھر وہی عرض کیا پھر

[1] اس روایت کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ متعہ کی اباحت کے قائل تھے انہوں نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم بہ منہن الیٰ اجل مسمّی جو اباحت متعہ کے لیے نص ہے قرطبی نے کہا شاید اس وقت ان کو ناسخ نہ پہنچا تو انہوں نے رجوع کیا۔ اسماعیلی نے کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابن مسعودؓ نے یہ کام کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور ایک روایت میں ہے کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْذَرْ

آپ خاموش ہو رہے پھر عرض کیا پھر خاموش ہو رہے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ! جو کچھ ہونا ہے وہ قلم لکھ کر سوکھ گیا (یعنی تقدیر کا قلم) اب تو چاہے خصی ہو چاہے نہ ہو[1]۔

بَابُ ۳۸ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ

باب کنواری عورتوں سے نکاح کرنا اور ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے ان کی وفات کے وقت کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا[2]۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلالؓ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتلایئے اگر آپ ایک جنگل میں جائیں وہاں ایک درخت دیکھیں جس کو اونٹ چر گئے ہوں پھر ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہو (ہرا بھرا اس کے پتے صحیح سالم) تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت میں سے چرائیں گے آپ نے فرمایا اس درخت میں سے جس کو کسی نے چرا نہ ہو حضرت عائشہؓ نے اس گفتگو سے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا ان کے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس کی حرمت آئی ۱۲ منہ [2] اس کو جعفر فریابی نے کتاب القدر میں وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] دوسری روایت میں یوں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اجازت ہو تو میں خصی ہو جاؤں اس صورت میں جواب سوال کے مطابق ہو جائے گا۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ نے خصی ہونے کی اجازت دی کیوں کہ دوسری حدیثوں میں صراحۃً اس کی ممانعت وارد ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ خصی ہونے میں کوئی فائدہ نہیں تیری تقدیر میں جو لکھا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اگر حرام میں پڑنا لکھا ہے تو حرام میں مبتلا ہوگا اگر حرام سے بچنا لکھا ہے تو محفوظ رہے گا پھر اپنے تیئں نامرد بنانا کیا ضرور ہے اور چونکہ ابوہریرہ روزے بہت رکھا کرتے تھے لیکن روزوں سے ان کی شہوت نہیں گئی تھی لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ نور میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (تیرے ساتھ نکاح ہونے سے پہلے) تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا ایک شخص (جبرائیل) تجھ کو حریر کے ایک مکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بی بی ہے میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر تو نکلی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے (صحیح) ہے تو اللہ ضرور پورا کرے گا۔

بَابُ ٣٩ الثَّيِّبَاتِ

باب شوہر دیدہ سے (جو خاوند کے پاس رہ چکی ہو) نکاح کرنا (اس کو ثیبہ کہتے ہیں) ام حبیبہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے (اپنی بی بیوں سے) فرمایا اپنی بہن بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کرو (ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو)[1]

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن ابی سیار نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ تبوک میں) وہاں سے لوٹے تو میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا میں نے دیکھا پیچھے سے ایک سوار نے آکر لکڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونسا دیا وہ اچھے تیز اونٹ کی طرح چلنے لگا پھر جو میں نے خیال کیا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے پوچھا تو جلدی کیوں کر رہا ہے (گھر کو جلد کیوں جانا چاہتا ہے)، میں نے عرض کیا میں نے ابھی ایک نئی شادی کی ہے آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے

---

[1] اس کو امام بخاری نے باب امہاتکم التی ارضعنکم میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

آپ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا خیر جابرؓ نے کہا جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو ہم شہر کے اندر جانے لگے آپ نے فرمایا ذرا دم لو رات ہو جانے دو (عورتوں کو تمہارے آنے کی خبر ہو چکی ہے) جس کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند (مدت سے) غائب تھا وہ پاکی کرلے (شرم گاہ کے بال دور کرلے)[1]

۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن وثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے کیسی عورت سے نکاح کیا میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا کیوں کنواری لڑکی کیوں نہ کی، اس کے ساتھ کھیلتا رہتا۔ محارب نے کہا، میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو نے کنواری چھوکری کیوں نہ کی، وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف رہتا)[2]

بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو حضرت عائشہؓ کے لیے پیام دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کا بھائی ہوں (تو عائشہؓ آپ کی بھتیجی

[1] حالانکہ دوسری حدیث میں اس کی مخالفت ہے کہ رات کو آدمی سفر سے آن کر اپنے گھر میں جائے گر وہ محمول ہے اس پر جب اس کے گھر والوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر ہو جائے اور یہاں لوگوں کے آنے کی خبر عورتوں کو دن سے ہو گئی ہو گی تو آپ نے فرمایا ذرا دم لے کر جاؤ تاکہ عورتیں اپنا بناؤ سنگار کر لیں ۱۲ منہ [2] ابن ماجہ کی روایت میں ہے کنواری عورتوں کو لازم کر لو۔ ان کے مونہہ خوب میٹھے اور ان کے رحم خوب صاف ہوتے ہیں یا خوب حرکت کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ

ہوئی آپ اس سے کیسے نکاح کریں گے (آپ نے فرمایا تو میرا دینی بھائی ہے، اللہ کی کتاب کی رو سے (انما المؤمنون اخوۃ) اور عائشہؓ میرے لیے حلال ہے۔

بَابُ ۱۴ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب کن عورتوں سے نکاح کرے اور کون سی عورتیں عمدہ ہیں اور اپنے نطفے کے لیے اچھی عورت چننا مستحب ہے گو یہ واجب نہیں ہے۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ پر چڑھتی ہیں (یعنے عرب کی عورتوں میں) ان میں قریش کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں بچوں پر بچپنے میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال اسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

بَابُ ۱۲ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا۔

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اس کی فضیلت۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ

ہم سے موسیٰ ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے صالح بن صالح ہمدانی نے کہا ہم سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم کرے اور اچھی طرح ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کو دہرا ثواب ملے گا[1] اور اہل کتاب (یہود نصاریٰ) میں سے

[1] ایک آزادی کا دوسرے نکاح کرنے کا ہماری شریعت میں لونڈی غلام کیا ہے گویا فرزندی ہے لوگوں کی پرورش کا عمدہ ذریعہ ہے اوّل تو لونڈی غلاموں سے برتاؤ کا ایسا حکم دیا گیا ہے کہ جو آپ کھائے ان کو کھلائے جو آپ پہنے ان کو پہنلائے طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے ایسا کام آپڑے تو خود بھی اس میں شریک ہو دوسرے یہ کہ صدہا تدبیریں ایسی رکھی گئی ہیں کہ لونڈی غلام آزاد ہو کر شریف بھلے آدمیوں کی طرح ہو جائیں قتل ظہار وغیرہ میں لونڈی غلام کا آزاد کرنا لازم کیا گیا ہے مطلق آزادی میں اسی طرح کتابت میں بے حد ثواب بتلایا گیا ہے پس ایسی (باقی برصفحہ آئندہ)

آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا۔

جو شخص اپنے پیغمبر (حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ) پر ایمان لا کر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کا حق ادا کرے (ان کی خدمت بجا لا کے پھر اپنے پروردگار کا بھی حق ادا کرے (نماز روزہ وغیرہ) تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ عامر شعبی نے (صالح بن صالح سے) کہا تو یہ حدیث مجھ سے مفت سن لے (تیرا کچھ خرچ نہیں ہوا) ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے چھوٹی حدیث کے لیے آدمی مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا اور ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو ابو حصین سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا اس میں یوں ہے پھر اس لونڈی کو آزاد کر کے اس کا مہر ٹھہرا کر اس سے نکاح کرتے[1]

۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

(بقیہ سابقہ صفحہ) لونڈی غلام جیسی شریعت اسلامی میں رکھی گئی ہے اس کی تو غریب لوگ آرزو کریں گے بڑا تماشا کیا افسوس ہے پادریوں پر جو شریعت اسلامی کو ناحق لونڈی غلامی کے جواز سے بدنام کرتے ہیں ان کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے وہ غریب رعایا سے جو ان کی قوم کے نہیں ہوتے لونڈی غلاموں سے بڑھ کر برتاؤ کرتے ہیں اپنے برابر بٹھلانے یا اپنے ساتھ کھلانے کے روادار نہیں ہوتے ملکی غریب لوگ کتنی بھی لیاقت پیدا کریں ان کو اپنی قوم والوں کے برابر حکومت یا عزت نہیں دیتے اور تو اور ان نصاریٰ کا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ غیر قوم کے لوگوں کو اپنے چرچ میں جو خانۂ خدا ہے نماز تک پڑھنے نہیں دیتے واہ رے انصاف اور خدا ترسی اور اوپر سے مسلمانوں پر طعنہ مسلمانوں نے تو اپنے عہد حکومت میں رعایا کو اپنے برابر سمجھا اور کوئی عہدہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایسا باقی نہ رکھا جو رعایا کو نہ دیا ہو اب تک دیکھو اسلامی ریاستوں میں ہندو پارسی نصرانی وزارت اور امارت کے درجوں پر ممتاز ہیں مگر کوئی نصرانی حکومت تو ایسی دکھو دیجئے جس میں ہندو پارسی مسلمان وزارت یا سفارت یا جرنیلی پر مامور ہوں ہائے افسوس دوسروں کا عیب ٹٹول ٹٹول کر دیکھتے ہیں اور جھوٹے جھوٹے بہتان بھی لگاتے ہیں مگر اپنا کھلا عیب اور ظلم نظر نہیں آتا اس پر تہذیب اور انسانیت اور تمدن کا دعویٰ کیا لطف دیتا ہے تہذیب تو نام کو بھی نہیں ہے نرا ترش اور تعصب اور نری نفسانیت ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] تو ثم اصدقہا اس روایت میں زیادہ ہے اس کو ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ابوہریرہ سے انہوں نے کہا[1] ابراہیم پیغمبر ساری عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ایک بار ایسا ہوا ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہونچے ان کے ساتھ حضرت سارہ بھی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک غرض اس ظالم بادشاہ نے ایک لونڈی ہاجرہ سارہ کو دی اور ان کو ابراہیم کے پاس بھیج دیا سارہ نے آن کر حضرت ابراہیمؑ سے کہا اللہ نے کافر کو مجھ پر دست درازی نہ کرنے دی اور ایک لونڈی ہاجرہ بھی خدمت کے لیے دلائی ابوہریرہؓ عرب لوگوں سے کہتے آسمان[2] کے پانی کی اولاد یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں[3]۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا ام المؤمنین صفیہ بنت حیی آپ کے پاس لائی گئیں (ام سلیم نے ان کو دلہن بنا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا) انسؓ کہتے ہیں آپ نے جو ولیمہ کی دعوت کی اس میں لوگوں کو بلانے والا میں تھا اس دعوت میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی آپ نے بلال کو چمڑے کے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا انہوں نے ان پر کھجور پنیر گھی رکھا بس یہی آنحضرتؐ کے ولیمہ کے کھانے تھے اب مسلمان (آپس میں) کہنے لگے صفیہؓ آپ کی بی بیوں میں سے جو مسلمانوں کی مائیں ایک بی بی ہیں یا آپ کی لونڈی ہیں ہم کیا سمجھیں، پھر انہوں نے خود ہی یہ کہا دیکھیں آنحضرتؐ ان کو پردے میں رکھتے ہیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے وہ لونڈی ہیں اس

---

[1] اس سند میں یہ حدیث موقوفاً مروی ہے اور اگلی سند میں مرفوع تھا اور اسی وجہ سے امام بخاری اگلی سند کو لائے حالانکہ وہ اعلےٰ سند نہیں ہے اس میں ایوب تک تین واسطے ہیں اور اس میں دو واسطے ۱۲ منہ [2] عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ ان کا گزرمینہ اور بارش پر ہے عرب کے ملک میں نہریں اور چشمے بالکل کم ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ حضرت اسمٰعیلؑ ہاجرہؓ کے پیٹ سے تولد ہوئے اور عرب لوگ سب حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو لونڈیوں کی اولاد کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خود لونڈی کی اولاد ہیں عرب میں نسب باپ سے گنا جاتا ہے نہ ماں سے اور ہمارے اماموں میں امام زین العابدینؒ، امام موسیٰ کاظمؒ امام علی بن موسیٰ رضاؒ امام محمد تقیؒ امام علی بن محمد تقی (بقیہ صفحہ آئندہ)

ارتحل وطّی لها خلفه ومدّ الحجاب بینها وبین الناس۔

باب ۴۳ من جعل عتق الامة صداقها

۷۷۔ حدّثنا قتیبة بن سعید حدّثنا حمّاد عن ثابت وشعیب بن الحبحاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلّى الله علیه وسلّم اعتق صفیة وجعل عتقها صداقها۔

باب ۴۴ تزویج المعسر

لقوله تعالى ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله۔

۷۸۔ حدّثنا قتیبة حدّثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد الساعدی قال جاءت امرأة الى رسول الله صلّى الله علیه وسلّم فقالت یا رسول الله جئت اهب لك نفسی قال فنظر الیها رسول الله صلّى الله علیه وسلّم فصعّد النظر فیها وصوّبه ثمّ طأطأ رسول الله صلّى الله علیه وسلّم رأسه فلمّا رأت المرأة انّه لم یقض فیها شیئا جلست فقام رجل من اصحابه فقال یا رسول الله

کے بعد جب آپ کوچ کرنے لگے تو آپ نے صفیہؓ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا۔

باب لونڈی کی آزادی یہی اس کا مہر مقرر کرنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انہوں نے ثابت بنانی اور شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اوران کا آزاد کرنا یہی ان کا مہر مقرر کیا۔

باب مفلس شخص کا نکاح درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

(سورۂ نور میں) فرمایا اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے گا ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں (آپ بی بی کی طرح مجھ میں تصرف کیجیے) سہل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے نیچے تک اس کو خوب دیکھا پھر آپ نے (شرم اور مروت سے) اپنا سر جھکا لیا جب اس عورت کو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا کہ میں تجھ کو رکھتا ہوں یا نہیں (تو بیچاری ایک طرف) بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام حسن عسکری زکی امام محمد بن حسن عسکری یہ سب جاریہ کے بطن سے تھے ان سے زیادہ شریف کون ہوگا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ هذا) [۱] امام یوسف اور محمد اور حنابلہ اور ثوری اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ لونڈی کی آزادی ہی اس کا مہر ہو سکتی ہے حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں اہلحدیث کی دلیل انسؓ کی حدیث ہے اس میں صاف یہ ہے کہ آزادی ہی مہر قرار پائی شافعیہ حنفیہ کہتے ہیں انسؓ کو دوسرے مہر کا علم نہیں ہوا تو انہوں نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مہر کی اہلحدیث کہتے ہیں کہ طبرانی اور ابوالشیخ نے خود حضرت صفیہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میری آزادگی ہی میرا مہر قرار پائی ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

کہنے لگا یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی احتیاج نہیں تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں کچھ دینے کو ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا اپنے لوگوں کے پاس جا دیکھ کوئی چیز بھی تجھ کو مل سکتی ہے وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا دیکھ کچھ بھی لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یارسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ میرا تہ بند تو د جو میں پہنے ہوں) حاضر ہے سہل نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی (فقط ازار باندھے تھا) کہنے لگا اسی تہ بند میں سے آدھا اس عورت کو دیتا ہوں آپ نے فرمایا واہ ایک تہ بند اس کو عورت نے کر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو نہ پہن سکے گی وہ پہنے تو تو نہ پہن سکے گا۔ غرض وہ شخص اس گفتگو کے بعد بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا جا رہا ہے (بیچارہ ناامید ہو گیا) تب آپ نے اس کو بلا بھیجا وہ آیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو کچھ قرآن بھی یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے فرمایا تو بن دیکھے یاد سے ان کو پڑھ سکتا ہے اس نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے فرمایا اچھا جا میں نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیرے نکاح میں دے دی[1]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [2] ابن عباسؓ اور ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق کرو اللہ بھی اپنا وعدہ پورا کرے گا تم کو مالدار کر دے گا اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناداری صحت نکاح کے لیے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان و نفقہ نہ دے سکے گا تو قاضی تفریق کرا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) [1] نسائی اور ابوداؤد کی روایت میں سورۂ بقرہ اور اس کے پاس والی سورت یعنی سورۂ آل عمران مذکور ہے دارقطنی کی روایت میں سورۂ بقرہ اور مفصل کی چند سورتیں مذکور ہیں ایک روایت میں یوں ہے ابوامامہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کا نکاح سات سورتوں پر کر دیا ایک روایت میں یوں ہے اس کو بیس آیتیں سکھلا دے وہ تیری جورو ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تعلیم قرآن پر (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابُ ۴۵ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّيْنِ

وَقَوْلُهُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا، وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَّأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِّامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ وَمَوَالِيْكُمْ فَرُدُّوْا إِلٰى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهُ

باب کفاءۃ میں دینداری کا لحاظ ہونا اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ فرقان میں فرمایا اسی خدا نے پانی (نطفے) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بہو بنایا (یعنی خاندانی اور سسرالی دونوں رشتے رکھے) اور اے پیغمبر تیرا مالک بڑی قدرت والا ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس (ہشم) نے (جو معاویہؓ کے ماموں تھے) اور جنگ بدر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے سالم بن معقل کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہندہ کو جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی ان کے نکاح میں دیا تھا پہلے سالم ایک انصاری عورت (ثبیتہ بنت یعار) کے آزاد کردہ غلام تھے (لیکن ابوحذیفہ نے ان کو اپنا بیٹا کر لیا تھا) جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو بیٹا بنا لیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کر لیتا تو پھر اس کو اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے (مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زید بن محمدؐ) وہ اس کا وارث بھی ہوتا صلبی بیٹے کی طرح (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں) یہ آیت اتاری پروردہ بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کے پکارو (اس روز سے ان نے پالکوں کو ان کے اصلی

(بقیہ صفحہ سابقہ) اجرت لینا جائز ہے اور تعلیم قرآن مہر ہو سکتی ہے اور حنفیہ نے برخلاف ان احادیث صحیحہ کے یہ حکم دیا ہے کہ تعلیم قرآن مہر نہیں ہو سکتی اور کہتے ہیں قرآن شریف میں وارد ہے ان تبتغوا باموالکم ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن کو بھی مال قرار دیا اور آنحضرت سے زیادہ تم قرآن کو نہیں جانتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [1] یعنے کافر مسلمان کا کفو نہیں ہو سکتا بعضوں نے کفاءت میں صرف دین کا اتحاد کافی سمجھا ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں مثلاً سید شیخ مغل پٹھان جو مسلمان ہوں ایک دوسرے کے کفو ہیں دوسرے عرب ان کے کفو نہیں ہیں لیکن جمہور علماء کے نزدیک کفاءت میں نسب اور خاندان کا بھی لحاظ ہونا چاہیے امام ابوحنیفہؒ نے کہا قریش ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ دوسرے عرب ان کے کفو نہیں ہیں سفیان ثوری نے کہا غیر کفو میں جو نکاح ہو وہ توڑ دیا جائے یہی امام احمد کا قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر ولی راضی ہوں تو غیر کفو میں بھی نکاح صحیح ہے مگر ایک ولی بھی اگر ناراض ہو تو نکاح فسخ کرا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

٨٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي قُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ. لِمَالِهَا

باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے اگر کسی کا اصلی باپ معلوم نہ ہوتا تو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی کے لقب سے پکارتے خیر جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری جو ابوحذیفہ کی جورو تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ہم تو آج تک سالم کو اپنے (صلبی) بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اب اللہ نے جو حکم اتارا وہ آپ کو معلوم ہے پھر اخیر تک حدیث بیان کی[1]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت کے چچا تھے) آپ نے فرمایا شاید تو حج کرنا چاہتی ہے اس نے کہا میں تو اپنے تئیں بیمار پاتی ہوں آپ نے فرمایا حج کا احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے الٰہی تو مجھ کو جہاں پر روک دے گا[2] تو میں احرام کھول ڈالوں گی ضباعہ نے ایسا ہی کیا وہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں جو قریشی نہ تھے)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عورت سے لوگ چار غرضوں سے نکاح کرتے ہیں

[1] ابوداؤد نے پوری حدیث نقل کی اس میں یوں ہے سہلہ نے کہا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں کیا ہم سالم سے پردہ کریں آپ نے فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے اس نے پانچ بار اس کو اپنا دودھ پلا دیا اب وہ اس کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا حضرت عائشہؓ بھی اسی حدیث کے موافق جس سے پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں وہ اس کو دودھ پلا دیتیں پھر اس کے سامنے نکلا کرتیں گو وہ عمر میں بڑا جوان ہوتا لیکن بی بی ام سلمہؓ اور آنحضرتؐ کی دوسری بی بیوں نے ایسی رضاعت کی وجہ سے بے پردہ ہونا نہ مانا جب تک چھٹپنے میں رضاعت نہ ہو وہ کہتی تھیں شاید آنحضرتؐ نے یہ اجازت خاص سالم کے لیے دی ہو گی اوروں کے لیے ایسا حکم نہیں ہے قسطلانی نے کہا یہ حکم سہلہ اور سالم سے خاص تھا یا منسوخ ہے اور اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گی۔ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ حالانکہ سالم غلام تھے مگر ابوحذیفہ نے اپنی بھتیجی کا جو شرفا ئے قریش میں سے تھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَ لِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِىْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِىْ هٰذَا قَالُوْا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔

بَابُ الْاَكْفَاءِ فِى الْمَالِ وَتَزْوِيْجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ۔

۸۳۔ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

یا مالداری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے[۱] یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری[۲] کی وجہ سے تو ایسا کر دیندار عورت کو اختیار کر (جس کے اوضاع و اطوار اچھے ہوں) اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (اخیر میں کر تجھ کو ندامت ہوگی)

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک (مالدار) شخص (نام نا معلوم) آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپ نے (جو لوگ حاضر تھے ان سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کہیں پیغام بھیجے (یعنی نکاح کا) تو لوگ قبول کر لیں اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر) سنیں سہل کہتے ہیں یہ پوچھ کر آپ خاموش ہو رہے اس کے بعد ایک اور شخص گزرا (جمیل بن سراقہ) جو مسلمانوں میں ایک غریب اور محتاج آدمی تھا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ تو ایسا شخص ہے اگر کہیں (شادی کا) پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ مانے اگر بات کرے تو کوئی دل لگا کر نہ سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اکیلا ایسے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے[۳]۔

باب مالداری کا لحاظ کفاءت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے شادی کرنا[۴]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) تھیں ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفاءت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنے حج کیوں کر پورا ہوگا اس فکر میں ہوں ۱۲ منہ [۳] یعنی بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں گی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [۱] یعنے عالی خاندانی شرافت دیکھ کر ۱۲ منہ [۲] یعنے عمدہ اخلاق عمدہ سیرت ۱۲ منہ [۳] یعنے اس مالداری کی طرح اگر دنیا بھر کے لوگ مالدار فرض کیے جائیں تو ان سب سے یہ اکیلا غریب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں غریب لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲ منہ [۴] اس میں اختلاف ہے کہ کفاءت میں مالداری کا بھی اعتبار ہے یا نہیں اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ مالداری کوئی چیز نہیں مال کا اعتبار کیا ہے آج ہے کل نہیں بعضوں نے کہا مالداری کا بھی کفاءت میں لحاظ ضرور ہے اور اگر ولی نے کسی مفلس مرد سے بے عورت کی رضامندی کے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ۔

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفٰى فِي الصَّدَاقِ۔

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا (سورۂ نساء) کی اس آیت کا وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتامٰی کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو پھر ولی اس کی خوبصورتی اور مالداری پر ریجھ کر یہ چاہے کہ اس سے نکاح کرے پر مہر پورا (جو اس کو دوسری جگہ ملتا) نہ دینا چاہے ایسی صورت میں اس کو اس یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت ہوئی البتہ جب نکاح کر سکتا ہے جب انصاف کے ساتھ اس کا مہر پورا مقرر کرے نہیں تو یہ حکم ہے کہ اس کے سوا دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کرلے حضرت عائشہ رض نے کہا پھر جن لوگوں نے اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری و یستفتونک جو سورۂ نساء میں ہے اخیر وترغبون ان تنکحوھن تک تو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم اتارا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور مالدار ہوتی ہے تب تو اس سے نکاح کرلینا چاہتے ہیں اس کا خاندان پسند کرتے ہیں پورا مہر بھی دینے کو تیار ہوتے ہیں اور جب وہ نادار ہوتی ہے خوبصورت بھی نہیں ہوتی تب اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دینا چاہیے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور اس کا پورا مہر ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

بَابٌ مَا يُتَّقٰى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

باب عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا[1]

[1] اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے ایک حدیث میں ہے کہ انسان کی نیک بختی یہ ہے اس کی عورت اچھی ہو گھر اچھا ہو اور بدبختی یہ ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ تغابن میں) فرمایا تمہاری بعضی بی بیاں اور بعضے بچے خود تمہارے دشمن ہیں ان سے بچے رہو۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مٰلِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اور بے برکتی (اگر ہو) تو عورت اور گھر گھوڑے میں ہوگی)

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد عسقلانی نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور گھر اور عورت میں ہوگی۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ جو روبری ہو گھر برا ہو سواری بری ہو۔ علماء نے کہا ہے عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو بداخلاق زبان دراز، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے شریر بدذات ہو گھر کی نحوست یہ ہے کہ آنگن تنگ ہو ہمسائے برے ہوں لیکن نحوست کے معنے بدفالی کے نہیں ہیں جس کو عوام نحوست سمجھتے ہیں وہ تو دوسری صحیح حدیث میں آچکا ہے کہ بدفالی لینا شرک ہے مثلاً باہر جاتے وقت کانا سامنے سے آیا یا عورت یا بلی گزری یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا کہ اب کام نہ ہوگا۔ ایک جہالت کا خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرع سے بالکل نہیں ہے اسی طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نحوست یہ سب باتیں محض لغو ہیں اور جو لوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ پکے جاہل اور ناتربیت یافتہ ہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو خراب کرے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑی[1]

بَابُ ۴۸ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

باب آزاد عورت غلام کی جورو ہو سکتی ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰنؒ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شرع کی تین باتیں معلوم ہوئیں جب وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا[2] اور بریرہ ہی کے مقدمہ میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملے گا جو ان کو آزاد کرے اور ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے چولہے پر (گوشت کی) ہانڈی چڑھی ہوئی تھی آپ کے سامنے روٹی اور گھر میں کوئی سالن رکھا گیا آپ نے فرمایا (کیوں تازہ سالن نہیں لاتے) میں نے تو خود دیکھا گوشت کی ہانڈی چولہے پر پک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقے کا ہے جو بریرہ کو مل گیا تھا (اور آپ صدقہ نہیں کھاتے) آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے ہم اس کو کھا سکتے ہیں)[3]

بَابُ ۴۹ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب چار جوروں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا[4]

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مثنیٰ و ثلاث و رباع بلکہ واو اَو کے معنے میں ہے (یعنے دو بی بیاں رکھو یا تین یا چار) امام زین العابدین

---

[1] آدمی عورتوں اور بچوں کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ ان کی خاطر سیکڑوں گناہ کر بیٹھتا ہے پھر مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اپنے اگلے خاوند مغیث کے پاس رہے جو غلام تھا یا نکاح فسخ کر ڈالے ۱۲ منہ [3] اکثر اہلحدیث اور علما نے یہی کہا ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تھی اس وقت اس کا شوہر غلام تھا اور باب کا مطلب اسی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ جب بریرہ اس کے پاس رہنے کو راضی ہو جاتی ہے تو آزاد عورت غلام کے نکاح میں رہتی حنفیہ کہتے ہیں بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور اس بناء پر اس بات کے قائل ہیں کہ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار رہتا ہے نکاح قائم رکھے یا فسخ کر ڈالے خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد ۱۲ منہ [4] یعنی دو دو تین تین چار چار عورتیں کر سکتے ہو اب چار سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں آدمی اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اگر چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا رافضیوں نے نو بی بیاں اور خارجیوں نے اٹھارہ تک درست رکھیں ہیں بعضوں نے بلا قید جہاں تک چاہے اور صحیح حدیث ان کا رد کرتی ہے اس میں یہ ہے کہ جب غیلان مسلمان ہوا تو اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں

يَعْنِي مَثْنٰى اَوْ ثُلٰثَ اَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَعْنِي مَثْنٰى اَوْ ثُلٰثَ اَوْ رُبَاعَ۔

ابن امام حسین علیہما السلام فرماتے ہیں یعنے دو یا تین یا چار جیسے سورہ فاطر میں اس کی نظیر موجود ہے اولی اجنحۃ مثنے وثلاث وربارع یعنی دو پنکھ والے فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے[1]

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلٰى مَالِهَا وَيُسِيْءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِيْ مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهٗ مِنَ النِّسَآءِ سِوَاهَا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان خفتم ان لاتقسطوا فی الیتامیٰ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی کسی شخص کے پاس ہو جو اس کا ولی ہو پھر وہ اس کی مالداری کی وجہ سے اس سے نکاح کرے اور اچھی طرح اس سے سلوک نہ کرے نہ اس کے مال میں انصاف کرے تو ایسے شخصوں کو یہ حکم ہوا کہ یتیم لڑکی سے نکاح نہ کریں بلکہ اس کے سوا جو عورتیں بھلی لگیں ان سے نکاح کریں۔

بَابٌ وَاُمَّهَاتُكُمُ اللّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

باب وامہاتکم التی ارضعنکم یعنی رضاعت کا بیان اور آنحضرتؐ کے اس قول کا جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتا ہے[2]۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمان سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ نے فرمایا چار رکھ لے باقی چھوڑ دے ۱۲منہ۔

[5] یہاں واؤ جمع کے لیے نہیں ہے جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے اور نو بیبیاں جائز رکھی ہیں ۱۲منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا)

[1] امام بخاریؒ نے امام زین العابدینؓ علیہ السلام کا قول لاکر رافضیوں کا رد کیا کیونکہ وہ امام صاحب کو بہت مانتے ہیں پھر ان کے قول کے خلاف قرآن شریف کی تفسیر کیوں کر جائز رکھتے ہیں رافضی کہیں گے یہ امام صاحب نے تقیہ کے طور پر فرمایا ہوگا مجھ کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ امام صاحب کے اس قول کو کس نے وصل کیا نہ حافظ نے لکھا نہ قسطلانی نے ۱۲منہ۔

[2] رضاعت یعنے دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اس کا خاوند جس سے دودھ ہے اس کی بیٹی ماں بہن پوتی بھتیجی بھانجی باپ دادا نانا بھائی پوتا نواسہ چچا بھتیجا بھانجا یہ سب شیرخوار کے محرم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ پانچ بار دودھ چوسا ہو اور مدتِ رضاعت یعنے دو برس کے اندر پیا ہو لیکن جس بچہ نے یا بچی نے دودھ پیا اس کے باپ بھائی یا بہن یا ماں نانی خالہ ماموں وغیرہ دودھ دینے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوتے (باقی صفحہ آئندہ)

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ

صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد[1] کی آواز سنی جو ام المؤمنین حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا ایک مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ فلاں شخص ہے حفصہؓ کے دودھ چچا کا نام لیا اس وقت حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ چچا کا نام لیا اگر وہ زندہ ہوتا تو میں اس کے سامنے نکلتی آپ نے فرمایا بے شک جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (حضرت علیؓ نے) عرض کیا آپ حمزہ کی لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرے دودھ بھائی (حمزہ) کی بیٹی ہے بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن زید سے سنا ایسی ہی حدیث بیان کی[2]۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ان سے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا جو ابوسفیان کی بیٹی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری بہن (درہ یا عزہ یا حمنہ) سے آپ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو قاعدہ کلیہ ٹھہرا کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محرم ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد صرف محرم ہوتی ہے اس کے باپ بھائی چچا ماموں خالہ وغیرہ یہ محرم نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا اور جس نے افلح کو سمجھا اس نے غلطی کی وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے ۱۲ منہ۔

[2] اس کو امام مسلمؒ نے وصل کیا اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض قتادہؓ کا سماع جابر بن زید سے ثابت کرنا ہے اس لیے کہ قتادہؓ مدلس (باقی بر صفحہ آئندہ)

يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِيْ بِنْتَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَّ أَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ أُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِيْ وَ أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِيْ لَهَبٍ كَانَ أَبُوْلَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْلَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ أَبُوْلَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرتی ہے (کہ تیری بہن تیری سوکن بنے) انہوں نے کہا ہاں میں پسند کرتی ہوں اگر میں اکیلی آپ کی بی بی ہوتی تو پسند نہ کرتی پھر میری بہن اگر میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہو تو میں کیوں کر نہ چاہوں گی (غیر لوگوں سے تو بہن اچھی ہے) آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ام حبیبہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ لوگ کہتے ہیں آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے جو ام سلمہ کے پیٹ سے ہے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا (واہ واہ معقول) اگر وہ میری ربیبہ اور میری پرورش میں نہ ہوتی (میری بی بی کی بیٹی نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو (دوسرے رشتے سے) میری دودھ بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ (اس کے باپ کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے دیکھو الیامت کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو عروہ راوی نے کہا ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا جب ابولہب مرگیا تو اس کے کسی عزیز[1] نے مرے بعد اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کیا گزری وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا[2] مگر ایک ذرا سا پانی (پیر کے دن) اس میں مل جاتا ہے ابولہب نے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے بیچ میں ہوتا ہے یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیا کرتے تھے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھذا) [1] کہتے ہیں یہ حضرت عباسؓ تھے ۱۲ منہ [2] یہ خواب اس آیت کے خلاف ہے قرآن شریف میں صاف موجود ہے وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا۔ لیکن امام بیہقی نے کہا کہ قرآن شریف کی آیتوں کا مطلب ہے کہ کافروں کو عذاب سے خلاصی نہ ہوگی باقی رہی عذاب کی تخفیف تو وہ ممکن جیسے ابوطالب کی تخفیف عذاب صحیح حدیث سے ثابت ہے مترجم کہتا ہے اس خواب سے بعضے لوگوں نے مجلس میلاد کی جواز پر دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابولہب کے سے سخت کافر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولادت باسعادت کی خوشی کرنے میں عذاب کی تخفیف ہوئی مومنوں کو تو آپ کی ولادت کی محفل اور اس کی خوشی کرنے میں ضرور اجر ملے گا لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ اوّل تو یہ خواب ہے اور خواب کوئی شرعی حجت نہیں دوسرے یہ روایت بھی منقطع ہے۔ عروہ نے حضرت عباسؓ کو نہیں پایا اور مجلس میلاد ایک بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيْلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرِهٖ۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهٗ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَأَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهٗ أَخِيْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ[1] اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ہو جائے گی (یہ ضرور نہیں کہ پانچ بار دودھ چوسے[2])

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہاں ایک مرد[3] بیٹھا ہے یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ بدل گیا ناگوار گذرا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرا دودھ بھائی ہے آپ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو (چھٹپنے میں) بھوک بند کرے[4]

بَابُ ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا

باب جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے وہ شیرخوار کا باپ ہو جاتا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا افلح جو ابوالقعیس کا بھائی اور حضرت عائشہؓ کا دودھ چچا تھا ان سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں وارد ہے حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا واللہ اعلم ۱۲ منہ عہ یہاں تو ماشاء اللہ ایک دو نہیں کتنی موجود ہیں ۱۲ منہ عہ عذاب میں گرفتار ہوں ۱۲ منہ لاحہ آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] یہ آیت لاکر امام بخاریؒ نے حنفیوں کا رد کیا جو کہتے ہیں رضاعت کی مدت اڑھائی برس تک ہے حنفی کہتے ہیں دوسری آیت میں ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں حمل کی اقل مدت چھ مہینے اور فصال کے چوبیس مہینے دونوں کی میعاد تیس مہینے مذکور ہے یہ نہیں کہ حمل کی مدت تیس مہینے اور فصال کی تیس مہینے جیسے تم نے سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں لمن اراد ان یتم الرضاعۃ ہے تو رضاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہوگی اور کم مدت پورے دو برس ہیں حمل کی مدت نو مہینے جملہ تیس مہینے ۱۲ منہ [2] امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حزم اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ کم سے کم پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کے لیے ضرور ہے ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث ہے جس کو امام مسلمؒ نے روایت کیا کہ قرآن میں اخیر حکم پانچ بار دودھ چوسنے کا تھا دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

[3] حافظ نے کہا مجھ کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا میں سمجھتا ہوں شاید وہ ابوالقعیس کا کوئی بیٹا ہو جو حضرت عائشہؓ کا رضاعی باپ تھا اور جس نے کہا کہ یہ مرد عبیداللہ بن یزید تھا اس نے غلطی کی کیونکہ وہ بالاتفاق تابعین میں سے تھا [4] جب دودھ کے سوا اور کوئی نہیں ہوتی ۱۲ منہ۔

مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس کو اجازت نہ دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کو آنے دے (وہ تیرا رضاعی چچا ہے)

بَابُ ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع کی گواہی دے اور کوئی گواہ نہ ہو

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی سنی تھی (بے واسطہ عبید کے گھر والوں سے) جو حدیث میں نے سنی ہے وہ مجھ کو خوب یاد ہے خیر عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت (ام یحییٰ بنت ابی دہاب) سے نکاح کیا اتنے میں ایک کالی عورت (نام نامعلوم) آئی کہنے لگی (واہ اچھا نکاح ہوا) میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (تم بھائی بہن ہو) عقبہ نے کہا میں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ سے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اب فلانی کالی عورت (جب نکاح ہو چکا) تو کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے وہ جھوٹی ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا آپ کو عقبہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گزرا خیر میں اس طرف گیا جدھر آپ کا منہ تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا بھلا تو اس عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے جب ایک عورت یوں کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو چھوڑ دے

۱؎ اکثر علماء اور آئمہ اربعہ کا یہی قول ہے کہ جیسے دودھ پلانے سے مرضعہ حرام ہو جاتی ہے ویسے ہی اس کا خاوند بھی اور اس کے عزیز بھی محرم ہو جاتے ہیں جس کے جماع کی وجہ سے عورت کے دودھ ہوا ہے اور ربیعہ اور ابن علیہ اور داؤد وغیرہ نے کہا ہے کہ رضاعت کی وجہ سے عورت کا خاوند محرم نہیں ہوتا نہ اس کے عزیز اور یہ مذہب غلط اور خلاف احادیث صحیحہ کے ہے ۱۲ منہ۔

۲؎ اس صورت میں ہمارے امام احمد حنبل اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور اہل حدیث کے نزدیک رضاع ثابت ہو جاوے گا لیکن شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک ثابت نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ اور کوئی عورت گواہ نہ ہو یا عورتوں کا کال ہے ۱۲ منہ۔

السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْيَى اَيُّوْبَ۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَآءِ

وَمَا يَحْرُمُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَقَالَ اَنَسٌ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهٗ مِنْ عَبْدِهٖ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلٰى اَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَاُمِّهٖ وَابْنَتِهٖ وَاُخْتِهٖ وَقَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

اسمٰعیل بن علیہ راوی نے اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا جیسے ایوب سختیانی نے اس حدیث کو روایت کرتے وقت اشارہ کیا تھا[1]

باب کونسی عورتیں حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں ان کو بیان کیا) فرمایا حرام ہیں تم پر ائیں تمہاری بیٹیاں تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں تمہاری خالائیں تمہاری بھتیجیاں تمہاری بھانجیاں تمہاری آخر آیت ان اللہ کان علیما حکیما تک اور انسؓ بن مالک نے کہا[2] والمحصنات من النساء سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی حرام ہیں الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو اس کو غلام سے چھین کر (طلاق دلا کر) اس سے خود صحبت کرے اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا کہ مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو[3] اور ابن عباسؓ نے کہا[4] چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے جیسے اپنی ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان

---

[1] انہوں نے آنحضرتؐ کا اشارہ نقل کیا تھا آپ نے انگلیوں سے بھی اشارہ کیا اور زبان سے بھی فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے جو لوگ کہتے ہیں کہ رضاعت مرضعہ کی صرف شہادت سے ثابت نہیں ہوتی وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم وجوباً آپ نے نہیں دیا تھا بلکہ احتیاطاً شبہ سے بچنے کی کے لیے ۱۲ منہ [2] اس کو اسمٰعیل قاضی نے کتاب احکام القرآن وصل کیا ۱۲ منہ [3] لیکن اکثر لوگوں نے الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب رکھا ہے کہ جو خاوند والی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں لونڈیاں بنیں ان سے جماع کرنا درست ہے گو ان کے خاوند کا فر دار الکفر میں موجود ہوں ۱۲ منہ [4] مگر اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی عورت سے مسلمان نکاح کر سکتا ہے اسی طرح مجوسی یعنی پارسی عورتوں سے نکاح جائز نہیں رکھا اور کہا ہے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اور پیغمبروں کے پیرو جیسے آدمؑ اور ادریسؑ اور شیثؑ اور داؤدؑ کے ان کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح سورج اور تاروں اور چاند کو پوجنے والوں کا اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ کا انکی عورتوں سے بھی نکاح درست نہیں ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی اور عبد بن حمید نے باسناد صحیح وصل کیا ۱۲ منہ [6] امام بخاری نے اس کتاب میں دو روایتیں کیں ہیں ایک یہ اور ایک مغازی میں اور مجھ کو ان کی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ امام بخاری نے ایسے بڑے امام سے زیادہ روایتیں اس کتاب میں کیوں نہیں کیں حافظ نے کہا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ پہلے سفر میں امام احمد کے اکثر مشائخ سے مل چکے تو امام سے روایت کرنے کی ضرورت نہ رہی اور جب امام بخاری نے دوسرا سفر کیا ہے اس زمانہ میں امام احمد بن حنبل نے حدیث سنانا کم کر دی تھی شاذ و نادر حدیث سناتے تھے اور یہی سبب ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اقران یعنی علی بن مدینی وغیرہ سے بہت سی روایتیں کیں ۱۲ منہ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى

نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہوئے اور شادی کی وجہ سے یعنی (سسرالی) سات رشتے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی حرمت علیکم امہاتکم اخیر تک اور عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب نے حضرت علی رض کی صاحبزادی (حضرت زینب) اور حضرت علی رض کی بی بی (لیلیٰ بنت مسعود) دونوں سے نکاح کیا ان کو جمع کیا[1] اور ابن سیرین نے کہا[2] امام حسن بصری نے ایک بار تو اس کو مکروہ کہا پھر کہنے لگے اس میں کوئی قباحت نہیں[3] ہے اور امام حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے اپنے دونوں چچا[4] کی بیٹیوں کو ایک رات میں بیاہ لیا[5] اور جابر بن زید تابعی نے اس کو مکروہ جانا اس خیال سے کہ بہنوں میں[6] جلاپا نہ پیدا ہو[7] مگر یہ کچھ حرام نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان کے سوا اور سب عورتیں تم کو حلال ہیں اور عکرمہ نے ابن عباس رض سے روایت کیا اگر کسی نے اپنی سالی سے زنا کی تو اس کی جورو (سالی کی بہن) اس پر حرام نہ ہوگی[8] اور یحییٰ بن قیس کندی سے روایت ہے انہوں نے شعبی اور ابو جعفر سے انہوں نے کہا اگر کوئی شخص (لونڈے باز) لونڈے سے لواطت کرے اور لونڈے کے دخول کر دے تو اب اس کی ماں

[1] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا تو معلوم ہوا کہ ایک عورت اور اس کے خاوند کی بیٹی میں جو دوسری عورت کے پیٹ سے ہو جمع کرنا جائز ہے حضرت زینب حضرت فاطمہ زہرا کے بطن سے حضرت علی کی صاحبزادی تھیں اور لیلےٰ بنت مسعود حضرت علی رض کی بی بی تھیں عبداللہ بن جعفر کی چچی ہوئیں معلوم ہوا چچی یا ممانی یا پھوپھا کی جورو جو اپنے باپ کی بہن یعنی پھوپھی نہ ہو اس سے آدمی نکاح کر سکتا ہے اور یہ عورتیں محرم نہیں ہیں اسی طرح خالو کی وہ جورو جو اپنی ماں کی بہن نہ ہو حلال ہے اس طرح خسر کی وہ جورو جو اپنی بی بی کی ماں نہ ہو گو ہندوستان میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی رسم نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا یہ ابن سیرین نے اس وقت کہا جب کسی نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن صفوان نے ایک عورت سے اور اس کے خاوند کی ایک بیٹی سے جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھی دونوں سے نکاح کر لیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی محمد بن علی اور عمرو بن علی رض ۱۲ منہ [5] اس کو عبدالرزاق اور ابو عبیدہ بن سلام نے وصل کیا معلوم ہوا چچیری بہنوں کو جمع کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [6] یعنی چچیری بہنوں کے جمع کرنے کو ۱۲ منہ [7] یعنی ایک دوسری کی سوکن ہو جانے سے ۱۲ منہ [8] یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں بھی وارد ہے جس کو ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے مرسلاً نکالا کہ آنحضرت نے دو رشتہ دار عورتوں کو جمع کرنے سے منع کیا اس لیے کہ ان میں دشمنی نہ پیدا ہو اور خلال نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رض سے روایت کیا کہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَ قَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنٰى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَأَبُو نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوٰى عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتّٰى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي يُجَامِعَ وَ جَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ۔

سے نکاح نہ کرے اور یحییٰ راوی مشہور شخص نہیں ہے اور نہ کسی اور نے اس کے ساتھ ہو کر یہ روایت کی[۱] اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی[۲] اگر کسی نے اپنی ساس (خوش دامن) سے زنا کی تو اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی[۳] اور ابو نصر نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کی، حرام ہو جائے گی[۴] اور اس راوی ابو نصر کا حال معلوم نہیں اس نے ابن عباسؓ سے سنا ہے یا نہیں (لیکن ابو زرعہ نے اس کو ثقہ کہا ہے اور عمران بن حصین اور جابر بن زیدؓ اور حسن بصری اور بعضے عراق والوں (ثوری اور ابو حنیفہ) کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی[۵] اور ابو ہریرہؓ نے کہا حرام نہ ہوگی جب تک اس کی ماں (اپنی خوشدامن) کو زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کرے)[۶] اور سعید بن مسیب اور عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے[۷] اور زہری نے کہا حضرت علیؓ نے فرمایا اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اور یہ روایت منقطع[۸] ہے۔

بَابُ ۵۵ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُوْلُ وَ الْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ

باب اللہ کے اس قول کا بیان اور حرام ہیں تم پر تمہاری بی بیوں کی لڑکیاں جن کو تم پرورش کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے دخول کر چکے ہو ابن عباس نے کہا دخول اور مسیس اور لماس ان سب سے جماع مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جورو کی اولاد کی اولاد (مثلاً پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے فرمایا[۹] اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر پیش نہ کرو تو بیٹیوں میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۹ کیوں کہ جمع بین الاختین بہ عقد نکاح حرام ہے اور یہاں بہ عقد نکاح جمع نہیں ہوا بلکہ ایک سے نکاح کیا ایک سے زنا کی اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ سفیان ثوری اور اوزاعی اور امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے کہ اگر لونڈے سے دخول کیا غلام تو اب اس کی ماں سے نکاح کرنا حرام ہو گیا اسی طرح اگر سسرے سے لواطت کی یا سالے سے تو پھر اس کی بیٹی یا بہن حرام ہو جائے گی۔ یہ قول شاذ ہے اور جمہور علماء اور اہل حدیث نے اس کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں جمع بین الاختین صرف بہ عقد نکاح حرام ہے اسی طرح اپنی جورو کی ماں حرام ہے نہ مفعول لڑکے کی ماں اب اگر کوئی اپنی جورو سے نکاح کے بعد لواطت کرے تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں ۱۲ منہ ۲ کیوں کہ حرام سے حلال حرام نہیں ہوتا یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں ہے جس کو دارقطنی اور طبرانی نے حضرت عائشہؓ سے نکالا اگر کسی عورت سے زنا کرے اس کی بیٹی یا ماں سے نکاح کر سکتا ہے اس کی سند ضعیف ہے ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ ۳ اس کو بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ حنفیہ کا یہی قول ہے اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

حَبِيْبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْاَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ حَجْرِهٖ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيْبَةً لَّهٗ اِلٰى مَنْ يَّكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهٖ ابْنًا۔

بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی) سب آگئیں اور اسی طرح بہوؤں میں پوت بہو (پوتے کی بی بی) اور بیٹیوں میں بیٹوں کی بیٹیاں (پوتیاں) اور نواسیاں سب داخل ہیں اور جورو کی بیٹی ہر حال میں ربیبہ ہے خواہ خاوند کی پرورش میں ہو یا اور کسی کے پاس پرورش پاتی ہو ہر طرح حرام ہے اور آنحضرتؐ نے اپنی ربیبہ (زینب کو (جو ابو سلمہ کی بیٹی تھیں) ایک اور شخص (نوفل اشجعی) کو پالنے کے لیے دی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسنؓ کو اپنا بیٹا فرمایا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَّكَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ اَتُحِبِّيْنَ؟ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَّاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْكَ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قُلْتُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آپ ابو سفیان کی بیٹی (عزہ یا درہ یا حمنہ) کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں میں کیا کروں میں نے کہا نکاح کر لیجیے اور کہا آپ نے فرمایا تو اس کو پسند کرے گی میں عرض کیا کیا میں اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (کوئی سوکن نہیں) پھر اگر میری بہن آپ کی زوجیت میں شریک ہو تو غیروں سے اچھا ہے آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں میں نے کہا میں نے سنا ہے آپ (زینب) بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ؎ عمران کی روایت کو عبدالرزاق نے اور جابرؓ اور حسن بصریؒ کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎ اس سے حنفیہ کا مقصود ہے وہ کہتے ہیں اگر ساس کی فرج شہوت سے دیکھی یا اس سے مساس کیا تب بھی اس کی بیٹی یعنی اس کی جورو اس پر حرام ہو جائے گی۔ اہل حدیث کے نزدیک کسی حال میں حرام نہ ہوگی گو ساس سے جماع بھی کرے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ؎ کیونکہ زہری نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی اور اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؎ یعنی اگر کوئی ساس سے زنا کرے تب بھی اس کی بیٹی یعنی زنا کرنے والے کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اس کو رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا) ؎ تو گویا حجور کم کی قید اتفاقی ہے نہ احترازی اور بعضوں کے نزدیک اگر ربیبہ خاوند کی گود یعنی پرورش میں نہ ہو تو اس سے نکاح درست ہے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے ایسا ہی منقول ہے مگر جمہور علماء اور آئمہ اربعہ اس کے خلاف ہیں ۱۲ منہ ؎ اس کو بزار اور حاکم نے وصل کیا باوجود اس کے آپ نے زینب کو فرمایا اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی جب بھی مجھ پر حرام ہوتی جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ ؎ یہ حدیث اوپر موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ بی بی کی پوتی مثل اس کی بیٹی کے حرام ہے ؎ یعنی دو بہنیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ۔

آپ نے فرمایا واہ واہ وہ تو اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھ کو اور ابوسلمہ اس کے باپ کو دونوں کو ثویبہ[1] نے دودھ پلایا ہے (وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو آئندہ سے اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر پیش نہ کرنا۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اس میں ابوسلمہ کی بیٹی کا نام درہ مذکور ہے (اور اگلی روایت میں زینب)

بَابٌ ۵۶ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔

باب وان تجمعوا بین الاختین الا ماقد سلف کا بیان

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام حبیبہؓ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی میں نے کہا بے شک میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں (یہاں تو ماشاءاللہ آٹھ سوکنیں موجود ہیں) پھر اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیروں سے تو اس کی بھلائی مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں ہے میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ مذکور کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا سچ ام سلمہ کی بیٹی سے وہ تو خدا کی قسم اگر میری پرورش میں نہ ہوتی (میری ربیبہ نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو رضاعت کے رشتے سے میری بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ (اس کے باپ) کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کر لینے

---

[1] جو ابولہب کی لونڈی تھی ۱۲ منہ [2] یعنے ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہنا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا ۱۲ منہ۔

بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

۱۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ

کے لیے نہ کہا کرو[۱]۔

باب اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لا سکتا[۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم نے خبر دی شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی پھوپھی یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جاوے اور داؤد بن ابی ہند اور ابن عون نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا ایک عورت اور اس کی خالہ کو اپنے نکاح میں جمع نہ کرے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی اپنی جورو پر اس کی پھوپھی یا خالہ کو بیاہ کر لائے زہری نے کہا باپ

---

[۱] حافظ نے کہا دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا بااجماع حرام ہے خواہ یہ سگی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی یا دودھ بہنیں ہوں اگر دو لونڈیاں سگی بہنیں ہوں تو بعضوں نے دونوں کا رکھنا جائز رکھا ہے اور جمہور نے اس کو بھی منع کیا ہے ۱۲ منہ [۲] ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے لیکن خارجیوں اور شیعوں نے اس کو جائز رکھا ہے ان کے خلاف کا اعتبار نہیں ابن عباس سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو پھوپھیوں اور خالاؤں میں بھی جمع کرنا مکروہ ہے قسطلانی نے کہا پھوپھیوں میں دادا کی بہن نانا کی بہن ان سے باپ کی بہن اسی طرح خالہ میں نانی کی بہن نانی کی ماں سب داخل ہیں اھ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کی محرم ہو البتہ اپنی جورو کے ماموں کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی یا چچا کی بیٹی یا پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲ منہ۔

وَخَالَتِهَا فَنُرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِاَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

کہا باپ کی خالہ کا بھی حکم ہے اس طرح باپ کی پھوپھی کا بھی، کیوں کہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں[1]۔

بَابُ ۵۸ الشِّغَارِ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰٓى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

باب شغار کے بیان میں (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا شغار کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی (یا بہن) دوسرے کو بیاہ دے۔ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اس کو بیاہ دے۔ بس اور کچھ مہر نہ ٹھہرے[2]۔

بَابُ ۵۹ هَلْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِاَحَدٍ

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ مِّنَ اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضـ اَمَا تَسْتَحِيْ الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ

باب عورت اپنے تئیں کسی کو بخش دے تو کیا حکم ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں تھی جنہوں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا حضرت عائشہ کہنے لگیں ارے عورت اس کو شرم نہیں آتی کہ اپنی جان مرد کو بخشتی ہے پھر جب یہ آیت اُتری اے پیغمبر تو اپنی جس بی بی کو چاہے پیچھے چھوڑ دے[3]۔ تو کہنے لگیں یارسول اللہ اب میں سمجھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی پوری کرتا ہے اس حدیث کو ابوسعید (محمد بن مسلم) مؤدب اور محمد بن بشیر

---

[1] زہری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے باپ کی خالہ یا باپ کی پھوپھی سے نکاح درست نہیں اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھانجے کی بیٹی اور باپ کی پھوپھی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی میں جمع جائز نہ ہوگا ۱۲منہ [2] جمہور علماء اور اہل حدیث کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں نکاح درست ہو جائے گا اور ہر ایک کو مہر مثل دینا ہوگا شغار کی یہ تفسیر بعضے کہتے ہیں حدیث میں داخل ہے بعضے کہتے ہیں ابن عمرؓ یا امام مالکؒ کا قول ہے ۱۲منہ [3] یعنی ہبہ کے لفظ سے نکاح صحیح ہوگا یا نہیں جمہور ... کے نزدیک اگر مہر وغیرہ کا ذکر نہ کرے صرف یوں کہے کہ میں نے اپنے تئیں تجھ کو بخش دیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل دینا ہوگا جمہور کی دلیل یہ ہے کہ ہبہ سے نکاح ہونا بغیر ذکر مہر کے خاصہ تھا رسول کریم کا (باقی بر صفحہ آئندہ)

ابْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

بَابٌ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

بَابٌ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ اٰخِرًا۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقل کیا ہے[۱]

باب احرام والا شخص نکاح (یعنی عقد) کر سکتا ہے (نہ جماع)[۲]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن دینار نے کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (حضرت میمونہؓ سے) اس وقت نکاح کیا جب کہ آپ احرام باندھے تھے[۳]

باب اخیر میں متعہ کا منع ہو جانا (جس کو شیعہ جائز رکھتے ہیں)

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے امام حسنؓ بن محمد بن علیؓ اور ان کے بھائی عبداللہ بن محمد بن علی ابو ہاشم نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد امام محمد بن حنفیہ سے کہ ان کے والد جناب علیؓ مرتضیٰ نے ابن عباس سے کہا جو متعہ کو حلال کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں متعہ سے اور پلیر و گدہوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

ہم سے محمد ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصة لك من دون المومنین شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے نکاح صحیح نہیں ہوتا ۱۲ منہ سے اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] مؤدب کی روایت کو ابن مردویہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام احمد نے اور عبدہ کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کر سکتا ہے کیونکہ وہ صرف ایجاب و قبول ہے تو بیع و شرا کی مثل ہوگا اور احادیث اس باب میں متعارض وارد ہیں میں کہتا ہوں کہ جب احادیث متعارض ہیں تو اہل حدیث کا مذہب مرجح ہوگا کیونکہ ممانعت کی حدیث قولی ہے اور جواز کی فعلی اور ممکن ہے کہ یہ جواز خاصہ ہو آنحضرت کا دوسرے جب جواز اور عدم جواز میں شبہ ہو تو احتیاط عدم جواز میں ہے ۱۲ منہ [۳] سعید بن مسیب نے کہا ابن عباس نے غلطی کی ام المومنین میمونہ سے خود مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے جس وقت نکاح کیا آپ احرام نہیں باندھے تھے اور ابو رافع اس نکاح میں وکیل تھے ان سے ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرتؐ نے میمونہؓ سے جب نکاح کیا اس وقت (باقی بر صفحہ آئندہ)

غندر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔

غندر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے سنا ان سے کسی نے پوچھا عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا جائز ہے اس پر ان کا ایک غلام (عکرمہ) کہنے لگا متعہ اس حالت میں جائز ہوا ہوگا جب مردوں کو سخت ضرورت ہوگی اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا ابن عباسؓ نے کہا ہاں[2]

١٠٦- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلٰثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری اور سلمہ بن اکوعؓ سے ان دونوں نے کہا ہم ایک لشکر میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی بلالؓ یا کوئی اور ہمارے پاس آیا کہنے لگا تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو متعہ کر لو اور ابن ابی ذئب نے کہا مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت معین نہ کریں تو (کم سے کم) تین دن تین رات مل کر رہیں اس کے بعد اگر چاہیں تو جدا ہو جائیں چاہیں تو اور مدت بڑھا دیں۔ سلمہ نے کہا اب میں یہ نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے یہ متعہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ حلال تھے اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ میمونہؓ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں وہ ان کا حال زیادہ جانتے تھے کچھ مفید نہیں کیونکہ یزید بن اصم کی بھی وہ خالہ تھیں اور انہوں نے خود حضرت میمونہؓ کی زبانی نقل کیا کہ جب آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ممکن ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک تقلید ہدی سے آدمی محرم ہو جاتا ہو انہوں نے آنحضرتؐ کو یہ دیکھ کر کہ آپ نے ہدی کی تقلید کی قیاس کر لیا کہ آپ محرم تھے حالانکہ آپ نے احرام نہیں باندھا تھا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے ایک مرد کو عورت سے جدا کر دیا جس نے احرام کی حالت میں عقد کیا تھا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) [1] یعنی شہوت کے مارے مجبور ہوں گے ۱۲ منہ [2] یعنی ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت اور سفر میں آنحضرت نے متعہ جائز کر دیا تھا اگلی حدیث امام بخاری نے دونوں اماموں محمد بن حنفیہ کے صاحبزادوں اور حضرت علیؓ سے نقل کی تاکہ شیعوں پر حجت پوری ہو جائے گر امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں متعہ کا ذکر غلطی ہے کیونکہ متعہ تو اس کے بعد یعنی فتح مکہ میں بھی مباح ہوا پھر غزوہ اوطاس میں منع ہوا لیکن اسحاق بن راہویہ اور ابن حبان نے ایک ضعیف طریق سے نکالا کہ پھر جنگ تبوک میں مباح ہوا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پھر حج وداع میں منع ہوا غرض اس بار بار کی حلت اور حرمت سے صحابہؓ کو شبہ رہ گیا اور وہ اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے جیسے ابن عباس وغیرہ لیکن ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کیا ابن منذر نے کہا اب اس کی حرمت پر علماء کا اجماع ہو گیا صرف رافضی اس کے خلاف ہیں جواز کے قائل ہیں ابن عبدالبر (باقی بر صفحہ آئندہ)

لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ وَ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ۔

بَابُ ۶۲ عَرْضِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسٍ وَ عِنْدَهُ اِبْنَةٌ لَهُ قَالَ اَنَسٌ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ بِيْ حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَّا اَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْاَتَاهُ وَا سَوْاَتَاهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِّنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کی اجازت خاص ہم کو یعنی صحابہؓ کو دی تھی یا یہ اجازت عام سب لوگوں کے لیے ہے۔ امام بخاری نے کہا خود حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حلت منسوخ ہو گئی[۱]

باب اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرے (تاکہ وہ اس سے نکاح کر لے)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز بصری نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ کہتے تھے میں انسؓ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کی ایک بیٹی بھی تھی (امینہ یا اور کوئی بیٹی) انسؓ نے بیان کیا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی وہ اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا چاہتی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کو میری خواہش ہے یہ سن کر انسؓ کی بیٹی بول اٹھی (کمبخت) کیا بے شرم عورت تھی اسے تھوا رسے تھوا انسؓ نے کہا وہ عورت تجھ سے بہتر تھی اس نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے تئیں خود آپ پر پیش کیا[۲]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے کہا کہ ابن عباس کی طرح کہ اور یمن والوں نے بھی اس کو مباح کہا پھر سب شہروں کے فقہا نے اتفاق کیا اس کی حرمت پر ابن حزم نے کہا کہ متعہ کی اباحت ابن عباسؓ کے سوا ابن مسعودؓ اور معاویہ اور ابو سعید سے بھی منقول ہے غرض متعہ کی حرمت زنا کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں ایسا مجبور ہو کر نکاح نہ کر سکتا ہو اور اس کو زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو تو وہ متعہ کر سکتا ہے کیونکہ متعہ اختلافی حرام ہے اور زنا اتفاقی حرام نہ کسی شریعت میں درست نہیں ہوئی متعہ خود ہماری شریعت میں کئی بار درست ہوا ۱۲ منہ [۳] اس کو طبرانی اور اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] یہ حدیث اوپر گزر چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ سے منع کیا امام بیہقی نے امام جعفر صادق علیہ وعلی آباءہ السلام سے نکالا ان سے کسی نے متعہ کو پوچھا انہوں نے کہا متعہ کیا ہے زنا ہے اب جو کوئی متعہ کرے اس کو حد زنا پڑے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک حد نہ پڑے گی کیونکہ متعہ کی حرمت میں شبہ ہے اور حدود شبہوں سے ساقط ہو جاتی ہیں ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا یہ کون سی عورت تھی بہر حال ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے ....

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَّا رَسُوۡلَ
اللّٰہِ زَوِّجۡنِیۡہَا فَقَالَ مَا عِنۡدَکَ قَالَ مَا
عِنۡدِیۡ شَیۡءٌ قَالَ اذۡهَبۡ فَالۡتَمِسۡ وَلَوۡ
خَاتَمًا مِّنۡ حَدِیۡدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا وَجَدۡتُ شَیۡئًا وَّلَا
خَاتَمًا مِّنۡ حَدِیۡدٍ وَّلٰکِنۡ هٰذَا اِزَارِیۡ
وَلَهَا نِصۡفُهٗ قَالَ سَهۡلٌ وَّمَا لَهٗ رِدَآءٌ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصۡنَعُ
بِاِزَارِكَ اِنۡ لَبِسۡتَهٗ لَمۡ يَكُنۡ عَلَيۡهَا مِنۡهُ
شَیۡءٌ وَّاِنۡ لَبِسَتۡهُ لَمۡ يَكُنۡ عَلَيۡهَا مِنۡهُ
شَیۡءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجۡلِسُهٗ
قَامَ فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ
فَدَعَاهُ اَوۡ دُعِیَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا مَعَكَ
مِنَ الۡقُرۡاٰنِ فَقَالَ مَعِیۡ سُوۡرَةُ كَذَا وَسُوۡرَةُ
كَذَا لِسُوَرٍ يُّعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَمۡلَكۡنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ
مِنَ الۡقُرۡاٰنِ۔

سامنے اپنے تیئں پیش کیا اتنے میں ایک شخص بولا یا رسول اللہ (اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو) تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے لوگوں پاس جا کچھ تو لے اگر کچھ نہ ہو تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ یہ تہبند میرے پاس ہے اس میں سے آدھا ٹکڑا میں اس کو دیتا ہوں سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی (صرف ازار ہی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار کیا کام آسکتی ہے تو پہنے تو عورت اس میں سے کچھ پہننے سے رہی وہ پہنے تو تو کچھ نہیں پہن سکے گا۔ آخر وہ شخص (مایوس ہو کر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھ کر اٹھا (چلنے کے لیے تیار ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (جاتا ہوا) دیکھ کر خود بلایا یا کسی اور بلوایا اور پوچھا بھلا تجھ کو قرآن میں سے کیا کیا یاد ہے وہ کہنے لگا فلانی فلانی سورت کئی سورتیں اس نے گنیں آپ نے فرمایا جا ہم نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

بَابٌ ۶۳ عَرۡضِ الۡاِنۡسَانِ ابۡنَتَهٗ اَوۡ اُخۡتَهٗ عَلٰی اَهۡلِ الۡخَيۡرِ۔

باب اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرے (اس سے نکاح کر لینے کو کہے)

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡعَزِيۡزِ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ
حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ سَعۡدٍ عَنۡ صَالِحِ بۡنِ

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انسؓ نے اپنی بیٹی کو خوب تنبیہ کی تو اس عورت کو بے شرم بتاتی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی رغبت کی سبحان اللہ زہے قسمت اس عورت کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ بنائیں قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیندار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے تئیں پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے البتہ دنیاوی غرض سے ایسا کرنا بُرا ہے ۱۲ منہ۔

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے مدینہ میں گزر گئے (جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو حضرت عمرؓ نے کہا میں عثمان بن عفانؓ پاس گیا اور ان سے کہا تم حفصہؓ سے نکاح کر لو انہوں نے کہا میں سوچ کر کہوں گا کئی راتوں تک میں ٹھہرا رہا پھر جو عثمان مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ ابھی میں نکاح نہ کروں آخر میں ابوبکرؓ کے پاس گیا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں یہ سن کر ابوبکرؓ خاموش ہو رہے انہوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (نہ لا نہ نعم) اور مجھ کو عثمانؓ سے بھی زیادہ ابوبکرؓ پر غصہ آیا[1] خیر میں چند راتیں اور ٹھہرے رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیام بھیجا میں نے حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیا پھر جو ابوبکرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں جب تم نے حفصہؓ سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا تو تم کو ناگوار گزرا ہوگا میں نے کہا بیشک مجھ کو ناگوار تو گزرا تھا ابوبکرؓ نے کہا دیکھو میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا (آپ کی خواہش ان سے نکاح کر لینے کی معلوم ہوتی تھی) اور مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرتؐ کا راز فاش کر دیتا (تم سے یہ کہہ دیتا کہ آنحضرت کا خیال حفصہؓ سے

[1] کیوں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں بہت دوستی اور محبت تھی دوست اگر بے اعتنائی کرے تو بہت برا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ غیر شخص جس سے زیادہ دوستی نہ ہو وہ بے اعتنائی کرے دوسرے یہ کہ عثمانؓ نے گو چند راتیں ٹھہر کر سہی مگر جواب تو دیا مثل مشہور ہے نفی سے شوم بھلا جو جلدی دے مگر حضرت ابوبکرؓ نے جواب ہی نہ دیا اس وجہ سے حضرت عمرؓ کو بہت ناگوار گزرا اور ناگوار گزرنے کی بات ہی تھی کہ منہ پھوڑ کر اپنی بیٹی دینے کو کہا اس پر جواب ندارد ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

۱۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

بَابُ ۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اَكْنَنْتُمْ اَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهٗ وَاَضْمَرْتَهٗ فَهُوَ مَكْنُوْنٌ وَقَالَ لِيْ طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ يَقُوْلُ اِنِّيْ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَلَوَدِدْتُّ اَنَّهٗ تَيَسَّرَ لِيْ اِمْرَاَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُوْلُ اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ

نکاح کرنے کا معلوم ہوتا ہے، البتہ اگر آنحضرتؐ حفصہؓ نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہؓ کو اپنے نکاح میں لے آتا[۱]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے ان کو زینب ابی سلمہؓ نے خبر دی ام حبیبہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہؓ (اس کی ماں) پر اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا (اور درّہ میری ربیبہ نہ ہوتی) تب بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ دُرّہ کا باپ (ابو سلمہ) میرا دودھ بھائی تھا[۲]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم پہ کچھ گناہ نہیں عورتوں کو اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام بھیجنا یا اپنے دل میں چھپائے رکھنا اخیر آیت غفور حلیم تک اکننتم کا معنی چھپائے رکھے اور جس چیز کو تو حفاظت سے چھپا کر رکھے اس کو مکنون، کہیں گے امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے طلق بن غنام نے ذکر کیا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہدؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء کی تفسیر میں کہا (تعریض یہ ہے) مرد عورت سے کہے (جو عدت میں ہو) میرا بھی ارادہ نکاح کرنے کا ہے یا میری آرزو یہ ہے کوئی اچھی عورت مل جائے تو میں نکاح کر لوں[۳] قاسم بن محمدؒ نے کہا (یہ تعریض ہے) یوں کہے تم تو اچھی عورت ہو یا میں تم کو بہت

[۱] ابوبکر صدیقؓ اپنا عذر بیان کر کے حضرت عمرؓ سے صفائی کر لی ان کا رنج رفع کر دیا سبحان اللہ حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے کیسے محرم راز تھے آپ اپنی کوئی بات ابوبکرؓ سے نہیں چھپاتے تھے حالانکہ ان کی چہیتی بیٹی حضرت عائشہؓ آپ کے نکاح میں تھیں تب بھی آپ نے حفصہؓ کو بیاہ لینے کا قصد ان پر ظاہر کیا ہوگا - آپ کو پورا یقین تھا کہ ابوبکر آپ کے سچے ہوا خواہ اور جان نثار اور عاشق صادق ہیں بیٹی باپ سب سے زیادہ وہ آپ کو چاہتے ہیں رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور حاصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت کو لا کر اس کے دوسری طریق کی طرف اشارہ کیا جو اوپر گزر چکا اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المؤمنین ام حبیبہ نے اپنی بہن کو (باقی بر صفحہ آئندہ)

اللّٰهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ۔

بہت پسند کرتا ہوں[۱] یا یوں کہے اللہ تمہارے لیے اچھا کرنے والا ہے یا اور کوئی کلمہ اسی طرح کا[۲] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اشارے کنایہ میں پیغام دے (یہ تعریض ہے) صاف صاف نہ کہے (مجھ سے نکاح کر لینا) مثلاً یوں کہے مجھ کو بھی عورتوں کی حاجت ہے یا تم خوش ہو جاؤ[۳] اللہ کے فضل سے تمہارے بیس چاہنے والے ہیں عورت یوں جواب دے اچھا میں سنتی ہوں جو تم کہہ رہے ہو اور صاف صاف نکاح کا وعدہ نہ کرے[۴] اسی طرح عورت کا والی بھی بے عورت کے خبر کیے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے اس پر بھی اگر عورت نے عدت کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور عدت کے بعد اسی سے نکاح پڑھا لیا تو (نکاح صحیح ہو گیا) اس کا توڑنا ضرور نہیں[۵] اور امام حسن بصری نے کہا[۶] لا تواعدوھن سرًا سے یہ مراد ہے کہ (عدت کے اندر عورت سے چھپ کر بدکاری نہ کرو) اور ابن عباسؓ سے منقول ہے حتیٰ یبلغ الکتاب اجلہ سے یہ مراد ہے کہ عدت گذر جائے[۷]۔

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

باب عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا (اسی طرح مرد کو[۸])

(بقیہ صفحہ سابقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا تھا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں ۱۲ منہ[۳] یعنی صاف یوں نہ کہے تم مجھ سے نکاح کر لو یا میں تم سے نکاح کر لوں گا ۱۲ منہ[۴] اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] یعنی یوں نہ کہے میں تم سے نکاح کر لینا پسند کرتا ہوں ۱۲ منہ [۲] مثلاً تم ماشاء اللہ جوان ہو یا تم قبول صورت ہو تم حسین خوبصورت ہو تمہاری ایک ایک ادا مجھ کو پسند ہے تمہاری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس سے یہی فرمایا جب تیری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا ۱۲ منہ [۳] یعنی تمہاری آئندہ زندگی چین سے گزرے گی ۱۲ منہ [۴] کہ میں تم سے نکاح کروں گی ۱۲ منہ [۵] یعنی عدت کے اندر صاف صاف نکاح کا ذکر کرنا یا نکاح کا وعدہ کرنا منع ہے جو کوئی ایسا کرے گا وہ گنہگار ہوگا مگر عدت کے بعد جو نکاح کیا جائے گا وہ نکاح صحیح ہوگا نکاح میں ایسا کرنے سے کوئی نقصان نہ پیدا ہوگا ۱۲ منہ [۶] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] یعنی جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو اس کو کسی بہانے سے ایک بار دیکھ سکتا ہے گو یہ دیکھنا شہوت کی نگاہ سے ہو اسی طرح عورت بھی جس مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کو ایک بار کسی تدبیر سے دیکھ سکتی ہے اس باب میں جو جو صاف حدیثیں آئی ہیں ان کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے ترمذی اور حاکم نے مغیرہ سے نکالا انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس سے امید ہے کہ تم دونوں میں خوب الفت رہے گی امام مسلمؒ نے ابو ہریرہ سے نکالا ایک مرد نے انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں اکثر عیب ہوتا ہے قسطلانی نے کہا مرد عورت کے اسی طرح عورت مرد کے وہ اعضاء دیکھے جو ستر نہیں ہیں جیسے آزاد عورت کا منہ اور دونوں کف اور لونڈی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کو چھوڑ کر باقی اعضاء دیکھ سکتا ہے گو فتنے کا ڈر ہو کیوں کہ یہاں ضرورت ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (نکاح سے پہلے) تجھ کو خواب میں دیکھ لیا تھا ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھ کو لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بی بی ہے میں نے کپڑا تیرے مونہہ پر سے اٹھایا (یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ تو ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے گا (میرا تیرا نکاح ہوگا)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ اپنے تئیں آپ کو بخش دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تلے دسر سے پیر تک) اس کو خوب دیکھا (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا[۱] جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مترجم کہتا ہے اگر عورت کا دیکھنا نہ ہو سکے یا مرد کا دیکھنا نہ ہو سکے تو عورت اور مرد دونوں کو لازم ہے کہ کسی معتبر کو بھیج کر ان کی صورت شکل دریافت کریں اور ہمارے زمانہ میں تو فوٹو ایک عمدہ شے ہے گو ہماری شریعت میں تصویر بنانا یا بنوانا جائز نہیں گر عکسی تصویر میں ایک قول جواز کا بھی ہے اور اگر ناجائز بھی ہو تب بھی ضرورت سے جائز ہو جائے گا جیسے شہوت سے اجنبی عورت یا مرد کو دیکھنا حرام ہے گر نکاح کرتے وقت یا لونڈی خریدتے وقت یہ درست ہے اور یہاں سے پادریوں کا وہ اعتراض بالکل رفع ہو جاتا ہے جو وہ اسلامی شریعت پر کہتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں شادی کا قاعدہ بہت بدنما اور خلاف طبع ہے ایک بے دیکھا ایک نرگیس کنواری لڑکی کو جو کبھی پردے کے باہر نہیں نکلی ایک غیر مرد کی گود میں بٹھا دیتے ہیں کیونکہ شریعت اسلامی نے ایسا حکم نہیں دیا اگر مسلمان اپنی شریعت کو بدل کر دوسری رسم اختیار کریں تو اس کا الزام ان مسلمانوں پر ہوگا نہ شریعت اسلامی پر اس نے تو اچھی طرح ٹھونک بجا کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ مرد عورت کو دیکھ لے عورت مرد کو دونوں اچھی طرح اپنا اطمینان کر لیں اس پر بھی اگر خدا نخواستہ ناموافقت ہو تو طلاق ہماری شریعت میں جائز رکھا گیا ہے یہ طریقہ نصاریٰ کے طریق سے کہیں بہتر ہے کہ جوان مرد جوان عورت کو اپنے ساتھ لیے پھرے اس سے تنہائی کرے۔ ایسی حالت میں وہی بتائیں کہ فسق و فجور اور بدکاری کی روک کیوں کر ہو سکتی ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنا شریعت اسلامی کا ایک ایک حکم تو تب ہے بہا اور حکمت اور دانائی سے بھرا ہوا ہے (بقیہ برصفحہ آئندہ)

جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا
حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ
مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ
شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ
اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا
اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا
نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ
لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّ
اِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ
الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ
كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ اَتَقْرَؤُهُنَّ
عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ
فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو یہ عورت پسند نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کے پاس جا دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جائے وہ گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہؐ مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی آپ نے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہؐ خدا کی قسم مجھ کو تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں مل سکی البتہ میری یہ تہ بند حاضر ہے سہل کہتے ہیں اس دبے چارے غریب) کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی خیر وہ کہنے لگا اسی تہ بند کا آدھا ٹکڑا یہ عورت (بطور رہن) لے سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو پہن نہیں سکتی عورت پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں رہتا ننگا پھرنے سے رہا) یہ سن کر وہ شخص (بیچارہ مایوس ہو کر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھا رہا اس کے بعد اٹھ کر چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا وہ پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا آپ نے حکم دیا لوگ اس کو بلا لائے جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اچھا یہ تو کہہ تجھ کو قرآن شریف کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپ نے فرمایا تو ان کو یاد سے پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دے دی

(بقیہ صفحہ سابقہ) لیکن عقل کے دشمن اگر نہ مانیں اور ہٹ دھرمی کریں تو اس کا کیا علاج ہے ۱۲ منہ ۱؎ کیونکہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو لڑکپن کی حالت میں دیکھ چکے تھے پہچانتے تھے ۱۲ منہ ۲؎ یعنی آپ نے اس عورت کو پسند نہ کیا لیکن مروت کے مارے زبان سے انکار بھی نہیں فرمایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ھٰذا) ۱؎ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ ٤٦ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَدَخَلَ فِيْهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَقَالَ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ۔

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا[1] کیوں کہ اللہ تعالیٰ (سورہ بقرہ میں) ارشاد فرماتا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کریں تو عورتوں کے اولیا تم کو ان کا روک رکھنا درست نہیں (یعنی نکاح نہ کرنے دینا)[2] اس میں ثیبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں[3] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا عورتوں کے اولیا تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو اور (سورہ نور میں) فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کر دو[4]۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ اَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ ام المؤمنین نے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ چار طرح پر نکاح کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا وہ اپنی رشتہ دار عورت (مثلاً بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ) یا بیٹی کا مہر ٹھہرا کر نکاح کر دیتا دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بی بی سے

[1] اہل حدیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جس عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو حاکم یا بادشاہ اس کا ولی ہے اور اس باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے ایک ابو موسیٰ کی حدیث ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نکالا اور حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت آپ نکاح کرے اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے نکالا جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے باطل باطل اور امام ابو حنیفہؒ نے برخلاف ان احادیث کے یہ کہا ہے کہ بالغہ آزاد عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے قسطلانی نے کہا اب اگر کوئی عورت بغیر ولی کے اپنا نکاح آپ کرے اور شوہر اس سے صحبت کرے تو اس پر حد زنا تو نہ پڑے گی لیکن مہر مثل لازم ہوگا اور سزا دی جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ ایسا کرنا حرام ہے ۱۲ منہ

[2] اس آیت سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نکالا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روکنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] بغیر ولی کے کسی کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ۔

[4] ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اولیا کی طرف خطاب کیا کہ نکاح نہ کرو یا نکاح کر دو تو معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ۔

نِكَاحٌ اٰخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِيْ مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا اَبَدًا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَاِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيْبُهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِيْ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَنْ يَّمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا تَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّيْ مَنْ اَحَبَّتْ بِاسْمِهٖ فَيَلْحَقُ بِهٖ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُوْنُ عَلَمًا فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ

سے جب وہ حیض سے پاک ہوتی یوں کہتا تو فلانے مرد[1] کو بلا بھیج اس سے لپٹ جا (جماع کرالے) جب وہ عورت ایسا کرتی تو اس کا خاوند اس سے اس وقت تک الگ رہتا جب تک اس کا حمل اس غیر مرد سے نمایاں نہ ہو جاتا جب حمل نمایاں ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر چاہتا اس سے صحبت کرتا یہ امر خاوند اس لیے کرتا کہ بچہ شریف اور عمدہ پیدا ہو (فرضی باپ کی ناموری کا باعث ہو) ایسے نکاح کو استبضاع کا نکاح کہا کرتے[2] تیسرا نکاح یہ تھا کئی آدمی مل کر لیکن دس سے کم عورت کو رکھتے سب کے سب اس سے صحبت کیا کرتے جب اس کو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو کئی راتیں گزرنے پر ان سب مردوں کو بلا بھیجتی ان سب کو آنا پڑتا کیا مجال کوئی نہ آئے (یہ عورت ان سے کہتی تم جانتے ہو جو تم نے کیا[3] اب میرا بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم لوگوں میں فلاں شخص کا بچہ ہے جس شخص کا وہ چاہتی ان میں سے نام لے دیتی وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی (کیوں کہ قومی رسم یوں ہی ٹھہری ہوئی تھی) چوتھا نکاح یہ تھا ایک عورت کے پاس بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے وہ ہر ایک سے صحبت کراتی کسی سے انکار نہ کرتی یعنی رنڈی (کنچنی) اس کے دروازے پر (پہچان کے لیے) ایک جھنڈا لگا دیتے جس مرد کا دل چاہتا اس سے صحبت کرتا اگر اس کو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو جتنے مرد اس کے پاس گئے تھے سب قیافہ شناس کو بھیجتے قیافہ شناس وہ اپنے علم کی رو سے

[1] مرد وہ ہوتا جو ساری قوم میں شرافت اور حسن اور بہادری میں نامور ہوتا ۱۲ منہ [2] یہ امر اب تک ہند کے مشرکوں میں رائج ہے ہندوؤں کے شاستروں میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے فرزند نرینہ نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کو جائز ہے کہ اپنی جورو کو ایک شریف برہمن کے ساتھ ہمبستر کرائے اور اس سے نطفہ لے معاذ اللہ بے حیائی کی حد ہو چکی کیا اگر اولاد نہ ہوئی تو نہ ہوئی تم دنیا میں ایسے کام کیوں نہیں کر جاتے جو اولاد سے بڑھ کر تمہاری یادگار ہیں اور اگر ایسی ہی اولاد کی ہوس ہے تو کسی عزیز کا لڑکا لے کر اس کو اپنا بیٹا بنا لو بیٹے کی طرح پال لو ۱۲ منہ۔ [3] یعنی تم سب نے باری باری میری عصمت خراب کی ہے ۱۲ منہ

فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ

جس مرد کو اس بچہ کا باپ بتاتا وہ بچہ اسی کا بیٹا ہو جاتا اس کا باپ وہی کہلاتا اس کو انکار کی مجال نہ ہوتی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپ نے جاہلیت کے سب نکاح موقوف کر دیے ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔[1]

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورۂ نساء میں ہے) وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن وترغبون ان تنکحوہن اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے[2] اس خیال سے کہ اس کا خاوند مال و دولت میں اس کا ساجھے بنے گا (اپنی جورو کے حصے کا دعویدار ہوگا)۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو ان کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے کہ ان کے والد حضرت عمرؓ کہتے تھے جب ام المؤمنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ ہیں اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گزر گئے تو میں عثمان بن عفانؓ سے ملا اور حفصہؓ کو ان پر پیش کیا میں نے کہا

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے ثابت کیا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے کیوں کہ حضرت عائشہؓ نے پہلی قسم نکاح کی جو اسلام کے زمانہ میں بھی باقی رہی یہی بیان کی کہ ایک مرد عورت کے ولی کو پیغام بھیجتا وہ مہر ٹھہرا کر اس کا نکاح کر دیتا ۱۲ منہ۔

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا دوسرے سے بھی نکاح نہ کرنے دے تو معلوم ہوا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی تو ولی اس کو کیوں کر روک سکتا ۱۲ منہ۔

إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِيْ أَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ بَدَا لِيْ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ رض فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ۔

اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں[1] وہ کہنے لگے میں سوچ کر جواب دوں گا اس پر میں کئی راتوں تک ٹھہرا[2] پھر جو مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں اس کے بعد میں ابوبکرؓ صدیق سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں (اخیر حدیث تک جو اوپر گزر چکی ہے)

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رض أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِيْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ

ہم سے احمد ابن ابی عمروؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (حفص بن عبداللہ) نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے کہا اس آیت فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن کی تفسیر میں سنے کہا میں نے معقل بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ کہ میری ایک بہن تھی (جمیل یا لیلیٰ یا فاطمہ) میں نے اس کی شادی ایک شخص[3] سے کر دی تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا جب اس کی عدت گزر گئی تو اب پھر آیا اس کو نکاح کا پیغام دینے لگا میں نے اس سے (یعنی ابو البداح سے) کہا ابے میں نے اپنی بہن سے تیری شادی کی اس کو تیرا بچھونا بنایا تجھ کو عزت دی اس کا بدلہ تو نے یہ کیا کہ اس کو طلاق دے دیا اب پھر کاہے کو اس کو پیغام دینے کو آیا خدا کی قسم اب تو وہ تیرے پاس کبھی لوٹ کر آنے والی نہیں ابو البداح کچھ برا آدمی نہ تھا اور میری بہن چاہتی تھی کہ پھر اس کی بی بی بن جائے (مگر میں نے منظور نہیں کیا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوہن میں نے کہا اب تو جب خدا کا حکم اترا آیا رسول اللہؐ تو میں ضرور بجا لاؤں گا پھر معقل نے اپنی بہن کا (دوبارہ) نکاح اس سے کر دیا[4]۔

---

[1] یہاں سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیوں کہ حضرت حفصہؓ باوجودیکہ ثیبہ اور بیوہ تھیں کیونکہ حضرت عمرؓ کی ولایت ان پر سے ساقط نہیں ہوئی حضرت عمرؓ نے یہ کہا میں ان کا نکاح کر دیتا ہوں ۱۲ منہ [2] یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب کا منتظر رہا ۱۲ منہ [3] یعنے ابو البداح بن عاصم بن عدی ۱۲ منہ

[4] اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا کیوں کہ معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح ابو البداح سے نہ ہونے دیا حالانکہ بہن چاہتی تھی (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۷۶ اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ وَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَاَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِاُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ قَارِظٍ اَتَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَيَّ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ اَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ اَوْ لِيَاْمُرْ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا۔

باب اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے (تو کیا اپنا نکاح آپ کرے یا دوسرے ولی سے نکاح کرائے) [1] اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت[2] کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے قریب کے رشتہ دار اس عورت کے وہی تھے آخر انہوں نے ایک اور شخص (عثمان بن ابی العاص) سے کہا اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا[3] اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے اپنے نکاح کے باب میں مجھ کو مختار کیا ہے میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں اس نے کہا ہاں عبدالرحمٰن نے کہا تو میں نے خود تجھ سے نکاح کیا[4] اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[5] گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کنبے والوں میں سے (گو دور کے رشتہ دار ہوں) کسی کو مقرر کر دے (وہ اس کا نکاح پڑھا دے)[6] اور سہل بن ساعدی نے روایت کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں اس میں ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے[7]

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ هِيَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن اس یتیم لڑکی

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ۔

حواشی صفحہ ھذا [1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں اس صورت میں اس ولی کو لازم ہے کہ عورت کا نکاح اس کے دوسرے ولی کے ذریعہ سے اپنے ساتھ کرائے اگر دوسرا کوئی ولی نہ ہو تو قاضی اس عورت کا ولی بن جائے گا اگر خود قاضی صاحب اس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہوں تو دوسرے قاضی صاحب اس کے ولی ہو جائیں ۱۲ منہ [2] یعنی اپنی چچازاد بہن عروہ بن مسعود کی بیٹی ۱۲ منہ [3] اس کو وکیع نے اپنی مصنف میں اور بیہقی نے اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اور عبدالرحمٰن کا نکاح جائز ہو گیا اس کو ابن سعد نے وصل کیا یہاں سے یہ نکلا کہ ولی خود اپنا نکاح آپ بھی کر سکتا ہے ۱۲ منہ [5] یعنی ان سے ابن جریج نے پوچھا اگر عورت کا چچیرا بھائی جو اس کا ولی ہو وہی اس سے نکاح کرنا چاہے ۱۲ منہ [6] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح پر ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

کے باب میں اتری ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور مال دولت میں اس کی حصہ دار ہو وہ خود (کسی وجہ سے) اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس ڈر سے کہ وہ اس کے مال کا دعویدار بنے گا اور اسی طرح اس کو پڑا رہنے دے (شادی نہ کرنے دے)، تو اللہ تعالٰے نے ایسا کرنے سے منع فرمایا[1]

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے سہل بن ساعدی نے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزرانتی تھی آپ نے اوپر تلے اس کو سب دیکھا آپ کو وہ عورت پسند نہ آئی تب آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کیا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں دے سکتا اس نے کہا نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتی البتہ میری یہ چادر (جس کو میں باندھے ہوں فرمائیے) تو آدھی اس کو (مہر میں) دے دیتا ہوں آدھی میں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں (چادر میں سے بھلا کیا دے گا) تجھ کو قرآن یاد ہے وہ بولا جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا جا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دیدیا[1]

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ اگر آنحضرت اس کو پسند کرتے تو اپنا نکاح آپ کر لیتے اور آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے ولی تھے بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت جو سب مسلمانوں کے ولی تھے آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا ہکذا فی تیسیر القاری۔ وہو غیر صحیح فلیتامل ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] اس حدیث سے جو کئی بار اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ اس میں یوں ہے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور یہ شامل ہے اس کو کہ وہ مرد خود اپنا آپ نکاح اس سے کرے یا کسی دوسرے سے کیسے وہ نکاح پڑھا دے [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اوپر بیان ہو چکی ہے ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۶۸ اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاللَّائِىْ لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ۔

باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا واللائی لم یحضن یعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت تین مہینے ہے[1]

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا۔

ہم سے محمد ابن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور وہ نو برس آپ کے پاس رہیں[2]۔

---

[1] یہ امام بخاری کا عمدہ استنباط ہے کیوں کہ تین مہینے کی عدت بغیر طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ چھوکریوں کا نکاح کر دینا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تخصیص نہیں کہ باپ ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور نہ کنواری کی تخصیص ہے ابن حزم نے ابن شبرمہ سے نقل کیا ہے کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ بالغ نہ ہو اور حضرت عائشہ کا نکاح جو چھ برس کی عمر میں ہوا یہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پر دلیل کیا ہے اور حسن بصری اور نخعی کہتے ہیں کہ باپ کو اپنی بیٹی کا جبراً بھی نکاح کر دینا درست ہے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی کنواری ہو یا شوہر دیدہ اور اہل حدیث اور محققین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی بالغہ ہو خواہ کنواری ہو یا شوہر دیدہ اس کا اذن لینا ضرور ہے اور کنواری کا خاموش رہنا یہی اس کا اذن ہے اور ثیبہ (شوہر دیدہ) کو زبان سے اذن دینا چاہیے ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا وہ پسند نہ کرتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی رکھے خواہ فسخ کر ڈالے ۱۲ منہ۔

[2] یعنی جب ان کی اٹھارہ سال کی عمر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی عرب گرم ملک ہے وہاں کی لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں تو ۹ برس کی عمر میں حضرت عائشہ رض جوان ہو گئی ہوں گی جاننا چاہیے کہ کمسنی میں نکاح کر دینا گو جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جب لڑکی اچھی طرح جوان ہو جائے اس وقت اس کا نکاح کرے اور یہ عمر ہر ملک کی آب و ہوا اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے سرد ملکوں میں اٹھارہ برس سے کم عمر میں لڑکی جوان نہیں ہوتی بعضے ملکوں میں دس بعضے ملکوں میں بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں ہندوستان کے اکثر شہروں میں یعنی شمالی حصہ میں چودہ پندرہ برس کی عمر میں لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور جنوبی حصہ میں بارہ تیرہ برس میں کم سنی میں شادی کرنے سے اولاد ضعیف ہو جاتی ہے ان کے جسمانی اور عقلی قوی زوردار نہیں ہوتے مسلمانوں کو دو امروں کا ضرور خیال رکھنا چاہیے ورنہ ان کی نسل روز بروز ضعیف اور ناکارہ ہو کر پھر دشمنوں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھے گی ایک تو یہ کہ لڑکیا جوان ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادی کریں دوسرے عورتوں کو اس رسمی پردے کا پابند نہ رکھیں کہ ساری عمر ایک چار دیواری میں قید رہیں بلکہ ساتر لباس پہن کر ان کو سیر و سیاحت اور باہر نکلنے کی اجازت دیں بازاروں میں اور مسجدوں میں اور عیدگاہ میں جانے سے اور رات کو یا دن کو ہوا خوری کرنے سے ان کو نہ روکیں البتہ اس کا خیال رکھیں کہ شرع کے موافق وہ ساتر لباس پہنیں اور غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ کریں پس ہماری شریعت کا یہی پردہ ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۴۹ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ۔

بَابُ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ

باب باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کردے تو یہ درست ہے[1] اور حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام دیا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کردیا (یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے)۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی ہشام نے کہا مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ حضرت عائشہؓ آپ کے پاس صرف نو برس تک رہیں۔

باب بادشاہ بھی ولی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کردیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اور بڑی دیر تک کھڑی رہی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا) اتنے میں ایک مرد کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کردیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں بھی دینے کو کچھ ہے اس نے کہا میری پاس تو اس تہ بند کے سوا جو

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ غرض ہے کہ گو بادشاہ یا امام سب کا ولی ہے مگر باپ کی ولایت خاص ہے اور وہ ولی عام یعنے امام اور بادشاہ پر مقدم ہے ۱۲ منہ۔

إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ

میں باندھے ہوں) اور کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا (واہ) تہبند اس کو دے گا تو کیا تو ننگا بیٹھا رہے گا اس کے کوئی چیز تو ڈھونڈھ کر لا۔ اس نے کہا مجھے تو کوئی چیز نہیں ملتی آپ نے فرمایا اسے کچھ نہیں ملتا تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے کر آ یہ بھی اس کو نہ مل سکی آخر آپ نے پوچھا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں ان کا نام لیا آپ نے فرمایا جا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے۔

باب، باپ یا دوسرا کوئی ولی[1] نہ کنواری کا نکاح بے اس کی رضا مندی کے کرسکتا ہے نہ ثیبہ کا[2]

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف زبان سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اذن نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اذن کیوں کر دے گی[3]

---

[1] مثلاً بھائی دادا چچا وغیرہ ۱۲ منہ۔

[2] خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی امام بخاری کا اور بعض اہل حدیث کا یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے بلکہ اس پر اجماع ہوگیا ہے کہ کنواری چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) اس کا باپ کرسکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور ثیبہ بالغہ کا نکاح بے اس کے پوچھے جائز نہیں اتفاقاً نہ باپ کو اور نہ کسی ولی کو اب رہ گئیں کنواری بالغہ اور ثیبہ نابالغہ۔ ان میں اختلاف ہے کنواری بالغہ سے بھی حنفیہ کے نزدیک اذن لینا چاہیے اور امام مالک اور شافعی اور ہمارے احمد بن حنبل کے نزدیک باپ کو اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح دادا کو بھی اگر باپ حاضر نہ ہو اور حدیث حنفیہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا لیکن ثیبہ نابالغہ تو امام مالک اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ باپ اس کا نکاح کرسکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضرور ہے کیونکہ ثیبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ شرم نہیں رہتی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باپ اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کرسکتا ہے اگر وہ کنواری ہو اور اگر ثیبہ ہو تو جب کہ عمر اس کی نو برس سے کم ہو اگر نو برس یا زیادہ کی عمر ہو تو اس سے پوچھ کر کرنا چاہیے ۱۲ منہ۔

[3] یعنی کنواری لڑکی تو شرم کے مارے بول بھی نہیں سکتی ۱۲ منہ۔

تَسْكُتَ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

بَابٌ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ

آپ نے فرمایا اس کا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپ ہو جائے[۵۱]۔

ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابو عمرو (ذکوان) سے جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرم کرتی ہے[۵۲] آپ نے فرمایا اس کی رضامندی یہی ہے کہ[۵۳] خاموش ہو جائے۔

باب اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا دکنواری ہو یا ثیبہ) جبراً نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل ہو گا[۵۴]

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمٰن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خذام سے ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں خاوند کر چکی تھیں اس دوسرے نکاح سے ناراض تھیں آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں[۵۵] آپ نے ان کا نکاح جو باپ نے کر دیا تھا فسخ کر ڈالا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن

---

[۵۱] وہ نکاح کی اجازت کیوں کر دے گی ۱۲ منہ۔

[۵۲] جب اس سے پوچھیں تو ۱۲ منہ۔

[۵۳] اگر پوچھتے وقت خاموش نہ رہے بلکہ صراحۃً انکار کرے تب نکاح جائز نہ ہوگا ابن منذر نے کہا کنواری کو یہ بتلا دینا مستحب ہے کہ اس کی خاموشی یہی اس کا اذن ہے اگر وہ نکاح کے بعد کہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ خاموشی اذن ہے تو جمہور کے نزدیک نکاح باطل نہ ہوگا بعضے مالکیہ نے کہا کہ باطل ہو جائے گا ۱۲ منہ۔

[۵۴] امام بخاری کا مذہب عام معلوم ہوتا ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ثیبہ کے نکاح میں ہے میں کہتا ہوں امام نسائی نے جابرؓ سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا جو کنواری تھی وہ اس نکاح سے ناراض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے خاوند سے جدا کر دیا اسی طرح ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے۔ حافظ نے کہا اس حدیث میں ضعف ہے میں کہتا ہوں کہ ابن عباسؓ کی حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد ابن ماجہ اور دار قطنی نے نکالا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی نکالا ایسی صورت میں امام بخاری کا مذہب قوی ہوگا کہ لڑکی خواہ کنواری یا ثیبہ ہر حال میں جو نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ ناجائز ہوگا گو ثیبہ کے نکاح ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے امام بیہقی نے کہا اگر کنواری کی روایت ثابت ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہوگا حافظ نے کہا یہی جواب عمدہ ہے ۱۲ منہ۔

[۵۵] اور آپ سے شکایت کی کہ میرے باپ نے جبراً میرا نکاح ایک شخص سے پڑھا دیا ہے میں اپنے چچا کے لڑکے سے نکاح کرنا چاہتی ہوں ۱۲ منہ۔

أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَ مُجَمِّعَ ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ۔

ہارون نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور ان کے بھائی مجمع بن یزید نے کہ ایک شخص تھا اس کو خدام کہہ کے پکارتے تھے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہی حدیث بیان کی (جو اوپر گزری)۔

بَابٌ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ۔

لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں فرمایا اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے[1] تو دوسری عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کر لو اگر کسی شخص نے یتیم لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کر دو ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس کیا کیا جائداد ہے وہ کہنے لگا فلاں فلاں جائداد یا دونوں خاموش ہو رہے اس کے بعد ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا تو نکاح جائز ہو جائے گا[2] اور اس باب میں سہل کی حدیث ہے[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر کئی بار گزر چکی ہے)

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے زہری سے (یہ روایت موصولاً اوپر گزر چکی ہے) کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اماں جان اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامٰی اخیر الی ما ملکت ایمانکم تک انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے۔ یعنی مہر مثل

---

[1] یعنی ان کا پورا مہر نہ دے سکو گے ۱۲ منہ [2] گو ایجاب و قبول میں فاصلہ ہوا کیوں کہ مجلس وہی رہی ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے ایجاب کے بعد دوسری بار بہت گفتگو کی اور دیر کے بعد فرمایا زوجتکہا بما معک من القرآن ۱۲ منہ۔

اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاۤءِ قَالَتْ عَاۤئِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۤءِ اِلٰى وَتَرْغَبُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَّجَمَالٍ رَغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبًا عَنْهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَاَخَذُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاۤءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ۔

سے کم، تو ایسے نکاح سے ممانعت کی گئی البتہ اگر پورا پورا مہر مقرر کرے تو نکاح کی اجازت ہے خیر جب ایسا نکاح (یعنے مہر میں کمی کرکے) منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا کہ اس یتیم لڑکی کو چھوڑ کر دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کرلے حضرت عائشہؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد بھی پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسئلہ پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یستفتونک فی النساء اخیر آیت ترغبون تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یتیم لڑکی خوب صورت دولت مند ہوتی ہے تب تو مہر میں کمی کرکے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگا ناپسند کرتے ہیں اور جب دولت مندی یا خوبصورتی نہیں رکھتی اس وقت اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں یہ کیا بات ان کو چاہیے کہ جیسے مال دولت اور حسن وجمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مال دار اور خوب صورت ہو البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں تو خیر نکاح کرلیں۔

بَابٌ اِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَاِنْ لَّمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ اَرَضِيْتَ اَوْ قَبِلْتَ۔

باب اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کردے اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہو گیا گو پھر مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تو راضی ہوا یا تو نے قبول کیا یا نہیں[1] اس باب میں سہل کی روایت ہے آنحضرتؐ سے[2]

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؓ نے

[1] اس باب سے مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کے قائم مقام ہے اب اس کے بعد دوسرے قبول کی حاجت نہیں بیع میں بھی یہی حکم ہے مثلاً کسی نے دوسرے سے کہا چار روپیہ کو یہ چیز میرے ہاتھ بیچ ڈال اس نے کہا میں نے بیچ دی تو بیع تمام ہوگئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر مشتری کہے میں نے قبول کی ۱۲ منہ [2] جو اوپر کئی بار گزر چکی کیوں کہ اس میں یہ ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا نکاح اس عورت سے کر دیجیے آپ نے تھوڑی دیر گفتگو کرکے پھر یہ فرمایا جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اس حدیث میں یہ منقول نہیں ہے کہ پھر اس مرد نے کہا میں نے قبول کیا ۱۲ منہ۔

بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ اَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے ایک عورت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا آپ نے فرمایا آج کل تو مجھ کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہےلہ ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کچھ تو دے ایک لوہے کی انگوٹھی سہی کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں ہے آپ نے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں فرمایا جا ہم نے یہ عورت اس قرآن کے عوض جو تجھ کو یاد ہے تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

بَابٌ لَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَدَعَ

باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیام بھیجا ہو تو دوسرا شخص اس کو پیام نہ بھیجے جب تک وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ دے منگنی توڑ دے۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول تول پر مول تول کرے یا اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اس پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام کرنے والے کو اجازت دے تو جائز ہے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

لہ حافظ نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب آپ کو ضرورت نہ تھی تو دوسری روایت میں یہ کیسے ہے کہ آپ نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا میں کہتا ہوں کوئی اشکال نہیں ہے ضرورت ہونا اور بات ہے اور خوشی سے ایک کام کا کرنا اور بات ہے اور کبھی ایک چیز کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن پسند آنے پر آدمی اس کو لے لیتا ہے۔ منہ

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

کہا ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ نہ کوئی آہستہ بات کرے تو اس کے سننے کے لیے کان لگاؤ اور ایک دوسرے سے بیر نہ رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو اس کی بھلائی چاہو) اور کوئی مسلمان دوسرے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے یا تو نکاح کرے یا پیغام توڑ دے[1]

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

باب پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا[2]

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب ہمشیر یعنی حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ابوبکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں۔ لیکن ابوبکرؓ نے کچھ جواب نہ دیا میں کئی راتوں تک منتظر رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے کہنے لگے میں نے جو تمہاری بات کا جواب نہ دیا اس کی وجہ اور کچھ نہیں یہی تھی کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کا ذکر کرتے تھے آپ کا ارادہ حفصہؓ کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا

---

[1] اس کے بعد اگر پیغام دے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ۔ [2] تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی معنے سمجھے ہیں کیونکہ ابوبکرؓ نے جو حضرت عمرؓ کا پیغام چھوڑ دیا اس کا کچھ جواب نہ دیا تو اس کی وجہ بعد میں بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا ابن بطال نے یہ معنے کیے ہیں کہ پیغام پیغام نہ کرنا ایک تو وہ ہے جو اوپر کے باب میں گزرا ایک یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو اگر یہ معلوم ہو کہ دوسرے ایک ایسے شخص کا پیغام آنے والا ہے جس سے لڑکی والا شکریہ کے ساتھ شادی کر دے گا تو پھر خود پیغام نہ دے جیسے ابوبکرؓ نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رد نہیں کرتے کے بلکہ خدا کا شکر کر کے کمال خوشی سے اس کو منظور کریں گے اس لیے ابوبکرؓ نے پیغام نہ دیا ابن منیر نے کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اگرچہ ابھی پیغام پختہ نہ ہوا ہو مگر ایک شخص کا ارادہ ایک عورت کو پیغام بھیجنے کا ہو تو دوسرے شخص کو جس کو اس کی خبر ہو اپنا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے ۱۲ منہ۔

لَاَفْشَيْتُ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا ۔ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

اور یہ تو میں نہیں کر سکتا تھا آنحضرتؐ کا راز تم پر کھول دیتا[۱] البتہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کو چھوڑ دیتے تو بے شک میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا[۲] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[۳]

بَابُ الْخُطْبَةِ ۔

باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا[۴]

۱۳۱ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری (یا سفیان بن عیینہ) نے انہوں نے زید بن اسلم سے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے پورب کی طرف سے دو مرد[۵] آئے وہ مسلمان ہو گئے انہوں نے ایک فصیح بلیغ خطبہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے[۶]

بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيْمَةِ

باب نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں باجا بجانا[۷]

۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے کہا ربیع جو معوذ بن عفراء کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی جب میرا جلوہ ہوا (خاوند کے سامنے کی گئی) اس نے مجھ سے صحبت کی اس کے دوسرے

---

[۱] اس لیے میں نے اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تم بُرا نہ ماننا ۱۲ منہ [۲] یعنے ان سے نکاح کر لیتا ۱۲ منہ [۳] یونس کی روایت کو دارقطنی نے علل میں موسیٰ اور ابن ابی عتیق کی روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اکثر علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے اگر خطبہ نہ پڑھے جب بھی نکاح صحیح ہو جاوے گا اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک نکاح کی شرط ہے مگر یہ قول شاذ ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ ہر خطبہ کھڑے ہی رہ کر پڑھنا آنحضرت سے منقول ہے مگر نکاح کے خطبے میں کوئی صریح روایت ایسی نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ نے اس کو کھڑے رہ کر پڑھا اور ہم نے اکثر مشائخ کو بیٹھے ہی بیٹھے یہ خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا نکاح کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ اخیر آیت رقیبا تک یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا اخیر آیت عظیما تک ۱۲ منہ [۵] زبرقان بن بدر اور عمرو بن ابراہیم ۱۲ منہ [۶] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث لا کر امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف اور تقریر میں ہونا چاہیے نہ بہ کر طرح سے تکلف اور خوش تقریری کے ساتھ جس سے سامعین پر جادو کا سا اثر ہو اور خطبہ نکاح کے باب میں صریح حدیث ابن مسعود کی ہے جس کو اصحاب سنن نے نکالا لیکن (امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [۷] دوسری حدیث میں ہے نکاح کا اعلان کرو اور اس میں دف بجاؤ (باقی برصفحہ آئندہ)

فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ

روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو اے خالد اس وقت بیٹھا ہے اور ہماری چند چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے[۳] اتنے میں ایک چھوکری یہ مصرعہ گانے لگی ایک پیغمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات یعنی کل کی ہونے والی بات آپ نے فرمایا یہ مت گا جو تو پہلے گا رہی تھی وہ گا[۱]

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَاَدْنٰى مَا يَجُوْزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر خوشی خوشی دے ڈالو اور مہر بہت باندھنے کا بیان اور کم سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ نساء میں یہ فرمانا اگر تم نے عورت کو ڈھیر کا ڈھیر مال دے دیا ہو جب بھی اس سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا یا تم ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو اور سہل بن سعد ساعدی نے کہا آنحضرت صلی

(بقیہ صفحہ سابقہ) قسطلانی نے کہا اس حدیث سے نکاح شادی میں دف بجانا جائز ہونا نکلتا ہے اور شافعیہ نے یراع کا بجانا بھی جائز رکھا ہے جس میں جلاجل برتتے ہیں اور شادی پر ختنے اور عید کا قیاس کیا ہے قسطلانی نے کہا ستار اور طنبورا اور وہ باجے بجانا جو شراب پینے والے بجاتے ہیں حرام ہے اور قصداً ان کا سننا بھی حرام ہے لیکن بلا قصد اگر سن لے تو کچھ گناہ نہ ہوگا اور طبلہ بھی دف کی طرح جائز ہے مگر جس کو ہیجڑے بجایا کرتے ہیں وہ ناجائز ہے اور تالی بجانا جائز ہے اسی طرح ناچنا مگر وہ ناچ جائز نہیں جس میں عورتوں کی مشابہت یا اعضاء کا موڑنا اور بتانا ہو مترجم کہتا ہے ان تخصیصات پر دلیل شرعی چاہیے صرف شافعیہ یا حنفیہ کا قول کافی نہیں ہے اور اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ گانے بجانے میں دو قول ہیں ایک جواز کا اور امام حزم اور بہت سے اہل ظاہر جواز کی طرف گئے ہیں خصوصاً شادی اور ختنہ اور ایام عید میں گو کسی قسم کا باجا ہو اور ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اکثر اصحاب حدیث عدم جواز کی طرف مائل ہوتے ہیں مگر عید اور شادی اور ختنہ وغیرہ میں دف بجانا انہوں نے بھی جائز رکھا ہے لیکن ثواب یا عبادت کے طور پر گانا بجانا جس کو بعض صوفیہ نے اختیار کیا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ معلوم نہیں لہذا یقیناً وہ بدعت ہوگا اور اس سے باز رہنا بہتر ہے اور صوفیوں میں جو بزرگ متبع سنت گزرے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کیا ہے جیسے حضرت مجدد وغیرہ ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ھٰذا) [۱] ممکن ہے کہ آپ کے اور ربیع کے درمیان پردہ پڑا ہو یا یہ واقعہ اس وقت کا ہو جب پردے کا حکم نہیں اترا تھا قسطلانی نے کہا آنحضرت کا یہ خاصہ تھا کہ آپ کو اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اس سے خلوت کرنا درست تھا کیوں کہ آپ شیطان کے غلبے سے محفوظ تھے میں کہتا ہوں ان تکلفات کی کیا ضرورت ہے ربیع ساتر لباس پہنے ہوں گی اور وہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے پھر آنحضرت کا بیٹھنا عرب کی عادت کے موافق تھا عرب میں صرف شرعی پردہ مروج ہے یعنی عورت اپنے ستر کو ڈھانکے رہے باقی وہ ہر مرد کے سامنے نکل سکتی ہے اور آنحضرت تو اپنی امت کی عورتوں کے بجائے باپ کے تھے آپ کے سامنے نکلنے میں کوئی قباحت نہ تھی ۱۲ منہ [۲] خوشی کا گانا گا رہی تھیں ۱۲ منہ [۳] ربیع کے باپ معوذ بن عفراء اور ان کے دونوں چچا معاذ اور عوف بدر کے دن شہید ہوئے تھے ۱۲ منہ [۴] کیونکہ کل ہونے والی بات غیب کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب کی پیغمبری کے ثبوت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی کہ آپ اپنی ذرا سی تعریف بھی جو شرع کے خلاف ہوتی گوارا نہ فرماتے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کچھ تو ڈھونڈھ کر لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی[1]۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَّعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ عبد الرحمن بن عوفؓ نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کا مہر کھجور کی گٹھلی برابر مقرر کیا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو عبد الرحمن پر شادی کی سی خوشی معلوم ہوئی آپ نے حال پوچھا عبد الرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر پر نکاح کیا ہے اور شعبہ نے (اسی سند سے) قتادہ سے روایت کی انہوں نے انسؓ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا[4]۔

بَابُ التَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

باب قرآن کی تعلیم مہر ہو سکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر ہی نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہوگا۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے ابو حازم سے سنا کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے سنا وہ کہتے تھے میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی (خولہ یا ام شریک) اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں آنحضرتؐ نے اس کو کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ میں نے اپنی جان آپ کو

---

[1] جس کا قصہ گزر چکا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسہ بھی مہر ہو سکتا ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے حنفیہ کے نزدیک کم سے کم دس درم ہونا چاہئیں اور مالکیہ کے نزدیک ربع دینار اور بہتر یہ ہے کہ مہر دس درم سے کم اور پانچ سو درم سے زیادہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور صاحبزادیوں کا یہی مہر تھا ۱۲ منہ۔

[3] وہ عورت خیر انس بن رافع بن امرء القیس کی بیٹی تھی ۱۲ منہ۔

[4] اس روایت میں یہ صراحت ہے کہ گٹھلی برابر سونا ٹھہرا ۱۲ منہ۔

لَكَ فَرِفِيهَا رَأْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرِفِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بخش دی آپ جو جی چاہے وہ کیجئے آپ نے پھر کچھ جواب نہ دیا پھر تیسری بار کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں اتنے میں انصار میں سے ایک مرد اس کا نام معلوم نہیں ہوا کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہؐ اس سے میرا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جا کر ڈھونڈ لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا اور تلاش کی پھر آیا تو کہنے لگا مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا جا میں نے ان سورتوں کے بدل تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا[1]

بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

باب کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے (گو نقد روپیہ پیسہ اشرفی نہ ہو)

۱۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مہر دے کر نکاح کرے ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا ضرور ہے

وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ

اور حضرت عمرؓ نے کہا[2] حق کا پورا کرنا اسی وقت

[1] ابن مسعود کی روایت میں اس کی صراحت ہے تو اس عورت کو یہ سورتیں پڑھا دے سکھلا دے اور جب اللہ تجھ کو کچھ روپیہ پیسہ دے تو نکاح کا عوض یعنی مہر ادا کر ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے اس نے کہا ہاں سورۂ بقرہ یاد ہے ایک روایت میں ہے اس نے کہا سورۂ کوثر یاد ہے فرمایا یہی سورۃ اس کو مہر میں پڑھا دے امام بخاریؒ نے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکالا کہ جب تعلیم قرآن پر جو مال کی قسم میں سے نہیں ہے نکاح کرنا جائز ہوا تو مہر کا ذکر کیے بغیر بھی نکاح جائز ہوگا ۔

[2] اس کو سعید بن منصور نے نکالا عبدالرحمٰن بن غنم سے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ اس کو اس کے گھر میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

الشُّرُوطِ وَ قَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَ وَعَدَنِي فَوَفَى لِي

ہو گا جب شرط پوری کی جائے اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق انہوں نے ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا[۱]

۱۳٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۔

ہم سے ابو الولید ہشام ابن عبد الملک طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب شرطوں میں جن کو تم پورا کرو ان شرطوں کا پورا کرنا زیادہ ضرور ہے جن کی وجہ سے تم نے عورتوں کی شرم گاہ اپنے اوپر حلال کی (جن شرطوں پر نکاح باندھا

بَابُ ٨٣ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ ۔

باب ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں[۳]

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی عورت یہ شرط نہ لگادے کہ مرد اس کی بہن (یعنی اپنی اگلی بی بی) کو طلاق دے دے[۴]

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) رکھوں گا اب میں دوسرے ملک کو جانا چاہتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا عورت اپنی شرط کو پورا کرا سکتی ہے وہ کہنے لگا تب تو مرد تباہ ہو گئے عورتیں جب چاہیں گی طلاق لیں گی اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) ۱؎ نکاح کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا مطلقاً لازم ہے امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے الّا ایک شرط کہ مرد اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے اس کا پورا کرنا ضرور نہیں اب رہیں یہ شرطیں کہ مرد دوسری شادی نہ کرے یا لونڈی نہ رکھے یا بی بی کو اس کے ملک سے باہر نہ لے جائے یا نان و نفقہ یا پارچہ اتنا دے گا ان شرطوں کا پورا کرنا خاوند پر لازم ہے ورنہ عورت قاضی کے پاس نالش کر کے مرد سے جدا ہو سکتی ہے اور حنفیہ اور شافعیہ نے شرطوں کی تقسیم کی ہے بعضوں کا پورا کرنا ضرور قرار دیا ہے بعضوں کا پورا کرنا ضرور نہیں رکھا مثلاً یہ شرط کہ عورت کو دوسرے ملک میں اپنے ساتھ نہیں لے جائیگا یا دوسری شادی نہیں کرے گا یا لونڈی نہیں رکھے گا عطا سے بھی ایسا ہی منقول ہے کہ یہ شرط باطل ہے ۱۲ منہ ۲؎ ابو العاص حضرت زینب آپ کی بڑی صاحبزادی کے شوہر تھے یہ حدیث کتاب المناقب میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۳؎ ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ۱۲ منہ ۴؎ حافظ نے کہا یہ قول ایک مرفوع حدیث میں وارد ہے جو ابو ہریرہؓ سے

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

کو اپنے خاوند سے یہ درخواست کرنا درست نہیں کہ وہ اس کی بہن (سوکن) کو طلاق دے دے اس لیے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود انڈیل لے[۵۱] یہ ہو نہیں سکتا جتنا اس کی قسمت میں ہے اتنا ہی ملے گا۔

بَابُ[۸۴] الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب نوشاہ کو زردی لگانا درست ہے[۵۲]۔

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کو عبدالرحمٰن بن عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے انصاری عورت (بنت حسیہ) سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا اچھا ولیمہ کی دعوت کر[۵۳] زیادہ نہیں تو ایک بکری ہی کا

بَابٌ[۸۵]

باب[۵۴]

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ رض

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۵۱] یعنی جو اس کی قسمت کا ہے وہ بھی اس کو مل جائے ۱۲ منہ [۵۲] لیکن حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مطلق منع ہے اور مالکیہ نے کپڑے میں لگانا مرد کے لیے درست رکھا ہے نہ بدن میں یہ لوگ ابو موسیٰ کی حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرنے کا جس کے بدن میں زرد خوشبو لگی ہو ہم کہتے ہیں کہ نوشاہ اس میں سے مستثنیٰ ہے اور اس طرح سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کی حدیث سے زردی لگانے کا جواز مرد کے لیے نہیں نکلتا کیونکہ عبدالرحمٰن نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کی دلہن کی زردی ان کے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہوگی ۱۲ منہ [۵۳] ولیمہ کی دعوت صحبت کے بعد دولہا کو کرنا سنت ہے یہ ضرور نہیں کہ ولیمہ کی دعوت میں گوشت ہی پکائے بلکہ جو میسر ہو وہ کھلا دے آنحضرتؐ نے ولیمہ کی دعوت میں کھجور اور گھی اور پنیر کھلایا افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں جو کھانا سنت کا تھا اس کو تو لوگوں نے چھوڑ دیا اور الٹا لڑکی والے لوگوں کو کھلانے لگے اور لڑکے والے کیا کرتے ہیں کہ شادی سے پہلے ہی لوگوں کو کھلا پلا دیتے ہیں غرض ان بدعتیوں کی شادی اور موت دونوں بری ہیں ۱۲ منہ [۵۴] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں اور بعضے نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے ۱۲ منہ۔

فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا.

نے ام المومنین زینبؓ کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب فائدہ پہونچایا[۱] پھر جیسے آپ کی عادت تھی نکاح کرنے کے بعد باہر نکلے دوسری بی بیوں کے حجروں پر آئے ان کو دعا دینے لگے وہ آپ کو دعا دینے لگیں پھر لوٹ کر حضرت زینبؓ کے حجرے پر گئے دیکھا تو وہاں دو آدمی[۲] بیٹھے[۳] یہ حال دیکھ کر آپ پھر لوٹ گئے انسؓ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں میں نے یا اور کسی نے آپ کو خبر دی کہ اب وہ دونوں آدمی چلے گئے اس وقت آپ پھر آئے[۴]

بَابٌ ۸۶ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ.

باب نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں؟

۱۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ زردی کیسی انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے ایک گٹھلی برابر سونے پر آپ نے فرمایا بارک اللہ لک (اللہ تجھ کو برکت دے، ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی

بَابٌ ۸۷ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ.

باب جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لے کر آئیں ان کو کیوں کر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر؟

۱۴۱ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے

---

[۱] یعنی ان کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا ۱۲ منہ [۲] ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں ۱۲ منہ [۳] اور پردہ ڈال دیا حضرت زینبؓ سے خلوت کی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کو باب الولیمہ میں لکھنا چاہا ہوگا مگر کاتب نے غلطی سے اس باب میں لکھ دی بعضوں نے کہا امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد خوشبو لگائی تو معلوم ہوا کہ نوشاہ کو زرد خوشبو لگانا جیسے مہندی زعفران وغیرہ کچھ لازم نہیں ہے بلکہ جائز ہے لگائے یا نہ لگائے ۱۲ منہ [۴] عقد کے بعد سب براتی لوگ نوشاہ کو یوں دعا دیں بارک اللہ لک یا بارک علیک اللہ وجمع بینکما فی خیر ترمذی کی روایت میں یوں ہے بارک اللہ لک وعلیک وجمع بینکما فی خیر۔ جاہلیت کے زمانہ میں یوں دعا دیا کرتے تھے بالرفاء والبنین بقی بن مخلد نے بنی تمیم کے ایک شخص سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں یہی کہا کرتے تھے پھر جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہمارے پیغمبر نے ہم کو یوں سکھلایا کہو بارک اللہ لکم وبارک فیکم وبارک علیکم ۱۲ منہ

عَائِشَةَ رض تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔

والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام رومان بنت عامر مجھ کو آنحضرتؐ کے گھر میں لے کر آئیں وہاں انصار کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں[1] انہوں نے مجھ کو اور میری ماں کو یوں دعا دی مبارک مبارک اللہ کرے تم اچھی ہو تمہارا نصیبہ اچھا ہو۔

بَابٌ ۸۸ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ۔

باب جہاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے صحبت کر لینا بہتر ہے (تاکہ دل اس میں لگا نہ رہے)

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک پیغمبر (حضرت یوشع یا حضرت داؤدؑ) نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا دیکھو میرے ساتھ جہاد میں وہ شخص نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہو اس سے صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

بَابٌ ۸۹ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

باب نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا (جب وہ جوان ہو گئی ہو)

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

[1] یعنی اسماء بنت یزید بن سکن وغیرہ ۱۲ منہ [2] امام احمدؒ کی روایت میں ہے ام رومان نے حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھلایا کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ رسم اب تک جاری ہے عقد کے بعد جلوہ ہوتا ہے یعنی دلہن دولہا کو دکھلائی جاتی ہے، اگر دولہن دولہا کی گود میں بٹھائی جائے یا دولہا دولہن کو گود میں بٹھا کر سوار کرے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس کام کی اصل حدیث سے ثابت ہے لیکن آرسی مصحف آئینہ وغیرہ دکھلانا یا ٹونے ٹوٹکے یہ سب واہیات رسمیں ہیں ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اسی طرح دولہا کا عقد کے بعد ہر ایک کو سلام کرنا ہر ایک سے گلے ملنا ہر ایک سے مصافحہ کرنا اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے شریعت اسلامی میں ملاقات کے وقت سلام اور مصافحہ اور سفر سے آنے پر معانقہ یعنی گلے ملنا سنت ہے باقی سب وقتوں میں بدعت ہے جیسے عیدین وغیرہ میں اسی طرح عصر یا فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اسی طرح رخصت کے وقت اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد امام سے مصافحہ کرنا یہ سب جاہلوں کی رسمیں ہیں ۱۲ منہ۔

عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا

عائشہؓ سے اس وقت نکاح کیا جب ان کی عمر چھ برس کی تھی اور نو برس کی عمر میں ان سے صحبت کی نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں[1]۔

بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

ہم سے محمد بن بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ کے بیچ میں ٹھہر گئے تین دن تک ٹھہرے رہے صفیہ بنت حیی سے آپ صحبت کرتے رہے میں نے ولیمہ کی دعوت میں مسلمانوں کو بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپ نے حکم دیا چمڑے کے دستر خوان بچھائے گئے اس پر کھجور گھی پنیر ڈال دیا گیا یہی ولیمہ کا کھانا تھا اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ مسلمانوں کی ماؤں میں سے ہیں یا آپ کی ایک لونڈی خواص ہیں پھر آپ ہی کہنے لگے دیکھیں اگر آپ صفیہؓ کو پردے میں رکھیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں (بی بی) ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے لونڈی (باندی) ہیں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو اپنے پیچھے (اونٹ پر) صفیہؓ کے لیے گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا پردہ چھوڑ لیا[2]۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ۔

باب دولہا کا دلہن پاس یا دلہن کا دولہا پاس دن کو آنا سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہے[3]۔

---

[1] اٹھارہ برس کی عمر جب ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ۱۲ امنہ [2] تب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ صفیہ بھی آپ کی اور بی بیوں کی طرح ایک بی بی ہیں آپ تین دن برابر صفیہؓ کے پاس رہے کیونکہ وہ ثیبہ تھیں اگر نئی دلہن ثیبہ ہو تو تین دن تک اگر باکرہ ہو تو سات دن تک دولہا اس کے پاس رہ سکتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۲ امنہ [3] عرب کے لوگوں میں بھی ہندوستان کی طرح یہ رواج تھا کہ دولہا رات کو سوار ہو کر سامنے مشعلیں جلتی ہوئیں دلہن کے گھر پر آئے جس کو برات یا شب گشت کہتے ہیں یہ بدعت ہے ہماری شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے سعید بن منصور نے نکالا کہ عبداللہ بن قرط کے ساتھ جب وہ حمص میں حضرت عمرؓ کی طرف سے حاکم تھے ایک برات نکلی دولہا دلہن کے آگے مشعلیں جلتی جاتی تھیں (باقی صفحہ آئندہ)

۱۴۵- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى۔

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو ام رومان میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھ کو دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گئیں میں اس وقت ڈر گئی جب ایکا ایک آنحضرت چاشت کے وقت میرے پاس آ گئے مجھ سے صحبت کی[1]۔

بَابُ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ۔

باب عورتوں کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے (یا باریک پردہ لٹکانا)۔

۱۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَّى لَنَا

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سوزنیاں بنائیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو سوزنیاں کہاں میسر ہیں آپؐ نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب تم کو سوزنیاں[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) عبداللہؓ نے سب براتیوں کو دھتے لگائے وہ برات چھوڑ کر بھاگے عبداللہ نے خطبہ سنایا ارے تم لوگ دولہا دلہن کے سامنے آگ جلاتے ہو کافروں کی مشابہت کرتے ہو خدا کافروں کی روشنی بجھانے والا ہے قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ برات نکالنا مکروہ ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] سبحان اللہ شرعی شادی کتنی سہل ہے نہ برات کی ضرورت ہے نہ ساچق کی نہ مہندی کی نہ توردن کی نہ رسموں کی جو کچھ دولہا سے ہو سکے کپڑے زیور وغیرہ یا مہر کا کچھ حصہ وہ دلہن کے ولی کے پاس بھیج دے پھر دن کو پاؤں پیدل یا سوار ہو کر دلہن کے گھر پر چلا آئے نہ روشنی کی ضرورت ہے نہ سواری کی نہ جلوس کی نہ باجے گاجے ہاتھیوں گھوڑوں اونٹوں کی چنداں ضرورت ہے عقد کے دو بول پڑھا کر اپنی دلہن کو لے جائے دلہن پاؤں پیدل یا سواری دونوں طرح دن کو جا سکتی ہے چلو چھٹی ہوئی نکاح ہو گیا اگر کسی شخص کی سو لڑکیاں ہوں تو اس کو ان کے نکاح کر دینے میں کوئی دقت نہیں ہوتی جو روپیہ سامان وغیرہ دولہا کے پاس سے بطور چڑھاوے کے یا مہر کے آتا ہے اسی میں دلہن کے پارچہ زیور سامان وغیرہ سب بن جاتے ہیں اب دلہن والوں کو کسی اور خرچہ کی ضرورت نہیں دولہا صحبت کے بعد اپنے دوستوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے جس کو ولیمہ کہتے ہیں سبحان اللہ کیا مبارک شادی ہے جو اس طرح سے کی جائے یا ایک شادی وہ ہے جو مسلمانوں نے اپنی شریعت کو چھوڑ کر کافروں اور مشرکوں کی پیروی سے اختیار کی ہے یہ شادی کیا ہے عین غمی اور خانہ بربادی ہے ایک ہی لڑکی کا اس طرح پر بیاہنا ایک بلائے عظیم ہے چہ جائے کہ بہت سی لڑکیاں ہوں تب تو لڑکیوں کے باپ کو زندہ درگور سمجھنا چاہیے بیچارہ سودی قرضے لیتا ہے جائیداد گرو کرتا ہے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے جب بھی شادی کا سامان تیار نہیں کر سکتا اور شادی کے بعد ساری عمر تنگ مصیبت میں مبتلا قرض ادا کرتے کرتے آخر مر جاتا ہے روگ اس پر سے دولہا والوں کے طعن و تشنیع یہ رسم رہ گئی فلاں چیز نہیں نصیب ہی نہیں ہوئی اسے لعنت خدا شریعت سے منہ موڑنے کی یہی سزا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں منہ کالا زندگی وبال جان ۱۲ منہ [2] یعنی کمل کر بچھانے کو قنات بھی نہیں ۱۲ منہ [3] یا باریک عمدہ پردے جھالر دار ۱۲ منہ۔

اَنَّمَا طٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُونُ ۔

بَابٌ ۹۳ اَلنِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِيْنَ الْمَرْاَةَ اِلٰى زَوْجِهَا ۔

۱۴۷ ۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِيْلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَآئِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ ۔

بَابٌ ۹۴ اَلْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوْسِ

۱۴۸ ۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

سب میسر ہوں گے[۱]

باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا پاس) لے جائیں وہ گاتی بجاتی جا سکتی ہیں[۲]۔

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا تو تھا ہی نہیں (خالی خولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں) دیکھو انصاری لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔

باب دلہن کو چڑھاوا بھیجنا۔

اور ابراہیم بن طہمان نے ابو عثمان جعد بن دینار سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک سے[۳] ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس ہمارے سامنے سے بنی رفاعہ کی مسجد میں (جو بصرے میں ہے) گزرے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گزرتے ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں)

---

[۱] اس سے امام بخاری نے پردے یا سوزنی کا جواز نکالا لیکن مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر سے یہ پردہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ہم کو حکم نہیں ملا کہ مٹی پتھر کو کپڑا پہنائیں اکثر شافعیہ نے اسی حدیث کی وجہ سے دیواروں پر کپڑا لگانا مکروہ بلکہ حرام رکھا ہے ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے دیوار کو کپڑے سے مت چھپاؤ یہ صریح نہی ہے اور جب مٹی پتھر پر کپڑا اڑانا منع ہوا تو قبر پر چادر ڈالنا بھی منع ہوگا اب تو جاہلوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ قبروں کے لیے عمدہ عمدہ پوششیں زربفت اور کمخواب کی بناتے ہیں کیا خوب یہ کپڑا ان غریب مسلمانوں کو کیوں نہیں دیتے جو ننگے اور بھوکے ہیں ان میں کتنا ثواب ملے گا قبر کو کپڑا پہنانے میں ثواب کجا عذاب تیار ہے ۱۲ منہ۔

[۲] اوپر گزر چکا کہ شادی وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ابوالشیخ نے حضرت عائشہؓ سے نکالا انصار کی ایک یتیم لڑکی کی شادی میں دلہن کے ساتھ گئی جب لوٹ کر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے دولہا والوں کے پاس جا کر کیا کہا ہم نے کہا سلام کیا مبارک باد دی آپ نے فرمایا ایک گانے بجانے والی لونڈی کیوں ساتھ نہ لیتے گئے جو دف بجاتی گاتی جاتی میں نے عرض کیا وہ کیا گاتی آپ نے فرمایا یوں گاتی ہم آئے تمہارے گھر میں ہم آئے تمہارے گھر میں مبارک ہو ہم کو مبارک ہو تم کو بہت برکت ہو وے سفید منہ گیہوں کھا کھا کے موٹی ہوئیں تماری دلہنیں خدا کی قدرت نسائی نے عامر بن سعد سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے ہم کو شادی کے وقت کھیل دکھانے بجانے کی اجازت دی ایک روایت میں ہے کہ یہ نکاح اس کو پکا کر دیعنی گاؤ بجاؤ خوشی کرو ایک روایت میں ہے کہ حلال اور حرام میں فرق گانا بجانا ہے حافظ نے کہا مجھ کو (باقی برصفحہ آئندہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ
فَقَالَتْ لِيْ أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ
لَهَا افْعَلِيْ فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ
فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِيْ بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ
بِهَا مَعِيْ إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لِيْ ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِيْ
فَقَالَ ادْعُ لِيْ رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ
لِيْ مَنْ لَقِيْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِيْ
أَمَرَنِيْ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ
وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ
يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُوْنَ
مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ
مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ حَتّٰى تَصَدَّعُوْا
كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ
مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُوْنَ
قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِيْ إِثْرِهِ
فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوْا فَرَجَعَ فَدَخَلَ
الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّيْ لَفِي الْحُجْرَةِ

نقیں) پھر انسؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم دولہا تھے آپ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تھا تو ام
سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں اس وقت ہم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ حصہ بھیجیں تو اچھا ہے میں نے کہا مناسب
انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور
میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرتؐ کے پاس بھجوایا میں آپ کے
پاس لے کر چلا جب پہنچا تو آپ نے فرمایا رکھ دے اور جا کر
فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا آپ نے ان کا نام لیا اور بھی جو کوئی تجھ کو
(رستے میں) ملے اس کو بلا لے انسؓ نے کہا میں آپ کے حکم کے
موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا لوٹ کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں سارا گھر
لوگوں سے بھرا ہوا ہے (بہت لوگ جمع ہیں) میں نے دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھ اس حلوے
پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی
دعا کی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا
آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک
آدمی اپنے آگے سے کھائے (رکابی کے بیچ میں ہاتھ نہ
ڈالے) یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیئے تین
آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے
سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرتؐ کو تکلیف ہوگی) آخر
آنحضرتؐ اپنی دوسری بی بیوں کے حجروں پر گئے میں بھی آپ
کے پیچھے پیچھے گیا پھر (رستے میں) میں نے آپ سے کہا اب
وہ تین آدمی بھی چلے گئے اس وقت آپ لوٹے اور (حضرت
زینبؓ کے) حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں
تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کو معلوم نہیں ہوا کہ ابراہیم بن طہمان کی روایت کو کس نے وصل کیا البتہ امام مسلم نے اس کو جعفر بن مہر سے انہوں نے ابوعثمان سے نکالا ۱۲ منہ۔

وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ ۔

یہ آیت (سورۂ احزاب کی) پڑھ رہے تھے مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت تاک کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب تم بلائے جاؤ تو اندر آجاؤ پھر کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو ایسا کرنے سے[ع] پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے باہر جاؤ) اور اللہ حق بات میں نہیں شرماتا ابو عثمان (جعد بن دینار) کہتے تھے انسؓ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے[1]۔

بَابُ ۹۵ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا ۔

باب دلہن کے پہننے کے لیے کپڑا (زیور) وغیرہ مانگنا (عاریت لینا)

۱۴۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اپنی بہن اسماء بنت ابی بکرؓ سے ایک ہار مانگا تھا وہ رستے میں (سفر میں) گر گیا آپ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (اسید بن حضیر کو) ان لوگوں پر نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) بن وضو انہوں نے نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اس کا شکوہ کیا اس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر (حضرت عائشہؓ) سے کہنے لگے اللہ تم کو

[1] قاضی عیاض نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ زینبؓ کے ولیمہ میں تو آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا تھا جیسا دوسری روایت میں ہے پھر حلوہ لوگوں نے کیسا کھایا اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ کھانا بڑھ گیا تھا تو یہ روایت راوی کی غلطی ہے اس نے ایک قصہ کو دوسرے قصہ پر چسپاں کر دیا اور ممکن ہے کہ حلوا اسی وقت آیا ہو جب لوگ روٹی گوشت کھا رہے ہیں تو سب نے یہ حلوا بھی کھایا۔ قرطبی نے کہا شاید ایسا ہوا ہوگا کہ روٹی گوشت کھا کر کچھ لوگ چل دیئے ہوں گے صرف تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے ہوں گے جو باتوں میں لگ گئے تھے۔ اتنے میں انسؓ حلوا لے کر آئے ہوں گے تو آپ نے ان کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو حلوا بھی کھا کر سیر ہو کر چل دیے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے رہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ۔

[ع] یعنی خواہ مخواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہنے سے ۱۲ منہ۔

اللّٰہُ خَیْرًا فَوَاللّٰہِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ لَكِ مِنْہُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ بَرَکَۃً۔

جزائے خیر دے خدا کی قسم تمہارے اوپر جب کوئی آفت آئی تو اللہ نے اس کو تم پر سے دور کر دیا اور مزید براں یہ کہ مسلمانوں کے واسطے اور برکت بھلائی ہوئی[1]

بَابُ ۹۶ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَتٰی اَھْلَہٗ

باب مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ یَقُوْلُ حِیْنَ یَاْتِیْ اَھْلَہٗ بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَیْنَھُمَا فِیْ ذٰلِکَ اَوْ قُضِیَ وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا۔

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اگر کوئی تم میں سے اپنی عورت سے جب صحبت کرنے لگے اس وقت یہ دعا کرے یا اللہ مجھ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو (بیٹا بیٹی) تو ہم کو عنایت فرمائے اس سے شیطان کو الگ رکھ پھر ان دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اس کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا۔

بَابُ ۹۷ اَلْوَلِیْمَۃُ حَقٌّ۔

باب ولیمہ کی دعوت دولہا کو کرنا لازم ہے[2]

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔

اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آئے گی)

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض اَنَّہٗ کَانَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انسؓ بن مالکؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

---

[1] گو حدیث میں کپڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں کپڑے وغیرہ کا ذکر تھا وغیرہ میں زیور ظروف سب آ گئے تو حدیث باب کے مطابق ہو گئی اب یہ اشکال رہا کہ حضرت عائشہؓ اس وقت دلہن نہ تھیں تو پھر حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو حضرت عائشہؓ اس وقت دلہن نہ تھیں مگر جب عورت کو اپنے خاوند کے لیے زینت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دلہن کو بطریق اولیٰ درست ہوگا حافظ نے کہا اس باب کے زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو کتاب الہبہ میں گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے منگا بھیجتی ۱۲ منہ۔ [2] بعضے شافعیہ نے اس کو واجب کہا ہے اور اکثر علماء نے سنت کہا ہے اسی طرح ولیمہ کی دعوت قبول کرنا بھی سنت ہے طبرانی نے روایت کیا جو کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے اور نہ جائے تو اس نے نافرمانی کی بعضوں نے کہا ولیمہ کی دعوت فرض کفایہ ہے اور اہل ظاہر نے بھی اس کو واجب کہا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی ۱۲ منہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ۔

ابن عشر سنين مقدم رسول الله صلى
الله عليه وسلم المدينة فكان امهاتي
يواظبنني على خدمة النبي صلى الله
عليه وسلم فخدمته عشر سنين وتوفي
النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابن
عشرين سنة فكنت اعلم الناس بشان
الحجاب حين انزل وكان اول ما انزل في
مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب
ابنة جحش اصبح النبي صلى الله عليه وسلم
بها عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام
ثم خرجوا وبقي رهط منهم عند النبي
صلى الله عليه وسلم فاطالوا المكث
فقام النبي صلى الله عليه وسلم فخرج و
خرجت لكي يخرجوا فمشى النبي صلى
الله عليه وسلم ومشيت حتى جاء
عتبة حجرة عائشة ثم ظن انهم خرجوا
فرجع ورجعت معه حتى اذا دخل
على زينب فاذا هم جلوس لم يقوموا
فرجع النبي صلى الله عليه وسلم ورجعت
معه حتى اذا بلغ عتبة حجرة عائشة و
ظن انهم خرجوا فرجع ورجعت معه
فاذا هم قد خرجوا فضرب النبي صلى الله

میں تشریف لائے اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی میری ماں
بہنیں مجھ سے تاکید کرتی رہتی تھیں کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں رہا کر تو میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی
جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی میں
جیسے پردے کے حال سے واقف ہوں ویسا کوئی واقف نہیں
ہے کہ پردے کا حکم کب اترا اور کہاں اترا پہلے پہل پردے کا حکم
اس وقت اترا جب آپ حضرت زینبؓ سے صحبت کر رہے تھے
رات کو آپ نے حضرت زینبؓ سے صحبت کی صبح کو آپ دولہا
(نوشاہ) تھے آپ نے لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھانے کے لیے
بلا بھیجا انہوں نے کھایا اور چل دیے چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہے اور بڑی دیر تک بیٹھے
رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجبور ہو کر اس خیال سے کہ اب تو
یہ لوگ جائیں گے خود اٹھ کھڑے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں
بھی آپ کے ساتھ ہی نکلا آپ تھوڑی دور چلے میں بھی چلا آپ حضرت
عائشہؓ کے حجرے تک تشریف لے گئے اس وقت آپ نے یہ خیال
کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اور یہ خیال کر کے لوٹے میں بھی آپ
کے ساتھ لوٹا جب اندر آئے حضرت زینبؓ کے پاس دیکھا تو وہ ابھی
تک بیٹھے ہوئے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے یا اللہ خیر یہ نقشہ
دیکھ کر پھر آپ لوٹ گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا یہاں تک کہ جب
آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر پہنچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ
چلے گئے ہوں گے تو آپ لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا پھر جو دیکھا تو
وہ لوگ چل دیے تھے[1] اس وقت آپ آئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ

[1] سبحان اللہ آپ کی مروت اور شرم آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اب برخاست کرو دوسری روایت میں ہے کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو جب تک وہ ہاتھ آپ کا نہ چھوڑ دیتا آپ نہ چھوڑتے کوئی اور شخص ہوتا تو صاف کہہ دیتا اجی حضرت کیا گھر کے قبالے لے کر جائیے گا اور تعجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے جب بھی وہ نہ سمجھے کہ یہ اشارہ ہے برخاست کرنے کا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِي وَبِنَى بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

ڈال لیا اور قرآن میں پردے کا حکم اترا۔

بَابُ ۹۸ الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

باب ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رض قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف سے یہ پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تھا تو مہر میں کیا دیا تھا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا اور حمید نے اسی سند سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اترے عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ربیع انصاری پاس اترے آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن کو سعد کا بھائی بنا دیا تھا سعد ان سے کہنے لگا بھائی میں اپنا آدھوں آدھ مال تم کو دے دیتا ہوں اور میری دو جوروئیں ہیں ایک کو میں چھوڑ دیتا ہوں[1] عبدالرحمٰن نے کہا[2] اللہ تمہارے مال اور تمہاری جوروؤں میں اور زیادہ برکت دے[3] پھر عبدالرحمٰن بازار میں گئے وہاں بیچ کھوچ کی اور کچھ پنیر کچھ گھی فائدے میں کمایا اسی طرح سوداگری کرتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اس وقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی[4]

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا

---

[1] یعنی تم اس سے نکاح کر لو ۱۲ منہ۔

[2] نہیں بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ۔

[3] یعنی میں ہاتھ پاؤں رکھتا ہوں محنت کر کے کماؤں گا۔ ذرا بازار تو بتلا دو ۱۲ منہ

[4] سبحان اللہ سعد بن ربیع کی اہلیت اور لیاقت اور عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمت اور جوانمردی دونوں قابل آفریں ہیں حافظؒ نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف پر آنحضرتؐ نے زردی کا نشان دیکھا ان سے پوچھا تب انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے اور اس حدیث سے دولہا کو زردی لگے ہوئے باہر نکلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ زعفران کیسر مہندی وغیرہ دولہا دلہن لگا سکتے ہیں اور اس سے وہ عموم خاص کیا گیا ہے کہ مردوں کو زعفران لگانا منع ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا جیسا ام المومنین زینبؓ کا کیا ایک بکری کاٹی لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا[1]۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی یہی ان کا مہر مقرر کیا اور کھجور پنیر یا آٹے یا ستو کا ملیدہ بنا کر ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے بیان بن بشر سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی سے جو نئی دلہن تھیں یعنی حضرت زینبؓ سے صحبت کی مجھ کو لوگوں کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو بلایا۔

بَابٌ ۹۹ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ۔

باب کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا کسی میں کم۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انسؓ کے سامنے حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر آیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا ولیمہ کسی بی بی کا کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ نے حضرت زینب کا نکاح کیا (پوری) ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

بَابٌ ۱۰۰ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن صفیہؓ سے انہوں نے اپنی والدہ

[1] بعضے لوگوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ ولیمہ کی حد اکثر سے اکثر ایک بکری ہے اور صحیح یہ ہے کہ ولیمہ کے اکثر کی کوئی حد نہیں جتنا کھانا چاہے اتنا پکوائے قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۲ منہ۔

صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ۔

بَابُ حَقِّ اِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ اَوْلَمَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوَهٗ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَ

صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی بی بیوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا[1]

باب ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب[2] ہے اور سات دن تک (شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت کرتے رہنا جائز[3] ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کی دعوت کے لیے) ایک یا دو دن کچھ معین نہیں کیا[4]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور شریک ہو[5]۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں ابووائل سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ظلم سے کہیں قید ہو

---

[1] یعنی سوا سیر یا دو سیر جو کا آٹا پکایا طبرانی نے نکالا کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کا ولیمہ کیا اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو کر کے اس سے دو مد جو کے لیے سبحان اللہ ہمارے سرداروں نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی ہے کہ شادی میں دو مد جو بھی ان کو مشکل سے ملے اپنی زرہ گرو کر کے لیے پھر ہم کیوں تکلیف اور تنگی سے گھبرائیں غریبی کی تنگی اور تکلیف پیغمبروں اور اولیاء کی میراث ہے مبارک ہیں وہ لوگ جن کو یہ نعمت حاصل ہو اور وہ صبر اور شکر کریں ۱۲ منہ [2] ولیمہ وہ دعوت جو شادی بیاہ میں کی جاتی ہے شافعی نے کہا ولیمہ ہر ایک دعوت کو کہیں گے جو کسی خوشی کی تقریب میں کی جائے جیسے نکاح ختنہ عقیقہ وغیرہ ابن عبدالبر اور نووی نے کہا کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور اس پر اتفاق نقل کیا حافظ نے کہا کہ اس پر اعتراض ہے کیوں کہ وجوب پر اتفاق نہیں ہے البتہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ اس کا وجوب بلکہ فرض عین ہونا منقول ہے یہاں تک کہ نماز کی جماعت اس کی وجہ سے ترک کر سکتے ہیں علماء نے کہا ہے یہ وجوب اس وقت ہے جب خاص دعوت ہو تو اس کا قبول کرنا فرض کفایہ ہوگا اور یہ بھی ضرور ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو جیسے فواحش رنڈیوں کا رقص و سرود وغیرہ ورنہ قبول کرنا لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] ابن ابی شیبہ نے حفصہ بنت سیرین سے نکالا کہ میرے باپ نے جب نکاح کیا تو سات دن تک آنحضرت کے اصحاب کو دعوت دی ایک روایت میں ہے کہ آٹھ دن تک اور ترمذی اور طبرانی وغیرہ نے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہ سے جو نکالا کہ ولیمہ کی دعوت پہلے دن ضرور ہے اور دوسرے دن جائز اور تیسرے دن ریا اور ناموری ہے اس کی سند ضعیف ہے لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث کے مطابق یہ کہا ہے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے اور دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں لیکن سنت ہے بعضوں نے دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب کہا ہے بعضوں نے کہا کراہت اس صورت میں ہے جب دوسرے یا تیسرے دن انہی لوگوں کو بلائے جن کو پہلے دن بلایا تھا اگر ہر روز نئے نئے آدمیوں کو بلائے تو جتنے دن تک چاہے دعوت کر سکتا ہے ۱۲ منہ [4] تو جتنے دن تک چاہے کرے امام بخاری اور مالکیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [5] اس میں کوئی قید نہیں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک عام ہے ۱۲ منہ۔

عُوْدُوا الْمَرِيْضَ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ تَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَشْعَثَ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ وَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ۔

اس کو چھڑاؤ اور دعوت قبول کرو اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے کہا معاویہ بن سوید سے انہوں نے کہا براء بن عازبؓ (صحابی) کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپ نے ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ کا اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم پوری کرنے کا[1] اور عام طور سے سب کو جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنے کا دعوت قبول کرنے کا اور آپ نے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی سونے کے برتن استعمال کرنے سے[2] اور ریشمی زین پوشوں سے اور قسی اور استبرق اور دیباج کے پہننے سے یہ سب ریشمی کپڑے ہیں[3]۔ ابوعوانہ اور شیبانی نے ابوالاحوص کی متابعت کی افشاء سلام میں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل ابن سعد سے انہوں نے کہا ابواسید ساعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی ان کی جورو ام اسید سلامہ بنت وہب جو دلہن تھی وہی خود کام کاج کرتی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت میں کیا پلایا تھا اس نے رات کو تھوڑی کھجوریں پانی میں بھگو رکھی تھیں صبح کو جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی آپ کو پلایا[4]۔

---

[1] یعنی اگر اپنا بھائی مسلمان تجھ سے کسی امر کی درخواست کرے اور اس پر قسم کھائے کہ تو اس کام کو ضرور کرے گا تو اس کی قسم سچی کرنا یہ اسی حال میں ہے جب وہ کام خلاف شرع اور معصیت نہ ہو ۱۲ منہ [2] یعنی ان میں کھانے پینے سے ۱۲ منہ [3] یہ سب چھ باتیں ہوئیں ساتویں بات اس روایت میں رہ گئی ہے دوسری روایت میں جو انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گی ساتویں بات یعنی خالص ریشمی کپڑا پہننے سے مذکور ہے ۱۲ منہ۔ [4] یعنی کھجوروں کا شربت ۱۲ منہ [5] شادی میں اب تک لوگوں کو شربت پلاتے ہیں اس کی اصل یہی حدیث ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بَابٌ ۱۲۰ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا برا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جائیں اور محتاج لوگوں کو نہ کھلایا جائے[2] اور جو شخص دعوت میں بلا عذر شریک نہ ہو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بَابٌ ۱۳۰ مَنْ اَجَابَ اِلٰى كُرَاعٍ

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

باب اگر دعوت میں بکری کا کھر ہو جب بھی جانا چاہیے[3]

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مجھ کو کوئی بکری کے کھر کھانے

[1] کیوں کہ وہ مسلمانوں میں میل جول رکھنا نہیں چاہتا جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے ہدیہ اور دعوت سے میل جول اتفاق پیدا ہوتا ہے اور دنیا اور دین کی بھلائیاں اتفاق اور میل جول پر منحصر ہیں جن لوگوں نے فقیری اور درویشی کے یہ معنے سمجھے ہیں کہ ایک گوشے میں تن تنہا بیٹھ رہنا نہ کسی کی شادی نہ کسی کی غمی میں جانا نہ جمعہ اور جماعت میں حاضر ہونا انہوں نے غلطی کی ہے ایسی فقیری کس کام کی جو سنت جو بڑی فقیری اور درویشی یہ ہے کہ شریعت محمدی پر چلے اور اللہ کے سوا کسی سے دل نہ لگائے ۱۲ منہ [2] ابن مسعودؓ نے کہا ایسے ولیمہ میں جس میں صرف مالداروں کی دعوت ہو اور محتاجوں کو نہ آنے دیں ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ اس میں شریک نہ ہوں ابن بطال نے کہا اگر مالداروں کو الگ اور محتاجوں کو الگ کھلائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں طیبی نے کہا یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ ولیمہ کی دعوت میں مالداروں کو تو بلاتے لیکن محتاجوں کو نہ آنے دیتے ہمارے زمانہ میں بہت سے نام کے مسلمان اب بھی شادی بیاہ کی دعوتوں میں بڑے آدمیوں کی دعوت کرتے ہیں بیچارے غریبوں کو آنے تک نہیں دیتے ایسی دعوت کا قبول کرنا ضرور نہیں جب ولیمہ کی دعوت میں جو دنیا کی خوشی سے کی جاتی ہے یہ حکم ہو کہ محتاجوں کو بھی بلایا جائے تو ان دعوتوں میں جو محض خدا کی خوشی اور ایصال ثواب کے لیے کی جاتی ہیں صرف مالداروں کو کھلانا اور محتاجوں کو محروم رکھنا کس قدر مذموم ہوگا اللہ تعالیٰ جاہلوں اور مشرکوں کی رسموں سے بچائے اور سے یہ قول تم جو میت کو ثواب پہنچانا چاہتے ہو تو سب سے پہلے محتاجوں کو کھلاؤ اور عمدہ عمدہ کھانے ان کو کھلاؤ ان کی خوب خاطر داری کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مہمان ہیں تم نرے دنیا کے کتوں کو کھلا کر ثواب کی امید رکھتے ہو ثواب تو کجا اور عذاب کا ڈر ہے ایسے کھانا کھلانے سے بیچارہ میت اور غصے ہوگا تم کو گالیاں کوسنے لگیگا اگر محتاجوں کو کھلاتے تو شاید اس کو کچھ فائدہ ہوتا نیاز ہو یا نذر ہو جب اللہ کے نام پکر و اسی کی تعظیم مدنظر رکھو ثواب پہنچانے میں تم کو اختیار ہے جس کی روح کو چاہو اس کا ثواب بخش کر تم نیاز یا جہاں کہ عبادت ہے خدا کے سوا اور کسی کی کروگے تو کھانا بھی حرام اور مردار ہو جاتے گا اور تم ایسے گنہگار اور مشرک ہو گے اگر نیاز نذر سے اسکی تعظیم مقصود ہے اور تم نیاز اور نذر کو جو دوسروں کی نیاز نذر کہتے ہو اس کے معنی تحفہ یا ہدیہ کے رکھتے ہو تو خیر کھانا تو حرام نہ ہوگا نہ تم مشرک ہوگے مگر ایسا لفظ کہنا ہی کیا ضرور ہے جس میں سے شرک کی بو نکلے یوں کہو اللہ کی نیاز یا اللہ کی نذر اور ثواب بروح فلاں ۱۲ منہ۔

دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

بَابٌ ۱۰۴ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَابٌ ۱۰۵ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ

دے جب بھی جاؤں اور اگر کوئی بکری کا کھر مجھ کو تحفہ بھیجے تو بھی میں قبول کر لوں[1]

باب ہر ایک دعوت قبول کرنا[2] شادی کی ہو یا کسی اور بات کی[3]

ہم سے علی بن عبداللہ بن ابراہیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج ابن محمد اعور نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ولیمہ کی دعوت میں جب تم بلائے جاؤ تو اس کو قبول کرو نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا یہ قاعدہ تھا ہر دعوت میں جاتے شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی گو روزہ دار ہوتے[4]

باب عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا۔

ہم سے عبدالرحمٰن ابن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کے)

---

[1] کیسا ہی کم حصہ ہو لے وں کسی مسلمان کی دل شکنی نہ کر دں یہی پیغمبری کے اخلاق ہیں غریبوں کی دعوت میں نہ جانا یا غریبوں کا حصہ قبول نہ کرنا فرعونیت ہے فرعونیت اور نخوت سے بچاتے رکھے یہ فرعونیت کرنے والے اللہ کے نزدیک ایک مچھر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۱۲ منہ۔

[2] زرکشی نے کہا ولیمہ کی دعوت آٹھ دعوتیں ہیں اعذار یعنی ختنہ کی عقیقہ خرس یعنی سلامتی کے ساتھ زچگی کی نقیعہ مسافر کی خیریت کے ساتھ آنے پر وکیرہ ہے مکان کی تیاری یا سکونت پر وضیمہ غمی کا کھانا مادبہ یعنی دعوت احباب جو بلا سبب ہو حذاق بچے کے ہوشیار ہونے یا قرآن کے ختم کرنے پر تسمیہ خوانی کی دعوت کا عتیرہ رجب کی دعوت ۱۲ منہ

[3] یہی قول ہے بعض شافعیہ اور حنابلہ اور اصحاب حدیث کا اور حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں شافعی نے کہا اگر دوسری دعوت میں نہ جائے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گنہگار ہوگا اگر روزہ دار ہو لیکن نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنے والے کو اس کا نہ کھانا ناگوار گزرے تو روزہ کھول ڈالنا افضل ہے ورنہ روزہ نہ کھولے لیکن دعوت میں جاتے شریک ہو بعضوں نے کہا ہر حال میں کھول ڈالنا افضل ہے ۱۲ منہ۔

[4] مسلم کی روایت میں یوں ہے جب کوئی تم سے کھانے کے لیے بلایا جائے تو جائے اگر روزہ نہ ہو تو کھائے ورنہ برکت کی دعا دے امام بیہقی نے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص بولا میں روزہ دار ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا واہ تیرا بھائی تو تیرے لیے تکلیف اٹھائے اور کھانا تیار کرے اور تو روزہ کا بہانہ کرے روزہ کھول ڈال پھر قضا رکھ لے اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ ۔

عورتوں اور بچوں کو دیکھا وہ ایک شادی میں سے لوٹے آرہے تھے آپ خوشی کے مارے جلدی سے کھڑے ہو گئے فرمایا یا اللہ تو گواہ رہ تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو[1]

بَابٌ هَلْ يَرْجِعُ اِذَا رَاٰى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ ۔ وَرَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ صُوْرَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاٰى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ ۔

باب اگر دعوت میں جاکر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے[2] اور عبداللہ بن مسعودؓ نے دعوت کے گھر میں تصویر دیکھی تو لوٹ آئے کھانا نہ کھایا[3] اور عبداللہ بن عمرؓ نے ابوایوبؓ انصاری کو دعوت دی[4] تو ابوایوبؓ ان کے گھر پر گئے انہوں نے دیکھا دیوار پر پردہ پڑا ہے[5] ابن عمرؓ کہنے لگے عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا[6] ابوایوبؓ نے کہا مجھے تو ڈر تھا کہ کوئی ایسا کام کرے گا مگر تم سے یہ ڈر نہ تھا[7] میں تو قسم خدا کی تمہارا کھانا نہیں کھانے کا یہ کہہ کر ابوایوبؓ لوٹ گئے کھانا تک نہیں کھایا[9]

---

[1] کیونکہ انصار لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے انصار کا احسان مسلمانوں پر قیامت تک باقی رہے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتیں بھی اگر دعوت میں بلائی جائیں تو ان کو بھی جانا واجب یا مستحب ہے قسطلانی نے کہا بشرطیکہ فتنہ کا یا غیر محرم سے خلوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور عورت کو دعوت میں جانے کے لیے خاوند یا اپنے ولی سے اجازت لینا ضرور ہے ۱۲ منہ۔

[2] ابن بطال نے کہا جس دعوت میں حرام کام ہوتا ہو تو اگر اس کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کر دے ورنہ لوٹ کر چلا آئے کھانا نہ کھائے اگر مکروہ کام ہو جیسے دیواروں پر کپڑے کے غلاف چڑھے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ لوٹ آئے اگر بیٹھ جائے اور اگر کھانا کھا لے تو بھی جائز ہے کیوں کہ آنحضرتؐ کے کئی صحابہؓ ایسے گھر میں گئے اور دعوت کھائی لیکن ابوایوب نہ بیٹھے اور چلے آئے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شخص لوگوں کا مقتدا پیشوا ہو تو نہ بیٹھے چلا آئے ورنہ صبر کرے اور کھانا کھا لے اور طبرانی نے مرفوعاً نکالا کہ آنحضرتؐ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا مثلاً وہاں لوگ شراب پیتے ہوں یا فاحشہ عورتوں کا ناچ رنگ ہو تب تو نہ جانا چاہیے اب جس مکان میں تصویریں لگی ہوئی ہوں اس میں جانا حرام ہے یا مکروہ اس میں دو قول ہیں یہ انہی تصویروں میں ہے جو حرام ہیں لیکن اگر فرش پر یا تکیہ پر تصویریں ہوں یا پیالہ یا رکابی پر تو وہاں جانا جائز ہے ۱۲ منہ۔

[3] حافظ نے کہا بعضے نسخوں میں ابومسعود ہے یعنی عقبہ بن عمرو انصاری ان کے اثر کو امام بیہقی نے وصل کیا لیکن ابن مسعودؓ کا اثر مجھ کو نہیں ملا [4] اپنے بیٹے سالم کی شادی میں ۱۲ منہ [5] اس کو امام احمدؒ نے کتاب الورع میں اور مسدد نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے مسدد کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [6] ابوایوب نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ فعل خلاف شرع ہے یعنی دیوار اینٹ مٹی کو کپڑا اوڑھانا ۱۲ منہ [7] انہوں نے کسی طرح نہ مانا دیوار کو کپڑے سے منڈھا ۱۲ منہ [8] کیونکہ تم نہایت متبع سنت تھے اور بیٹے کس کے حضرت عمرؓ کے تو تم کو عورتیں کیسے مجبور کر سکتی تھیں ان کو ڈانٹنا اور اس کام سے باز رکھنا لازم تھا ۱۲ منہ۔

[9] سبحان اللہ صحابہؓ کا ورع اور تقوی دیوار پر کپڑا ڈالنا صد درجہ یہ ہے کہ مکروہ ہوگا یا حرام مگر ابوایوبؓ نے ایسے مکان میں بیٹھنا اور کھانا کھانا ہی گوارا نہ کیا جہاں ایک فعل مکروہ یا حرام کیا گیا تھا قسطلانی نے کہا جمہور شافعیہ اس کی کراہت کے قائل ہیں کیوں کہ اگر حرام ہوتا تو دوسرے صحابہؓ بھی وہاں نہ بیٹھتے نہ کھانا کھاتے اور ممکن ہے کہ ابوایوبؓ اس کو حرام سمجھتے ہوں اور دوسرے صحابہ مباح جانتے ہوں مترجم کہتا ہے اگر ابوایوب انصاری اس زمانہ کے بدعات کو دیکھتے تو یقیناً نہ ایسے بدعتیوں سے ملتے نہ ان کا کھانا کھاتے اب تو سارے مکان کو چھت سے لے کر دیواروں تک کپڑے سے منڈھتے ہیں اس پر نقش و نگار کرتے ہیں قبروں پر چادریں وہ بھی کار چوبی عمدہ عمدہ ڈالتے ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ سے انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں بنی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گدے کو گھر کے اندر دیکھا تو آپ دروازے ہی پر کھڑے رہ گئے اندر تشریف نہیں لائے میں آپ کے چہرے پر ناراضگی پہچان گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہے تو میں اس سے اللہ اور اس کے رسولؐ کے آگے توبہ کرتی ہوں خطا معاف کیجیے آپ نے فرمایا یہ گدا کیسا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو آپ ہی کے لیے خریدا ہے آپ اس پر بیٹھیں یا اس پر تکیہ لگائیں آپ نے فرمایا جن لوگوں نے اس پر یہ مورتیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جو مورتیں تم نے بنائیں تھیں ان میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

بَابُ ١٠٧ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ۔

باب شادی میں عورت مردوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا جب ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی کھانا بھی ام اسید ان کی دلہن نے پکایا اور مردوں کے سامنے بھی انہی نے چنا اور رات کو انہوں نے کیا کیا تھا تھوڑی سی کھجوریں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور بیچارے زندہ مسلمان سردی کھاتے پھرتے ہیں ان کو کوئی ایک دتر کپڑے کا ٹکڑا بھی نہیں دیتا مگر دجالا شاہ کے قبر پر صبح کا اجالا ہوتے ہی کمخواب کی نئی چادر چڑھائی جاتی ہے اس پر مٹھائی کی ٹوکری اور صندل سے ان کی قبر لیپی جاتی ہے ادجالا شاہ کو تو ایک بزرگ سمجھ کر ایسا کرتے ہیں مگر عموماً یہ رواج کر لیا ہے کہ رسم کو ہر ایک کی قبر پر چادر چڑھاتے ہیں پھول ڈالتے ہیں مولود خوانوں کی جاتیں آتی ہیں جو چلا چلا کر مردے کا ناک میں دم کرتی ہیں رات کو وہاں چراغ جلائے جاتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کے جنازے پر شامیانہ تانتے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صاحب کا شجرہ بھی اسی میں رکھ دیتے ہیں کہ شاید فرشتے پیر صاحب کی خاطر سے عذاب نہ کریں معاذاللہ اگر ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان باتوں کو دیکھتے تو کس قدر ناراض ہوتے مجھے یقین ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۱۲ منہ۔

مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ۔

بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْقَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ

ایک کٹورے میں بھگودی تھیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی شربت تحفہ کے طور پر یا خاص آپ کو پلایا۔[۱]

باب کھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی ان کی جورو ام اسید جو دلہن تھیں اس دن سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر رہی تھیں یہ دلہن کہتی تھیں یا سہل کہتے تھے تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا میں نے رات کو تھوڑی سی کھجوریں آپ کے لیے ایک کٹورے میں بھگو رکھی تھیں۔

باب عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا اور آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ عورت پسلی کی طرح ہے اس کے مزاج میں پیدائش سے کجی اور ٹیڑھا پن ہے (یہ حدیث آگے آتی ہے)

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح ٹیڑھی پیدا ہوئی ہے اگر تو اس کو ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی اور جو اس سے کام لے تو

---

[۱] سبحان اللہ عرب کی دلہنیں ایسی ہوتی ہیں کہ سارے دعوت والوں کا کھانا بھی خود پکایا اور خود ہی سب کو کھلایا بھی۔ ۱۲ منہ۔

[۲] دوسری حدیث میں ہے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بھلے ہیں یعنی ان سے نرمی اور محبت کے ساتھ بسر کرتے ہیں عورتوں سے سختی کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے آپ اپنی بی بیوں سے بہت خوش اخلاقی سے گذر کرتے حتیٰ کہ بعض وقت یہ بی بیاں آپ سے زبان درازی بھی کرتیں جیسے اوپر گذر چکا برخلاف اس کے حضرت عمرؓ سے عورتیں بہت ڈرتی رہتیں کیونکہ ان کے مزاج میں سختی اور جلالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلقِ مجسم اور ہنس مکھ اور نرم دل تھے سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

فائدہ اٹھاتا رہے گا گو وہ ٹیڑھی رہے[1]

بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔

باب عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی آنحضرتؐ نے وصیت کی ہے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار شجعی سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پہ ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیوں کہ عورتوں کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے[2] اور پسلی اوپر ہی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے[3] اگر تو اس کو ایک دم سے سیدھا کرنا چاہے تو اس کو توڑ ڈالے یہی ہوگا وہ سیدھی نہ ہوگی اور اگر رہنے دے تو خیر ٹیڑھی رہ کر رہے گی تو سہی میں تم کو وصیت کرتا ہوں عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا[4]۔

---

[1] اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کئے رہ بھلے آدمی کی نشانی یہی ہے کہ اپنی عورت کے ساتھ نرمی اور آسانی سے گذارہ کرے اگر کسی وقت نادانی سے وہ ٹیڑھا پن یا زبان درازی کرے تو چشم پوشی کرے آہستہ آہستہ سمجھانے سے ممکن ہے کہ وہ سیدھی ہو جائے راہ پر آجائے لیکن ایک دم اس کو سیدھا کرنا یہ ممکن نہیں ہاں توڑ ڈالو یعنی طلاق دے دو دہتا بتاؤ یہ اور بات ہے ۱۲ منہ۔

[2] حضرت آدمؑ کی پسلی سے حضرت حوا پیدا ہوئی تھیں ۱۲ منہ [3] اسی طرح عورت بھی اوپر کی طرف سے یعنی زبان سے ٹیڑھی ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

[4] قسطلانی نے کہا یعنی ان کی زبان درازی اور سخت گوئی پر صبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرتؐ کی پیروی ہے عورتیں اس سے بہت خوش ہوتی ہیں کہ خاوند ان سے اختلاط اور ہنسی کھیل کرتا ہے آنحضرتؐ اپنی بی بیوں سے مزاح کرتے حضرت عائشہؓ سے فرمایا یہ گڑیوں کے پر کیسے انہوں نے کہا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تھے آپ ہنس دیے اسی طرح حضرت عائشہؓ کے ساتھ شرط کر کے دوڑتے ایک بار حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں پھر ایک بار وہ پیچھے رہ گئیں آپ نے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہو گیا سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رتبہ جامعیت کا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو دیا تھا کسی کے لیے حاصل نہیں ہوا دین اور دنیا دونوں کو آپ نے سنبھالا ایک ہاتھ میں آخرت ایک ہاتھ میں دنیا نو بی بیاں بال بچے کنبے والے ان سب کی خبر گیری ہر ایک کی دلجوئی تشفی پھر راتوں کو عبادت دن کو روزے جہاد کی تیاری فوج اور سامان کی تیاری مسلمانوں کی اور اسلام کی ترقی کی فکر اور تدبیر اتنے بہت سے کام وہ بھی اس طرح حسن تدبیر اور انتظام کے ساتھ بتلائیے کس فقیر یا درویش یا حکیم نے کیے ہیں اگر آپ کا کوئی معجزہ ہم نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو آپ کی زندگی کے حالات تو ہم تک پہونچ گئے ہیں ان میں غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ کے تمام بندوں میں ایک بڑے ممتاز بندے تھے جن کے جوڑ کا کوئی نہیں ملتا اور آپ کی نبوت اور خاتم الانبیاء ہونے کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے فقیروں اور درویشوں میں جو کامل سے کامل گزرے ہیں انہوں نے اس کے عشر عشیر کام نہیں کیے جو آنحضرتؐ نے کیے ہیں ایک گوشے میں لنگوٹا باندھ کر بیٹھ رہنا نہ جورو نہ جاتا نہ رشتہ نہ ناتا یہ بہت سہل ہے مگر بی بیاں بال (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرتؐ کی زندگی میں عورتوں سے زیادہ باتیں اور ان سے بے تکلفی کرنے میں ذرا ڈرتے رہتے اس خیال سے کہ کہیں کوئی بے اعتدالی ہو جائے اور ہمارے باب میں قرآن اترے جو ہمارا عیب کھول دے جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی تو ہم دل کھول کر باتیں کرنے لگے خوب بے تکلفی کرنے لگے۔

بَابٌ ۱۱۱ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ تحریم میں یہ فرمانا اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ حکومت رکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کی رعیت کی اس سے پوچھ[1] ہوتی ہے بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہو گی اور ہر ایک آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے ان کی پوچھ ہو گی عورت اپنے خاوند کے مال کی حاکم محافظ ہے اس سے اس کی پوچھ[2] ہو گی اسی طرح غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی پوچھ ہو گی غرض تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کی بازپرس ہونا ہے[3]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) بچے کنبے والے سب کو کر سب کی خبرگیری رکھنا بلکہ عام تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح اور درستی کی فکر اور تدبیر کرنا مخالفین کی ایذاؤں پر صبر کرنا لڑائیوں میں اپنی ذات سے جانا زخمی ہونا مصیبتیں اٹھانا یہ ہمارے پیغمبر صلعم ہی کا دل اور جگرہ تھا دوسرے فقیر اور درویش آپ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا) [1] کہ اپنی رعیت سے کیسا سلوک کیا ۱۲ منہ [2] کہ خاوند کا مال بیجا تو نہیں اڑایا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کی بازپرس ہو گی تو آدمی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا ان کو برے کاموں سے باز رکھنا ضرور ہے ورنہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے کرتوت کی وجہ سے دوزخ میں پڑیں گے اور اس کو بھی عذاب ہو گا کہ تو نے اپنے گھر والوں پر جن پہ تیرا زور چلتا تھا کیوں نہیں نصیحت کی کہ آج وہ دوزخ کے عذاب سے بچے رہتے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۱۲ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ
امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا
يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ
غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى
وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ
زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ
أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ
عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ
زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ

باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا[1]

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے بیان کیا
دونوں نے کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن
عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے
انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا گیارہ
عورتیں ایک جگہ بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ قول قرار کیا کہ اپنے
اپنے خاوندوں کا سچا سچا حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں[2] پہلی
عورت نام نامعلوم بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے
ونٹ کا گوشت یا دبلا گوشت اونٹ کا وہ بھی ایک پہاڑ کی چوٹی پر رکھا
ہوا نہ تو رستہ صاف کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو لے آویں اور نہ وہ
گوشت ہی ایسا موٹا تازہ جس کے لانے کے لیے کوئی چڑھنے کی تکلیف
گوارا کرے[3] دوسری عورت عمرہ بنت تمیمی کہنے لگی میں اپنے خاوند کا
حال بیان کروں تو کہاں تک کروں[4] میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر
سکوں گی[5] اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے گن عیب
سب بیان کر سکتی ہوں تیسری عورت[6] کہنے لگی میرا خاوند کیا ہے ایک

---

[1] اس باب میں امام بخاریؒ نے ام زرع کی حدیث بیان کی جو تمام حدیثوں میں مشکل ہے لوگوں کا امتحان جو حدیث جاننے کا دعویٰ کریں اس حدیث سے لیتے ہیں اور گو وہ اس سند میں جو امام بخاری نے بیان کی مرفوع نہیں ہے مگر اس کے اخیر میں یہ فقرہ کہ عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابو زرع تھا ام زرع کے لیے مرفوع ہے اور اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے کہ جورو کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا اس کو کھانے کپڑے تمام ضروریات سے آسودہ رکھنا سنت ہے طبرانی نے اس حدیث کو [illegible] عباد کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے لیے اس پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ابوزرع کون تھا تب آنحضرت نے یہ گیارہ عورتوں کی نقل بیان کی ۱۲ منہ۔

[2] ایک روایت میں ہے کہ یہ عورتیں یمن کے ملک میں ایک خاندان کی تھیں دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ سے کچھ گفتگو ہوئی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا حمیرا تو میری بیٹی کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور میں اور تو ابوزرع اور ام زرع کی طرح ہیں ہیثم کی روایت میں ہے کہ یہ عورتیں مکہ میں تھیں ابن حزم نے روایت کیا کہ وہ خثعم قبیلہ کی تھیں نسائی نے نکالا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اپنے باپ کے مال و دولت پر فخر کیا کہ ان کے جاہلیت کے زمانہ میں دس لاکھ اوقیہ تھے آپؐ نے فرمایا عائشہؓ چپ رہ میں تیرے لیے ایسا ہوا جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے ۱۲ منہ۔

[3] مطلب یہ ہے کہ اس کا خاوند ایک تو بخیل ہے جس سے کچھ فائدے کی توقع نہیں دوسرے طرہ یہ ہے کہ بدخلق اور بدخو بھی ہے ۱۲ منہ۔

[4] اس میں اتنے عیب ہیں ۱۲ منہ [5] یا میں ڈرتی ہوں کہیں میرے خاوند کو خبر نہ ہو جائے وہ طلاق دیدے اور میں اس کو چھوڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ۔

[6] حی بنت کعب یمانی ۱۲ منہ

وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ. قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ

تاڑ کا تاڑ لنبا اگر کچھ کہتی ہوں[1] تو طلاق رکھا ہوا ہے اگر خاموش رہوں تو ادھر لٹکی رہوں[2] چوتھی عورت[3] کہنے لگی خدا کے فضل سے میرا خاوند تو ایسا بے شرم ہے جیسے ملک تہامہ حجاز کی رات معتدل نہ گرمی نہ سردی نہ ڈر نہ غم پانچویں کبشہ کہنے لگی میرا خاوند تو گھر میں آتے ہی[4] ایک چیتا بنے گھر کے باہر شیر بہادر گھر میں جو چیز چھوڑ گیا اس کو پوچھتا ہی نہیں[5] چھٹی عورت (ہند) کہنے لگی میرا خاوند (کمبخت) تو ایسا پیٹو ہو کہ (زدہ) ہے کھانے بیٹھے تو سارا کھانا سمیٹ جائے پینے لگے تو ایک قطرہ گلاس میں نہ چھوڑے سب اڑا جائے سوتا ہے تو جوانا مرگ الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کبھی میرا دکھ درد جھوٹوں بھی نہیں پوچھتا[6] ساتویں عورت[7] کہنے لگی میرا خاوند تو کمبخت جاہل کندہ ناتراش یا سست ہے نامردا صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے[8] دنیا میں جتنے عیب ایک ایک کر کے لوگوں میں ہیں وہ سب اس کی ذات نحوست آیات میں جمع ہیں[9] سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کرے[10] آٹھویں عورت یاسر بنت اوس کہنے لگی میرا خاوند تو چھو[11] تو جیسے خرگوش کو چھوا خوشبو سونگھو تو جیسے زعفران[12] کی خوشبو[13] نویں عورت نام نامعلوم کہنے لگی میرے خاوند کا گھر اونچا اور بلند[14] پرتلہ بھی لنبا[15] اکھا اس کے پاس ڈھیر کے ڈھیر[16] لوگ جہاں

---

۱ اس کے عیب بیان کروں ۲ نہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کر لوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ ملتا ہے ۱۲ منہ ۳ عہد بنت ابی ہردمعہ ۱۲ منہ ۴ آیا کہ سو رہا اس کو گھر گرستی سے مطلب ہی نہیں یا آتے ہی مجھ پر چڑھ بیٹھتا ہے نہ گلہ نہ کلام نہ بوس و کنار ۱۲ منہ ۵ کہ وہ کہاں گئی ایسا بے پرواہ ہے ایک روایت میں ہے اتنا زیادہ ہے ولا یرفع الیوم لغد یعنے جو مال آج کا یا اس کو کل کے لیے نہیں اٹھا سکھتا یعنے بہت سخی داتا ہے ۱۲ منہ ۶ یعنے کھانے کو تو کھا جاتے سیر دس بارہ اور عورت کا مطلب پورا کرنے میں تنہا بیچارہ مطلب یہ ہے کہ پرخوار اور اس پر بے شہوت عرب کے ملک میں یہ بڑا عیب گنا جاتا ہے کہ مرد کھاتے تو بہت پر اپنی عورت سے صحبت کرنے میں سست ہو حقیقت میں عورتیں ایسے مرد کو بالکل ناپسند کرتی ہیں عورتوں کو تو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ خاوند کی صورت شکل سے چنداں غرض نہیں ہوتی ان کو یہ بہت پسند آتا ہے کہ خاوند چست چالاک بہادر جری بہت شہوت والا ہو اور اپنی عورت سے رات دن ہنسی کھیل اختلاط بوس و کنار مزے مزے کی باتیں اس کے بعد جماع کرتا رہے ۱۲ منہ ۷ حبی بنت علقمہ ۱۲ منہ ۸ جب جماع کے وقت مرد اس طرح عورت پر اوندھا ہو جائے تو عورت کو مزہ نہیں آتا مرد کا عضو مخصوص اس کے بچہ دان سے نہیں لڑتا امراء القیس نے ایک مرد کی یوں ہجو کی ہے ثقیل الصدر خفیف العجز سریع الاراقہ بطی الافاقہ یعنے جماع کے وقت اپنا سینہ عورت کے سینے سے جوڑ دیتا ہے اس کے سرین ہلکے دخول کرتے ہی چھل چھل پانی بہا دیتا ہے اس کے بعد بڑی دیر میں کہیں اس کو ہوش آتا ہے یعنی انزال ہوتی ہے غش آجاتا ہے ایسا ضعیف ناتواں ہے ۱۲ منہ ۹ کمبخت سے بات کرو ۱۲ منہ ۱۰ یعنی اول تو کم شہوت عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا اس پر سے بد خو بد خلق بات کرو تو کاٹنے کھانے کو دوڑے مار توڑ پر مستعد ۱۲ منہ ۱۱ ایسا نازک بدن معطر ہے ۱۲ منہ ۱۲ ہم نے (بقیہ در صفحہ آئندہ)

قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ
زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ
الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَاِذَا
سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ
فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ
مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ
اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ
فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَ
دَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ
وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ
اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُوْمُهَا
رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِي زَرْعٍ
فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ
بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ

صلاح مشورہ کرتے ہیں وہاں چاڈری سے اس کا گھر نزدیک[4] دسویں عورت کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد[1] ویسی کسی پاس ہو سکتی ہے بہت سارے اونٹ جو جابجا اس کے گھر کے آس پاس بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے کو کم جاتے ہیں[2] جہاں انہوں نے باجے کی آواز سنی[3] بس ان کو اپنی جان جانے کا یقین ہو گیا کہ اب کاٹے جائیں گے گیارھویں عورت ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے ابو زرع کا کیا پوچھنا دونوں کان میرے زیور بالیوں موتیوں جھمکوں سے جھلا دیے اور دونوں بازو چربی سے پھلا دیے خوب کھلا کر موٹا کیا میں بھی اپنے تئیں بڑی خوب موٹی سمجھنے[5] لگی شادی سے پہلے ذری سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گزر کرتی تھی ابو زرع نے مجھ کو گھوڑوں اونٹوں کھیت کھریان سب کا مالک بنا دیا اتنی جائیداد ملنے پر ابو زرع کا مزاج کیسا عمدہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا سوتی پڑی رہوں تو صبح تک کوئی نہیں جگاتا پیوں تو اچھی طرح چھک کر[6] رہی ابو زرع کی ماں یعنی میری ساس تو اس کا کہنا اس کی گٹھڑیاں بھاری بھرپور[7] گھر اچھا کشادہ ابو زرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا نازک بدن دبلا پتلا ہری چھال یا ننگی تلوار برابر جگہ اس کے سونے کی حلوان کے[8] ایک دست سے اس کا پیٹ بھر جائے ایسا کم خوراک ابو زرع کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) زرنب کا ترجمہ زعفران کیا ہے لیکن طب کی کتابوں سے معلوم ہوتا کہ زرنب طالیفر کو کہتے ہیں جو ایک درخت کا چھلکا ہے اس کا رنگ بوزعفران کا سا ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [13] اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ اس کے ظاہری اور باطنی اخلاق دونوں اچھے ہیں مصعصعہ نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا ہم تم کو کیونکر عقلمند سمجھیں تم تو ایک عورت پر دیوانے ہو گئے مراد ان کی بی بی فاختہ بنت قرظہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہاں جو لوگ شریف اور نیک ہوتے ہیں تو بیبیاں ان پر غالب ہوتی ہیں اور جو کمبخت پاجی بدخلق ہوتے ہیں وہ بیبیوں پر غالب رہتے ہیں ۱۲ منہ [14] مطلب یہ ہے کہ وہ سخی ہے عرب میں قاعدہ تھا سخی اور داتا لوگ اپنا مکان بلندی پر بناتے تا کہ غریب اور مسافر لوگ دور ہی سے اس کو دیکھ کر ان کے پاس آئیں کھائیں پئیں چین اٹھائیں ۱۲ منہ [15] قد آور بہادر ۱۲ منہ [16] بہت کھانا پکاتا ہے غریبوں کو خوب کھلاتا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] ہر کام میں اس کی رائے لیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے ساتھ عاقل اور صاحب الرائے بھی ہے اپنے خاوند کی تعریف کی ۱۲ منہ [2] کبشہ بنت ارقم ۱۲ منہ [3] یعنی وہ اکثر ان اونٹوں کو اپنے گھر ہی پر رکھتا ہے جنگل میں چرنے کو کم بھیجتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ مہمان لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ اٹھائیں ان کو تکلیف نہ ہو ۱۲ منہ [4] جو مہمانوں کے آنے پر بجایا جاتا ہے خوشی کے لیے ۱۲ منہ [5] یا اچھی طرح خوش رکھا میں بھی اترانے لگی [illegible] [6] کھاؤں تو پیٹ بھر کر کوئی غم ہی نہیں ۱۲ منہ [7] نقد و جنس سے بھری ہوئی ۱۲ منہ [8] عرب لوگ مردوں میں دبلے پتلے نازک بدن کو پسند کرتے ہیں اور عورتوں میں موٹی فربہ تندرست کو [illegible]

طَوْعُ اَبِیْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِیْ زَرْعٍ لَاتَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا۔ وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا۔ وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْزَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِيْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَّاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَّقَالَ كُلِيْ اُمَّ زَرْعٍ وَمِيْرِيْ اَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِیْ زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ، بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَ

کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اور ماں کی پیاری تابعدار، اطاعت گزار، کپڑا ابھرنے والی موٹی تازی سوکن کی جلن[1] ابوزرع کی لونڈی اس کو بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے کھانا تک نہیں چراتی گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی ہمیشہ جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے[2] ایک دن ایسا ہوا لوگ دودھ متھ رہے تھے مکھن نکالنے کو اس وقت صبح ہی صبح ابوزرع باہر گیا رستے میں ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے دو چیتوں کی طرح اس کی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے[3] ابوزرع نے مجھ کو طلاق دیکر اس عورت سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور سردار سے نکاح کیا نام نامعلوم جو گھوڑے کا اچھا سوار اور برچھہ بردار نیزہ باز ہے اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دیے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑ دیا ہے اور کہتا ہے ام زرع کھا پی اپنے عزیز و خویشوں کو بھی کھلا لیکن یہ سب بھی اگر میں اکھٹا کروں تو ابوزرع نے جو دیا تھا اس میں کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے[4] حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے[5] امام بخاریؒ نے کہا سعد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں بجائے ولا تملا بیتنا تعشیشا کے یوں ہے ولا تعشش بیتنا تعشیشا[6] امام بخاری نے کہا بعضوں

[1] سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب اور لیاقت پر رشک کرتی ہے ۱۲ منہ [2] غرض سارا گھر نور علی نور ہے ابوزرع سے لیکر ماں بیٹی بیٹا لونڈی باندی سب ایک سے ایک فرد فرید ہیں ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ اس کے سرین خوب بڑے بڑے موٹے اور فربہ تھے عرب میں یہ حسن میں داخل ہے کہ عورت کے سرین خوب بڑے اور بھاری ہوں اور جب سرین خوب موٹے ہوں تو نیچے لیٹنے میں کمر کے تلے جانے خالی رہتی ہے یہ بچے کھیل کے طور پر اس میں انار لڑھکا رہے تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دو بچے کمر کے تلے سے اس کی دونوں چھاتیوں سے کھیل رہے تھے جو انار کی طرح تھیں ۱۲ منہ [4] یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ اونٹ گائے جانور وغیرہ برتن میں کہاں سما سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دوسرا خاوند گرچہ سپاہی اور شہسوار نیزہ بازی میں استاد ہے اور مجھ کو مال و اسباب بھی اس نے دیا ہے مگر ابوزرع نے جو دیا تھا اس کے سامنے یہ مال و اسباب بے حقیقت ہے ۱۲ منہ [5] یعنی تجھ کو کھلانے پلانے اور چین دینے میں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوزرع نے آخر ام زرع کو طلاق دے دیا اور میں تجھ کو طلاق دینے والا نہیں ہوں ابوزرع کی کیا حقیقت تھی ایسے لاکھوں ابوزرع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں پر سے تصدق ہیں حضرت عائشہؓ کو جو راحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے حاصل ہوئی وہ آج تک عرب کی کسی عورت کو حاصل نہیں ہوئی قیامت تک ان کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیث میں قائم رہے گا رضی اللہ عنہا اللہ باقی رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتّٰى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ۔

بَابُ ۱۳۱ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ

نے اتقنح کی جگہ اتقمح میم سے پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوتا کہ حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے مسجد میں کھیلتے رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر آڑ کیے ہوئے رہتے میں ان کا تماشا دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی اکتا کر لوٹ آتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر چھوکری کھیل کو کتنی دیر دیکھتی ہے[۱]۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت کرے تو کیسا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا مجھ کو برابر یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ حج کو تشریف لے گئے میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لوٹتے وقت وہ حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف مڑے میں بھی پانی کی چھاگل لے کر اسی طرف گیا جب وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اسی چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۶ معنے وہی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوڑا کچرا رکھ کر اس کو میلا نہیں کرتی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دغا اور فریب نہیں کرتی انہوں نے لاتغشش تغشیشا غین معجمہ سے پڑھا ہے (حواشی صفحہ ہذا) ۱ ان دنوں حضرت عائشہؓ کی عمر پندرہ برس کی ہوگی اس عمر میں بچیاں چہل پہل اور کھیل کود کی عاشق ہوتی ہیں حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ ایسے تھے اپنی بی بیوں کے ساتھ اس طرح شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے کہ ان کو تماشہ دکھلاتے آپ گھنٹوں ان پر آڑ کئے کھڑے رہتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت کو غیر مردوں کی طرف دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ یہ دیکھنا بدنیتی اور شہوت کی راہ سے نہ ہو اور جن لوگوں نے یہ تاویل کی کہ حضرت عائشہؓ اس وقت جوان نہ تھیں نابالغ تھیں ان کی تاویل مردود ہے حضرت عائشہؓ کی عمر ان دنوں پندرہ برس یا زیادہ تھی یہ تو عین جوانی کا زمانہ تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں کوئی دنیا کی بات کرنا بشرطیکہ چلائے نہیں منع نہیں جیسے کہ جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے اسی طرح مباح کھیل کود جیسے ہتھیاروں کی کسرت وغیرہ ۱۲ لیکن موقع ہی نہیں ملتا تھا ۱۲ منہ۔

فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ
مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ
ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي
بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي
الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا
حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ
أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ
كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا
عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ
الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي
فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ
أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ
لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي
ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ

کیا پھر میں نے ان سے عرض کیا امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کون سی ہیں
جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما
انہوں نے کہا ابن عباسؓ تعجب ہے تجھ کو اب تک اتنی سی بات بھی
معلوم نہیں ہوئی حالاں کہ تو علم کا بڑا طلب گار ہے عائشہؓ اور حفصہؓ
ہیں اور کون پھر حضرت عمرؓ نے سرے سے سارا قصہ اس آیت
اترنے کا بیان کرنا شروع کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور میرا
ایک انصاری پڑوسی[۱] دونوں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے
تھے جو مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے[۲] ہم
کیا کرتے دونوں باری باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتر کر
جایا کرتے جس دن میں جاتا اس دن کی ساری خبر جو وحی وغیرہ
آپ پر اترتی اس انصاری سے آن کر کہہ دیتا اور جس دن وہ جاتا
وہ بھی ایسا ہی کرتا یعنے اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ مجھ سے
آن کر بیان کر دیتا اور ہم قریش لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ عورتوں
کو اپنے دباؤ میں رکھتے (زن مرید نہ تھے) جب ہم مدینہ میں آئے
تو انصاریوں کو دیکھا ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں[۳] ہماری عورتوں
نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ دیکھ کر ان کی چال چلنا شروع کی
ایک بار ایسا ہوا میری جورو زینب بنت مظعون نے بھی مجھ کو جواب
دیا میں نے اس کو للکارا کہ تو جواب دیتی ہے اس نے کہا کیوں
جواب دینا تم کو ایسا برا معلوم ہوا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بیاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کوئی تو ایسا کرتی ہے
سارے دن آپ سے غصے رہ کر شام تک آپ سے بات نہیں[۴] کرتی
حضرت عمرؓ نے کہا یہ بات سن کر میں گھبرا گیا اور میں نے کہا جو کوئی ایسا کرتی

۱ اوس بن خولی یا عتبان بن مالک ۱۲ منہ ۲ اس قبیلے کے لوگ وہیں رہا کرتے تھے ۳ مردوں سے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتی ہیں ۱۲ منہ ۴ لگیں
مردوں سے زبان درازی دخل در معقولات کرنے ۱۲ منہ ۵ دوسری روایت میں یوں ہے اپنی بیٹی حفصہؓ کی خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے
ایسے سوال جواب کرتی ہے کہ آپ دن دن بھر اس سے غصے رہتے ہیں ۱۲ منہ۔

ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَسَلِيْنِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ اِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيْدًا وَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ اَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ

اس کی خرابی کے لچھن آ گئے ہیں[۵] خیر میں نے کپڑے پہنے اور اپنے گاؤں سے اتر کر پہلے حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ میں نے سنا ہے تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن دن بھر رات تک غصے میں رکھتی ہو آپ سے سوال جواب کرتی ہو کیا یہ صحیح ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیوں اپنی خرابی کے پیچھے پڑی ہے دیکھ تباہ ہو جائے گی کیا تجھ کو ڈر نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ تعالیٰ کا غضب اترتا ہے اللہ کا غضب اترا تو پھر گئی گزری دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں مت مانگا کر[۱] نہ آپ سے کسی بات میں سوال جواب کر آپ سے خفا ہو کر بات کرنا چھوڑ تجھے جو درکار ہو مجھ سے مانگ لیں تو اپنی جوڑ والی یعنی حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر دھوکا مت کھا[۲] بات یہ ہے کہ وہ رہی خوبصورت دوسرے یہ کہ آنحضرتؐ کو اس سے محبت بہت ہے اتنی محبت تجھ سے تھوڑی ہے تو اس کی ریجھ مت کر حضرت عمرؓ نے کہا ان دنوں یہ بھی خبر تھی کہ غسان کا قبیلہ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے ہم سے جنگ کرنا چاہتا ہے خیر میرا انصاری پڑوسی اپنی باری کے دن گیا رات کو عشاء کے وقت جو لوٹ کر آیا تو ایک بارگی زور سے اس نے میرا دروازہ کھٹکا یا اور میں نے جواب دینے میں جو ذرا دیر کی تو کہنے لگا عمرؓ ہیں عمرؓ ہیں میں گھبرا کر باہر نکلا وہ کہنے لگا خیر کیا آج تو بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا خیر تو ہے کیا غسان کا قبیلہ آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہولناک ہے میں نے کہا ارے یار کہہ تو کیا ہوا، کہنے لگا پیغمبر صاحب نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا

[۵] کیوں کہ اللہ کے رسول سے بے ادبی کرنا اس کا انجام بہت برا ہے ۱۲ منہ [۱] مجھ کو یہ چاہیے وہ چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مت کہا کر آپ کے پاس روپیہ پیسہ اشرفی نہیں ہے اگر تجھ کو کسی چیز کی احتیاج ہو تیل تک بھی درکار ہو تو مجھ سے مانگ میں لا دوں گا آنحضرتؐ سے مت کہہ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے حضرت عمرؓ اپنی پیاری بیٹی پر خفا ہوئے اور آنحضرتؐ کی ذرا بھی تکلیف گوارا نہ کی یہاں سے رافضیوں کو سبق لینا چاہیے دنیا میں بیٹا بیٹی سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں جب حضرت عمرؓ کو اللہ اور رسولؐ کی رضامندی کے سامنے بیٹا بیٹی کی بھی کچھ پرواہ نہ تھی تو پھر کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے کے لیے ان کی محبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خلاف کرتے اگر آنحضرت حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا گئے ہوتے تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ انہی سے بیعت کرتے اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف نہ ابوبکرؓ کی سنتے نہ اور کسی کی ۱۲ منہ [۲] کہ وہ (باقی برصفحہ آئندہ)

أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي

اس وقت میری زبان سے بے ساختہ نکلا ہائے حفصہؓ تو تباہ ہو ئی گئی گزری[۱] اور میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نتیجہ ہونے والا ہے خیر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ایک بالاخانہ میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے پہلے میں حفصہؓ کے پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں میں نے کہا اب روتی کیوں ہے ہائے میرا کہنا نہ مانا میں تجھ کو اس دن سے پہلے ہی ڈرا چکا تھا اب تو یہ کہہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا ہے وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی پکارا تو یہی ہے آپ اس بالاخانہ میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے ہیں میں حفصہؓ کے پاس سے نکلا اور مسجد میں منبر کے پاس آیا دیکھا تو منبر کے گرد کئی آدمی بیٹھے ہیں بعضے ان میں سے رو بھی رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر جو رنج نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں اٹھا اس بالاخانے کے پاس گیا اور میں نے حبشی غلام رباح سے کہا جو پہرے پر بیٹھا تھا جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ کہ عمرؓ حاضر ہوا چاہتا ہے وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ سن کر خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہیں دیا یہ سن کر میں لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے گرد بیٹھے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا تو دوبارہ بالاخانے کے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اس وقت تو میں لوٹ کر چلا اتنے میں میں نے اس غلام کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار

(بقیہ صفحہ سابقہ) سوال جواب کرتی ہیں میں بھی کروں گی [۴] تو اس کی برابر خوبصورت نہیں ہے ۱۲ منہ [۵] پوچھا کہو کیا خبر ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) [۱] اب ایسا شوہر کہاں سے لائے گی ۱۲ منہ [۲] وہاں جاؤ آپ سے پوچھو ۱۲ منہ [۳] ان کے نام معلوم نہیں ہوتے ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کی زبان درازی اور مطالبات سے سخت رنج میں تھے اور اسی وجہ سے لوگوں سے علیحدہ ہو کر بیٹھ رہے تھے جب آدمی رنج میں ہوتا ہے تو کسی کی ملاقات بھی اچھی نہیں لگتی اسی لیے آپ نے تین بار حضرت عمرؓ کو اجازت نہ دی پھر اجازت دی ۱۲ منہ

فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ
مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ
اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ
فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ
أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ
حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا
رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ

رہا ہے اور کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تم
آؤ یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا دیکھا
تو آپ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں چٹائی پر بچھونا تک نہیں اور آپ
کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں سرہانے ایک چمڑے
کا تکیہ ہے جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی خیر میں نے آپ کو
سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق
دے دیا آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں میں نے کہا
اللہ اکبر[1] پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل
بہلانے کو[2] آپ کا رنج کم کرنے کو یہ کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے ہم قریشی
لوگوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب سے مدینہ
میں آئے تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا وہ بالکل زن مرید ہیں اپنی عورتوں
سے دبے ہوئے ہیں یہ سن کر آپ مسکرا دیے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
دیکھیے میں پہلے ہی حفصہ کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو جتلا دیا تھا دیکھ تو
اپنی سوکن عائشہ سے دھوکا مت کھا اس کی چال مت چل وہ کہیں خوب
صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے اس سے
کہیں زیادہ محبت ہے اس پر آپ پھر مسکرائے جب میں نے دیکھا
آپ دوبار مسکرائے آپ کا غم ذرا غلط ہوا تو میں بیٹھ گیا اور میں نے
آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر میں کچھ
سامان دکھلائی ہی نہیں دیا جس پر نظر پڑے تین کچی کھالیں تو البتہ پڑی تھیں اس

[1] حضرت عمرؓ کو انصاری کی خبر پر تعجب ہوا کہ اس نے سنی سنائی بات پر یہ کیسے کہہ دیا آنحضرتؐ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا اس کو چاہیے تھا کہ اس خبر کو تحقیق کرتا ۱۲ منہ [2] کیا مجال کہ وہ خاوندوں سے سوال جواب کریں ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ادب اور علم مجلس پہلے ادھر ادھر کی باتیں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش کیا اور ذرا آپ کا مزاج بھلایا اس وقت اور زیادہ گفتگو کی یہ لیاقت خداداد بعضے آدمیوں میں ہوتی ہے آخر آنحضرتؐ کو ہنسا کر چھوڑا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی جورو کا نام لے کر کہا اگر وہ مجھ سے ایسے سوال جواب کرے تو میں تو گردن دبا کر مار ہی ڈالوں اس پر آپ ہنس دیے اور فرمانے لگے میری بی بیوں نے بھی مجھ کو تنگ کر رکھا ہے ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ ہمارے سردار نے دنیا میں اس بے سروسامانی کے ساتھ بسر کی باوجودیکہ آپ اگر چاہتے تو صد طرح کے سامان سے گھر بھر لیتے کیوں کہ اس وقت تک کئی لڑائیاں ہو چکی تھیں اور بہت سا غنیمت کا مال آپ کو مل چکا تھا مگر آپ کے پاس جو آتا آپ سب مسلمانوں کو تقسیم کر دیتے اپنے لیے کچھ نہ رکھتے سبحان اللہ کیا ان اخلاق کو دیکھنے کے بعد بھی کسی کو آپ کی نبوت میں شک ہو سکتی ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى
اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسًا وَّالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ
وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ ،
فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ
فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ
مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ
حَفْصَةُ اِلٰى عَآئِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً
وَكَانَ قَالَ مَآ اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ
اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ
عَلٰى عَآئِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ
لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّمَآ اَصْبَحْتَ

وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے وہ
آپ کی امت کو فراغت دے دولت عطا فرمائے دیکھیے ایران اور روم
کے کافر کیسے مالدار ہیں ان کو دنیا خوب ملی ہے باوجودیکہ وہ خالص
خدا کی عبادت نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے اور
فرمایا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں گرفتار ہے کہ دنیا کی دولت
اور فراغت بہت عمدہ چیز ہے ایران اور روم کے کافروں کو تو اللہ نے
جلدی سے دنیا ہی کے مزے دے دیے ہیں کیوں کہ آخرت میں تو
ان کو سخت عذاب ہونا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گستاخی معاف
میرے لیے دعا فرمائیے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتیس راتوں
(ایک مہینے تک اپنی عورتوں سے الگ رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حفصہؓ
نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہہ دی تھی[1] آپ نے
سخت غصے ہو کر فرمایا میں ایک مہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے
کا اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا لم تحرم ما احل اللہ لک جب
انتیس راتیں گزر گئیں تو بالاخانہ سے اتر کر آپ پہلے حضرت عائشہؓ
کے پاس گئے[2] انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی
میں ایک مہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا ابھی تو انتیس

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا حضرت عیسیٰ کی نبوت کو تسلیم کرتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی نبوت سے کیوں انکار کرتے ہیں آنحضرتؐ کے عادات اور اخلاق ان پر بھی فائق تھے اس پر سخاوت اور شجاعت اور شرم اور حیا اور رحم و کرم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے انصاف پسند اور طالب حق کو آپ کی نبوت پر یقین کرنے کے لیے کسی خلاف عادت معجزے دیکھنے کی ضرورت نہیں آپ کی سوانح عمری پڑھنے سے خود بخود دل میں تصدیق پیدا ہو جاتی ہے کہ پیغمبر کے سوا اور کسی میں ایسے اخلاق جمع نہیں ہو سکتے اور وہ بھی ایسی قوم میں جو میل اور توحش اور [illegible] بربری اور بخل اور طمع اور بے رحمی میں شہرہ آفاق تھی نہ اس میں تعلیم تھی نہ تربیت ایسی قوم میں ایسے کامل الاخلاق جامع الفضائل شخص کا پیدا ہونا بغیر تربیت اور تائید خداوندی کے ممکن نہیں ان سب خصائل پر علم و لیاقت کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے قوانین معاشرت اور میراث اور بیع و نکاح اور طلاق اور شفعہ وغیرہ کو آپ نے ایسے جامع الفاظ میں بیان فرمایا کہ آج تک بڑے بڑے تعلیم یافتہ عالم ان میں غور کرتے جاتے ہیں اور نئے نئے نکات اور فوائد اور مسائل ان میں سے نکالتے جاتے ہیں ایک بے تربیت یافتہ شخص ایسی جاہل اور وحشی قوم میں جیسے اس وقت عرب کی قوم تھی ان قوانین کا عشر عشیر بھی نہیں بنا سکتا یہ صاف دلیل ہے اس امر کی کہ آپ خداوند کریم کی طرف سے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اسی پر آپ کو غصہ آیا آپ نے قسم کھائی کہ میں ایک مہینہ تک اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا ۔ راز کی بات یہ تھی کہ آنحضرتؐ نے حضرت حفصہؓ کے گھر میں اپنی لونڈی ماریہ سے قربت کی انہوں نے دیکھ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا یہ راز کسی سے مت کہیو آج سے میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا مگر انہوں نے خوشی میں آن کر حضرت عائشہؓ کو خبر کر دی بعضوں نے کہا وہ بات یہ تھی کہ آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

راتیں گزری ہیں میں اس دن سے برابر ایام شماری کر رہی ہوں آپ نے فرمایا مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی تخییر کی آیت اتاری[۱] تو آپ نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا[۲] میں نے کہا میں آپ کو چاہتی ہوں[۳] پھر آپ نے دوسری بی بیوں سے بھی یہی پوچھا انہوں نے یہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضؓ نے دیا۔

بَابُ ۱۱۴ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھ سکتی ہے

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس کے بے اجازت نفل روزہ نہ رکھے۔

بَابُ ۱۱۵ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

باب عورت (بے وجہ) اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سو وے (یعنی خفا ہو کر) تو یہ جائز نہیں۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۲] سب بی بیوں میں وہی ممتاز تھیں اور اتفاق سے انہی کی باری کا وہ دن تھا ۱۲ منہ [۳] کمبخت شرک میں گرفتار (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا و زینتہا ۱۲ منہ [۲] عائشہؓ تو کیا دنیا چاہتی ہے یا مجھ کو چاہتی ہے ۱۲ منہ [۳] ساری دنیا مری آپ پر تصدق ۱۲ منہ [۴] ان کو اختیار دیا اگر دنیا چاہتی ہو تو طلاق لے لو الگ ہو جاؤ ۱۲ منہ [۵] کہ ہم اللہ اور رسول کو چاہتی ہیں دنیا کمبخت کو لے کر کیا کریں گے کل مر گئے تو کیا موئی دنیا قبر میں ساتھ جائے گی اللہ اور رسول راضی ہے تو ہمیشہ کا عیش اور چین ملے گا آپ کی ایک بی بی بھی دنیا لینے پر اور آپ کو چھوڑ دینے پر راضی نہیں ہوئی باوجودیکہ بعضے بی بیوں کو بہت کم زمانہ آپ کی صحبت میں گزرا تھا مگر آپ کی چند روزہ صحبت کا بھی اثر دلوں پر ایسا ہوتا کہ ساری دنیا ایک پرپشہ سے بھی زیادہ نہ دکھائی دیتی افسوس ہے ان لوگوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے آثار صالحہ اور انوار باہرہ کے منکر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ صحابہؓ سالہا سال آپ کی صحبت سے مستفیض ہو کر آپ کی وفات ہوتے ہی نور ایمان سے خالی ہو گئے الا ظلم و غضب پر انہوں نے کمر باندھی ۱۲ منہ

إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

کو بستر پر بلائے (یعنی جماع کے لیے بلائے) وہ نہ آئے (انکار کرے) تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے[1]

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے زرارہؒ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت رات کو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر (الگ) ہو رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اپنے خاوند کے بستر پر نہ آجائے[2]

بَابُ ۱۱۶ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدّٰى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جب اس کا خاوند موجود ہو بے اس کی اجازت کے (نفل) روزہ رکھنا درست نہیں اور کسی عورت کو بے اپنے خاوند کی اجازت کے کسی کو اس کے گھر میں آنے کی پروانگی دینا درست نہیں اور جو عورت اپنے خاوند کے بے حکم (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرے گی تو خاوند کو بھی آدھا ملے گا[3] اس حدیث کو ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی انہوں نے اپنے والد (سعید تبان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا اس میں صرف روزے کا ذکر ہے۔

---

[1] اس سے یہ نکلتا ہے کہ یہ وعید اس وقت ہے جب رات کو ہمبستر ہونے سے انکار کرے لیکن دن میں بھی یہی حکم ہے کہ عورت کا انکار درست نہیں کیونکہ مسلم کی روایت میں یوں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے وہ انکار کرے تو جو (پروردگار) آسمان پر ہے وہ اس عورت پر غصے رہے گا جب تک اس کا خاوند اس سے راضی نہ ہو یہ مطلق ہے رات اور دن دونوں کو شامل ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے جابرؓ سے مرفوعاً نکالا تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان تک جا سکتے ہیں ایک بھاگے ہوئے غلام کی جب تک وہ صاحب کے پاس لوٹ نہ آئے دوسرے متوالے کی جب تک ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی جس کا خاوند اس سے ناراض ہو مہلب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معین گنہگار پر بھی لعنت کر سکتے ہیں اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور عورت کا انکار اسی وقت قابل لعن ہوگا جب بلاوجہ ہو اگر حیض یا اور کسی بیماری میں مبتلا ہو یا اور کوئی عذر ہو تو انکار باعث لعن نہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا شوہر کی بے اجازت عورت کو نفل روزہ رکھنا حرام ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا مکروہ ہے ۱۲ منہ

[3] بعضوں نے کہا یہ مراد ہے کہ عورت اپنے خاوند کے بے حکم اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کو دے ڈالا ہے یعنی اپنی ماہواری میں سے جیسے ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر ہاں اپنی خوراک میں سے اور ثواب دونوں کو برابر ملے گا بعضوں نے کہا وہ خرچ مراد ہے جو عادت کے موافق ہو جس کو سن کر خاوند ناراض نہ ہو مثلاً فقیر کو روز مرہ کے کھانے سے ایک روٹی دینا یا اک (دانی برحوتی)

بَابٌ ۱۱۷

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

باب

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیّہ نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں بہشت والوں میں زیادہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) محتاج، نادار تھے اور مالدار لوگوں کو میں نے دیکھا وہ حساب کتاب کے لیے بہشت کے دروازے پر روک دیے گئے ہیں[۱] لیکن دوزخی مالدار ان کو تو پہلے ہی دوزخ میں بھیج دینے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں[۲]۔

بَابُ ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيْطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب عشیر کی ناشکری کی سزا۔

عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں یہ معاشرت سے نکلا ہے جس کے معنے خلط یعنی ملا دینے کے ہیں اس باب میں ابو سعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے روایت کی کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلمؓ سے انہوں نے عطاء بن یسارؒ سے انہوں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے گہن کی نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے

(بقیہ صفحہ سابقہ) طرح قلیل خیرات جیسے دھیلہ دمڑی وغیرہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ عورت کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمانے کا ثواب ملے گا دونوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام احمد اور نسائی اور دارمی نے روایت کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ یہ وہ مالدار تھے جو بہشت میں جانے کے سزاوار ہیں ۱۲ منہ ۲؎ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ عورتیں چونکہ اکثر خاوند کے بے اجازت غیر لوگوں کو گھر میں بلا لیتی ہیں اس وجہ سے دوزخ کی سزاوار ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا تو عالم رؤیا یعنی خواب میں تھا یا جیسا علم الٰہی یعنی لوح محفوظ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشاہدہ کرا دیا اور چونکہ اللہ کے علم میں تمام واقعات اور تمام معاملات جو ازل سے ابد تک ہونے والے ہیں سب ایک جگہ جمع ہیں اور ہر چیز گویا ہر وقت حاضر ہے ہماری طرح وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے لبیک کہتے جا رہے ہیں حالانکہ یہ واقعہ گزشتہ (باقی برصفحہ آئندہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا
نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ
دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ
قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ
وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا
يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا
فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ
فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ
فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ
لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا
قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا

رہے جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا
(جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک
کھڑے رہے[1] مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا
(جتنی دیر میں اسّی آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر
اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کئے) پھر کھڑے ہوئے دیر تک
کھڑے رہے (جتنی دیر میں سورۂ نساء پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے
کم پھر ایک لمبا رکوع کیا (جتنی دیر میں ستر آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے
رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے (قرأت کرتے
رہے جتنی دیر میں سورہ مائدہ پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر
رکوع کیا وہ بھی لمبا (پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے
کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر نماز سے فارغ
ہوئے اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا گہن کھل گیا تھا پھر فرمایا دیکھو
سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے
سے ان میں گہن نہیں لگتا (جیسے عرب کے جاہل سمجھتے تھے)
جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا آپ[2] اسی جگہ جیسے کسی چیز کو[3] لینے
لگے پھر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ پیچھے سرک رہے ہیں یہ کیا بات تھی آپ
نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھ کو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اس
کا ایک ٹکڑا) تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اس کو لے لیتا تو
جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے[5] اور میں (پیچھے
جو ہٹا تو میں) نے دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ) کی طرح کوئی ڈراؤنی
چیز نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض

(بقیہ صفحہ سابقہ) زمانہ کا تھا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] قرات کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ آل عمران پڑھی ۱۲ منہ [2] عین نماز میں ۱۲ منہ [3] آگے بڑھ کر ۱۲ منہ [4] دوسری رکعت کے جب دوسرے قیام میں تھا اس کے میوے کا ۱۲ منہ [5] بہشت کی سب نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی ۱۲ منہ۔

لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ۔

بَابٌ ۱۱۹ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ

کیا یا رسول اللہؐ اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اس کی ناشکری) احسان نہ ماننا عورت کا حال یہ ہے اگر تو عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف دیکھے) تو کیا کہنے لگتی ہے (دوئی تو ج) کبھی مجھ کو تم سے چین نہیں ہوئی (پچھلے سارے احسان فراموش کر جاتی ہے)

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے ابو رجاء (عمران بن ملحان) سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں[1] نے بہشت کو جھانک کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی لوگ زیادہ ہیں جو (دنیا میں) فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت دیکھیں عوف کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور مسلم بن زریرؒ نے بھی روایت کیا ہے[3]۔

باب بی بی کا حق مرد پر ہونا۔

اس کو ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[4]

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمنؓ نے کہا کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے اور بہشت و دوزخ کا آپ کو دکھلایا جانا حقیقتاً تھا اسی آنکھ سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تو زمین و آسمان کے اندر بھی نہیں سما سکتی مسجد کے کونے میں کیونکر سماتے گی ۱۲ منہ [2] شب معراج میں یا خواب میں ۱۲ منہ [3] ایوب کی حدیث کو امام نسائی نے اور مسلم کی حدیث کو خود امام بخاری نے بدأ الخلق میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو آرام بھی دینا چاہیے ۱۲ منہ۔

وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

صحیح ہے میں نے کہا جی ہاں رسول اللہ صحیح ہے، آپ نے فرمایا ایسا مت کر (اتنی محنت مت اٹھا) روزہ بھی رکھ افطار بھی کر رات کو عبادت بھی کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے[۱] تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے (کبھی سونا بھی چاہیے) تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔

بَابٌ الْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

ہم سے عبدانؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارکؒ نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے بادشاہ اپنی رعیت کا حاکم ہے آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد پر حاکم ہے غرض تم میں ہر شخص (کچھ نہ کچھ) حکومت رکھتا ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا مرد عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو (مرد کو) ایک پر (عورت پر) فضیلت دی ہے اخیر آیت ان اللہ کان علیاً کبیرا تک[۲]

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی کہ ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں کے پاس نہ

---

[۱] اس سے صحبت کرنا اور دنیا کا مزہ بھی اٹھانا چاہیے اگر کوئی شخص شب و روز عبادت میں معروف رہے اور اپنی جورو سے مخاطب ہی نہ ہو تو امام مالک کے نزدیک اس کو حکم دیں گے کہ جورو سے مخاطب ہو ورنہ قاضی عورت کو اس مرد سے جدا کر دے گا شافعیہؒ نے کہا چار راتوں میں ایک رات اپنی عورت سے اختلاط کرنا مستحب ہے اس لیے کہ ہر شخص کی چار بی بیاں تک ہو سکتی ہیں تو ہر بی بی کی باری چوتھے دن آتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اسلام میں قلندری یعنی ایسی درویشی نہیں ہے کہ آدمی بالکل دنیا کے مزے ترک کر دے نہ جورو رکھے نہ رشتہ نہ جانا نہ ناتا اور ایسا کرنا سنت نبوی کے برخلاف ہے دوسری حدیث میں صاف یوں ہے کہ یہ میرا طریقہ ہے اور جو میرا طریق پر نہ چلے وہ میرا نہیں ہے افسوس اس زمانہ میں جہل کی کیسی گرم بازاری ہو گئی ہے جو بات صریح جہالت اور نادانی کی ہے اس کو لوگ افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں اور جو بات عقلمندی اور حکمت اور دانائی کی ہے اس کو ادنیٰ جانتے ہیں ان بیوقوفوں کو یہ غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پر ہماری فطرت کی ہے اور اپنی قدرت کا ایک قانون بنا دیا ہے اسی پر چلنا عین دانائی اور باعث رضامندی الٰہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم میں بھوک اس لیے پیدا کی ہے کہ ہم کھانا کھائیں اور اس کا شکر بجا لائیں پیاس اس لیے (باقی برصفحہ آئندہ)

(باقی برصفحہ آئندہ)

شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

جاؤں گا پھر ایک بالا خانے میں آپ (اکیلے) بیٹھ رہے اور انتیس[29] دن کے بعد وہاں سے اتر آئے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے[1]۔

بَابٌ ۱۲۲ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ۔ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفْعُهُ غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں ہی میں نہیں گئے[2]

اور معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً مروی ہے (اس کو ابو داؤد وغیرہ نے نکالا) کہ عورت کا چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث (یعنی انس کی) زیادہ صحیح ہے[3]۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے بیان کیا ان سے عکرمہ بن عبد الرحمٰن بن حارث نے ان سے بی بی ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض بی بیوں[4] پاس ایک مہینے تک نہیں جائیں گے پھر انتیس دن گزر جانے کے بعد آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینے تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی (مہینے کے اندر کیسے آ گئے) آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ ٹھنڈا پانی یا شربت پئیں اس کا شکر کریں شہوت اس لیے کہ ہم عورتوں سے محظوظ ہوں نسل انسانی بڑھائیں پروردگار کی دنیا آباد کریں آنکھ اس لیے کہ حق تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات کو دیکھیں ان میں غور کریں کان اس لیے کہ اچھی اچھی باتیں سنیں علم حاصل کریں جو شخص ان قویٰ کو بیکار کرنا چاہے وہ گویا قانون خداوندی کے خلاف چلنا اور حق تعالیٰ کی نعمتوں کو بیکار کرنا چاہتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [۲] اور نہیں تو اپنے ہاتھ پاؤں کان آنکھ پر حاکم ہے ۱۲ منہ [۳] جس میں یہ ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو سمجھا ؤ ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آیت میں یہ مذکور ہے کہ عورتیں شرارت کریں تو ان کو نصیحت کرو ساتھ سلانا چھوڑ دو اور حدیث میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں پر خفا ہو کر قسم کھائی کہ ایک مہینے تک ان کے پاس نہیں جائیں گے [۲] یعنی دوسرے گھر میں جا کر رہے بعضوں نے واہجروہن فی المضاجع کے یہی معنے رکھے ہیں کہ خاوند اور جورو ایک ہی گھر میں رہیں مگر خوابگاہ الگ الگ ہو اور ایک حدیث اور بھی اس باب میں وارد ہے جس کو احمد اور ابو داؤد نے نکالا اس میں یہ ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ بھی ہے کہ نہ جدا ہو اس سے مگر گھر ہی میں امام بخاری نے اس حدیث کی ضعف کی طرف اشارہ کیا (باقی برصفحہ آئندہ)

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعٰوِیَۃَ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْفُوْرٍ قَالَ تَذَاکَرْنَا عِنْدَ اَبِی الضُّحٰی فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَصْبَحْنَا یَوْمًا وَّنِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْنَ عِنْدَ کُلِّ امْرَاَۃٍ مِّنْھُنَّ اَھْلُھَا فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا ھُوَ مَلْاٰنُ مِنَ النَّاسِ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ غُرْفَۃٍ لَّہٗ فَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْہُ اَحَدٌ فَنَادَاہُ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَکَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ اٰلَیْتُ مِنْھُنَّ شَھْرًا فَمَکَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی نِسَآئِہٖ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم سے ابو یعفور (عبدالرحمن بن عبید کوفی) نے انہوں نے کہا ہم نے ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) کے پاس مہینہ کا ذکر نکالا[1] تو ابوالضحیٰ کہنے لگے ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا ایک روز ایسا ہوا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رو رہی تھیں اور ہر بی بی کے پاس اس کے عزیز و اقربا جمع تھے میں جو مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ساری مسجد لوگوں سے بھر گئی ہے استنے میں حضرت عمرؓ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے حضرت عمرؓ ادھر گئے باہر سے سلام کیا (اندر آنے کی اجازت چاہی) لیکن جواب ہی نہیں ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا دارد (آخر حضرت عمرؓ لوٹ آئے) پھر (بلال نے) ان کو پکارا تو وہ[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے[4] اور عرض کیا کہا آپ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں (کون کہتا ہے) میں نے صرف قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جانے کا پھر آنحضرتؐ انیتس[29] دن[5] ٹھہرے رہے اس کے بعد اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابٌ ۱۲۳ مَا یُکْرَہُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَآءِ وَقَوْلِہٖ وَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ

باب عورتوں کو مار پیٹ کرنا مکروہ ہے۔

اور قرآن شریف میں جو ہے واضربوہن تو اس سے وہ مار مراد ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور انسؓ کی حدیث سے جو اوپر گزری یہ نکلا کہ خاوند کو دونوں طرح کرنا جائز ہے خواہ گھر ہی میں رہ کر اپنا بستر الگ کرے خواہ دوسرے گھر میں جا کر رہے ۱۲ منہ [3] جس سے یہ نکلتا ہے کہ دوسرے گھر میں جا کر رہ جانا بھی درست ہے ۱۲ منہ [4] شاید یہ دوسرا کوئی واقعہ ہوگا جس میں آپ نے ایک خاص بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہو گی کیوں کہ جب بی بیوں نے آپ سے خرچ طلب کیا تھا اس وقت تو آپ نے سب بی بیوں سے علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی شاید یہ وہ واقعہ ہوگا جب ماریہ کا راز حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کھول دیا تھا یا شہد آپ نے پیا تھا اور بعض بی بیوں نے یہ صلاح کی تھی کہ ہم آپ سے کہیں گی آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کسی نے کہا مہینہ تیس[30] دن کا ہوتا ہے کسی نے کہا انتیس[29] دن کا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے کہ رباح غلام نے حضرت عمرؓ کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن ابونعیم کی روایت میں یہ صراحت ہے کہ بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی اور دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ رباح بالا خانہ کے زینہ پر باہر بیٹھے ہوں گے اور بلالؓ اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی ہو گی اور رباح نے جا کر حضرت عمرؓ کو خبر کی ہو گی ۱۲ منہ [3] اس بالاخانہ میں ۱۲ منہ [5] یعنی حضرت عمرؓ ۱۲ منہ

مُبَرِّحٍ۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ۔

جو سخت نہ ہو۔[۱]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن زمعہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جورو کو غلام لونڈی کی طرح نہ مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو اس طرح مارے) اور پھر شام کو اس سے صحبت کرے[۲]۔

بَابٌ ۱۲۴ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

باب عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ مانے[۳]

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے سر کے بال گر گئے وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ لڑکی کا خاوند کہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا چوٹلہ (جوڑ) لگا دوں آپ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے[۴]۔

بَابٌ ۱۲۵ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا۔

وان امراۃ خافت من بعلہا نشوزا او اعراضا اخیر آیت تک۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ (محمد بن حازم) نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ

---

[۱] تو سخت مار اسی طرح منہ پہ مارنا حدیث شریف کی رو سے منع ہے ایک حدیث میں ہے جس کو ابن حبان اور حاکم نے ایاس بن عبد اللہ سے نکالا کہ اللہ کی بندیوں کو مت مارو علماء نے کہا ہے کہ اگر عورت شرارت کرے اور سمجھانے سے بھی نہ مانے نہ بستر الگ کرنے سے مثلاً جماع کرانے سے انکار کرے یا خاوند کے بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا مارنا درست ہے مگر وہی مار جو ہلکی ہو یعنی اس سے کسی عضو کو صدمہ نہ پہنچے شلاً ہلکے سے گھونسہ یا تھپڑ لگانا بعضوں نے کہا جھاڑو یا مسواک یا تولیے سے مارنا ۱۲ منہ [۲] اس کو چمٹا کے گلے لگانے پیار کرے یہ امر وضعداری اور تہذیب کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسی مار اور شام کو پیار ۱۲ منہ [۳] یعنی خاوند کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جب تک وہ خلاف شرع کام کا حکم نہ دے شرع کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند ہو یا حاکم یا بادشاہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق مثلاً خاوند کہے کہ روزہ نماز نہ کر یا شرک کی رسمیں کر یا بے حیائی یا فحش کاموں کو کر تو ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی بحث خدا (باقی برصفحہ آئندہ)

وَاِنْ امْرَاَۃٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِھَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ ھِیَ الْمَرْاَۃُ تَکُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا یَسْتَکْثِرُ مِنْھَا فَیُرِیْدُ طَلَاقَھَا وَیَتَزَوَّجُ غَیْرَھَا تَقُوْلُ لَہٗ اَمْسِکْنِیْ وَلَا تُطَلِّقْنِیْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَیْرِیْ فَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَۃِ عَلَیَّ وَالْقِسْمَۃِ لِیْ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا اَنْ یَّصَالِحَا بَیْنَھُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَیْرٌ۔

سے انہوں نے عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے ایک عورت ایسی ہو جس سے مرد اچھی طرح صحبت نہیں رکھتا اور مرد اس کو طلاق دینا اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے پھر عورت یہ کہے تو مجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دے طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی کرلے میں تجھ کو نان نفقہ روٹی کپڑا معاف کر دیتی ہوں باری بھی چھوڑ دیتی ہوں (اور خاوند اس پر راضی ہو جائے اس کو رہنے دے تو یہ درست ہے) اللہ تعالیٰ کے اس قول فلا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا والصلح خیر کا یہی مطلب ہے۔

بَابُ ۱۲۶ الْعَزْلِ۔

باب عزل کا بیان [۱]۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں عزل کرتے رہتے تھے (آپ نے منع نہیں فرمایا)

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ۔

وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن (جس زمانہ میں) اترتا رہتا ہم (اس وقت) عزل کیا کرتے تھے اور عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے یوں بھی روایت ہے کہ جابر کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن اترتا رہتا عزل کیا کرتے تھے [۲]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاہیے تو کتاب اللباس میں آئے گی قسطلانی نے کہا بالوں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منع ہے مطلقاً کو کپڑے سے جوڑے یا بالوں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑنا جائز رکھا ہے بعضوں نے خاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقاً جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں جواز کا قول مردود ہے اور صحیح حدیث کے برخلاف ہے ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر کا باہر نکال لینا تاکہ نطفہ باہر گرے یہ امر لونڈی سے مطلقاً جائز ہے اور آزاد عورت سے بھی اس کی اجازت سے جائز ہے بعضوں نے بلا اجازت بھی جائز کہا ہے امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے بعضوں نے مطلقاً مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [۲] لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہیں اتری ۱۲ منہ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی قَالَ اَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) عورتوں کو قید کیا اور لونڈیاں بنیں ہم ان سے عزل کرتے تھے[1] آخر ہم نے آنحضرتؐ سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو[2] تین بار یہی فرمایا[3] (ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ) جو جان قیامت تک (کبھی) دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی[4]۔

بَابُ ۱۲۷ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا۔

باب سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا۔

(جس کے نام نکلے اس کو ساتھ لے جانا)

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ رض يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ رض اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن مخزومی نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے ایک بار ایسا ہوا کہ قرعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں کے نام پر نکلا (آپ دونوں کو ساتھ لے گئے) آپ کا معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہؓ سے باتیں کیا کرتے حضرت حفصہؓ (کو اس پر رشک آیا) انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ایسا کرو آج رات کو تم میرے اونٹ پر سوار ہو لو میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں دیکھو بڑا تماشہ ہوگا جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی[5] حضرت عائشہؓ نے[6] قبول کر لیا وہ ان کے اونٹ پر اور یہ ان کے اونٹ پر سوار ہو گئیں رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس ڈر سے کہ اولاد نہ ہو ۱۲ منہ [2] شاید یہ اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ یہ لوگ عزل کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] تمہارے عزل کرنے سے اس کا دنیا میں آنا رک نہیں سکتا ۱۲ منہ [4] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم دیکھو میرا اونٹ کیسا چلتا ہے اور میں دیکھوں تمہارا اونٹ کیسا چلتا ہے ۱۲ منہ [5] حضرت حفصہؓ کے شوق دلانے سے ۱۲ منہ۔

جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے[1] مگر اس پر حضرت حفصہؓ سوار تھیں آپ نے ان کو سلام کیا پھر چلنے لگے حضرت عائشہؓ کے پاس نہیں گئے جب (صبح کو منزل میں) اترے[2] تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے (جس میں اکثر سانپ اور بچھو رہا کرتے ہیں اور اپنے تئیں کو سنے لگیں) کہنے لگیں یا اللہ بچھو یا سانپ مجھ کو کاٹ کھائے تو اچھا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں آنحضرتؐ سے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی[3]

بَابُ ۱۲۸ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذَلِكَ۔

باب اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین سودہؓ بنت زمعہ نے[4] اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو بخش دیا تھا (یہ سمجھ کر کہ آنحضرتؐ سب بی بیوں سے زیادہ ان کو چاہتے ہیں[5]) تو آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس (دو دن) ان کی اور حضرت سودہؓ کی باری میں رہتے۔

بَابُ ۱۲۹ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ۔ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا

باب عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے[6]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم سے پورا پورا انصاف تو عورتوں میں نہیں ہو سکنے کا آخر آیت واسعاً حکیماً تک۔

---

[1] آپ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اس پر سوار ہیں ۱۲ منہ [2] اور رات کو حضرت عائشہؓ آپ کی ہمکلامی سے محروم رہیں ۱۲ منہ [3] کہ رات کو آپ میرے پاس کیوں نہیں تشریف لائے کیوں کہ آپ تو تشریف لائے تھے مگر حضرت عائشہ اپنے قصور سے آپ محروم رہیں نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار ہوتیں نہ آنحضرتؐ کی ہم کلامی سے محروم رہتیں اور حضرت حفصہؓ کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتی تھیں کیوں کہ وہ خود اپنی مرضی سے ان کے اونٹ پر سوار ہوئی تھیں کچھ انہوں نے جبر نہیں کیا تھا غرض حضرت عائشہؓ اپنے فعل پر آپ نادم ہوئیں اور کچھ بن نہ پڑا تو رنج کے مارے اپنے تئیں آپ کو سنے لگیں ۱۲ منہ [4] جب وہ بوڑھی ہو گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینا چاہا تھا ۱۲ منہ [5] حضرت سودہؓ بوڑھی ہو گئی تھیں ان کو ڈر ہوا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو طلاق نہ دے دیں تو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی اگر عورت کسی خاص سوکن کو اپنی باری ہبہ نہ کرے تو خاوند کو جائز ہوگا کہ جس عورت کے پاس چاہے اس کی باری میں رہے ۱۲ منہ [6] یعنی کھانے کپڑے باری باری رہنے میں سب عورتوں کو برابر رکھے اب دل کی محبت اگر ایک عورت سے زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا اصحاب سنن اور ابن حبان نے نکالا کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے یا اللہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں تقسیم کرتا ہوں اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مواخذہ مت فرما (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ.

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

بَابُ ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ.

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب اگر کسی پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے خالد یا ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] مگر[2] انسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن رات (برابر) اس کنواری کے پاس رہے اور اگر کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نیا نکاح کرے تو تین دن رات (برابر) اس[3] کے پاس رہے[4]۔

باب اگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو اور پھر ثیبہ سے نکاح کرے

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے ایوب سختیانی اور خالد حذاء دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابو قلابہؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب مرد ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نئی شادی کرے تو سات دن رات (برابر) کنواری کے پاس رہے اس کے بعد باری باری رہا کرے اور جب کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نئی شادی کرے تو تین رات برابر اس کے پاس رہے اس کے بعد باری باری دونوں کے پاس رہا کرے ابو قلابہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انسؓ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرزاق نے کہا[5] ہم کو سفیان ثوریؒ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترمذی نے کہا یعنی دل کی محبت زیادہ اور کم ہونے پر ۱۲ منہ۔ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیوں کہ صحابی کا من السنۃ کہنا حدیث کو مرفوع کرنا ہے ۱۲ منہ [2] میں نے جیسا سنا ہے ویسا ہی حدیث کو نقل کرتا ہوں ۱۲ منہ [3] اس کے بعد پھر باری باری ہر ایک کے پاس رہا کرے ۱۲ منہ [4] اس کے بعد دونوں پاس باری باری رہا کرے نئی بی بی کو خاوند سے ڈر اور دہشت ہوتی ہے خصوصاً کنواری کے لیے سات دن تک اور ثیبہ کے لیے تین دن تک برابر اس کے پاس رہنا واجب کر دیا تاکہ اس کا دل مل جائے اس کے بعد پھر باری باری رہے ۱۲ منہ [5] اس کو امام مسلمؒ نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] یعنی ثیبہ کے ۱۲ منہ۔

اَیُّوْبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے خبر دی انہوں نے ایوب اور خالد[1] سے خالد نے کہا اگر میں چاہوں تو حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَابٌ ۱۳۲ مَنْ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کر کے ایک غسل کر سکتا ہے[2]۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

ہم سے عبد الاعلی بن حماد نے بیان کیا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہؓ سے ان سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری بی بیوں کے پاس ایک رات میں ہو آتے ان دنوں آپ کی نو بی بیاں تھیں (آپ کو حق تعالیٰ نے تیس مردوں کی طاقت دی تھی)[3]

بَابٌ ۱۳۳ دُخُوْلِ الرَّجُلِ عَلٰى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ۔

باب دن کو آدمی اپنی بی بیوں کے پاس (گو ان کی باری نہ ہو) جا سکتا ہے۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدٰهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے جایا کرتے اور کسی کے نزدیک بھی جاتے (مگر صحبت نہ کرتے) ایک بار حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور ان کے پاس بہت ٹھہرے اتنا کبھی

---

[1] پھر یہی حدیث نقل کی اس کے اخیر میں یوں ہے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک بی بی کے پاس رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب نہ تھا بعضوں نے کہا دن کو عصر کے بعد آپ اپنی سب بی بیوں کے پاس ہو آتے اور رات کو بلحاظ باری ہر ایک کے پاس رہتے اور باری کا وجوب رات سے مخصوص ہے دن کو دوسری بی بی کے پاس بھی ہو آنا درست ہے مگر یہ قول اس روایت سے رد ہوتا ہے جس میں یہ صراحت ہے کہ رات کو آپ اپنی سب بی بیوں کے پاس ہو آتے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال قوت رجولیت کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ مرد کے لیے بڑی عمدہ صفت ہے آپ کی نو بی بیاں اور دو لونڈیاں (ماریہ اور ریحانہ) تھیں گیارہ عورتوں سے ایک دم صحبت کر آنے کو بڑی طاقت اور قوت چاہیے اور جن ہیز نامردوں نے ہمارے پیغمبر صاحب پر اس معاملہ کی وجہ سے طعن کیا ہے ان کو خود شرمانا چاہیے ۱۲ منہ [3] اور جس بندے کو حق تعالیٰ ایسی قوت دے اس کو نو بی بیاں بھی بہت کم ہیں اور پھر اس بندے کے صبر اور ثبات کو دیکھو کہ جوانی کی عمر میں پچیس برس تک ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی دوسری کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیا ایسے عفیف اور پاک دامن اور تقویٰ دار بندے کو کوئی عیاش کہہ سکتا ہے جیسے پادری ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت (باقی بر صفحہ آئندہ)

مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

بَابُ ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَائَهُ فِيْ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ وَخَالَطَ رِيْقُهُ رِيْقِيْ۔

بَابُ ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

نہیں ٹھہرے تھے[۱]

باب اگر مرد اپنی بیماری کے دن ایک بی بی کے پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بی بیوں سے لے تو یہ درست ہے پھر بیماری بھر اس بی بی کے پاس رہ سکتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؒ نے کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں (بار بار) پوچھتے تھے کل میں کہاں رہوں گا کل میں کہاں رہوں گا آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی باری کب آئے گی یہ حال دیکھ کر آپ کی بی بیوں نے اجازت دی کہ آپ بیماری میں جہاں چاہیں[۲] رہ سکتے ہیں اس کے بعد آپ حضرت عائشہؓ ہی کے گھر میں رہے وہیں وفات پائی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں (اتفاق سے) آپ اسی دن فوت ہوئے جو میری باری کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح (مبارک) اس حال میں قبض کی کہ آپ کا سر میری ونگدگی اور سینے کے بیچ میں تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان دیکھو اس نے وفات کے وقت میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا[۳]۔

باب اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو تو کچھ گناہ نہ ہوگا[۵]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلالؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاریؒ سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بکراس لگاتے ہیں ان کو ایسی بیہودہ باتوں سے خود شرمانا چاہیے۔ گل است سعدی در چشم دشمناں ملامت ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یہ حدیث پوری انشاء اللہ کتاب الطلاق میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۲] جس بی بی کے پاس چاہیں ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ آپ نے وفات کے قریب عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ میں مسواک تھی میں نے آپ سے مسواک لے کر اس کو چبا کر نرم کرکے آپ کو دی آپ نے مسواک کی اس کے بعد آپ کی وفات ہو گئی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [۴] لیکن باری باری انصاف سے ایک کے پاس رہے ۱۲ منہ [۵] اس طرح اگر ایک بی بی کی صورت شکل زیادہ پسند ہو اور مرد اس سے بہ نسبت اور بی بیوں کے زیادہ جماع کرتا ہو تو بھی کچھ گناہ نہ ہوگا کیوں کہ جماع خواہش اور شہوت پر منحصر ہے اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عُمَرَ رَضِ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ۔

عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حضرت حفصہؓ پاس گئے اور کہنے لگے بیٹا تجھ کو یہ عورت دھوکا نہ دے جو اپنے حسن وجمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر پھولی ہوئی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ)[1] حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں (بالاخانہ پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (اور میں) نے یہ گفتگو بیان کی تو آپ مسکرا دیے۔

بَابُ ۱۳۶ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ۔

باب جھوٹ موٹھ جو چیزیں نہیں ملیں اس کو بیان کرنا کہ مل گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کا دل جلانے کے لیے ایسا کرنا منع ہے[2]۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہؒ سے کہا مجھ سے فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے ایک عورت (خود اسماء)[3] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! میری ایک سوکن ہے[4] اگر میں اس کا دل جلانے کو (جھوٹ موٹھ) یوں کہوں میرے خاوند نے یہ یہ چیزیں مجھ کو دی ہیں جو اس نے (حقیقت میں) نہیں دیں تو کیا میں گنہ گار ہوں گی آپ نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں وہ چیزیں ملنا بیان کرے جو اس کو نہیں ملیں تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو فریب کا جوڑا زیب بدن کرے[5]۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے بہ نسبت دوسری بی بیوں کے زیادہ محبت تھی اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جو اصحاب سنن نے نکالی اللہم قسمی فی ما املک فلا تواخذنی فیما لا املک لیکن شاید امام بخاریؒ نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہیں نکالا ۱۲ منہ [2] جھوٹ موٹ کہنا کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ چیزیں دی ہیں آمین یارب العلمین ۱۲ منہ [3] ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ۱۲ منہ [4] مثلاً کہے میرا پیٹ نا کوں ناک بھرا ہوا ہے اور حقیقت میں بھوکا ہو ۱۲ منہ۔

[5] دوسروں کے کپڑے مانگ تانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ میرے کپڑے ہیں ایسا شخص کرنیوالا اخیر میں ذلیل اور خوار ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۳۷ الْغَيْرَةِ

وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

باب غیرت کا بیان[۱]

وراد (مغیرہ کے منشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی[۲] انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے[۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں تو اگر اپنی بی بی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں[۴] تو اسی وقت تلوار سے ماروں[۵] اس کو دھار سے نہ چوڑی طرف سے صرف ڈرانے کے لئے[۶] تو آنحضرت نے (انصار سے) فرمایا تم لوگ سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو گے خدا کی قسم مجھ کو اس سے بڑھ کر غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ غیرت ہے[۷]۔

---

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں آتی[۸]

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ يَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد کی امت کے لوگو! اللہ سے بڑھ کر کسی میں غیرت نہیں ہے اس کو بڑی غیرت آتی ہے جب وہ اپنے غلام یا لونڈی کو حرام کاری کرتے دیکھتا ہے محمد کی امت کے لوگو!

---

[۱] غیرت مخلوقات میں غصہ کا جوش مارنا ہے مثلاً کوئی کسی کی عزت یا ناموس پر دست درازی کرے تو آدمی کو غیرت آتی ہے یعنی سخت غصہ پیدا ہوتا ہے اور دست درازی کرنے والے سے بدلہ لیتا ہے سخت تر غیرت اس وقت آتی ہے جب کوئی اس کی بی بی پر نظر ڈالے اس سے حرام کاری کرے یہاں تک کہ انگریزوں نے بھی غیرت کو یعنی سخت اشتعال طبع کو ایک قانونی عذر رکھا ہے اگر اس حال میں کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا میں تخفیف ہوتی ہے اگر قتل کر ڈالے تو اس کو سزائے قصاص نہیں دیتے ایک غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو حدیث میں وارد ہے اہل حدیث اس کو بھی اور صفات الٰہی کی طرح اپنے ظاہر پر محمول رکھتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور متکلمین اس کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں غیرت سے اس کا لازمی نتیجہ مراد ہے یعنی سزا دینا اور عذاب کرنا ۱۲ منہ

[۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحدود میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] جو خزرج کے سردار تھے ۱۲ منہ [۴] جو اس سے حرام کاری کر رہا ہو مانند رباقی برصفحہ آئندہ)

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے[۵]

۲۰۵- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَآءَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَىْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان سے عروہ بن ابی زبیرؓ نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ اسماؓ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر غیرت دار کوئی نہیں ہے اور (اسی سند سے) یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت ہے ان سے ابوسلمہؓ نے بیان کیا ان سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی۔

۲۰۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مومن حرام کام کرے۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِى الزُّبَيْرُ وَمَا لَهٗ فِى الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَىْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَّغَيْرَ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَاَسْتَقِى الْمَآءَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا جب زبیر بن عوام نے (مکہ میں) مجھ سے نکاح کیا اس وقت وہ بالکل محتاج تھے نہ روپیہ نہ پیسہ تھا نہ غلام لونڈی نہ اور کوئی جائداد بس ایک پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا میں ان کے گھوڑے کا دانہ چارہ اس کی خدمت

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵] مار ڈالنے کے لیے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ یعنی جو لوگ آزاد بی بیوں پر حرام کاری کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو ۸۰ کوڑے لگاؤ اس وقت سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اس آیت میں تو یہ اترا ہے پھر اگر میں ایک پاجی کو دیکھوں جو حرام کاری کر رہا ہو تو اس کو چھیڑوں نہ ہٹاؤں چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں وہ اپنا کام کر کے چلے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تم اپنے سردار کی باتیں نہیں سنتے وہ کیا کہہ رہا ہے انصار نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کو ملامت نہ کیجیے اس کے مزاج میں بہت غیرت ہے اس نے ہمیشہ کنواری سے نکاح کیا اور جس سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دے دیا تو اس کی غیرت کی وجہ سے ہم میں کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس عورت سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

وَاَخْرِزُ غَرْبَهُ وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ
اَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ
وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى
مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي اَقْطَعَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
رَاْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ
يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِي فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ
لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسِيْرَ
مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ
وَكَانَ اَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى
فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِي النَّوٰى وَمَعَهُ
نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ

کیا کرتی پانی بھی لاتی پانی کا ڈول بھی میں خود سی لیتی آٹا بھی آپ ہی گوندھتی
مجھ کو روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتا تھا[1] میری ہمسائی انصاری عورتیں
میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں انصاری عورتیں بھی کیا (ایماندار) سچی عورتیں
تھیں میں کیا کرتی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین مقطع کے طور پر
زبیرؓ کو دی تھی ان میں گٹھلیاں چننے جایا کرتی گٹھلیاں وہاں سے اپنے
سر پر لاد کر لایا کرتی وہ زمین میرے مکان سے دو میل پر تھی (ایک کوس پر) ایک
روز ایسا ہوا میں وہاں سے گٹھلیاں سر پر لادے آ رہی تھی اتنے میں آنحضرت
(راستے میں) مجھ کو ملے آپ کے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے آپ نے
مجھ کو بلایا اور اونٹ جس پر سوار تھے اخ اخ کرنے لگے[2] آپ کا مطلب یہ
تھا کہ مجھ کو اپنے پیچھے سوار کر لیں مجھ کو شرم آئی میں مردوں کے ساتھ کیوں
کر چلوں[3] اور زبیرؓ کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑے غیرت والے آدمی تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے کہ مجھ کو شرم آئی اور آپ آگے بڑھ گئے (مجھ
کو چھوڑ دیا سوار نہیں کیا) جب میں (گھر میں) آئی میں نے اپنے خاوند زبیرؓ
سے یہ قصہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رستے میں مجھ کو ملے تھے میں
سر پر گٹھلیاں لادے تھی آپ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے آپ نے
اونٹ بٹھلایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھ کو شرم آئی تمہاری غیرت کا خیال آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے نکاح کرے ۱۲ منہ [7] تو جو حکم اس نے اتارا ہے وہ غیرت کے خلاف نہیں بلکہ عین حکمت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ [8] وہ تعریف کرنے والے سے بہت خوش یا راضی ہوتا ہے اور اس کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے گو اس کو کسی کی تعریف کی ذرا برابر بھی احتیاج یا پرواہ نہیں ہے لاکھوں فرشتے اس کے آسمان اور زمین میں رات دن اس کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ اس کی عنایت و نوازش ہے کہ ہم ضعیف ناتواں بندوں سے ذرا سی تعریف کرنے پر بھی خوش ہو جاتا ہے ہم کو سرفراز کرتا ہے باقی ہم کیا اور ہماری تعریف کیا اگر ساری عمر رات اور دن اس کو سراہا کریں تب بھی اس کی ایک نعمت کا شکر ہم سے نہ ہو سکے خداوندا ہم تیری ایسی تعریف کرتے ہیں جو تمام تعریفوں سے بڑھ کر ہے تو تمام کمالات کا مجموعہ ہے آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ (حواشی صفحہ گزشتہ) [1] آنحضرت کے حالات والی تختیاں ۱۲ منہ [2] ایک بزرگ سے منقول ہے وہ ہمیشہ روتے رہتے کسی نے ان کو ہنستے نہیں دیکھا وجہ پوچھی تو کہنے لگے ہنسوں کیسے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا خاتمہ عمدہ ہو گا میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا پل صراط سے پار ہو جاؤں گا تو ہنسوں اتنی بہت سی فکریں درپیش ہونے پر ہنسی کیسے آئے رہا پیغمبر صاحب کا مسکرانا ہنسنا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب اگلے پچھلے قصور معاف کر دیے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جب مدینہ میں آئی تو ۱۲ منہ [2] تاکہ وہ بیٹھ جائے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت غیر محرم کے ساتھ سوار ہو سکتی ہے بشرطیکہ تنہائی نہ ہو یہاں بھی تنہائی نہ تھی اور صحابہؓ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بھی ہوتے تو آپ کی اور بات تھی آپ شیطان کے شر سے محفوظ تھے بعضوں نے کہا کہ غیر محرم عورت سے خلوت جائز تھی اس حدیث سے غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِيْ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ فِيْهِ

زبیرؓ کہنے لگے مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو نے[1] گٹھلیاں لا دے یا ہر نکلی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی (کیوں کہ اسماءؓ آپ کی سالی اور بھاوج دونوں ہوتی تھیں[2]) اسماءؓ کہتی ہیں اس کے بعد ابوبکرؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کے سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہو گئی گویا ابوبکرؓ نے غلام بھیج کر مجھ کو آزاد کر دیا[3]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہؓ) کے پاس تھے اتنے میں ایک دوسری بی بی (حضرت زینبؓ یا حضرت صفیہؓ) نے کھانے کا ایک کٹورہ آپ کو بھیجا ان بی بی نے جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (یعنی حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر) خدمتگار کے ہاتھ پر جو وہ کٹورہ لایا تھا ایک مار لگائی اس کے ہاتھ سے کٹورہ گر پڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے کے ٹکڑوں کو جوڑنے اور کھانا جو اس میں تھا وہ اکٹھا کرنے لگے آپؐ (ان لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمانے لگے تمہاری ماں کو غیرت آ گئی[4] پھر آپ نے اس خدمت گار کو رکھا اور جس بی بی نے کٹورا توڑا تھا اس کے گھر میں سے ثابت کٹورہ لا کر اس خدمت گار کے حوالے کیا اور ٹوٹا کٹورہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے یہ کٹورہ توڑا تھا[5]۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہؓ کے سامنے ۱۲ منہ [2] وجہ یہ کہ لوگ کہیں گے زبیرؓ ایسا بخیل اور تنگ دل آدمی ہے کہ جورو سے ایسے ذلیل کام کاج لیتا ہے اس کو کوئی خدمت گار بھی نصیب نہیں حافظ نے کہا اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ جورو پر ان خدمتوں کا بجالانا کچھ لازم نہیں اگر وہ اپنی خوشی سے یہ کام کرے تو وہ اور بات ہے ۱۲ منہ [3] یعنی ابوبکرؓ نے غلام کیا بھیجا مجھ کو اتنی خوشی ہوئی جیسے میں کسی کی لونڈی ہوتی انہوں نے مجھ کو آزاد کرا دیا تھا حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حجاب کا حکم آنحضرتؐ کی بی بیوں سے خاص تھا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا ہے اور عورتوں کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منہ کو بیگانے مردوں سے ڈھانکتی تھیں ۱۲ منہ [4] غیرت میں یہ کام کر بیٹھیں غیرت اور رشک عورتوں کا خاصہ ہے شاذونادر کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے اس لیے آنحضرتؐ نے مواخذہ نہیں فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کی غیرت پر جو کوئی صبر کرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ [5] ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی اس دن باری تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کر رہی تھیں ابھی ان کا کھانا تیار نہیں ہوا تھا کہ آپ کی دوسری بی بی نے یہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہؓ کو ناگوار ہوا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمانؓ نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (یہ خواب آیا) میں بہشت میں (یا بہشت پر) گیا وہاں میں نے ایک (عالیشان) محل دیکھا میں نے (جبرئیل سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا میں نے چاہا اس محل کے اندر جاؤں پھر تمہاری غیرت کا خیال کر کے عمرؓ میں وہاں نہیں گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر صدقے کیا میں آپ سے غیرت کروں گا[۱]۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَ عَلَيْكَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہریؒ سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے سوتے میں خواب دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں[۲] نے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا عمرؓ کا نام سنتے ہی مجھ کو ان کی غیرت (اور حمیت) کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا جو اسی مجلس میں موجود تھے تو رو دیئے[۳]۔ پھر کہنے لگے بھلا میں آپ پر

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور غصے میں ایک ہاتھ خدمت گار کے ہاتھ پر جو کھانا لایا تھا مارا یا اور کھانا اس کے ہاتھ سے گر پڑا برتن بھی پھوٹ گیا حضرت عائشہؓ محبوبہ خاص تھیں جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی اور آپ ان کی بہت ناز برداری کیا کرتے اور اکثر ناز کے طور پر ایسے کلمے بھی فرما دیتیں جو دوسرے آدمی کو منہ سے نکالنے کی مجال نہ ہوتی اللھم صل وسلم علی نبینا وعلی آل محمد نبینا وعلی حبیبۃ حبیب اللہ المبراۃ من فوق سبع سموات ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت والوں کے پدر بزرگوار کی طرح ہیں اور حضرت عمرؓ کے تو آپ داماد بھی تھے داماد بیٹے کی طرح ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] جبرئیل یا کسی اور فرشتے سے ۱۲ منہ [۳] یہ رونا خوشی کا رونا تھا اللہ کے فضل اور کرم اور نوازش کا خیال کر کے کہ حق تعالی نے مجھ ناچیز پر یہ سرفرازی فرمائی بہشت بریں میں میرے لیے ایسا عالی شان محل تیار کر رکھا ہے سبحان اللہ ایسے مقبول بندے سے جناب میں جو گستاخی کرے وہ اپنا ٹھکانا آپ دوزخ میں بنائے گا چاند پر خاک ڈالنے سے روشنی کم نہیں ہوتی بلکہ ڈالنے والے ہی کا منہ کالا ہوتا ہے حضرت عمرؓ کے کارنامے قیامت تک صفحہ تواریخ سے مٹ نہیں سکتے مسلمانوں کے دلوں پر ان کے احسانات کندہ ہیں حق تعالی حضرت عمرؓ کے طفیل سے بہشت کا ایک کونا ہی مرحمت فرمائے تو ہمارا بیڑا پار ہے ۱۲ منہ۔

یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغَارُ

عیرت کروں گا۵۱

بَابُ ۱۳۸ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ -

باب عورتوں کی غیرت اور غصّے کا بیان۵۲

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں پہچان لیتا ہوں تو اس وقت مجھ سے خوش ہے اور اس وقت مجھ پر غصہ ہے میں نے پوچھا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے محمدؐ کے رب کی قسم۵۳ اور جب تو مجھ پر غصے ہوتی ہے تو میرا نام نہیں لیتی) یوں قسم کھاتی ہے ابراہیمؑ کے رب کی قسم میں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ (میں غصے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی۵۴

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت تذکرہ اور ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱ آپ کا تو میں غلام ہوں اور میری بی بیاں حریں سب آپ کی لونڈیاں باندیاں ہیں ۱۲ منہ ۵۲ یہ بات اگلے باب کی بہ نسبت خاص ہے اور یہ غیرت کسی قدر تو عورتوں میں فطری ہوتی ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن جب حد سے بڑھ جائے تو ملامت کے قابل ہوگی اس کا قاعدہ جابر بن عتیک کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند ہے یعنی گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک ناپسند ہے کہ جو کام گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا حافظ نے کہا اگر عورت خاوند کی بدکاری یا حق تلفی کی وجہ سے اس پر غیرت کرے تو یہ غیرت جائز اور مشروع ہے ۱۲ منہ ۵۳ میرا نام لیتی ہے ۱۲ منہ ۵۴ دل میں تو آپ ہی کی محبت میں غرق رہتی ہوں ظاہر میں غصے کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیتی یہ حضرت عائشہؓ کا بطریق ناز محبوبیت کے ہوا کرتا محبوب اپنے محبوب پر ہی ناز کرتا ہے نہ اغیار پر اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف محب ہی بلکہ محبوب بھی تھے حضرت عائشہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک دوسرے کے عاشق اور معشوق تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اسم اور ہے اور مسمی اور ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کا نام لے سکتی ہے تمام ملک حتیٰ کہ یورپ میں بھی عورتیں اپنے خاوندوں کا نام بلا تکلف لیتی ہیں مگر معلوم نہیں کہ ہندوستان میں یہ بری رسم کہاں سے پھیل گئی کہ جورو اپنے خاوند کا نام نہیں لیتی اگر خاوند کے ذکر کی ضرورت پڑتی ہے تو بیٹا کا باپ کہتی ہے کیا خوب اس رسم کے اثر نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تھا وہ جب نماز میں سلام پھیرتی تو کیا کہتی السلام علیکم بیٹا کے باپ السلام علیکم بیٹا کے باپ خاک پڑے ایسی شرم پر ۱۲ منہ

إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

پر وحی آئی کہ خدیجہ کو بہشت کے ایک گھر کی خوشخبری دیں جو خولدار موتی کا ہے[1]۔

بَاب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لیے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کیلیے کوشش کر سکتا ہے۔

۳۱۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا هَكَذَا قَالَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) اس کی اولاد[2] نے (جو مسلمان ہو گئے تھے) مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی[3] کا نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کردیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا ہرگز اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دوں گا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا میری بچی[4] کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلے بات یہ ہے کہ فاطمہ میرا (میرے جگر کا) ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے مجھ کو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اس کو تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے[5]

[1] یا موتی اور یاقوت سے بنا ہوا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ ایک عورت کی کیا تعریف کرتے ہیں وہ مر گئی تو اللہ نے اس سے بہتر عورت آپ کو دی آپ نے فرمایا اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی اور چونکہ آپ نے حضرت عائشہؓ پر کچھ مواخذہ نہیں کیا تو معلوم ہوا ایسی غیرت معاف ہے جو آپس میں سوتوں یعنی سوکنوں میں ہوا کرتی ہے ۱۲ منہ [2] حارث بن ہشام اور سلمہ بن ہشام ۱۲ منہ [3] جویریہ یا عوراء یا جمیلہ بنت ابی جہل ۱۲ منہ [4] حضرت فاطمہ زہرہؓ ۱۲ منہ [5] تو حضرت فاطمہؓ کو ایذا دینا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے دوسری روایت میں یوں ہے میں حرام کو حلال نہیں کرتا نہ حلال کو حرام کرتا ہوں لیکن خدا کی قسم رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس مل کر نہیں رہ سکتیں معلوم ہوا کہ یہ آنحضرتؐ کے خصائص میں سے تھا کہ آپؐ کی بیٹی نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری عورت کرنا ناجائز تھا یہ خطبہ آپؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علیؓ کے دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لگا دیا کہ علیؓ کا ارادہ پکا ہو گیا ہے کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرلیں اس خطبے کے بعد حضرت علیؓ نے فوراً وہ پیغام ترک کر دیا حافظ نے کہا جب حضرت فاطمہؓ کو ایذا دینا آنحضرتؐ کو ایذا دینا ٹھہرا تو اب خیال کر لینا چاہیے کہ جن لوگوں نے امام حسنؓ کو زہر دیا اور امام حسینؓ کو شہید کیا یا ان کی شہادت کا باعث ہوئے ان کا گناہ کیسا سخت ہو گا دنیا ہی میں ان کو سزا ملی اور آخرت میں تو بڑا سخت عذاب ہونے والا ہے مترجم کہتا ہے اس صحیح حدیث سے یزید پلید اور اس کے اعوان انصار کا موذی رسول اللہ ہونا ثابت ہے کیوں کہ امام حسن اور امام حسین کے قتل سے زیادہ اور کوئی ایذا حضرت فاطمہؓ کی نہیں ہو سکتی اور اس آیت سے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مھینا سے اللہ اور رسولؐ کو ایذا دینے والوں پر لعنت کرنا جائز نکلتا ہے لہذا یزید پلید اور ابن زیاد بدنہاد اور عمر بن سعد شقی اور شمر لعین اور سنان بن انس نخعی اور خولی وغیرہ قاتلین امام حسینؓ کے ملعون ہونے میں کیا شک ہے اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے ایسے ظالموں بدکاروں پر لعنت کرنا ناجائز قرار دیا امام غزالی سے تو بہت تعجب ہوتا ہے انہوں نے احیاء العلوم میں یزید پلید کے باعث (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۱۴۰ یَقِلُّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَرَی الرَّجُلَ الْوَاحِدَ یَتْبَعُہٗ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَۃً یَلُذْنَ بِہٖ مِنْ قِلَّۃِ الرِّجَالِ وَکَثْرَۃِ النِّسَاءِ

۲۱۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ لَاُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَدِّثُکُمْ بِہٖ اَحَدٌ غَیْرِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ

بَابٌ ۱۴۱ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا ذُوْ مَحْرَمٍ وَّالدُّخُوْلُ عَلَی الْمُغِیْبَۃِ -

۲۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ

باب (قیامت کے قریب) عورتوں کا بہت ہو جانا مردوں کی کمی

اور ابوموسیٰ اشعریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) آپ نے فرمایا تو اس وقت ایک مرد کو دیکھے گا چالیس رانڈیں اس کے ساتھ ہوں گی اس کی پناہ میں رہیں گی اس قدر بہت عورتیں ہو جائیں گی اور مرد کم رہ جائیں گے۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہؒ نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرتؐ سے سن کر اب تم سے بیان کرنے والا میرے سوا اور کوئی نہیں ہے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے (قرآن و حدیث کے) علم کا اٹھ جانا جہالت پھیل جانا زنا کی کثرت شراب خوری کی کثرت مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس پچاس عورتوں کا سنبھالنے والا (خبرگیراں) ایک مرد ہوگا۔[۱]

باب کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے نہ اس عورت کے پاس جائے جس کا شوہر غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو)

ہم سے قتیبہ بن عاصؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یزید بن ابی حبیبؒ سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ)

(بقیہ صفحہ سابقہ) قتل امام حسینؓ ہونے کا انکار کیا حالانکہ متواتر نقلوں سے ثابت ہے کہ یزید ہی نے ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ یا امام حسینؓ سے بیعت لو یا ان کو قید کر کے میرے سامنے لاؤ یا قتل کر دو اور جب سر مبارک امام حسینؓ کا اس کے سامنے لایا گیا تو مردود نے خوشی کی آپ کے منہ پر چھڑی ماری اہل بیت رسالت کی بے حرمتی کی لعنہ اللہ علیہ و علی اعوانہ و انصارہ الی یوم القیامۃ و اعدلہ عذابا عظیما ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] پچاس میں چالیس بھی آ گئیں تو یہ اگلی روایت کے خلاف نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک مرد چالیس چالیس پچاس پچاس بی بیاں لونڈیاں رکھے گا یا یہ کہ چالیس چالیس پچاس پچاس عورتوں بیوؤں کی خبرگیری اس سے متعلق ہوگی کیوں کہ مردوں کی پیدائش کم ہو جائے گی یا لڑائیوں میں مرد مارے جائیں گے اور دوسرا امر زیادہ ظاہر ہے کیوں کہ دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب خونریزی بہت ہوگی انجیل مقدس میں ہے کہ ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی اگر پہلا امر مراد ہو تو وہ بھی ظاہر ہو گیا ہے سب سے زیادہ مسلمان بادشاہ اور رئیس اور نواب اس بلا میں مبتلا ہیں کیفیت سو سو پچاس پچاس بلکہ ہزار ہزار پانسو بی بیاں حرمیں اور حرامیں رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے کہ ان بیچاری عورتوں کو عمر بھر زندگی کے مزے سے محروم کر کے ایک جانور کی طرح قید رکھتے ہیں ہنسی تو ان بادشاہوں پر آتی ہے جنہوں نے جوانی میں خوب عیاشی کر کے اپنی ساری قوت برباد کر دی (باقی بر صفحہ آئندہ)

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَّاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابُ ۱۴۲ مَا يَجُوزُ أَنْ يَّخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا

سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو (غیر) عورتوں کے پاس مت جایا کرو[۱]۔ ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہؐ خاوند کا رشتہ دار (دیور یا جیٹھ) اگر بھاوج کے پاس جائے آپ نے فرمایا یہ تو ہلاکت ہے[۲]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابو (نافذ) سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے اتنے میں ایک شخص (نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہؐ میری عورت حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلانی فلانی لڑائی میں لکھا گیا ہے[۳] آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی عورت کو حج کرا[۴]۔

باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری (غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے[۵]۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے کہا میں نے انسؓ بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ نے اس سے تنہائی کی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اب ایک عورت کی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتے لیکن ہوس کے مارے عورتوں کے گلے بھرے جاتے ہیں آخر مجبور ہو کر یہ بیچاریاں چھپ چھپ کر انواع و اقسام کی بدکاریاں اور فحش کرتی ہیں لیکن بادشاہ سلامت کے کان پر جوں نہیں رینگتی وہ اپنے تئیں لندھور ہی سمجھتے ہیں اور گرد و پیش کے خوشامدی اور بھی ان کو پھلا دیتے ہیں حضور کی رعیت کا کیا کہنا ہزار عورتوں کو حضور پیٹ رکھ سکتے ہیں ہی لعنت خدا اس نامردی اور بے حیائی پر ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] جب ان کے پاس جانا منع ہوا تو تنہائی بطریق اولیٰ منع ہو گی ۱۲ منہ [۲] حمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن کا نکاح اس عورت سے جائز ہے جیسے خاوند کا بھائی بھتیجا بھانجا چچا زاد بھائی ماموں وغیرہ لیکن وہ رشتہ دار مراد نہیں جو محرم ہیں جیسے خاوند کا بیٹا افسوس ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں نے شریعت کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے عورتیں اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف خلوت کرتی ہیں محرم کی طرح ان کے سامنے سر اور سینہ کھولے رہتی ہیں مرد اپنی چچی ممانی کے ساتھ تنہائی کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کے صریح ارشاد کے برخلاف چلتے ہیں اور جو امر شرع کے موافق ہے یعنی یہ کہ عورت اپنے اعضا کو چھپا کر کام کاج کے لیے یا نہانے کے لیے باہر نکلے اس کو معیوب جانتے ہیں کیسا ایسے پردے سے فائدہ بلکہ یہ پردہ الٹا فواحش کا سبب پڑتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ وہ اپنی سچی شریعت پر عمل اور واہیات رسموں سے پرہیز کریں ۱۲ منہ [۳] اب میں کیا کروں لڑائی میں جاؤں یا اپنی جورو کو حج کراؤں ۱۲ منہ [۴] امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کر کے فرمایا کہ یہ حکم وجوب ہے اور قیاس بھی یہی ہے اس لیے کہ جہاد اس کے بدل دوسرے مسلمان بھی کر سکتے ہیں مگر اس کی جورو کے ساتھ اور کوئی نہیں جا سکتا ۱۲ منہ۔

[۵] مطلب یہ ہے کہ عورت کو تنہائی میں کسی مرد سے کچھ کہنا یا دین کی کوئی بات پوچھنا ہے تو یہ منع نہیں ہے کہ دونوں ایک طرف جا کر باتیں کریں ۱۲ منہ۔

فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ۔

بَابُ ۱۳۰ مَا يُنْهٰى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ ۔

۲۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ ۔

بَابُ ۱۳۱ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

۲۱۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى

(اس کی باتیں سنیں[۱]) پھر فرمایا انصاری عورتو تم سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ محبوب ہو۔

باب زنانے اور ہیجڑے سفر میں عورتوں کے پاس نہ آئیں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کے پاس تھے ایک زنانہ (ہیت نامی) بھی وہاں تھا[۲] وہ ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کیا کہنے لگا اگر اللہ نے کل کے روز طائف فتح کرا دیا تو میں تجھ کو غیلان کی بیٹی (بادیہ) بتلاؤں گا[۳] سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لے کر پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اب یہ زنانہ تم عورتوں پاس نہ آیا کرے[۴]

باب عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر فتنے کا ڈر نہ ہو[۵]

ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا انہوں نے عیسیٰ بن یونسؒ سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھ کو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (اپنے ہتھیاروں سے) کھیل

---

[۱] مہلب نے کہا تنہائی سے یہی مطلب ہے کہ ایسے مقام پر گئے جہاں دوسرے لوگ اس کی بات نہ سن سکیں نہ یہ کہ لوگوں کی نظر سے غائب ہو گئے کیوں کہ خود انسؓ نے آپ کی آخری گفتگو سنی حافظ نے کہا اگر فتنہ سے امن ہو تو عورت بیگانے مرد سے بات چیت کر سکتی ہے ۱۲ منہ

[۲] تو آنحضرتؐ کی بی بیوں پاس جایا کرتا ۱۲ منہ [۳] کیا موٹی عورت ہے گبدی ۱۲ منہ۔

[۴] کیوں کہ جب یہ عورتوں کے حسن وقبح کو پہچانتا ہے تو تمہارے حالات بھی جا کر اور مردوں سے بیان کرے گا یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے لیے کیوں کہ ان کو حجاب کا حکم دیا گیا تھا جو عام عورتوں کو نہیں دیا گیا حافظ نے کہا اس حدیث سے پردے کا ثبوت ہوتا ہے ان لوگوں سے جو عورتوں کا حسن وقبح پہچانیں ۱۲ منہ

[۵] حافظ نے کہا امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ام سلمہؓ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم تو اندھی نہیں ہو۔ اس کو دیکھتی ہو اور یہ صحیح جائز ہے کیوں کہ عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جاتی ہیں سفر کرتی ہیں وہ اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہتی تھیں لیکن مرد اپنے مونہوں پر نقاب نہیں رکھتے۔ پھر لامحالہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں گی ۱۲ منہ

أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

رہے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اکتا جاتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہے گی[1]

بَابُ ۱۴۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

باب عورتوں کو کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔

۲۲۰ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہرؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ام المؤمنین سودہؓ بنت زمعہ ایک رات کو باہر نکلیں حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر کہنے لگے سودہؓ! ہم نے تم کو پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپا نہ سکیں وہ یہ سن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے بیان کیا جو عمرؓ نے کہا تھا اس وقت آنحضرت میری کوٹھری میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ہڈی تھی اسی وقت آپ پر وحی اترنے لگی پھر یہ حالت جاتی رہی آپ فرماتے تھے (عورتو) اللہ تعالیٰ نے تم کو کام کاج کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی[2]۔

بَابُ ۱۴۶ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ جا سکتی ہے۔

[1] امام غزالی نے کہا اسی حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ مردوں کا چہرہ عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مرد کے حق میں ہے تو غیر مرد کو دیکھنا اسی وقت حرام ہوگا جب فتنہ کا ڈر ہو اگر یہ ڈر نہ ہو تو حرام نہیں اور ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مرد کھلے منہ اور عورتیں نقاب ڈالے پھرتی رہی ہیں اگر عورتوں کو مردوں کا دیکھنا حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈال کر نکلنے کا حکم دیا جاتا یا باہر نکلنے سے ہی ان کو منع کر دیا جاتا نوویؒ نے کہا منہ اور دونوں ہتھیلیاں نہ مرد کی ستر ہیں نہ عورت کی اور یہ اعضاء ہر ایک دوسرے کے دیکھ سکتا ہے گو مکروہ ہے قسطلانی نے کہا منہاج میں حرمت کو صحیح رکھا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اس وقت نابالغ تھیں لیکن رد کرتا ہے اس تاویل کو وہ جو دوسرے طریق میں ہے کہ یہ واقعہ ۷ھ ہجری کا ہے جب حبش کے قاصد مدینہ میں آئے تھے اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۶ برس کی تھی اور ان لوگوں نے ام سلمہؓ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم دونوں تو اندھی نہیں ہو لیکن اس حدیث میں گفتگو ہے اس کو صرف زہری نے نبہان سے روایت کیا ہے حافظ نے کہا یہ کوئی علت نہیں اور اس کی سند قوی ہے میں کہتا ہوں اس حدیث پر عمل مشکل ہے اور صدہا ہزارہا احادیث سے عورتوں کا کام کاج وغیرہ میں اور جہاد میں نکلنا ثابت ہوتا ہے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا مجاہدین کا کھانا وغیرہ پکانا اور یہ امور ممکن نہیں ہیں جب تک عورتوں کی نظر مردوں کی طرف نہ پڑے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو مخصوص ہوگی امہات المؤمنین سے یا ایک حالت خاص سے اور خود حضرت عائشہؓ سفروں میں نکلا کرتی تھیں اور جنگ جمل میں تشریف لے گئیں تھیں اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی نظر کسی مرد پر نہ پڑی ہو اور ہدایہ وغیرہ کتب احناف میں اس کی صراحت ہے کہ مرد عورت کے منہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بی بی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے[1]۔

بَابُ ۱۴۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُوْلِ وَالنَّظَرِ اِلَى النِّسَآءِ فِي الرَّضَاعِ۔

باب دودھ کے رشتہ سے بھی عورت محرم ہو جاتی ہے بے پردہ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرا دودھ چچا (افلح) آیا اس نے مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت نہ دی میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (گو وہ چچا ہوا) مگر مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تھوڑے پلایا تھا آپؐ نے فرمایا نہیں وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس سے بات کر سکتی ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اگر فتنے کا ڈر ہو تب تو سب کے نزدیک ناجائز ہوگا ۱۲ منہ [2] بچے سے اور منع سے ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں ہے اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو پھر جس کام کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی اس کو تم کون ہو رد کرنے والے حافظ نے قاضی عیاض کے اس قول کو رد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے خاص ایسے حجاب کا حکم تھا کہ ان کے منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ دکھائی دیں اور نہ ان کا جثہ دکھائی دے اور اسی لیے حضرت حفصہؓ جب حضرت عمرؓ کے جنازے پر آئیں تو عورتوں نے پردہ کر لیا کہ ان کا جثہ بھی دکھائی نہ دے اور حضرت زینبؓ کی نعش پر ایک قبہ بنایا حافظ نے کہا بہت سی حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں حج اور طواف کیا کرتیں، مسجدوں میں جایا کرتیں اور صحابہ اور دوسرے لوگ پردے میں سے ان کی بات سنتے ان کے بدن چھپے رہتے جثے چھپے ہوئے نہ رہتے میں کہتا ہوں اگر قاضی عیاض کا قول صحیح بھی ہو تو ایسا پردہ کہ عورت کا جثہ بھی معلوم نہ ہو ازواج مطہرات سے خاص تھا عام عورتوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ ڈولی یا میانہ ہی میں باہر نکلیں برقعہ اوڑھ کر یا چادر لے کر کے نکل سکتی ہیں اور حافظ کی تحقیق پر تو ازواج مطہرات کو بھی ایسا پردہ لازم نہ تھا پھر جس شخص نے عام عورات کے لیے ایسا پردہ لازم رکھا کہ وہ بند ڈولی یا میانے ہی میں باہر نکلیں یا بند گاڑی میں کہ ان کا جثہ بھی کوئی نہ دیکھ سکے اس کے قول کی کوئی سند قرآن یا حدیث سے نہیں ہے ۱۲

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے غیر مسجد کو بھی مسجد پر قیاس کیا لیکن سب میں یہ شرط ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو ۱۲ منہ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

نے کہا جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں[1]۔

بَابٌ ۱۲۸ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے (بے ستر) ہو کر نہ چمٹے اس لیے کہ اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے[2]۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی (یا بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان (ثوری یا ابن عیینہؒ) نے انہوں نے منصور بن معتمرؓ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے[3] پھر اس کا حال اپنے خاوند سے بیان کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے (والیسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو)

۲۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے مجھ سے شقیق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے اپنا بدن نہ لگائے پھر اپنے خاوند سے اس کا حال بیان کرے گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے[4]۔

بَابٌ ۱۲۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ

باب مرد کا یوں کہنا میں آج رات اپنی سب بی بیوں پاس ہو آؤں گا۔[5]

---

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] دوسرے طریق میں یوں ہے ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے ایک عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے نووی نے کہا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ مرد کو دوسرے مرد کا اسی طرح عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے افسوس ہے کہ ہندوستان کی عورتیں اس ستر کا خیال نہیں رکھتیں اور ایک عورت دوسری عورت کے سامنے ننگی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [3] نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ ایک کپڑے میں ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا اسی طرح مرد کو عورت کے ستر کی طرف اور عورت کو مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اس میں سے میاں بی بی مستثنیٰ ہیں وہ ایک دوسرے کا ستر دیکھ سکتے ہیں مگر شرمگاہ میں اختلاف ہے اور صحیح جواز ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ مرد بھی دوسرے مرد سے بدن نہ لگائے مگر ضرورت سے اور مستثنیٰ ہے اس میں سے مصافحہ وہ جائز ہے قسطلانی نے کہا خوبصورت مرد سے مصافحہ بھی منع ہے اسی طرح معانقہ اور بوسہ دینا بھی منع ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے معانقہ درست ہے اسی طرح باپ اپنے بچوں کو شفقت کی راہ سے بوسہ دے سکتا ہے اسی طرح کسی صالح شخص کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں جیسے صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے لیکن دنیادار امیر کے ہاتھ پر اس کی تونگری کی وجہ سے بوسہ منع ہے ۱۲ منہ

[5] امام بخاریؒ یہ باب اس لیے لائے کہ اگر کوئی مرد اپنی بی بیوں کی باری اس طرح سے شروع کرے تو درست ہے لیکن باری مقرر ہو جانے کے بعد پھر ایسا کرنا درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو فعل منقول ہے اس کی توجیہ اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمرؒ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سلیمان پیغمبرؑ نے کہا میں، آج رات اپنی سو بی بیوں کے پاس ہو آؤں گا۔ اور ہر ایک بی بی ایک ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا انشاء اللہ کہو مگر انھوں نے نہیں کہا بھول گئے۔ آخر رات کو اپنی سب بیبیوں کے پاس گئے ان میں کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت صرف جنی وہ بھی ادھورا بچہ (آدھا دھڑ نہ دارد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کا کام نکل آنے کی امید زیادہ ہوتی۔

بَابُ ۱۵۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

باب آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر میں نہ آئے یعنی لمبے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقعہ پیدا ہو، یا ان کے عیب تلاش کرنے کا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے محارب بن دثارؒ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ انصاری سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آئے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عاصم بن سلیمانؒ نے انہوں نے عامر شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بہت دنوں سے اپنے گھر سے غائب ہو۔ (سفر وغیرہ میں گیا ہو) تو (ایک ہی ایکا)

فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا۔	رات کو اپنے گھر پر نہ آن پڑے[1]۔

[1] کیوں کہ ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی مانگ چوٹی کی فرصت نہ ملے گی ممکن ہے کہ عورت کو اس حال میں دیکھ کر خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ بعضی عورتیں بدکار ہوتی ہیں ممکن ہے کہ خاوند اپنی آنکھوں سے کوئی بات دیکھ لے اور خون خرابہ کی نوبت پہنچے چنانچہ ابن خزیمہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف رات کو اپنے گھر گئے دیکھا تو ان کی بی بیوں کے پاس غیر مرد موجود تھے ابو عوانہ نے نکالا کہ عبداللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر میں آئے ان کے پاس ایک عورت تھی جو ان کی بی بی کی کنگھی چٹی کیا کرتی وہ اس کو مرد سمجھے اور تلوار سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرما دیا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى

اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں پارہ تمام ہوا اب بائیسواں پارہ اس کے فضل و کرم اور بھروسے پر شروع ہوتا ہے

بائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان۔

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

۲۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

باب جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے (نہ صرف پانی بہانے اور شہوت نکالنے کی)[1]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیرؒ سے انہوں نے سیار بن روان سے انہوں نے عامر شعبیؒ سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے لوٹے تو میرا ایک اونٹ تھا کمبخت مٹھار (ست) میں چاہتا تھا مدینہ میں جلد پہونچوں[2] اتنے میں ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی سوار میرے پیچھے آن پہنچا میں نے جو دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے پوچھا کیوں جلدی کیوں کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے نئی شادی کی ہے اور اس وجہ سے چاہتا ہوں مدینہ میں جلدی پہنچوں آپ نے فرمایا کنواری ہے یا ثیبہ میں نے عرض کیا ثیبہ ہے آپ نے فرمایا ارے کنواری سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا خیر جابرؓ

---

[1] اسی واسطے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بانجھ عورت سے بچو دوسری حدیث میں ہے کہ خاوند سے محبت رکھنے والی بہت جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری وجہ سے اپنی امت کی کثرت دکھلاؤں گا یعنی قیامت کے دن عورت کرنے سے آدمی کو اصل غرض یہی رکھنا چاہیے کہ اولاد صالح پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اس کی نشانی ہے اس کے لیے دعا خیر کرے اسی لیے شریف خاندان کی نیک بخت عفیفہ عورت کا بہتر ہے سب سے زیادہ شرافت اور عفت اور اعمال صالحہ کو دیکھنا چاہیے اس کے ساتھ اگر حسن وجمال اور دولت بھی ہو تو نور علی نور لیکن بدچلنی اور بدمذاقی کے ساتھ اگر حسن وجمال یا مال و دولت ہو تو آدمی کبھی اس پر فریفتہ نہ ہو ایسی شادی کا انجام غم ہے اگر عورت کرنے سے اولاد مقصود نہ ہو صرف پانی بہانا منظور ہو تو اتنا جنجال اپنے پیچھے کاہے کو لگائے پانی تو احتلام سے بھی بہہ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

[2] میں اس کو آگے بڑھا رہا تھا ۱۲ منہ۔

ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَىْ عِشَاءً لِكَىْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِى الثِّقَةُ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَلْكَيْسَ اَلْكَيْسَ يَاجَابِرُ يَعْنِى الْوَلَدَ۔

کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا شہر میں گھس جائیں آپ نے فرمایا ذرا دم لو[1] عشاء کے وقت رات کو اپنے گھروں میں جاؤ[2] تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہوں وہ کنگھی چوٹی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کر لے[3] ہشیم کہتے ہیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے[4] بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اے جابرؓ جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو (امام بخاری نے کہا) کیس سے یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کیجیو[5]۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَيْسِ۔

ہم سے محمد بن ولیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفرؒ نے کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے سیارؒ سے انہوں نے شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب تو رات کو اپنے گھر پہنچیو تو اندر نہ جائیو۔ یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند غائب تھا استرہ لے لے (پاکی کرے) اور جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں کنگھی پٹی کرے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیجیو شعبیؒ کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ نے بھی وہب بن کیسان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی کیس کا ذکر ہے[6]۔

بَابٌ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطُ۔

باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت استرہ لے بالوں میں کنگھی کرے

---

[1] شام تک باہر ہی ٹھہرے رہو ۱۲ منہ [2] حالاں کہ رات کو آپ نے سفر سے آنا منع کیا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر یہاں اس واسطے اجازت دی کہ شہر والوں کو ان کے آنے کی خبر پہنچ چکی تھی تو ممانعت کی حدیث محمول ہے اس حالت پر جب گھر والوں کو خبر نہ ہو اور دفعۃً مسافر آن پہنچے تو رات کو اپنے گھر میں نہ جائے ۱۲ منہ [3] زیرِ ناف کے بال نکال ڈالے ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [5] لیکن دوسرے لوگوں نے کہا الکیس الکیس سے یہ مراد ہے کہ خوب خوب جماع کیجیو جابرؓ کہتے ہیں جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی جورو سے کہا کہ آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے اس نے کہا بسر وچشم بجالاؤ میں نے صبح تک اس کو نہ چھوڑا اس سے صحبت کرتا رہا ۱۲ منہ [6] یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ابو عمرو توقانی نے کتاب معاشرۃ الاہلین میں نکالا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد ڈھونڈو اولاد ثمرہ قلب اور نور چشم ہے اور بانجھ عورت سے پرہیز کرو ۱۲ منہ [7] اپنے تئیں صاف پاک آراستہ کرے تاکہ خاوند اس کی طرف مائل ہو یہ عین تمیز اور ادب کی بات ہے جو عورتیں تمیزدار ہوتی ہیں وہ ہر وقت کنگھی چوٹی خوشبو سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۳۰۔ حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ أَخْبَرَنَا سَیَّارٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا کُنَّا قَرِیبًا مِنَ الْمَدِینَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَی بَعِیرٍ لِی قَطُوفٍ فَلَحِقَنِی رَاکِبٌ مِنْ خَلْفِی فَنَخَسَ بَعِیرِی بِعَنَزَةٍ کَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِیرِی کَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ إِنِّی حَدِیثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِکْرًا أَمْ ثَیِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُکَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّی تَدْخُلُوا لَیْلًا أَیْ عِشَاءً لِکَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیبَةُ۔

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیمؒ نے کہا ہم کو سیارؒ نے خبر دی انہوں نے شعبیؒ سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد (غزوۂ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے مٹھے (سست) اونٹ کو آگے بڑھایا اتنے میں پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور میرے اونٹ کو چھڑی سے ٹھونسا دیا، میرا اونٹ بہت ہی عمدہ (تیز چالاک) اونٹ کی طرح چلنے لگا میں جو مڑ کر دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ (میں جو آگے بڑھ کر چلا اس کی وجہ یہ تھی کہ) میری نئی شادی ہوئی ہے[1]۔ آپ نے فرمایا تیری شادی ہو گئی میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپؐ نے فرمایا ارے! کنواری (چھوکری) کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابرؓ کہتے ہیں خیر جب ہم مدینہ پر پہنچے تو ہم شہر کے اندر گھسنے کو تھے کہ آپ نے فرمایا ذرا دم لو[2] اب رات کو عشاء کے وقت گھر میں پہنچو ایسا کرنے سے جس عورت کا سر پریشان ہو وہ کنگھی کرے گی جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے لے گی۔

باب ۱۵۳۔ وَلَا یُبْدِینَ زِینَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَی قَوْلِهِ لَمْ یَظْهَرُوا عَلَی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن اخیر آیت لم یظہروا علی عورات النساء تک[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنے تئیں آراستہ رکھتی ہیں خصوصاً جب سفر سے خاوند آئے اس وقت تو خوب بناؤ سنگار کرتی ہیں لیکن بدتمیز پھوہڑ عورتیں ہمیشہ میلی کچیلی سر پریشان رہتی ہیں اور خاوند کو ان سے نفرت پیدا ہوتی جاتی ہے ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] میں بی بی کے شوق میں جلدی پہنچنا چاہتا ہوں ۱۲منہ [2] تمہارے آنے کی خبر تو ہو گئی ہے ۱۲منہ [3] اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا یعنی جس زینت کے کھول لینے کی ضرورت ہے مثلاً منہ آنکھیں ہتھیلیاں وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر باقی زینت جیسے گلا سر پنڈلی سینہ وغیرہ یہ غیر مردوں کے سامنے نہ کھولیں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا باپ یا سسروں کے سامنے اخیر آیت تک امام بخاریؒ حضرت فاطمہؓ کی حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے اپنے والد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم دھویا تو اس میں زینت کھولنے کی ضرورت ضرور ہوئی ہو گی معلوم ہوا کہ باپ کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا ۱۲منہ ؒ

۲۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا احد کے دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا اس کی کیا دوا کی گئی اس میں لوگ اختلاف کرنے لگے آخر انہوں نے سہل بن ساعد ساعدیؓ سے پوچھا وہ اخیر صحابی تھے جو مدینہ میں زندہ رہ گئے تھے انہوں نے کہا اب اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (کیوں کہ سب صحابہؓ گزر گئے) ہوا یہ تھا کہ حضرت فاطمہؓ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے جاتے تھے (جب خون بند نہ ہوا) تو ایک بوریا جلا کر آپؐ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

بَاب ۱۵۴ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ۔

باب اسی آیت میں جو والذین لم یبلغوا الحلم ہے اس کا بیان[۱]

۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابسؒ نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا اُن سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں اور اگر میں آنحضرتؐ کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اپنی کم سنی کی وجہ سے آنحضرتؐ کے ساتھ شریک نہ ہو سکتا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے نکلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لیکن ابن عباسؓ نے (عید کی نماز میں) اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا نماز پڑھا چکنے کے بعد آنحضرت عورتوں پاس تشریف لائے ان کو وعظ سنائی نصیحت کی اور خیرات دینے کا حکم کیا ابن عباسؓ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا عورتیں اپنے کانوں اور حلق کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں (زیور نکال نکال کر بلال کو (خیرات کے طور پر) دیتی جاتی

[۱] یعنی جو بچے جوان نہیں ہوئے ان کے سامنے بھی اللہ نے عورتوں کو اپنی زینت کھولنے کی اجازت دی حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ ابن عباسؓ نے عورتوں کے کان وغیرہ دیکھے کیوں کہ ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ۔

بَيْتِهِ

بَابٌ ۱۵۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ عَاتَبَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ۔

تھیں اس کے بعد آنحضرتؐ بلال رضؓ سمیت اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

باب ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم نے رات اپنی عورت سے صحبت کی۔ اور اپنی بیٹی کی کوکھ پر غصے سے ٹھونسا لگانا (ہاتھ سے کونچنا)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہاؓ کہ ابوبکرؓ نے مجھ پر غصہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے دینے لگےؓ میں تو ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک سر میری ران پر تھا (آپ آرام فرما رہے تھے) اس وجہ سے میں ہلی بھی نہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان میں

قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا اے پیغمبر تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتوں کو طلاق دو تو ایسے وقت پر ان کی عدت

ـــــ

لہ امام بخاری نے اس باب میں جو حدیث ذکر کی ہے اس میں یہ مضمون نہیں ہے لیکن باب کا دوسرا مضمون موجود ہے کہتے ہیں امام بخاری اس باب میں ابوطلحہ اور ام سلیم کی حدیث لکھنے والے تھے جس میں صاف یہ موجود ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوطلحہ سے پوچھا اعرستم اللیلۃ یعنی رات تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی مگر موقع نہ ملا یہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب العقیقہ میں آئے گی اور مجھ کو خیال ہے کہ اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ لہ ہار گم ہونے کے قصے میں جو اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ لہ کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایسے مقام میں پھنسا دیا جہاں پانی بھی نہیں ملتا ۱۲ منہ لہ لغت میں طلاق کے معنی بند کھول دینے اور چھوڑ دینا ہے اور اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں اس پابندی کو اٹھا دینا جو نکاح کی وجہ سے خاوند اور جورو پر ہوتی ہے حافظ نے کہا کبھی طلاق حرام ہوتا ہے جیسے خلاف سنت طلاق دیا جائے (مثلاً حالت حیض میں یا تین طلاق ایک ہی مرتبہ دے دیے جائیں یا اس طہر میں جس میں وطی کر چکا ہو) کبھی مکروہ جب بلا سبب محض شہوت رانی اور نئی عورت کی ہوس میں ہو کبھی واجب جب شوہر اور زوجہ میں مخالفت ہو اور کسی طرح میل نہ ہو سکے اور دونوں طرف کے پنچ طلاق ہو جانا مناسب سمجھیں کبھی مستحب جب عورت پاکدامن نہ ہو کبھی جائز مگر علماء نے کہا ہے کہ جائز کسی صورت میں نہیں ہے اور بعضوں نے کہا اس وقت جائز ہے جب نفس اس عورت کی طرف خواہش نہ کرے اور اس کا خرچ اٹھانا بے فائدہ پسند نہ کرے میں کہتا ہوں اس صورت میں بھی طلاق مکروہ ہوگا خاوند کو لازم ہے کہ جب اس نے ایک عفیفہ پاکدامن عورت سے جماع کیا تو اب اس کو نباہے اور اگر صرف یہ امر کہ اس عورت کو دل نہیں چاہتا طلاق کے جواز کی علت قرار دی جائے تو پھر عورت کو بھی طلاق کا اختیار رہنا چاہیے جب وہ خاوند کو پسند نہ کرے حالانکہ ہماری شریعت میں عورت کو بالکل طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا ہے اور اس وجہ سے مخالفین اسلام نے شریعت اسلامی پر بہت طعن کیے ہیں اور کہتے ہیں مسلمانوں کے مذہب میں جورو کیا ہوتی ہے ایک لونڈی حالانکہ فطرۃً عورت اور مرد دونوں آزاد پیدا ہوئے ہیں (باقی برصفحہ آئندہ)

(باقی برصفحہ آئندہ)

وَاحْصُوا الْعِدَّةَ احصيناه حفظناه وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ۔

اسی وقت شروع ہو جائے[۱] اور عدت کا شمار کرتے رہو (پورے تین طہر یا تین حیض) اور سنت کا طلاق یہی ہے کہ عورت کو اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردوں کو گواہ کر دے۔

۴۲۲۳- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسیؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عبداللہ سے کہو رجعت کرے[۲] اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رہنے دے پھر اس کو حیض آنے دے پھر جب حیض سے پاک ہو تو اب اس کا اختیار ہے چاہے اس کو رکھے چاہے طلاق دے دے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ عورتوں کو ان کی عدت پر طلاق دو۔

بَابٌ ۱۵۶ اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تُعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ۔

باب اگر کوئی اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے تو اس طلاق کا شمار ہو گا یا نہیں[۳]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور جب نکاح میں عورت کی رضامندی شرط رکھی گئی ہے تو فسخ نکاح یعنی طلاق میں بھی عورت کو دخل ہونا چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح اور ظلم صریح لازم آئے گا میں کہتا ہوں مخالفین کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ہماری شریعت میں جو قاعدہ رکھا گیا ہے وہی عقل سلیم اور مصلحت کے مناسب ہے عورت نہایت متلون المزاج اور بات بات پر بگڑ جانے والی ہے اگر طلاق اس کے اختیار میں دیا جاتا تو ہر ایک عورت ہر روز تین چار مرتبہ اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی اور معاشرت میں ایک صریح مشکل پیدا ہوتی لہٰذا عورت کے اختیار میں طلاق نہیں رکھا گیا مگر اس کا حق محفوظ رکھنے کے لیے یہ حکم ہوا کہ اگر مرد بد مزاج ہو اور عورت کو اس کے پاس بسر کرنا دشوار ہو تو وہ پنچایت میں اپنا مقدمہ پیش کر دے اگر پنچ طلاق مناسب سمجھیں گے تو خاوند پر دینا واجب ہو گا اسی طرح اگر خاوند کوڑھی یا آتشکی یا سوزاکیہ یا مجنوں یا نامرد نکلے تب بھی عورت کو اختیار ہے کہ قاضی کے پاس مقدمہ پیش کر کے اس مرد سے جدا ہو جائے اب مرد کو جو طلاق کا اختیار دیا گیا ہے وہ مشروط ہے یعنی بلا وجہ طلاق مکروہ ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ طلاق ابغض المباحات ہے اور جن صورتوں میں طلاق دینا مستحب یا واجب ہے وہ ایسی ہی صورتیں ہیں جن میں طلاق ہو جانا زوج اور زوجہ دونوں کے لیے عمدہ ہے ورنہ مخالفین کی طرح مسلمانوں کو بھی بے حیا بننا پڑتا ہے کہ ان کی عورتیں فراغت سے حرام کاری کرتیں اور چونکہ خاوند کو گواہ کے طور پر رکھتیں۔ اب مخالفین بھی اتنی مدت دراز اور ہزاروں تجربوں کے بعد اسی کے قائل ہو چلے ہیں کہ شریعت اسلامیہ ہی کا قاعدہ عمدہ اور قرین مصلحت ہے عاقل آدمی ان امورات میں غور کر کے سمجھ سکتا ہے کہ شریعت اسلامی ایک امی پیغمبر کی جو ایک وحشی قوم میں پیدا ہوا تھا بناوٹی ہوئی نہیں ہے بلکہ الہامی اور من جانب اللہ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] یعنی اس طہر میں جس میں صحبت نہ کی ہو ۱۲ منہ (بقیہ صفحہ آئندہ)

۲۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ فَمَهْ ؕ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ ۔

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں نے انس بن سیرینؒ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے میں نے سنا انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس سے کہو رجعت کرے انس بن سیرینؒ نے (ابن عمرؓ سے) کہا اب یہ طلاق جو حیض کی حالت میں دیا گیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا چپ رہ[1] اور قتادہؒ سے روایت ہے (اسی اسناد سے) انہوں نے یونس بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے[2] اس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا عبداللہ کو حکم دے وہ رجعت کرلے یونس بن جبیرؓ نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اب یہ طلاق جو حیض میں دیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی کسی فرض کے ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احمق ہو جائے[3] امام بخاریؒ نے کہا اور ابو معمر عبداللہ بن عمروؓ منقری نے کہا (یا ہم سے بیان کیا) کہا ہم سے عبدالوارث بن سعیدؒ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہ طلاق جو میں نے حیض میں دیا تھا مجھ پر شمار کیا گیا[4]

(بقیہ صفحہ سابقہ) ؎۲ اب وہ طلاق جو حالت حیض میں دیا تھا اہل حدیث کے نزدیک لغو ہے لیکن ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کا بھی شمار ہوگا ۱۲ منہ۔ ؎۳ ائمہ اربعہ اور اکثر فقہا تو اس طرف گئے ہیں کہ شمار ہوگا اور ظاہریہ اور اہل حدیث اور امامیہ اور ہمارے مشائخ میں سے امام ابن تیمیہ ابن قیم امام ابن حزم علیہم الرحمۃ اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور ناصر علیہم السلام اہل بیت کا یہ قول ہے کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا اس لیے کہ یہ بدعی اور حرام تھا شوکانی اور محققین اہل حدیث نے اسی کو ترجیح دی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ محسوب کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ ؎۲ تو یہ روایت موصول ہے معلق نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس کو انس بن سیرین اور قتادہ دونوں سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ ؎۳ تو وہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوگا ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا ۱۲ منہ ؎۴ یعنی اس کے بعد مجھ کو دو ہی طلاقوں کا اور اختیار رہا ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا نے اسی سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ابن عمرؓ خود کہتے ہیں کہ یہ طلاق شمار کیا گیا تو اب اس کے وقوع میں کیا شک رہی ہم کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کا صرف قول حجت نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے نہیں بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے اس کے شمار کیے جانے کا حکم دیا میں کہتا ہوں سعید بن جبیرؓ نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی اور ابو الزبیر نے اس کے خلاف روایت کی اس کو ابو داؤد وغیرہ نے نکالا کہ ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ اس کو کوئی چیز نہیں سمجھا اور شعبی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کے نزدیک یہ طلاق شمار نہیں ہوگا اس کو ابن عبداللہ نے نکالا ہے اور ابن حزم نے باسناد صحیح نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ اس طلاق کا شمار نہ ہوگا۔ اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن مالک سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نکالا کہ انہوں نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ طلاق کوئی چیز نہیں حافظ نے کہا یہ روایت ابو الزبیر کی روایت کی تائید کرتی ہے اور ابو الزبیر کی روایت کا اسناد صحیح ہے امام

بَابُ ۱۵۷ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ۔

باب طلاق دینے کا بیان

اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ در منہ طلاق دے[۱]

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا اُدْخِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا قَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اَلْحَقِي بِاَهْلِكِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بی بی نے آپ کے ہاتھ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (آپ اس سے نکاح کر چکے تھے) اور آپ اس کے نزدیک گئے تو کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں (بڑی کم قسمت تھی) آپ نے فرمایا تو نے بڑے شخص (یعنی پروردگار کی) پناہ لی ہے اب اپنے میکے میں چلی جا[۲] امام بخاری نے کہا اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی اپنے دادا ابو منیع (عبید اللہ بن ابی زیاد) سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کیا ہے[۳]۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ انصاری[۴] نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسیدؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) روایت منکر ہے قابل قبول نہ ہوگا اور شافعی کا یہ کہنا کہ نافع ابو الزبیر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا تو اس کا قبول کرنا بہتر ہے صحیح نہیں ہے کیوں کہ ابن حزم نے خود نافع کے طریق سے بھی ابو الزبیر کے موافق نکالا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی عورت کو مخاطب کر کے بعضوں نے مکروہ سمجھا ہے کیوں کہ یہ مروت کے خلاف ہے ۱۲ منہ [۲] اپنے میکے میں چلی جا یہ طلاق کا کنایہ ہے ایسے کنایہ کے الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتا ہے کہتے ہیں پھر ساری عمر یہ عورت مینگنیاں چنتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی بدنصیب ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ عورت بڑی خوبصورت تھی آنحضرتؐ کی بی بیاں ڈریں کہیں ہم پر غالب نہ ہو جائے انہوں نے اس کو فریب دیا کہ آنحضرتؐ جب تیرے پاس آئیں تو یوں کہنا میں اللہ کی پناہ تم سے چاہتی ہوں آپ کو ایسا کہنا بہت پسند آتا ہے وہ عورت تھی بھولی بھالی اس چکمہ میں آ گئی جب آنحضرتؐ نے اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ بیٹھی آپ نے اس کو طلاق دے دیا امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ عورت کے منہ در منہ طلاق دینے میں کوئی قباحت نہیں میں کہتا ہوں یہ ایک خاص واقعہ ہے اول تو اس عورت کا کوئی حق صحبت آپ پر نہ تھا دوسرے خود اس نے شرارت کی بھلا یہ کیا بات تھی کہ خاوند جو سب سے زیادہ دنیا میں پیارا ہوتا ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنے لگی اس لیے آپ نے اس کے منہ در منہ طلاق دے دیا یہ کچھ مروت کے خلاف نہ تھا ۱۲ منہ [۳] اس کو یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور ذہلی نے زہریات میں اور بیہقی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۴] حنظلہ اس کا دادا تھا جو جنگ احد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں اسی وجہ سے اس کو عبدالرحمن بن غسیل کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْطَلَقْنَا اِلٰی
حَائِطٍ یُقَالُ لَھَا الشَّوْطُ حَتّٰی انْتَھَیْنَا
اِلٰی حَائِطَیْنِ فَجَلَسْنَا بَیْنَھُمَا فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوْا ھٰھُنَا
وَدَخَلَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْجَوْنِیَّةِ فَاُنْزِلَتْ فِیْ
بَیْتٍ فِیْ نَخْلٍ فِیْ بَیْتِ اُمَیْمَةَ بِنْتِ
النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِیْلَ وَمَعَھَا دَایَتُھَا
حَاضِنَةٌ لَھَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَبِیْ نَفْسَكِ
لِیْ قَالَتْ وَھَلْ تَھَبُ الْمَلِکَةُ نَفْسَھَا لِلسُّوْقَةِ
قَالَ فَاَھْوٰی بِیَدِہٖ یَضَعُ یَدَہٗ عَلَیْھَا
لِتَسْکُنَ فَقَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ
فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا
فَقَالَ یَا اَبَا اُسَیْدٍ اکْسُھَا رَازِقِیَّتَیْنِ وَاَلْحِقْھَا
بِاَھْلِھَا وَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ الْوَلِیْدِ النَّیْسَا
بُوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَھْلٍ
عَنْ اَبِیْہِ وَاَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَیْمَةَ بِنْتَ
شَرَاحِیْلَ فَلَمَّا اُدْخِلَتْ عَلَیْہِ بَسَطَ یَدَہٗ
اِلَیْھَا فَکَاَنَّھَا کَرِھَتْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ

سے انہوں نے اپنے والد ابو سعیدؓ سے انہوں نے کہا ہم (ایکبار مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک احاطہ والے باغ پر پہنچے جس کا نام شوط تھا وہاں جا کر دو اور باغوں کے بیچ میں بیٹھے آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون قبیلے کی عورت آنحضرتؐ کے پاس لائی گئی[۲] اس کو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارا تھا اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل تھا اس کے ساتھ اس کی انا کھلائی بھی تھی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخش دے[۳] اس (کمبخت) نے زبان سے کیا نکالا کہیں بادشاہزادیاں بھی اپنی جان بازاریوں (یعنی رعیت) کو بخشا کرتی ہیں[۴]۔ آپ نے (اس سخت کلمے پر بھی پیار سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے دل کو تشفی ہوئی[۵]۔ وہ کیا کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ لی جو پناہ دینے کے قابل ہے[۶] اور آپ باہر آ گئے آپ نے فرمایا ابو سعیدؓ اس کو ایک جوڑا کپڑے کا (احسان کے طور پر) دیدے اور اس کے گھر والوں میں پہنچا دے اور حسین بن ولید نیشاپوری نے (جن سے امام بخاری نہیں ملے[۷]) اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن غسیل مذکور سے روایت کیا انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابو سعیدؓ نے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تو اس (کمبخت بدنصیب) کو برا لگا آپ نے ابو سعید سے فرمایا! اچھا

[۱] مالک بن ربیعہ انصاری ۱۲ منہ [۲] آپ نے اس سے نکاح کیا تھا ۱۲ منہ [۳] یہ آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لیے فرمایا ورنہ آپ اس سے جبرًا صحبت کر سکتے تھے ۱۲ منہ [۴] کیا کمبخت عورت تھی حالانکہ شوہر دیدہ تھی اور ایک ذرا سے زمیندار کی بیٹی مگر دماغ تو دیکھو اپنے تئیں ملکہ معظمہ بنائے اور آنحضرتؐ کو جو دنیا اور دین دونوں کے بادشاہ تھے بازاری اور رعیت کہنے لگی واہ رے عقل کہتے ہیں پھر تمام عمر پچھتاتی رہی اور کہتی رہی ہائے مجھ کو فریب دیا گیا ۱۲ منہ [۵] سبحان اللہ یہ آپ ہی کا حلم اور کرم تھا اگر دوسرا کوئی ہوتا تو دھڑ سے جوتا لگاتا اور زبردستی اس کو گرا کر اس سے جماع کرتا کمبخت ہماری جورو ہو کر ہم ہی سے لگی زبان درازی کرنے لیکن اس پر تو شیطان سوار تھا [۶] پروردگار اس سے بڑھ کر کون ہے [۷] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (باقی برصفحہ آئندہ)

أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

بَابُ[۱۵۸] مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ۔

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

اس کو روانہ کر دو اور ایک جوڑا سفید کپڑوں کا اس کو احسان کے طور پر دیدو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیلؓ نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اور عباس بن سہل بن سعدؓ سے ان دونوں نے اپنے اپنے والد سے یہی حدیث۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰؒ نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے ابو غلاب سے انہوں نے یونس بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے (تو کیسا) انہوں نے کہا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دیا تھا اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ کہہ رجعت کرلے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اب اگر اس کو طلاق دینا چاہیے تو، طلاق دیدے یونس کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا وہ طلاق، جو حیض میں دیا تھا محسوب ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا[۱] فرض کرو وہ رجعت نہ کرے یا حماقت سے کوئی فرض بجا نہ لائے[۲]۔

باب اگر کسی نے تین طلاق دیدیئے[۳] تو جس نے کہا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اس کی دلیل[۴]۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا طلاق دو بار ہے اس کے بعد یا دستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت

(بقیہ صفحہ سابقہ) نکاح میں وکیل تھے ۱۲ منہ ۵ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

(حواشی صفحہ ھٰذا) ۱ محسوب کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ ۲ تو اس سے کیا ہو سکتا ہے وہ فرض اس کے ذمہ ساقط نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳ ایک ہی مرتبہ یا ایک کے بعد ایک کرکے ۱۲ منہ ۴ سنت یہ ہے کہ اگر عورت کو تین طلاق دینا منظور ہوں تو پہلے طہر میں ایک طلاق دے پھر تیسرے طہر میں ایک طلاق دے اب رجعت نہیں ہو سکتی اور عورت بائنہ ہو گئی اور یہ خاوند پھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھالے اور وہ طلاق دے عدت گزر جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک طلاق پہ اکتفا کرے عدت گزر جانے (باقی بصفحہ آئندہ)

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ۔

کر دینا[۱]۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا[۲]۔ اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دیا[۳]۔ تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور عامر شعبیؒ نے کہا وارث ہوگی (اس کو سعید بن منصورؒ نے وصل کیا) اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا[۴]۔ کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابن شبرمہ نے کہا پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مرجائے تو وہ کیا دونوں کی وارث ہوگی) اس پر شعبیؒ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کیا[۵]۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے بعد وہ عورت بائنہ ہو جائے گی اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں تین طلاق دے دیے مثلاً یوں کہا تجھ کو میں نے تین طلاق دیے یا ایک ہی طہر میں بدفعات ایک ایک کر کے تین طلاق دے دیے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کا تو یہ قول ہے کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے لیکن ایسا کرنے والا ایک بدعت اور حرام کا مرتکب ہوگا اور امام ابن حزم اور ایک جماعت اہلحدیث اور امامیہ اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں پڑنے کا اور اسحاق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو تینوں طلاق پڑ جائیں گے ورنہ ایک پڑے گا اور اکثر اہل حدیث اور ابن عباسؓ اور محمد بن اسحاق اور عطاء اور عکرمہ کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گا خواہ عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور اسی کو اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ اور اماموں نے جیسے شیخ الاسلام ابن قیم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ شوکانی اور محمد بن ابراہیم وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے شوکانی نے کہا یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے ابن عباس کی کہ رکانہ نے اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دیدیے آنحضرتؐ نے فرمایا ایک طلاق پڑا اس سے رجعت کرلے اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں گو اس کے خلاف فتویٰ دیا اور تینوں طلاق قائم رکھے مگر حدیث کے خلاف ہم کو حضرت عمرؓ کا اتباع منظور ہے نہ اور کسی کا خود امام مسلم ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک ہی طلاق تھا آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ان کی جلد بازی کی سزا دینے کے لیے یہ حکم دیا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اور یہ ایک اجتہاد ہے حضرت عمرؓ کا جو ایک حدیث کے خلاف قابل عمل نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں مسلمانو۔ اب تم کو اختیار ہے خواہ حضرت عمرؓ کے فتویٰ پر عمل کر کے آنحضرتؐ کی حدیث کو چھوڑ دو خواہ حدیث پر عمل کرو حضرت عمرؓ کے فتوے کا کچھ خیال نہ کرو ہم تو شق ثانی کو اختیار کرتے ہیں بجز ابروئے تو محراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہٰذا) [۱] تیسرا طلاق دے کر۔ امام بخاری نے اس آیت سے اگر اس پر دلیل لی ہے کہ تین طلاق اپنی عورت کو دینا جائز ہے یعنی سنت کے موافق ہر ایک طہر میں ایک ایک طلاق کر کے اور ترجمہ باب کا یہی مطلب ہے تب تو آیت سے استدلال صحیح ہوگا قسطلانی نے کہا امام بخاری نے آیت کے عموم سے اس پر دلیل لی کہ تین طلاق ایک طلاق شمار ہوگا۔ بعضوں نے کہا مرتان کے لفظ سے دلیل لی کہ جب دو طلاق ایک بارگی جائز ہوئے تین بھی جائز ہوں گے میں کہتا ہوں یہ سب استدلالات فاسد ہیں قرآن شریف کو آنحضرتؐ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا جب آپ نے خود یہ حکم دیا کہ ایک بارگی تین طلاق دے دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا تو آیت کا صریح مطلب یہ ہوگا کہ طلاق کے بعد رجعت کرنے کا اختیار دو طلاقوں تک ہے تیسرے طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی اگر کسی نے دوسرا طلاق بھی دے دیا تو اب اس کو اختیار ہے چاہے تو رجعت کرے چاہے تیسرا طلاق اور دے کر عورت کو رخصت کر دے تو آیت ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو کہتے ہیں تینوں طلاق ایک بارگی پڑ سکتے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۴] جب انہوں نے یہ فتویٰ دیا ۱۲ منہ [۵] اور کہنے لگے عدت کے اندر اگر خاوند مرجائے تو وارث ہوگی ورنہ نہیں ۱۲ منہ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهٗ يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے خبر دی کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے (صحابی) پاس آیا اور کہنے لگا عاصم بھلا بتاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (فعل شنیع کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ اس کے قصاص میں اس کو بھی مار ڈالو گے پھر کیا کرے عاصم تم یہ مسئلہ میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو اس قسم کے سوالات کرنا برا معلوم ہوا۔ برا کہا یہاں تک کہ عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گراں گذرا[1]۔ جب عاصم اپنے گھر میں آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا (واہ رے اچھے رہے) تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ ناگوار گذرا عویمرؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا ضرور یہ مسئلہ آپ سے پوچھوں گا غرض عویمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ لوگوں میں علانیہ بیٹھے ہوئے تھے عویمر نے کہا یا رسول اللہؐ بتلائیے اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے (وہ اس پر سوار ہو) تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو آپ لوگ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا ہے جا اپنی جورو کو بلا لا، سہل کہتے ہیں پھر جورو مرد دونوں نے لعان کیا میں بھی اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پہ جھوٹ باندھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی جورو کو تین طلاق دے دیے ابن شہاب

[1] وہ شرمندہ ہوئے کہ میں نے ناحق ایسی بات پوچھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے ۱۲ منہ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ

نے کہا پھر لعان کرنے والے جورو مرد کا یہی طریقہ قائم ہو گیا[۱]۔

ہم سے سعید بن عفیرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؓ نے کہا مجھ سے عقیلؓ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے کہ رفاعہ قرظیؓ کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائن دیا[۲]۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کیا اس کے پاس ہے کیا جیسے کپڑے کا پھندنا (سرا جو بنا نہیں جاتا)[۳] آپؐ نے فرمایا تو شاید پھر رفاعہؓ کے پاس جانا چاہتی ہے یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عبدالرحمٰن تیرا میٹھا نہ چکھے اور تو اس کا میٹھا[۴]۔

مجھ سے محمد بن بشارؓ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمریؓ سے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک مرد (رفاعہ) نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے تھے[۵]۔ اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا پھر دوسرے مرد نے (صحبت کرنے سے پہلے) اس کو طلاق دیدیا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا یہ

---

[۱] کہ لعان کے بعد وہ مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں تین طلاق اکٹھا دے دیے تب بھی تینوں طلاق پڑ جاتے ہیں اہلحدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عویمر نے نادانی سے یہ فعل کیا کیوں کہ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خود لعان سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور آنحضرتؐ نے اس پہ انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اب اس کی عورت نہیں رہی تھی تو تین طلاق کیا اگر ہزار طلاق دیتا تب بھی بیکار تھے اگر ہاں لعان نہ ہوا ہوتا تو آپ ضرور اس پر انکار کرتے۔ فرماتے کہ ایک ہی طلاق پڑا جیسے محمود بن لبید نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ سے بیان کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو اکٹھا تین طلاق دے دیے ہیں آپ غصے ہوئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے کھیل کرتے ہو ابھی میں موجود ہوں تو یہ حال ہے اس کو نسائی نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں ۱۲ منہ [۲] کتاب الادب میں جو امام بخاری نے اس حدیث کو نکالا اس میں یوں ہے مجھ کو تین طلاقوں میں آخری طلاق دیدیا ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ سُست ہے عضو میں سختی نہیں یا عضو چھوٹا ہے ۱۲ منہ [۴] مطلب یہ ہے کہ تجھ سے صحبت نہ کرے دونوں ایک دوسرے سے مزہ نہ اٹھائیں اس حدیث سے اگر امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ عورت کو تین طلاق سنت کے موافق دینا درست ہے تب تو یہ استدلال صحیح ہے اور اگر یہ دلیل لی ہے کہ تین طلاق یک بارگی دیدینے سے تینوں پڑ جاتے ہیں تو یہ استدلال صحیح نہیں ہے یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ رفاعہ نے ایک ہی مرتبہ تینوں طلاق دیدیے تھے مگر امام بخاری کی یہ عادت ہے کہ ایسی روایت سے بھی دلیل لیتے ہیں جو دونوں معنے کی متحمل ہو لیکن مخالف اس استدلال کو کیوں ماننے لگا بلکہ کتاب الادب میں جو روایت امام بخاری نے نکالی اس میں اس کا قرینہ ہے کہ رفاعہ نے الگ الگ کر کے یہ طلاق دیے ہوں گے ۱۲ منہ [۵] یہیں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکالا اور اس کی پوری گفتگو ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری ۱۲ منہ۔

عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہوگئی آپ نے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اس سے مزہ نہ اٹھا لے جیسے پہلے مرد نے اٹھایا تھا۔

بَابُ ١٥٩ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

باب جو شخص اپنی جوروں کو اختیار دے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ چاہتی ہو اور اس کا سامان تو آؤ میں تم کو کچھ دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح (ابو الضحیٰ) نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا (آپ کے پاس رہیں یا چھوڑ دیں[1]) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا[2] پھر ایسا کرنے سے کوئی طلاق ہم پر نہ پڑ[3]۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا (اس میں طلاق پڑتا ہے یا نہیں) انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق تھا[4] مسروق نے کہا اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھ کو اختیار کرے تو کچھ پرواہ نہیں (یعنی طلاق نہ پڑے گا)

بَابُ ١٦٠ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ

باب (طلاق بالکنایہ کا بیان)

اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا جا تجھے رخصت

---

[1] خواہ خاوند کے پاس رہیں یا اپنے تئیں طلاق دے لیں ۱۲ منہ [2] دنیا کبخت پر لات ماری ۱۲ منہ [3] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑے گا لیکن اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنی الگ ہو جانا تو اس میں اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑتا ہے رجعی یا بائن یا تین طلاق پڑ جاتے ہیں اور راجح یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی طلاق نہ تھا ۱۲ منہ۔

اَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلٰى نِيَّتِهٖ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَقَالَ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ۔

ہے یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے یا اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا ان کو اچھی طرح رخصت کر دو[1] اور (اسی سورہ میں) فرمایا آؤ میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کر دوں[2]۔ اسی طرح (سورۂ بقرہ میں) فرمایا یا تو دستور کے موافق رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور اسی مضمون کو (سورۂ طلاق میں) یوں فرمایا او فارقوہن بمعروف[3] اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی یہ نہیں کہنے کے کہ میں آنحضرتؐ سے فراق کر لوں (یہاں فراق سے طلاق مراد ہے[4])

بَابٌ ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهٗ وَقَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِذَا طَلَّقَ ثَلٰثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِيْ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِاَنَّهٗ لَا يُقَالُ

باب اگر کوئی مرد اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

امام حسن بصریؒ نے کہا اس کی نیت کے موافق ہوگا[5] اور عالموں نے یوں کہا ہے جب کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی تو حرمت طلاق اور فراق سے ثابت کی[6] اور عورت کو حرام کرنا کھانے کو حرام کرنے کی طرح نہیں ہے[7] اس کی وجہ یہ ہے

---

[1] تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھا مطلب امام بخاریؒ کا یہ ہے کہ صریح طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتق مثلاً انت مطلقۃ یا طلقتک یا انت طالق یا علیک الطلاق باقی الفاظ جیسے فراق تسریح خلیہ بریہ وغیرہ ان سے طلاق جب ہی پڑے گا کہ خاوند کی نیت طلاق کی ہو کیوں کہ ان الفاظ کے معنی سوا طلاق کے اور بھی آتے ہیں جیسے سورۂ احزاب کی اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا فمتعوہن وسرحوہن سراحا جمیلا یہاں تسریح سے رخصت کرنا مراد ہے نہ طلاق دینا کیوں کہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیر مدخولہ عورت ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے دوسرے طلاق کا محل کہاں ہے ۱۲ منہ [2] یہاں رخصت سے طلاق مراد ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں پھر جو لفظ دو معنوں کا محتمل ہو اس میں ایک معنی کی تعیین بغیر نیت کے نہ ہو گی ۱۲ منہ [3] یہاں تسریح اور فارقوہن سے طلاق مراد نہیں ہے کیونکہ طلاق کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ [4] تو فراق اور تسریح دونوں کے دو دو معنی ہوئے اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے کتاب النکاح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [5] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والے کی نیت اگر طلاق کی ہو گی تو طلاق پڑے گا اگر ظہار کی نیت ہو گی تو ظہار ہو جائے گا حنفیہ کہتے ہیں اگر ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن پڑے گا اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ ایلا ہو گا امام ابو ثور اور اوزاعی نے کہا ایسا کہنے سے قسم کا کفارہ دے بعضوں نے کہا ظہار کا کفارہ دے مالکیہ کہتے ہیں ایسا کہنے سے تین طلاق پڑ جائیں گے بعضے کہتے ہیں ایسا کہنا لغو ہے اور اس میں کچھ لازم نہ آئے گا غرض اس مسئلے میں قرطبی نے سلف سے اٹھارہ قول نقل کیے ہیں ۱۲ منہ [6] مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صرف حرام کہنے سے حرمت نہیں ہو سکتی جب تک طلاق کا لفظ نہ بولے یا طلاق کی نیت نہ کرے ۱۲ منہ [7] کیوں کہ کھانے کو اپنے اوپر حرام کرنا محض لغو ہے وہ حرام نہیں ہو گا ۱۲ منہ

الطَّعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلٰى شَيْءٍ تُرِيدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلٰى شَيْءٍ أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے[۱]۔ اور لیث بن سعدؒ نے نافع سے نقل کیا عبداللہ بن عمرؓ سے جب۔ پوچھتے اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق دیدیئے تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا لیکن جب تو نے تین طلاق دے دیئے تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ تیرے سوا اور کسی شخص سے نکاح کرے[۲]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہؒ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہؒ نے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی بی بی (تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دے دیئے اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا اس کا ذکر (عضو تناسل) کپڑے کے سرے کی طرح تھا عورت کو اس سے پورا مزہ جیسا وہ چاہتی تھی نہ ملا آخر عبدالرحمٰنؓ[۳] نے تھوڑے ہی دنوں اس کو رکھ کر طلاق دے دیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دے دیا (یعنی رفاعہ) نے تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا اس نے مجھ سے صحبت کی اس کا ذکر کیا ہے گویا سوت کا پھنسنا (نرم ناکارہ) کل ایک ہی بار اس نے مجھ سے صحبت کی وہ بھی بیکار (دخول ہی نہیں ہوا اوپر ہی اوپر چھوا کر رہ گیا) کیا اب میں اپنے پہلے خاوند کے لیے (رفاعہ) حلال ہو گئی آپؐ نے فرمایا

[۱] امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی کھانا یا پینا اپنے اوپر حرام کرے تو وہ محض لغو ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے کہا اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام بخاریؒ کا اس مسئلہ میں میلان شافعی کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] پھر اس سے صحبت کرا کر طلاق پائے اور عدت گذر جائے اس وقت تیرے لیے حلال ہو گی اس کو ابوالجہم علاء بن موسیٰ باہلی نے اپنی جز میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] عبدالرحمٰن بن زبیرؓ ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَذُوْقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ۔

تو پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرا خاوند تیری شیرینی نہ چکھے اور تو اس کی شیرینی نہ چکھے (اچھی طرح دخول نہ ہو)[1]

بَابٌ ۱۶۲ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) یہ فرمانا اے پیغمبر جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے حلال کی ہے اس کو تو کیوں حرام کرتا ہے

۲۴۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهٗ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

مجھ سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے انہوں نے یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ لغو ہے ایسا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا (عورت حلال رہتی ہے) تم کو اللہ کے رسول کی پیروی میں اچھی پیروی ہے[2]۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ

مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطا بن ابی رباحؒ کہتے تھے میں نے عبید بن عمیرؒ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینبؓ بنت جحش کے پاس ٹھہر جایا کرتے وہاں شہد پیا کرتے میں نے اور حفصہؓ نے دونوں نے مل کر یہ صلاح کی کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ میں سے مغافیر (بدبودار گوند) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے[3]۔ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] تو صرف حشفہ کا فرج میں غائب ہو جانا تحلیل کے لیے کافی ہے امام حسن بصریؒ نے انزال کی بھی شرط رکھی ہے یہ حدیث لا کر امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ عورت کا حکم کھانے پینے کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ حقیقتاً حلال یا حرام ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

[2] جب آپ نے اپنے اوپر ماریہ کو حرام کر لیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لم تحرم ما احل اللہ نسائیؒ نے سعید بن جبیرؓ سے یوں نکالا کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا میں نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا انہوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا وہ تجھ پر حرام نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک ۱۲ منہ

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بری بو آئے چونکہ آپ نہایت لطیف المزاج اور نفاست پسند تھے اور ہمیشہ خوشبو میں معطر رہتے تھے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے صلاح اس لیے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متنفر ہو کر شہد پینا اور حضرت زینبؓ کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں ۱۲ منہ

فَنَدْخُلُ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش رضی کے پاس شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہیں پیوں گا اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اخیر ان تتوبا الی اللہ تک یہ حضرت عائشہ رضی اور حضرت حفصہ رضی کی طرف خطاب ہے اور اذا اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا میں حدیث سے یہی آپ کا فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا شہد پیا ہے[1]۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور حلوے[2] کو بہت پسند کرتے تھے[3]۔ آپ کا معمول تھا جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں کے پاس تشریف لے جاتے کسی بی بی سے بوس وکنار بھی کرتے ایک دن اسی طرح آپ حضرت حفصہ رضی کے پاس گئے جو حضرت عمر رضی کی صاحبزادی تھیں اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے رہے حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں اس پر مجھ کو جلاپا ہوا[4] اور میں نے وجہ دریافت کی[5] تو معلوم ہوا حفصہ کی قوم والوں میں کسی عورت (نام نامعلوم) نے ان کو شہد کا ایک کپہ بطور تحفہ کے بھیجا تھا انہوں نے آنحضرت کو وہ شہد پلایا (اسی کے پینے میں آپ معمول سے زیادہ وہاں ٹھہرے رہے[6]) میں نے کہا خدا کی قسم میں تو ایک چلتر کروں

[1] یہ حدیث لاکر گویا امام بخاری رح نے ابن عباس کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیوں کہ انہوں نے اسی آیت سے دلیل لی امام بخاری نے بیان کر دیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ عورت کے حرام کر لینے میں ۱۲ منہ [2] یہ حلوا، کھجور اور دودھ سے بنایا جاتا دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان شیریں ہے اور شیرینی کو پسند کرتا ہے ہمارے آقا جناب امام حسن علیہ السلام بھی شیرینی کو بہت پسند فرماتے تھے اور مجھ کو شیرینی بے انتہا پسند ہے [4] جیسے سوت کو سوت سے برا کرتا ہے ۱۲ منہ [5] اپنی لونڈی کو بھیج کر کہا جا دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی کے پاس کیا کر رہے ہیں ۱۲ منہ [6] اگلی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت زینب رضی کے پاس شہد پیا تھا ابن عباس کی روایت میں ہے کہ حضرت سودہ رضی کے پاس سندی نے نقل کیا کہ حضرت ام سلمہ رضی کے پاس اور راجح یہ ہے کہ حضرت زینب کے پاس آپ نے شہد پیا تھا اور صلاح حضرت عائشہ رضی اور حضرت حفصہ رضی نے مل کر کی تھی اور آگے مذکور ہوگا کہ آنحضرت کی بی بیوں میں دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہ رضی اور حضرت حفصہ رضی سودہ رضی اور صفیہ رضی دوسری گروہ میں حضرت زینب رضی اور ام سلمہ رضی اور باقی بی بیاں ۱۲ منہ۔

لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ
فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي أَكَلْتَ مَغَافِيرَ
فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ
الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ
لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي
لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ
وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُولُ
سَوْدَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا
مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا
قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ
قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ
فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا
دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ
إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا
دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي
فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ
قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

گی تو میں نے ام المومنین سودہؓ سے کہا اب آنحضرت تمہارے پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شاید مغافیر کھایا ہے آپ کہیں گے نہیں میں نے تو مغافیر نہیں کھایا تم کہنا تو پھر یہ بو آپ میں سے کیسی آ رہی ہے آپ فرمائیں گے حفصہؓ نے مجھ کو شہد پلایا تھا تو تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا (جس میں سے مغافیر بدبودار گوند نکلتا ہے) اور میں بھی آپ سے یہی کہوں گی صفیہؓ تم بھی یہی کہنا (دیکھو تو کیا سیر ہوتی ہے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہؓ نے مجھے کہا یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اتنے میں آنحضرتؐ میرے دروازے پر آ کھڑے ہوئے عائشہؓ میں نے تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ پکار کر آپؐ سے وہ کہہ دوں جو تم نے کہا تھا مگر خیر جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو آپ میں سے کیسی چلی آ رہی ہے آپؐ نے فرمایا حفصہؓ نے شہد کا تو ایک گھونٹ مجھ کو البتہ پلایا تھا میں نے کہا ہاں شہد کی اس مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا[1]۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا حضرت صفیہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا[2] پھر جو آپؐ (دوسرے دن) حضرت حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کو شہد اور پلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں[3] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہ (چپکے سے) مجھ سے کہنے لگیں بہن واللہ یہ تو ہم نے (چلتر کیا کیا) آپ کو شہد پینے سے روک دیا میں نے کہا اری بہن چپ رہ[4]

[1] تو اسی کی بو شہد میں آ گئی ۱۲ منہ [2] اب اتنے آدمی مل کر ایک ہی بات کہیں تو آدمی کو خواہ مخواہ وہم آ ہی جائے گا ۱۲ منہ [3] حضرت عائشہ کا چلتر چل گیا ۱۲ منہ [4] کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حفصہؓ تک پہنچ نہ جائے حضرت سودہؓ حالانکہ عمر میں حضرت عائشہؓ سے کہیں بڑی تھیں بلکہ بوڑھی تھیں مگر حضرت عائشہؓ سے ڈرتی رہتی تھیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور محبت حضرت عائشہؓ پر بہت تھی ہر ایک بی بی حضرت عائشہؓ کا خلاف کرنے سے ڈرتی کہیں آنحضرتؐ کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس قسم کے چلتر سوکنوں میں ایک معمولی اور فطری ہوتے ہیں یہ کچھ گناہ کی قسم میں نہیں ہیں خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت پر نظر کرتے وہ بالکل کم سن اور نوجوان تھیں اور جوانی کے کھیل کس میں نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۱۶۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ۔

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوٰى فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبَانَ بْنِ عُثْمٰنَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقٰسِمِ وَسَالِمٍ وَ

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی[1]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو اب ان پر کوئی عدت کرنا ضرور نہیں بلکہ ان کے ساتھ سلوک کر کے اچھی طرح ان کو رخصت کر دو[2]۔ اور ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے (اس کو امام احمد اور بیہقی اور ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایسی ہی روایتیں آئی ہیں۔ حضرت علیؓ سے[3] اور سعید بن مسیب سے (اس کو عبد الرزاق نے نکالا) اور عروہ بن زبیر سے (اس کو سعید بن منصور نے نکالا) اور ابوبکر بن عبد الرحمن اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے (اس کو یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے نکالا) اور ابان بن عثمان سے[4] اور امام زین العابدین سے[5] اور شریح قاضی سے[6] اور سعید بن جبیرؓ سے[7] اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے[8]

---

[1] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض مالکیہ اور حنفیہ کا مذہب رد کرنا ہے مالکیہ کہتے ہیں اگر کوئی کسی معین عورت کی نسبت کہے میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو طلاق پڑ جائے گا اہل حدیث اور امام بخاریؒ اور امام شافعیؒ اور احمد بن حنبل کا یہ مذہب ہے کہ طلاق نہیں پڑے گا خواہ معین عورت کی نسبت کہے یا مطلق یوں کہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے حنفیہ کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق پڑ جائے گا اور اس باب میں مرفوع حدیثیں بھی وارد ہیں جن سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ترجمۂ باب خود ایک حدیث ہے جس کو طبرانی اور سعید بن منصور نے مرفوعًا نکالا مگر امام بخاری ان کو اپنی شرط پر نہ ہونے سے نہ لا سکے اور بہت سے فقہائے تابعین اور صحابہؓ کے اقوال نقل کئے جن سے یہ نکلتا ہے کہ طلاق نہ پڑنے پر گویا اجماع کے قریب ہو گیا ہے ۱۲ منہ [2] اس آیت میں یہ مذکور ہے کہ تم ان سے نکاح کرو پھر طلاق دو تو معلوم ہوا کہ طلاق وہی صحیح ہے جو نکاح کے بعد واقع ہو اور جن لوگوں نے امام بخاری پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ہوتا ان کو یہ خبر نہیں کہ خود ابن عباسؓ نے جو اس امت کے بڑے عالم تھے اس مطلب پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے کہا ہو تو ان سے لغزش ہوئی اللہ نے فرمایا مسلمانو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق دو اور یوں نہیں فرمایا جب تم اُن کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کرو ۱۲ منہ [3] اس کو عبد الرزاق نے امام حسن بصری سے نکالا ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا اگر کوئی یوں کہے میں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے انہوں نے کہا ایسا کہنا محض لغو ہو گا حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر امام حسن بصریؒ نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا لیکن بیہقی نے اس کو نزال بن سبرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے نکالا اور بیہقی اور ابو داؤد نے مرفوعًا حضرت علیؓ سے نکالا طلاق جب ہی ہو گا جب نکاح کے بعد ہو اور جب احتلام ہو جائے تو یتیمی نہیں رہتی ۱۲ منہ [4] اس کا نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [5] اس کو غیلانیات میں نکالا ۱۲ منہ [6] اس کو سعید بن منصورؒ اور ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [7] اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [8] اس کو ابن عبید نے کتاب النکاح میں نکالا ۱۲ منہ ۔

طَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ۔

اور طاؤس سے[۱] ۔ اور حسن بصری سے[۲] ۔ اور عکرمہ سے[۳] ۔ اور عطا بن ابی رباح سے[۴] ۔ اور عامر بن سعد سے[۵] ۔ اور جابر بن زید سے[۶] ۔ اور نافع بن جبیرؓ اور محمد بن کعب قرظی سے[۷] ۔ اور سلیمان بن یسار سے[۸] ۔ اور مجاہد سے[۹] اور قاسم بن عبدالرحمٰن سے[۱۰] ۔ اور عمرو بن ہرم سے[۱۱] ۔ اور شعبی سے[۱۲] ان سب نے یہی کہا[۱۳] طلاق نہیں پڑنے کا۔

بَابٌ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اگر کوئی ظالم کے ڈر سے جبراً جورو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس عورت پر طلاق نہیں پڑنے کا نہ ظہار کا کفارہ لازم ہوگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی حضرت سارہؑ کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی دینی بہن اللہ کی راہ میں[۱۴])

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا

باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم

اسی طرح نشہ یا جنون میں دونوں کا حکم ایک ہونا اسی طرح چوک یا بھول سے طلاق دینا یا چوک یا بھول سے شرک کا کلمہ نکال بیٹھنا یا شرک کا کوئی کام کرنا۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی

---

[۱] اس کو عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [۲] اس کو بھی عبدالرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [۳] اس کو اثرم نے نکالا ۱۲ منہ [۴] اس کو طبرانی نے اوسط میں نکالا عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے ۱۲ منہ [۵] اس کو نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۶] اس کو سعید بن منصورؒ نے نکالا ۱۲ منہ [۷] ان کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [۸] اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ [۹] اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [۱۰] اس کو بھی ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ [۱۱] جو مجمع تابعین میں ہے اس کو ابی عبید نے نکالا ۱۲ منہ [۱۲] اس کو وکیع نے نکالا اپنی مصنف میں امام بخاری نے اس مقام پر دو صحابیوں اور تیئس تابعین کے اقوال بیان کیے جو اس امت کے بڑے فقیہ اور عالم گذرے ہیں یہاں سے امام بخاری کی وسعت علم معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر فروع حدیثوں کے امام بخاریؒ کو صحابہؓ اور تابعین اور فقہا کے اقوال بھی یہ یاد تھے اتنے حافظے کا تو کوئی شخص اس امت اسلامیہ میں نظر نہیں آتا گویا وہ معجزہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بخاری کے بہت زمانہ بعد پھر ابن حجر علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے یہ بھی آنحضرت کا ایک معجزہ تھے ان کے وسعت علم کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے حدیث کی معرفت میں دریائے بے پایاں تھے دیکھئے ان سب اقوال کی تخریج کہاں کہاں سے ڈھونڈھ کر حافظ صاحب ہی نے بیان کی ہے اور سیوطیؒ بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کی پرکھ ایسی نہیں ہے جیسے حافظ صاحب میں تھی حافظ صاحب تنقید حدیث اور معرفت رجال میں بھی اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے جیسے احاطۂ حدیث میں اور قسطلانی اور عینی وغیرہ تو محض خوشہ چین ہیں دوسروں کی پکی پکائی ہانڈی کھانے والے اللہ عالم برزخ اور حشر میں ہم کو ان دونوں بزرگوں کی معیت نصیب کرے آمین یارب العالمین ۱۲ منہ [۱۳] اگر کوئی یوں کہتے ہیں فلانی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو ۱۲ منہ [۱۴] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ابن بطال نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ اس شخص کا سا کریں جو دباؤ ڈالا گیا ہو

نَوٰى وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ
نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا وَمَا لَا يَجُوْزُ مِنْ
إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ
أَبِكَ جُنُوْنٌ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ
خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ
فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ
ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِيْ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ
فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمٰنُ لَيْسَ
لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ
لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ
طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا بَدَأَ
بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ
طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

نیت کرے[۱] ۔اور عامر شعبیؒ نے[۲] ۔ یہ آیت پڑھی ربنا لا تواخذنا ان نسینا
او اخطانا[۳] ۔ اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ وسواسی (اور مجنون آدمی)
کا اقرار صحیح نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص
سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا کہیں تجھ کو جنون تو نہیں ہے[۴] اور حضرت
علیؓ نے کہا جناب امیر حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ
ڈالے ان کے گوشت کے کباب بنائے آنحضرتؐ نے ان کو ملامت
کرنا شروع کی پھر کیا دیکھا وہ نشے میں چور ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ انہوں
نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا (واہ جی جاؤ بھی) تم سب ہو کیا میرے
باپ کے چیلے چاپڑ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا وہ بالکل
نشے میں چور ہیں آپ نکل چلے آئے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے
ہوئے[۵] اور حضرت عثمانؓ نے کہا مجنون اور نشے والے کا طلاق نہیں
پڑنے کا (اس کو ابی شیبہؒ نے وصل کیا) اور ابن عباسؓ نے کہا نشے اور
زبردستی کا طلاق نہیں پڑنے کا (اس کو سعید منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل
کیا) اور عقبہ بن عامر جہنی صحابی نے کہا اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب
تک زبان سے نہ نکالے) طلاق نہیں پڑنے کا[۶] اور عطاء بن ابی رباح نے
کہا[۷] ۔ اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا اس کے بعد شرط لگائی اگر تو گھر میں گئی تو
شرط کے موافق طلاق پڑے گا[۸] اور نافع نے ابن عمرؓ سے پوچھا اگر کسی نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنی جورو سے یوں خطاب کرنا میری بہن برا جانتا ہے لیکن عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ایک شخص اپنی جورو سے کہہ رہا تھا میری بہن تو آنحضرت نے اس کو جھڑکا اور اسی لیے بعضوں نے کہا اگر نیت ظہار کی ہو تو کفارہ لازم ہوگا ۱۲ منہ ۵ ان سب صورتوں میں طلاق نہیں پڑتا جیسے بھول چوک سے شرک کا کلمہ نکل جانے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا ۱۲ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ تو اغلاق کا معنی زبردستی کا ہے یعنی کوئی مرد پر جبر کرے طلاق دینے پر اور وہ دیدے تو طلاق نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا اغلاق سے غصہ مراد ہے یعنی اگر غصے اور طیش کی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا متاخرین حنابلہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء اور ائمہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں طلاق تو اکثر غصے ہی کے وقت دیا جاتا ہے پس اگر غصے میں طلاق نہ پڑے تو ہر طلاق دینے والا یہی کہے گا میں اس وقت غصے میں تھا بعضوں نے والشرک کی جگہ والشک پڑھا ہے یعنی اگر شک ہو گئی کہ طلاق کا لفظ زبان سے نکلا تھا یا نہیں تو طلاق واقع نہ ہوگا یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے حنفیہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں نشہ میں یا زبردستی سے کوئی طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر اور کوئی کلمہ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے یہ نکل گیا انت طالق تب بھی طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر بھولے سے انت طالق کہہ دیا لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان میں سے کسی صورت میں طلاق نہیں پڑے گا جب تک طلاق سنت کے موافق نیت کر کے ایسے طہر میں نہ دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور ایسے طہر میں بھی نیت کر کے تین طلاق یکبارگی دیدے تو ایک ہی طلاق پڑے گا اسی طرح اہل حدیث کے نزدیک طلاق معلق بالشرط مثلاً کوئی اپنی بی بی سے یوں کہے اگر تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ پر طلاق ہے پھر وہ گھر سے (باقی صفحہ آئندہ)

إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بَتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ نِيَّتُهُ وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ

اپنی عورت سے یوں کہا (تجھ کو طلاق بائن ہے اگر تو گھر سے نکلی پھر وہ نکل کھڑی ہوئی تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گا[۱] اگر نہ نکلے تو کچھ نہیں ہونے کا (طلاق نہیں پڑے گا) اور ابن شہاب زہری نے کہا (اس کو عبدالرزاق نے نکالا) اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں اس کے بعد یوں کہے جب میں نے یہ کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی تو فیما بینہ و بین اللہ اس کی تصدیق کریں گے (وہ جانے اس کا کام جانے[۲]) اور ابراہیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا) اگر کوئی اپنی جورو سے یوں کہے اب مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت پر مدار رہے گا[۳]۔ اور ابراہیم نخعی نے یہ بھی کہا[۴] کہ دوسری زبان والوں کو طلاق اپنی اپنی زبان میں ہوگا[۵]۔ اور قتادہ نے کہا[۶]۔ اگر کوئی اپنی عورت سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) تک تو طلاق نہیں پڑے گا کیونکہ ان کے نزدیک یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت طلاق واقع نہیں ہوتا مگر ایک ہی صورت میں یعنی جب طہر میں تین طلاق یک بارگی دے دے تو گو یہ فعل خلاف سنت ہے مگر ایک طلاق پڑ جائے گا میں کہتا ہوں ہمارے متأخرین حنابلہ جو غلبہ غیظ و غضب میں طلاق نہ پڑنے کے قائل ہوئے ہیں وہی مذہب عمدہ معلوم ہوتا ہے کو جمہور علماء اس کے خلاف ہیں کیونکہ غلبہ غیظ و غضب میں بعض انسان بے اختیار ہو جاتا ہے پس جب تک طلاق کی نیت نہ کر کے طلاق نہ دے اس وقت تک طلاق نہیں پڑنے کا اسی طرح طلاق معلق میں بھی جمہور علماء مخالف ہیں وہ کہتے ہیں جب شرط پوری ہو تو طلاق پڑ جائے گا بڑی آسانی اہل حدیث کے مذہب میں ہے اور ہمارے زمانہ کے مناسب حال بھی انہی کا مذہب ہے طلاق جہاں تک واقع نہ ہو وہیں تک بہتر ہے کیونکہ وہ ابغض مباحات ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ پر تین طلاقوں کے مسئلہ میں جرہ کیا ان کو ستایا! ارے بے وقوفو شیخ الاسلام نے تو وہ قول اختیار کیا جو حدیث اور اجماع صحابہؓ کے موافق تھا اور اس میں اس امت کے لیے آسانی تھی ان کے احسان کا شکریہ ادا کرنا تھا نہ کہ ان پر جرہ کرنا ان کو ستانا اللہ ان سے راضی ہو اور ان کو جزائے خیر دے جس مشکل میں ہم امام ابوحنیفہؒ یا شافعیؒ کی بیجا تقلید کی وجہ سے تکلیف میں پڑ گئے تھے اس سے انہوں نے مخلصی دلائی ۱۲ منہ [۲] جب ان سے بھول چوک میں طلاق دینے کا مسئلہ پوچھا گیا ۱۲ منہ [۳] یعنی طلاق نہیں پڑا اس کو ہناد نے اپنی زوائد میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۵] یہ قصہ موصولاً اوپر گزر چکا ہے تو آں حضرت نے نشے کی حالت میں حمزہؓ کی گفتگو پر مؤاخذہ نہیں کیا ۱۲ منہ [۶] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [۷] یہ کتاب الشروط میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔ [۸] جیسے یوں کہے اگر تو گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق ہے یعنی تقدیم و تاخیر شرط دونوں کا ایک حکم ہے جب شرط پائی جائے گی تو طلاق پڑے گا ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [۱] حافظ نے یہ بیان نہیں کیا اس کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [۲] یہ سب روایتیں جمہور علماء کے مذہب کے موافق ہیں لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان صورتوں میں طلاق نہیں پڑنے کا اور ایسا کہنا محض لغو سمجھا جائے گا ۱۲ منہ [۳] اگر طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق پڑ جائے گا کیونکہ یہ کنایہ کا لفظ ہے اور کنایات میں طلاق جب ہی پڑتا ہے جب طلاق کی نیت ہو ۱۲ منہ [۴] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ [۵] یعنی طلاق عربی لفظ ہے اگر دوسری زبان والے طلاق کی بجائے دوسرا لفظ مستعمل ہو تو اس لفظ سے بھی طلاق پڑ جائے گا مثلاً کوئی ہندی میں اپنی بی بی سے کہے جا تجھ کو چھوڑ دیا یا تجھ کو فارغ خطی دی یعنی بعضوں نے کہا دوسری (باقی آئندہ)

فَانْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَاِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِنْ قَالَ مَا اَنْتِ بِامْرَاَتِيْ نِيَّتُهُ وَاِنْ نَوٰى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰى وَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ۔

یوں کہہ دے جب تم کو پیٹ رہ جائے تو تجھ پر تین طلاق ہیں اس کو لازم ہے کہ ہر طہر پر عورت سے ایک بار صحبت کرے اور جب معلوم ہو جائے کہ اس کو پیٹ رہ گیا اسی وقت وہ مرد سے جدا ہو جائے گی[۱] اور امام حسن بصریؒ نے کہا[۲] اگر کوئی اپنی عورت سے کہے جا اپنے میکے میں چلی جا اور طلاق کی نیت کرے تو طلاق پڑ جائے گا[۳]۔ اور ابن عباسؓ نے کہا[۴] طلاق تو مجبوری سے ضرورت کے وقت دیا جاتا ہے اور بردہ کو آزاد کرنا اللہ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے[۵] اور ابن شہاب زہریؒ نے کہا[۶] اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا تو میری جورو نہیں ہے اور اس کی نیت طلاق کی تھی طلاق پڑ جائے گا اور حضرت علیؓ سے فرمایا (اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا) عمر کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں (یعنی ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے) ایک تو دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو جائے دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو تیسرے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو[۷] اور حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا[۸] ہر ایک طلاق پڑ جائے گا مگر نادان بیوقوف کا (جیسے دیوانہ نابالغ نشے میں مست وغیرہ کا)

(بقیہ صفحہ سابقہ) زبانوں کے لفظوں سے اسی صورت میں طلاق پڑے گا جب طلاق کی نیت ہو اللہ اب تو اکثر مسلمانوں میں یہی عربی لفظ طلاق ایسا مشہور ہو گیا ہے جس کا معنی غیر ملک غیر زبان والے بھی سمجھتے ہیں مگر انگلستان کے مسلمان اگر ڈی ڈورس کہیں تو وہ بھی طلاق ہو گا ۱۲ منہ [۶] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے یہ جمہور کا قول ہے اور قاسم نے امام مالک سے یوں روایت کی کہ اگر تعلیق کے بعد ایک بار بھی صحبت کرے تو اس کو طلاق پڑ جائیں گے اس کا حمل ظاہر ہو یا نہ ہو اہل حدیث کے نزدیک یہ تعلیق ہی لغو ہے اس میں کوئی طلاق نہ پڑے گا ۱۲ منہ [۲] اس کو عبد الرزاق نے نکالا ۱۲ منہ [۳] کیونکہ یہ کنایہ کا لفظ ہے ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] تو دونوں میں بڑا فرق ہے طلاق کو جہاں تک ممکن ہے روکیں گے اور اس وقت وقوع کا حکم دیں گے جب سنت کے مطابق اس طہر میں ہو جس میں صحبت نہ کی ہو اگر اور طرح پر طلاق دے مثلاً حیض میں یا معلق طور پر تو طلاق واقع نہ ہو گا جیسے اہل حدیث کا قول ہے ابن عباس کے اس قول سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں اہل حدیث نے طلاق مشروط کو تو جائز نہیں کہا اور عتاق مشروط کو لازم کہتے ہیں جب شرط پائی جائے کیونکہ طلاق اور عتاق میں فرق ہے ۱۲ منہ [۶] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۷] ہوا یہ کہ ایک دیوانی عورت کو حضرت عمرؓ کے پاس لے کر آئے اس کو زنا سے پیٹ رہ گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؓ نے یہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کا یہ فتویٰ سن کر فرمایا لولا علی لہلک عمر۔ اللہ اللہ حضرت کی بے نفسی اور حق پروری۔ ایک بار حضرت عمرؓ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے اور گراں گراں مہر باندھنے سے منع کر رہے تھے ایک عورت نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی وآتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا حضرت عمرؓ نے بر سر منبر فرمایا کہ عمر سے بڑھ کر سب لوگ سمجھدار ہیں یہاں تک کہ عورتیں بچے بھی کوئی حق شناسی اور انصاف پروری حضرت عمرؓ سے سیکھے جہاں کسی نے معقول بات کہی قرآن حدیث سے سند پیش کی کہ انہوں نے مان لی سر تسلیم جھکا دیا کبھی اپنی بات کی ترجیح نہیں کی نہ اپنے علم و فضل پر غرور کیا اور ہمارے زمانہ میں تو مقلدین بے انصاف کا یہ حال ہے کہ ان کو سینکڑوں حدیثیں اور آیتیں سناؤ جب بھی نہیں مانتے اپنے امام (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۴۹ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے ہم سے قتادہؒ نے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت اپنے دل میں جو بات کرے (وسوسہ آئے) تو اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے جب تک (ہاتھ پاؤں سے وہ کام) نہ کرے یا (زبان سے وہ بات) نہ نکالے قتادہؒ نے کہا۔ اگر اپنی عورت کو دل میں طلاق دے (زبان سے نہ کہے) تو وہ کچھ نہیں (طلاق نہیں پڑے گا)

۲۵۰ ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز نامی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (آپ کا مطلب یہ تھا کہ چلا جائے خاموش رہے) لیکن وہ اُدھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اس کو بلایا۔ اور فرمایا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے۔ خیر اگر دیوانہ نہیں ہے تو) یہ بتلا تیرا نکاح ہو چکا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں ہو چکا ہے (یعنی محصن ہوں) اس وقت آپ نے حکم دیا وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے جب پتھروں کی مار پڑنے لگی تو وہ بھاگا لیکن لوگوں نے اس کو حرہ[۵۳] میں پکڑ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے قول کی پیچ کٹے جاتے ہیں اور قرآن اور حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہو اس کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے کیا تمہارے امام پیغمبر کی طرح خطا سے معصوم تھے کہ ان کا ہر قول واجب التسلیم ہو پھر ہم امام ہی کے قول کی تاویل کیوں نہ کریں کہ شاید ان کا مطلب دوسرا ہوگا یا ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی ۱۲ منہ ۵۸ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ترمذی نے ابوہریرہؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا معتوہ ہر اس شخص کو کہیں گے جس کی عقل میں فتور ہے جیسے دیوانہ بچہ مست وغیرہ بعضوں نے کہا معتوہ کم سمجھ جو کسی کو مار پیٹ نہ کرتا ہو اور مجنوں جو مار پیٹ کرتا ہو بعضوں نے کہا نابالغ اگر عاقل ہو تو اس کا طلاق صحیح ہوگا سعید بن مسیب اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۲ امام بخاری نے باب کا مطلب یہیں سے نکالا کہ جب آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اگر دیوانہ ہوتا تو اس کا اقرار قابل اعتبار نہ ہوتا اور جب اقرار قابلِ اعتبار نہ ہوا تو طلاق بھی اس کا صحیح نہ ہوگا علیٰ ہذا القیاس دوسرے تصرفات بھی ۱۲ منہ ۵۳ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین ۱۲ منہ

بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ

۱۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ۔

بَابُ ۱۶۲ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

پایا وہاں (پتھروں سے) مار ڈالا گیا۔[۱]

ہم سے ابو الیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کمبخت نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا یا رسول اللہ اس کمبخت نے زنا کی آپ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا آپ نے ادھر سے بھی منہ پھیرا لیکن وہ چوتھی بار پھر ادھر بھی گیا جب چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا تو آپ نے اس کو پاس بلایا اور پوچھا ارے تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں اچھا سیانا ہوں) تب آپ نے صحابہؓ کو یہ حکم دیا لو اس کو لے جاؤ سنگسار کرو یہ شخص محصن تھا اس کا نکاح ہو چکا تھا) اور اسی سند سے زہریؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص (ابو سلمہ یا کسی اور) نے بیان کیا جس نے جابرؓ سے سنا تھا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو سنگسار کیا ہم نے اس کو مدینہ کی عیدگاہ میں سنگسار کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگا لیکن حرہ میں ہم نے اس کو پکڑ پایا وہاں اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گیا۔[۲]

باب خلع کے بیان میں اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گی[۳]

---

[۱] یہ ماعز اسلمیؓ صحابی مرتبہ میں تمام اولیاء اللہ سے زیادہ تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۲] اللہ اللہ ماعز کا صبر اور استقلال ماعز کی یہ زنا کی سزا اپنی خوشی سے قبول کرنا ہماری ساری عمر کی نیکیوں سے بڑھ کر ہے اس نے جان دینا گوارا کیا مگر آخرت کا عذاب پسند نہ کیا دوسری روایت میں ہے آنحضرتؐ نے جب اس کے بھاگنے کا حال سنا تو فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا شافعیؒ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ جب زنا اقرار سے ثابت ہوئی ہو اور رجم کرتے وقت بھاگے تو فوراً اس کو چھوڑ دینا چاہیے اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جائے گی ورنہ پھر حد لگائیں گے سبحان اللہ صحابہؓ کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے عمر بھر کبھی زنا نہیں کی تھی اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ شخص ایسا نکلے گا جس نے کبھی زنا نہ کی ہو انجیل مقدس میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے سامنے ایک عورت کو لائے جس نے زنا کی تھی اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تم میں وہ اس کو سنگسار کرے جس نے خود (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مردو تم نے جو عورتوں کو دیا ہے پھر اس میں سے کچھ نہ لو اخیر آیت ظٰلمون تک (اس آیت میں خلع کا ذکر ہے) اور حضرت عمرؓ نے[1] خلع جائز رکھا ہے اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں ہے[2] اور حضرت عثمانؓ نے کہا اگر جورو اپنے سارے مال کے بدل خلع کرے صرف جوڑا باندھنے کا دھاگہ رہنے دے تب بھی درست ہے[3]۔ اور طاؤس نے کہا الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ کا یہ مطلب ہے کہ جب جورو اور خاوند اپنے اپنے فرائض جو حسن معاشرت اور صحبت سے متعلق ہیں ادا نہ کر سکیں[4] طاؤس نے ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت[5] کہے میں جنابت (یا حیض) سے غسل ہی نہیں کرنے کی[6]

٢٥٢ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ازہر بن جمیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس کی جورو (جمیلہ بنت ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہؐ ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق کا میں کچھ عیب نہیں کرتی مگر[7] میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ثابت نے جو باغ تجھ کو (مہر میں) دیا ہے وہ تو اس کو پھیر دیتی ہے اس نے کہا جی ہاں پھیر دیتی ہوں۔ اس وقت آپ نے (ثابت سے)

(بقیہ صفحہ سابقہ) زنا نہ کی ہو یہ سنتے ہی سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمندہ ہو کر چل دیئے وہ عورت مسکین بیٹھی رہی آخر اس نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا اب میرے باب میں کیا حکم ہوتا ہے آپ نے فرمایا نیکبخت تو بھی جا تو بہ کر اب اللہ تعالیٰ نے تیرا قصور معاف کر دیا ۱۲ منہ [3] خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اسباب روپیہ پیسہ یا مہر سب یا تھوڑا معاف کر کے خاوند کو فسخ نکاح پر راضی کرے امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک خلع فسخ نکاح ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق ہے ۱۲ منہ۔ [4] صرف خلع سے طلاق پڑ جائے گا یا طلاق کا لفظ کہنا ضرور ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جورو خاوند کی رضامندی سے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابوالقاسم بن بشیر ان نے امالی میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس وقت خلع درست ہے ۱۲ منہ [5] بالکل خاوند کا کہنا نہ سنے ۱۲ منہ [6] اب تو صحبت کیسے کرے گا اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا یہ ابن طاؤس کا قول ہے کہ ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا انہوں نے اس کا رد کیا کہ خلع صرف اسی وقت درست ہے جب عورت مرد کا بالکل کہنا نہ سنے اور کسی طرح اصلاح کی امید نہ ہو جیسے سعید بن منصور نے شعبی سے نکالا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میں تو تیری کوئی بات نہیں سننے کی نہ تیری قسم پوری کروں گی اس وقت شعبیؒ نے کہا اگر عورت ایسی ناراض ہے تو اب خاوند کو جائز ہے اس سے کچھ لے لے اور اس کو چھوڑ دے ۱۲ منہ [7] میرے اور اس کے مزاج کی موافقت نہیں ہے ۱۲ منہ۔

اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً

فرمایا اپنا باغ واپس لے لے اور ایک طلاق اس کو دیدے۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا وَقَالَ تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقُهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن ابی (منافع) کی بہن (جمیلہ جو اُبی کی بیٹی تھی[۳]) آنحضرتؐ کے پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گذرا) اس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تو ثابت کا باغ پھیر دے گی وہ کہنے لگی جی ہاں آخر اس نے باغ پھیر دیا اور آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دیدے اور ابراہیم بن طہمان[۴] نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے ثابت سے فرمایا اس کو طلاق دیدے اور ابن طہمان نے اس حدیث کو ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (مسنداً) بھی روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ثابت بن قیس کی جورو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ میں کچھ ثابت کی دین داری اور اخلاق پر ناراض نہیں ہوں مگر میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کرسکتی[۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ بولی جی ہاں۔

۲۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي

ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو نوح قراد (عبدالرحمٰن بن غزوان) نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس بن شماسؓ کی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ میں ثابت کی دینداری اور خصلت سے ناراض نہیں ہوں۔ لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں خاوند کی ناشکری میں نہ پھنس جاؤں

[۱] یہ حکم آپ کا بطریق ایجاب کے نہ تھا بلکہ بطور صلاح خیر کے ۱۲ منہ [۲] بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ وہ عبداللہ کی بیٹی تھی واللہ اعلم ۱۲ منہ [۳] جو اس نے تجھ کو مہر میں دیا ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت نے اس کے ساتھ کوئی بدخلقی نہیں کی تھی نسائی کی روایت میں ہے کہ ثابت نے اس کا ہاتھ توڑ ڈالا تھا ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت بدصورت آدمی تھے اس وجہ سے جمیلہ کو ان سے نفرت پیدا ہو گئی ایک روایت میں ہے ثابت کی جورو نے آنحضرت سے عرض کیا میں نے ثابت کو دیکھا اور بہت آدمیوں کے ساتھ آرہے ہیں سب سے زیادہ کالے سب سے زیادہ پست قد سب سے زیادہ بدشکل اخیر تک ۱۲ منہ

أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا۔

آپ نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ کہنے لگی ہاں آخر وہ باغ اس نے ثابت کو پھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

۲۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے یہی قصہ نقل کیا (مرسلاً)[1]

بَابُ ۱۶۷ الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا۔

باب جورو خاوند میں نا اتفاقی کا بیان اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم جورو خاوند کی نا اتفاقی سے ڈرو تو ایک پنچ مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک پنچ عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اخیر آیت تک[2]

۲۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ۔

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علیؓ سے کریں تو میں تو اجازت نہیں دیتا[3]۔

بَابُ ۱۶۸ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا۔

باب اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گی[4]

[1] ان سندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ایوب پر ابن طہمان نے اور جریر نے اس کو موصولاً نقل کیا ہے اور حماد نے مرسلاً ایک روایت میں ہے کہ ثابت کی اس عورت کا نام حبیبہ بنت سہل تھا بزار نے روایت کیا کہ یہ پہلا خلع تھا اسلام میں ابن درید نے امالی میں نقل کیا کہ پہلا خلع عامر بن حارث بن ظرب کی بی بی کا تھا ۱۲ منہ [2] اب اگر یہ دونوں پنچ خاوند جورو میں موافقت کرا دیں تب تو خیر اس کا ذکر خود آیت میں ہے اگر یہ دونوں پنچ جدائی کی رائے دیں تو جدائی ہو جائیگی خاوند کے اذن کی ضرورت نہیں امام مالک اور اوزاعی اور اسحاق کا یہی قول ہے اور شافعی اور امام احمد کہتے ہیں اذن ضرور ہے ۱۲ منہ [3] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو کتاب النکاح میں گذر چکی ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا پھر آنحضرت منع فرماتے تو وہ اس ارادے سے باز آئے اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے اس طرح نکلتی ہے کہ آنحضرت نے جو حضرت علیؓ کو دوسرے نکاح سے روکا تو اسی وجہ سے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ زہرہ میں نا اتفاقی کا ڈر تھا ۱۲ منہ [4] جب تک خاوند طلاق نہ دے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ابن کعب سے منقول ہے کہ لونڈی کی بیع طلاق ہے تابعین میں سے سعید بن مسیب اور حسن اور مجاہد بھی اسی کے قائل ہیں عروہ نے کہا طلاق خریدار کے اختیار میں رہے گا اس باب میں جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے باب کا مطلب یوں نکالا ہے کہ جب آنحضرت نے بریرہ کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاوند کو رکھے یا اس سے جدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کا آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار کے کیا معنے ہوتے اور جب آزادی طلاق نہیں ہوتی تو بیع بھی طلاق نہ ہوگی آفرین ہے امام بخاریؒ کی باریکی استنباط اور تفقہ پر اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے کہا کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اب کہاں گیا وہ بیوقوف جو کہتا تھا کہ امام بخاریؒ حدیث کے حافظ تھے مگر فقیہ نہ تھے اور اس کا ذکر خطبہ کتاب میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّھَا اُعْتِقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَۃُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ الْبُرْمَۃَ فِیْھَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنْ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ وَاَنْتَ لَا تَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ قَالَ عَلَیْھَا صَدَقَۃٌ وَّلَنَا ھَدِیَّۃٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شریعت کے تین مسئلے معلوم ہو گئے ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا اپنے خاوند کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اسی کو ملے گی جو لونڈی غلام آزاد کرے تیسرے ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (میرے حجرے میں) تشریف لائے دیکھا تو ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے پھر آپ کے سامنے کھانے کے لیے (روٹی رکھی گئی اور گھر میں کچھ سالن آپ نے فرمایا ہائیں[1] میں نے تو خود دیکھا ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے لوگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا مگر وہ گوشت بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا ہے آپ صدقہ کی چیز تو نہیں کھاتے آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے لیے تھا اور ہمارے لیے تو بریرہ کی طرف سے تحفہ ہو گا[2]۔

بَابُ خِیَارِ الْاَمَۃِ تَحْتَ الْعَبْدِ۔

باب اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ وہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے[3]

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ وَھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُہٗ عَبْدًا یَّعْنِیْ زَوْجَ بَرِیْرَۃَ۔

ہم سے ابوالولیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ اور ہمام نے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کے خاوند (مغیث) کو دیکھا تھا وہ غلام تھا[4]۔

---

[1] تازہ سالن کیوں نہیں لاتے ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہؓ نے بریرہ کے قصے سے صرف تین مسئلے نکلنا بیان کیے لیکن علماء نے اس حدیث کی شرح میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں اور بعضوں نے چار سو مسئلے تک اس سے نکالے ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ نکاح رضامندی کا سودا ہے اور لونڈی پنے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار نہ تھا ممکن ہے کہ مولیٰ نے جس سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو اس وجہ سے آزادی کے بعد اس کو اختیار دیا گیا اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا مگر امام بخاری کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ لونڈی کو یہ اختیار اسی وقت ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو اگر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہو گا لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک لونڈی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار ملے گا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور تعجب ہے کہ امام حنیفہ لونڈی کے باب میں تو مطلقاً اس اختیار کے قائل ہوئے ہیں اور کنواری نابالغ لڑکی کو جس کا نکاح اس کے باپ نے پڑھا دیا ہو اور بلوغ کے بعد وہ ناراض ہو یہ اختیار نہیں دیتے حالانکہ ایک حدیث میں اس کی صراحت آ چکی ہے کہ آنحضرت نے ایسی لڑکی کو اختیار دیا تھا اور قیاس صحیح بھی اس کو مؤید ہے ۱۲ منہ [4] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے روتا چلا جاتا تھا یعنی بریرہ کی جدائی پر ۱۲ منہ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے کہا مغیث بریرہ کا خاوند فلاں لوگوں کا غلام تھا (بنی مغیرہ کا) گویا میں اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا جاتا تھا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہابؒ نے انہوں نے ایوبؒ سے انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند ایک کالا غلام تھا مغیث نامی جو فلاں لوگوں غلام تھا جیسے میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں بریرہ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا تھا۔[1]

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہ کے خاوند کی سفارش کرنا (کہ بریرہ اس کو قبول کرے اس سے جدا نہ ہو)

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گھوم رہا تھا اس کے آنسو ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے (وہ چاہتا تھا بریرہ میرے پاس رہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر حضرت عباسؓ سے فرمایا عباس تم کو تعجب نہیں آتا دیکھو مغیث کو بریرہ سے کیسی محبت ہے اور بریرہ کو اس سے کیسی نفرت ہے پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا تو مغیث کے پاس جائے تو اچھا ہے بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس کا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں حکم نہیں ہے بلکہ میں سفارش کے طور پر کہتا ہوں بریرہ نے کہا مجھ کو مغیث کے پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۷۱

باب

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن رجاءؒ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہؒ نے خبر دی انہوں نے

---

[1] ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تھی اس وقت وہ ایک کالا غلام تھا اب اسود نے جو حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا تو یہ خلاف ہے دوسری روایتوں کے ابراہیم بن ابی طالب اسود نے اس باب میں سب لوگوں کا خلاف کیا امام احمد نے کہا صرف اسود کے نزدیک یہ صحیح ہوا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن ابن عباس وغیرہ دوسرے لوگوں سے صحت منقول ہے کہ وہ غلام تھا اور مدینہ کے عالموں نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جب مدینہ کے عالم کوئی حدیث روایت کریں اور اس پر عمل کریں تو وہی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہوگی ۱۲ منہ۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود ان عائشة ارادت ان تشتري بريرة فابى مواليها الا ان يشترطوا الولاء فذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اشتريها واعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فقيل ان هذا ما تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية۔

حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ تو اسی کو ملے گا جو لونڈی غلام آزاد کرے[۵۱]۔ ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لے کر آئے لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو خیرات ملا تھا آپ نہ کھائیے۔ آپ نے فرمایا واہ بریرہ کو خیرات ملا تھا ہمارے لیے خیرات تھوڑی ہے ابلکہ تحفہ ہے۔

۴۶۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة وزاد فخيرت من زوجها۔

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے پھر یہی روایت نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار دیا گیا۔

باب۱۷۔ قول الله تعالى ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولامة مؤمنة خير من مشركة ولو اعجبتكم۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا مشرک عورتیں

جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو۔ ایک مسلمان لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے گو مشرک عورت تم کو بھلی لگے[۵۲]

۴۶۴۔ حدثنا قتيبة حدثنا ليث عن نافع ان ابن عمر كان اذا سئل عن نكاح النصرانية واليهودية قال ان الله حرم المشركات على المؤمنين ولا اعلم من الاشراك شيئا اكبر من ان تقول المرأة ربها عيسى وهو عبد من عباد الله۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے نصرانی یا یہودی، عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں تو وہ کہتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام کیا اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگی کہ کوئی عورت اپنا خداوند حضرت عیسیٰؑ کو کہے حالانکہ حضرت عیسیٰؑ بھی اللہ کے بندوں میں سے ایک مقبول بندے ہیں[۵۳]

(بقیہ صفحہ سابقہ) [۵۰] جب تو مجبور کر مانا ضرور پڑے گا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۵۱] بریرہ کے مالک اگر اس کے خلاف شرط کریں تو لغو ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] اگرچہ اہل کتاب بھی مشرک ہیں مگر حق تعالیٰ نے ان کی عورتوں سے نکاح جائز رکھا ہے فرمایا والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم تو وہ خاص کر لی گئی ہیں اس آیت کو بعضوں نے کہا مشرک سے یہاں بت پرست اور مجوسی مراد ہیں یہ ابن منذر نے نقل کیا یہ آیت اس وقت اتری جب مرثد نے عناق نامی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا وہ مشرک تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھا ۱۲ منہ [۵۳] یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی دوسرے سلف نے ان کا خلاف کیا ہے شاید ابن عمرؓ سورۂ مائدہ کی اس آیت والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم کو منسوخ سمجھتے ہوں ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور امام بخاری کا بھی میلان ابن عمرؓ کے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے عطاء نے کہا یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور بہت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا ۱۲ منہ د ۔ ب ۔ ج

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ۔

۵۲۶۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا

باب اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان [1]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے (انہوں نے کئی حدیثیں بیان کیں) اور کہا کہ عطاء خراسانی ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے مشرکوں کو سابقہ تھا ایک تو ان مشرکوں کو جن سے لڑائی تھی ان سے تو آنحضرتؐ لڑتے اور وہ آنحضرتؐ سے لڑتے دوسرے ان مشرکوں کو جن سے عہد و پیمان ہوا تھا نہ وہ آنحضرتؐ سے لڑتے نہ آنحضرتؐ اُن سے لڑتے اور جن مشرکوں سے لڑائی تھی ان کی اگر کوئی عورت بھاگ کر دار السلام میں چلی آتی تو جب تک اس کو (تین) حیض نہ آ لیتے کوئی نکاح کا پیغام اس کو نہ دیتا البتہ جب حیض سے پاک ہو لیتی اس وقت اس کو نکاح کرنا درست ہوتا اگر ابھی اس عورت نے (کسی مسلمان سے) نکاح نہ کیا ہوتا تنے میں اس کا خاوند بھی (مسلمان ہو کر) آ جاتا تو وہ اسی کی عورت رہتی [2] اور اگر ان مشرکوں کا جن سے لڑائی تھی کوئی لونڈی غلام بھاگ آتا تو وہ آزاد سمجھا جاتا اور دوسرے (آزاد) مہاجرین کے برابر ہوتا پھر عطاء نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالہ نہ کیا جاتا مگر ان کی قیمت ان مشرکوں کو دی جاتی اور (اسی اسناد سے) عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ قریبہ ابوامیہ کی بیٹی (جو ام المؤمنین ام سلمہؓ کی بہن تھی) حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اس کو طلاق دیدی تو معاویہ بن ابوسفیان نے اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عیاض بن غنم کے نکاح میں تھی انہوں نے

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جو عورت دار الحرب سے مسلمان ہو کر دار الاسلام میں ہجرت کرے اس کو تین حیض تک یا وضع حمل تک اگر حاملہ ہو عدت کرنا چاہیے اسکے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ہجرت کرتے ہی وہ اپنے کافر خاوند سے جدا ہو گئی اب عدت کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یہاں سے امام ابوحنیفہ کا قول رد ہو جاتا ہے کہ ہجرت کرنیکے وہ عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے اس لیے عدت کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ [3] مسلمان ہو کر آ جاتا ۱۲ منہ

فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ۔

اس کو طلاق دے دیا تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔[1]

بَابٌ ۱۷۲ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ

باب اگر مشرکہ یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو ذمی یا حربی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے عبدالوارث بن سعیدؒ نے خالد حذاء سے روایت کی انہوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔[2] انہوں نے جب نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھڑی پہلے بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔[3] (نکاح فسخ ہو گیا) اور داؤد بن ابی نصرتؒ نے ابراہیم بن میمونؒ سے روایت کی انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح سے پوچھا اگر ذمی کافر کی عورت مسلمان ہو جائے پھر ابھی اس عورت کی عدت باقی ہو کر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے کیا وہ اس کی عورت رہے گی انہوں نے کہا نہیں ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح نیا مہر مقرر کر کے اس کی عورت بن سکتی ہے اور مجاہد بن جبیر (تابعی مشہور) نے کہا اگر عورت ابھی عدت میں ہو اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا نہ وہ عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کے لیے حلال ہیں نہ وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں اور امام حسن بصریؒ اور قتادہ نے کہا اگر پارسی جورو خاوند دونوں ایک ساتھ مسلمان ہو جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے

---

[1] یہ دونوں عورتیں کافر تھیں مگر ان کو طلاق دیا گیا اور جب طلاق دیا گیا تو انہوں نے عدت بھی کی ہوگی لہٰذا باب کا مطلب نکل آیا۔ بعضوں نے کہا قریبہ مسلمان ہو گئی تھی بعضوں نے کہا قریبہ دو تھی ایک تو وہ مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی تھی اور ایک وہ جو کافر ہی تھی اور یہاں مراد دوسری قریبہ ہے اب مکہ کے کافروں سے گو عہد تھا کہ ان کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آجائے تو وہ واپس کر دیا جائے مگر یہ عہد خاص تھا مردوں کے لیے بعضوں نے کہا عہد کا یہ جزو اس آیت سے منسوخ ہو گیا تھا فلا ترجعوھن الی الکفار ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی مجرد اسلام سے نکاح فسخ ہو جائے گا اگرچہ ایک گھڑی کا تقدم اور تأخر ہو امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے لیکن اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ عدت پوری ہونے تک نکاح فسخ نہ ہوگا اگر عدت کے اندر خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ہمارے شیخ احمد بن حنبل نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی قول صحیح ہے کس لیے کہ بہت صحابہؓ کی عورتیں ان سے پہلے مسلمان ہو گئیں جیسے حکیم بن حزام عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ لیکن آپ نے ان کو نئے سرے سے نکاح کرنے کا حکم نہیں دیا اور ایک جماعت اہل حدیث اور ابراہیم نخعی اور حماد بن ابی سلیمان کا جو امام ابوحنیفہ کے استاد تھے یہ قول ہے کہ جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرے اپنے اگلے خاوند کی عورت رہے گی گو عدت (باقی برصفحہ آئندہ)

عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ۔

تو عورت مرد میں جدائی ہو جائے گی اب خاوند کو اس عورت پر کوئی اختیار نہ رہے گا[۱]۔ اور ابن جریج نے کہا[۲] میں نے عطاء بن ابی رباحؒ سے کہا اگر مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں کے پاس چلی آئے تو کیا اس کے خاوند کو نکاح کا خرچہ (مہر وغیرہ) ادا کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتا ہے کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا ہے وہ دیدو انہوں نے کہا نہیں[۳] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان مشرکوں سے ایسا اقرار ہوا تھا۔ اور مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ سب اس صلح میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں ہوئی تھی۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اور ابراہیم بن منذرؒ نے یوں کہا[۴]۔ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؒ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین نے کہا کافروں کی عورتیں جو مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) چلی آتی تھیں آپ ان کو جانچتے تھے[۵]۔ جیسے

(بقیہ صفحہ سابقہ) گذر گئی ہو اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت زینبؓ کو ابوالعاص کے نکاح میں رکھا حالانکہ وہ اپنے خاوند سے چھ یا تین یا دو برس پہلے مسلمان ہو گئی تھیں مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے نیا نکاح اور نیا مہر مقرر کر کے ان کو ابوالعاص کی زوجیت میں دیا مگر یہ حدیث ضعیف ہے بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ شاید حضرت زینبؓ کی عدت اس وقت تک نہ گزری ہو کیونکہ کبھی حیض رک جاتا ہے مگر یہ عادت کے خلاف اور بعید از قیاس ہے ۱۲ منہ ۴ھ اس کو ابن ابی شیبہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۵ھ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ھ بظاہر امام بخاری نے یہ آیت لا کر عطا کے قول کی تائید کی کہ عورت کے اسلام لاتے ہی وہ اپنے خاوند سے جدا ہو گئی لیکن اوپر یہ ابن عباسؓ کا قول گذر چکا کہ عورت کو نکاح کا پیغام نہ دیا جائے جب تک حیض نہ آئے اور اس سے پاک نہ ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ عدت گذرنے تک اگر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی جورو رہے گی ۷ھ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ہذا) ۱ھ البتہ اگر دونوں مسلمان ہو گئے ہوں تو نیا نکاح کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۲ھ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ھ یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ۱۲ منہ ۴ھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کافروں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسلمان کی کوئی عورت بھاگ کر ان میں چلی جائے تو کافر اس کے شوہر کو مہر ادا کریں اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمانوں کے پاس چلی جائے تو مسلمان اس کا مہر اس کے کافر خاوند کو ادا کریں تو یہ خاص صلح تھی جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوئی تھی اسی کے مطابق یہ عمل کرنے کا حکم سورۃ ممتحنہ میں اترا لیکن ہمارے زمانہ میں اس پر عمل کرنا ضرور نہیں ہے اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلی آئے تو مسلمانوں کو اس کی شادی کا خرچہ جو کافروں نے اٹھایا ہے ادا کرنا ضروری نہیں ۱۲ منہ ۵ھ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۶ھ کہ ایمان کے شوق سے نکلی ہیں یا اور کسی نیت سے ۱۲ منہ

بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللّٰهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو! جب کافر عورتیں مسلمان ہو کر اپنا ملک چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کو جانچو اخیر آیت تک حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرطوں (جو آیت میں مذکور ہیں) کو قبول کرتی وہ امتحان میں پوری اترتی جب وہ زبان سے ان شرطوں کے پورا کرنے کا اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے۔ اچھا اب جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی چھوا بھی نہیں (مصافحہ کرنا تو کجا) بس زبان سے ان سے بیعت لیتے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ان باتوں کا عہد جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا بس اسی طرح سے لیا کہ زبان سے ان سے اقرار کرا لیا اس کے بعد آپ بھی زبان سے فرما دیتے میں نے تم سے بیعت لے لی[1]

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلٰى قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَإِنْ فَاءُوا رَجَعُوا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا جو لوگ

اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں[2] ان کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے اخیر آیت سمیع علیم تک فاءوا کا معنی قسم چھوڑیں اپنی بی بیوں سے صحبت کریں۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا (ایک مہینے تک قسم کھائی اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا) آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے (ماڑی) میں بیٹھے رہے اس کے بعد اتر آئے (عورتوں کے پاس تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

[1] بس عورتوں سے یہی بیعت ہے کہ زبان سے ان سے توبہ کرلے اور جن جاہل فقیروں نے عورتوں سے مرید کرتے وقت ہاتھ ملانا اختیار کیا ہے وہ احمق ہیں ۱۲ منہ [2] قسم کھاتے ہیں کہ ہم ان کے پاس نہ جائیں گے ۱۲ منہ ۔۔۔

۴۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمٰنَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا ہے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے اس ایلا میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے ہر شخص کو مدت گذرنے کے بعد[۱] اور کچھ درست نہیں یا تو دستور کے موافق اپنی عورت کو رکھ لے (اس سے صحبت کرے) یا طلاق دے دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم[۲] دیا۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب چار مہینے گذر جائیں[۳] تو مرد کو مجبور کریں گے یا تو قسم سے رجوع کرے (عورت سے صحبت کرے) یا طلاق دے اور جب تک خاوند طلاق نہ دے[۴] عورت پر طلاق نہیں پڑتا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابو درداؓ اور حضرت عائشہؓ اور بارہ صحابہؓ سے ایسا ہی منقول[۵] ہے

بَابُ ۱۷۶ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً

باب جو شخص گم ہو جائے[۵] اس کے گھر والوں اور جائداد میں کیا عمل ہوگا سعید بن مسیب نے کہا[۵] - اگر کوئی شخص لڑائی کی صف میں سے گم ہو جائے[۶] تو اس کی جورو ایک سال تک ٹھہری رہے[۹]۔

[۱] وہی باتیں درست ہیں ۱۲ منہ [۲] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ایلا کی مدت یعنی چار مہینے پورے ہونے پر خاوند سے کہیں گے یا تو صحبت کر یا طلاق دے اگر خاوند نہ سنے تو قاضی خاوند جورو کو جدا کر دے گا حنفیہ کہتے ہیں اگر چار مہینے تک قربت نہ کرے تو خودبخود عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن حارث سے ایسا ہی منقول ہے بعضوں نے کہا طلاق رجعی پڑ جاتا ہے اور عدت کے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے بعضوں نے کہا چار مہینے گذرنے پر طلاق پڑ جاتا ہے اور عورت پر عدت لازم نہیں ۱۲ منہ [۳] اور مرد صحبت نہ کرے ۱۲ منہ [۴] یا قاضی خاوند کی طرف سے طلاق کا حکم نہ دے ۱۲ منہ [۵] حضرت عثمان کا قول شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت علی کا بھی شافعی اور ابن ابی شیبہ نے اور ابو درداء کا اسمٰعیل قاضی اور ابن ابی شیبہ نے اور حضرت عائشہ کا سعید بن منصور نے وصل کیا اور بارہ صحابیوں کا قول امام بخاری نے تاریخ میں ثابت بن عبید سے روایت کیا امام مالکؒ اور شافعی اور امام احمد اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن حنفیہ ایک روایت سے حجت لیتے ہیں جس کو ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے نکالا ان دونوں نے کہا جب ایلا میں چار مہینے گذر جائیں اور خاوند اپنی قسم سے رجوع نہ کرے تو عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گا کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے اس کے خلاف امام بخاری نے نقل کیا اور وہ اہل مدینہ کی روایت ہے اصح الاسانید یعنی مالک عن نافع عن ابن عمرؓ سے اس کے معارض ابن ابی شیبہ کی سند نہیں ہو سکتی ابن ہمام حنفی نے جو صحیحین کی روایتوں کو اور کتابوں کی روایتوں پر مقدم ہونے کا انکار کیا ہے اور اس کو تحکم کہا ہے یہ ان کی خاص رائے ہے جو تمام ائمہ حدیث کے اجماع کے برخلاف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ امام ابوحنیفہ کے مذہب کی تائید میں ایسے غرق تھے کہ ان کو حدیث کا مذاق ہی نہیں رہا تھا۔ اور فتح القدیر میں جو دلائل امام ابوحنیفہ کی تائید میں وہ لائے ہیں یہ ان کی بضاعت نہیں ہے بلکہ امام جمال الدین زیلعی کی پکی پکائی ہنڈی ہے انہوں نے باقی بر صفحہ آئندہ)

وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَاَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَاِنْ اَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْاَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَاَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَاِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ۔

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی (کسی شخص سے) خریدی[۵۶] پھر اس کے مالک کو (قیمت دینے کے لیے) ڈھونڈتے رہے (وہ غائب ہو گیا تھا) ایک سال تک ڈھونڈا کیے لیکن نہ ملا آخر قیمت کے روپوں میں سے ایک ایک دو دو روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کیے اور کہتے جاتے یا اللہ یہ خیرات فلانے (لونڈی کے مالک) کی طرف سے قبول کر اگر وہ آجائے گا تو خیرات کا ثواب میرا ہے میں اس کا روپیہ بھر دوں گا ابن مسعودؓ نے کہا پڑی ہوئی چیز پاؤ تو اس میں بھی ایسا کرو[۵۷] اور ابن عباسؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے[۵۸] اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کوئی شخص کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اس کا پتہ ہو نگے (وہ کس جگہ ہے) تو اس کی عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے جب اس کی خبر ہی بند ہو جائے تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہو گا (چار برس تک اس کی عورت ٹھہری رہے[۵۹] اس کے بعد وفات کی عدت کر کے دوسرا نکاح کرے[۶۰]

(بقیہ صفحہ سابقہ) مزہ اڑایا ہے۔ ساری فتح القدیر میں ایک مقام بھی ایسا نظر نہیں آتا جو ہاں شیخ ابن ہمام نے اپنی محنت اور تلاش سے کسی حدیث کی تخریج یا تحقیق کی ہو بلکہ گردن کے مسح میں ایک حدیث کو ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ جامع ترمذی میں اس حدیث کا وجود ہی نہیں ہے غرض فتح القدیر میں ایک جگہ جس قدر احادیث مذہب حنفی کی تائید میں لائی گئی ہیں وہ سب امام زیلعی کی محنت کا نتیجہ ہیں نہ شیخ ابن ہمام کی محنت اور کوشش کا البتہ شک نہیں کہ شیخ ابن ہمام علم اصول اور جدل وغیرہ میں ماہر ہیں لیکن علم حدیث میں ان کا مذاق مسلم نہیں اور اسی لیے انہوں نے وہ بات کہی جس سے ہر ایک محدث انکار کرے گا کیوں کہ صحیحین کی تقدیم اور کتب حدیث پر بالاتفاق مسلم ہے اور جس کو علم حدیث میں مذاق ہو اس پر یہ تقدیم بخوبی کھل جاتی ہے امام شیخ جمال الدین زیلعی حنفیوں میں بے شک محدث گزرے ہیں گو وہ بھی امام ذہبی اور شیخ ابوالحجاج مزی کے طفیل سے وہ دونوں اہل حدیث کے پیشوا تھے امام جمال الدین زیلعی اور امام طحاوی احناف میں بہت غنیمت ہیں کہ مخالف موافق سب حدیثیں جمع کر دیتے ہیں لیکن امام طحاوی اللہ ان پر رحم کرے بعضے مقاموں پر تائید حنفیہ کو انصاف پر مقدم رکھتے ہیں اسی طرح امام زیلعی مخالفت حدیث کی نسبت یہ لکھتے ہیں احادیث الخصوم ہمارے نزدیک یہ لفظ خوب نہیں ہے احادیث سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور سب بسر و چشم ہمارے دلوں کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور ہیں علم حدیث میں بے تعصب حق بات کی مدد کرنے والے اور کسی مجتہد کی رعایت نہ کرنے والے چند عالم گزرے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مراتب عالیہ عطا فرمائے ان میں سے ہیں امام ابن حزم ظاہری امام ہیں ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ ۱۲ منہ [۵۶] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵۷] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۸] نہ اس کی نعش ملے نہ اس کی خبر معلوم ہو ۱۲ منہ [۵۹] اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے امام مالک کا یہی قول ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس کو سفیان بن عیینہ نے جامع میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ایسا ہی حکم دیا اور حنفیہ کہتے ہیں اس وقت تک ٹھہری رہے جب تک خاوند کے عمر والے سب لوگ مر جائیں ۱۲ منہ [۳] اگر نکاح کے بعد پہلا خاوند آجائے تو اپنی زوجہ دوسرے خاوند سے پھیر لے یا مہر اس سے وصول کرے ۱۲ منہ (باقی صفحہ آئندہ)

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ وَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ وَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَ السِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَ تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَاِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا (یہ تابعی ہیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گمی ہوئی بکری کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ یا تیری ہو گی یا تیرے بھائی کی[1]۔ یا بھیڑیے کی (وہ کھالے گا اگر کوئی نہ پکڑے) پھر گمے ہوئے اونٹ کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے آپ کے گال لال ہو گئے اور فرمانے لگے اونٹ سے تجھے کیا کام ہے۔ اس کی کیوں فکر کرتا ہے اس کو پھرنے دے اس کا موزہ اس کے پاس اس کا مشکیزہ اس کے پاس پانی پیتا اور درخت چرتا رہتا ہے جب اس کا مالک آتا ہے تو اس کو لے لیتا ہے[2] اور آنحضرت سے پڑی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا سر بندھن اور تھیلا پہچان رکھ اور ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر کوئی پہچاننے والا آئے[3] اور نہیں تو اپنے مال میں شریک

(بقیہ صفحہ سابق) ؎ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ ؏ یعنی پہنچوانے کے بعد جب اس کا مالک نہ ملے ۱۲ منہ ؏ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] دوسرے کسی مسلمان کی جو اس کو پکڑ لے ۱۲ منہ [2] یعنی اونٹ کے پکڑنے کی کیا ضرورت ہے اس کو کھانے پینے چلنے میں کسی کی مدد اور حفاظت کی ضرورت نہیں ہے نہ بھیڑیے کا ڈر ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے ضائع ہونے کا ڈر نہ ہو پس اسی طرح مفقود کی عورت میں بھی تصرف کرنا جائز نہیں جب تک اس کے خاوند کی موت متحقق نہ ہو میں کہتا ہوں یہ قیاس صحیح نہیں ہے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور متعدد صحابہؓ سے باسانید صحیح مروی ہے ان کو سعید بن منصور اور عبدالرزاق نے نکالا کہ مفقود کی عورت چار برس تک انتظار کرے اگر اس عرصہ تک اس کی خبر معلوم نہ ہو تو اس کی عورت دوسرا نکاح کرے اور ایک جماعت تابعین جیسے ابراہیم نخعی اور عطاء اور زہری و مکحول اور شعبی اس کے قائل ہوئے ہیں امام احمد اور اسحاق نے کہا اس کے لیے مدت مقرر نہیں مدت اس کے واسطے ہے جو لڑائی میں گم ہو یا دریا میں اور حنفیہ اور شافعیہ نے کہا مفقود کی عورت اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک کہ خاوند کا زندہ یا مردہ ہونا ظاہر نہ ہو اور حنفیہ نے اس کی تقدیر نوّے برس یا سو برس یا ایک سو بیس برس سے کی ہے اور دلیل لی ہے ایک مرفوع حدیث سے کہ مفقود کی عورت اس کی عورت ہے یہاں تک کہ حال کھلے ابو عبید نے حضرت علی سے اور عبدالرزاق نے ابن مسعود سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر مرفوع حدیث ضعیف اور صحیح اس کا وقف ہے اور ابن مسعودؓ سے دوسری روایت میں چار برس کی مدت منقول ہے اور حضرت علی کی روایت بھی ضعیف ہے تو صحیح وہی چار سال کی مدت ہوئی اور اگر عورت کو حنفیہ یا شافعیہ یا حنابلہ کے مذہب کے موافق معلق رکھا جائے تو اس میں صریح ضرر پہنچانا ہے پس قاضی مفقود کی عورت کا نکاح فسخ کر سکتا ہے جب دیکھے کہ عورت کو تکلیف ہے یا اس کو نان و نفقہ دینے والا کوئی نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ کے مذہب کے موافق تو شاید ہی دنیا میں کوئی عورت نکلے جو ساری عمر بن شوہر کے عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے اگر بالفرض بیٹھی بھی رہے تو پھر نوّے سال یا ایک سو سال یا سو بیس سال خاوند کی عمر ہونے پر اس کے (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيْثَ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِيْ أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى وَيَقُوْلُ رَبِيْعَةُ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيٰنُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ فَقُلْتُ لَهٗ۔

کر ڈال سفیان بن عیینہ نے کہا یحییٰ سے یہ حدیث سننے کے بعد) میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے اور کوئی حدیث نہیں لی میں نے اس سے پوچھا یہ جو یزید کی حدیث گی ہوئی چیز کے باب میں روایت کی جاتی ہے (یزید تو تابعی ہے) تو کیا وہ زید بن خالد (صحابی) سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں[1]۔ سفیان کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اس حدیث کو یزید سے انہوں نے زید بن خالد سے موصولاً روایت کرتے ہیں اس پر میں ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا[2]۔

بَابُ الظِّهَارِ۔

باب ظہار کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مجادلہ میں)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا إِلٰى قَوْلِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَقَالَ لِيْ إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

فرمانا۔ اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کا کہنا سن لیا جو اپنے خاوند کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑتی ہیں اخیر آیت فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا تک امام بخاری نے کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا کہ ابن شہابؒ سے کسی نے پوچھا، اگر غلام ظہار کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا ہے۔ مگر غلام کفارے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھے[3]۔ اور حسن بن حر

(بقیہ صفحہ سابقہ) سب ہم عمر مر جانے پر عورت کی عمر بھی نوے سال یا اسی سال سے غالباً کم نہ ہوگی اور اس عمر میں نکاح کی اجازت دینا گویا عند گناہ بدتر از گناہ ہے ہماری شریعت میں نان نفقہ نہ دینے یا نامردی کی وجہ سے جب نکاح کا فسخ جائز ہے تو مفقود میں بھی بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے اور تعجب یہ ہے کہ حنفیہ ایلا میں یعنی چار مہینے تک عورت کے پاس نہ جانے کی قسم میں تو یہ حکم دیتے ہیں کہ چار مہینے گذر جانے پر اس عورت کو ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور یہاں اس بیچاری عورت کی ساری جوانی برباد ہونے پر ان کو رحم نہیں آتا فرماتے ہیں کہ مدت اقران کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے کیا خوب انصاف ہے اب اگر عورت دوسرا نکاح کرے اس کے بعد پہلے خاوند کا حال معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے تو وہ پہلے ہی خاوند کی عورت ہوگی اور شعبی نے کہا دوسرے خاوند سے قاضی اس کو جدا کر دے گا وہ عدت کرنے کے بعد پہلے خاوند کے پاس رہے اگر پہلا خاوند مر جائے تو اس کی بھی عدت بیٹھے اور اس کی وارث بھی ہوگی بعضوں نے کہا پہلا خاوند اگر آئے تو اس کو اختیار ہوگا چاہے اپنی عورت دوسرے خاوند سے چھین لے چاہے جو مہر عورت کو دیا ہوا اس سے وصول کر لیوے میں کہتا ہوں اگر مفقود نے بلا عذر اپنا احوال مخفی رکھا تھا اور عورت کے لیے نان و نفقہ کا بندوبست کر کے نہیں گیا تھا نہ کچھ جائداد چھوڑ گیا تھا تو قیاس یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو دوسرے خاوند سے نہیں پھیر سکتا اور اگر عذر معقول ثابت ہو جس کی وجہ سے خبر نہ پہنچ سکا اور وہ اپنی زوجہ کے لیے نان نفقہ کی جائیداد چھوڑ گیا تھا یا بندوبست کر گیا تھا تب اس کو اختیار ہونا چاہیے خواہ عورت پھیرے خواہ مہر جو دیا ہو وہ دوسرے خاوند سے لے لے اور یہ قول گو جدید ہے اور اتفاق علماء کے خلاف ہے مگر مقتضائے انصاف ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] جو صحیح پتہ بتلاتے تب تو اس کو دے دے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنی یزید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے تو حدیث موصول ہو گئی مرسل نہ رہی ۱۲ منہ [2] ورنہ سفیان ربیعہ سے ملنا یا ان سے حدیث روایت کرنا مکروہ جانتے تھے کیوں کہ وہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

(یا حسن بن حی فقیہ) نے کہا[1] کہ آزاد اور غلام آزاد عورت یا لونڈی سے ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے[2] اور عکرمہ نے کہا[3] اگر مرد اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ظہار آزاد عورتوں سے ہوتا ہے (حنفیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے[4]) اور عربی زبان میں لام فی کے معنوں میں آتا ہے تو یعودون لما قالوا کا یہ معنی ہوگا کہ پھر اس عورت کو رکھنا چاہیں اور ظہار کے کلمہ کو باطل کرنا اور یہ ترجمہ (اس سے) بہتر ہے[5] کیوں کہ ظہار کو اللہ تعالیٰ نے بری بات اور جھوٹ فرمایا اس کو دہرانے کے لیے کیسے کہے گا۔

باب ۱۷۸ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے (مثلاً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ

کوئی گونگا ہو) تو کیا حکم ہے[6] اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے) اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر عذاب نہیں کرنے کا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر عذاب کرے گا اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا[7] اور کعب بن مالک نے (جب ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا عین مسجد میں کیا تھا) یہ کہا[8] کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے اشارے سے فرمایا (آدھا قرض معاف کردے آدھا لے لے (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے) اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا آنحضرتؐ گہن کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے جو نماز میں تھیں پوچھا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے سورج کی طرف

(بقیہ صفحہ سابقہ) اصحاب رائے میں تھے اور اہل حدیث ہمیشہ ایسے لوگوں سے بھاگتے رہے نص ہوتے ہوئے رائے کو دخل دینا اور اس پر عمل کرنا نص کو چھوڑ دینا حقیقت میں بڑی کم بختی کی بات ہے ۱۲ منہ [3] یعنی مرد کا عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر میری ماں یا بہن کی طرح ہے ۱۲ منہ [4] کیونکہ غلام کو بردہ آزاد کرنا یا کھانا کھلانا ممکن نہیں ہوتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس کو طحاوی نے کتاب اختلاف العلماء میں حسن بن حی سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابن اعرابی نے حسن بصری سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیل قاضی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] باقی علماء کے نزدیک لونڈی سے بھی ظہار ہو سکتا ہے حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں من نساءہم سے آزاد عورتیں مراد ہیں ۱۲ منہ [5] جو امام داؤد ظاہری نے کیا ہے کہ ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نہ نکالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [6] امام بخاری نے اس باب میں وہ حدیثیں بیان کیں جن سے یہ نکلتا ہے کہ جس اشارے سے مطلب سمجھا دے تو وہ بولنے کی طرح ہے اگر گونگا شخص ایک انگلی اٹھا کر طلاق کا اشارہ کرے تو طلاق پڑ جائے گا ۱۲ منہ [7] یعنی زبان سے کفر اور ناشکری کے کلمے نکالنے پر اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ ثابت کیا کہ آنحضرتؐ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے گویا زبان سے یہ لفظ فرمایا کہ اللہ زبان پر عذاب کرے گا تو اشارہ جب سمجھائی دے تو اس کا حکم زبان سے بولنے کی طرح ہوگا۔ تمام (باقی بر صفحہ آئندہ)

بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ بھی (اللہ کی) کوئی نشانی ہے انہوں نے کہا پھر سر سے اشارہ کر کے بتلایا ہاں۔ اور انسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابو بکرؓ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا اور ابن عباسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب العلم میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اب رمی کرلے) کچھ حرج نہیں اور ابو قتادہ نے کہا (یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا جو احرام باندھے ہوئے تھے تم میں سے کسی نے اس جانور کے شکار کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے اُنہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا جب حجر اسود کے مقابل آتے تو اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے اور حضرت زینبؓ نے کہا (یہ حدیث علامات النبوۃ میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج کی سد آج اتنی کھل گئی اور انگلیوں کو جوڑ کر نوے کا اشارہ بتلایا۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) عقود جیسے بیع اور شراء وغیرہ میں بھی اشارہ بجائے ایجاب و قبول کے کافی سمجھا جانے گا ۱۲ منہ ۵۸ یہ حدیث کتاب اللازمۃ میں اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ یہ حدیث کتاب الکسوف میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۵۲ بلکہ ابو قتادہ نے اپنے آپ دیکھ کر اس کا شکار کیا ۱۲ منہ ۵۳ ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اشارہ بھی بولنے کی طرح ہے جب مخاطب اس کا مطلب سمجھ جائے مگر بعض باتوں میں فرق بھی ہے مثلاً اشارے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمداً بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۵۴ ایک بزرگ سے منقول ہے میں نے آنحضرتؐ کی سب سنتوں کو ادا کیا کم سے کم بعض سنت کو ایک ہی بار ادا کیا لیکن اونٹ پر سوار رہ کر طواف کرنے کا مجھ کو موقع نہ مل سکا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصِرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے اس میں جو مسلمان کھڑا رہ کر نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو دے گا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگلیوں کی پوریں بیچ کی انگلی اور چھنگلیا کی انگلی پہ اندر کی طرف رکھیں ہم اس کا مطلب یہ سمجھے کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر رہتی ہے[1]۔ اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی[2] نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہا انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے ہشام بن زیدؓ سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک چھوکری[3] پر ستم کیا اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا اس چھوکری کے لوگ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اس میں ایک رمق جان باقی تھی (مرنے کے قریب تھی) اور زبان بھی بند ہو گئی تھی[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا فلانے یہودی نے تو نہیں مارا جس نے مارا تھا اس کا نام نہیں اور کسی کا نام لیا) تو اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا اس نے اشارے سے کہا ہاں (یعنی وہی میرا قاتل ہے) اس وقت آپ نے حکم دیا اس یہودی کا سر دو پتھروں میں کچلا گیا[5]۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

---

[1] اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اس ساعت کی تعیین میں چالیس پر کئی قول ہیں بعضوں نے کہا بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ بتلایا کہ یہ ساعت دن کے بیچ میں ہے اور چھنگلیا پہ رکھ کر یہ بتلایا کہ کبھی اخیر دن میں ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [3] اس چھوکری کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس یہودی کا ۱۲ منہ۔ [4] بات نہیں کر سکتی تھی مگر ہوش و حواس قائم تھے [5] جس طرح اس شقی نے اس معصوم لڑکی کو بیدردی سے مارا تھا اسی طرح اس سے قصاص لیا گیا اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالکیہ اور شافعیہ سب کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہو اسی طرح اس سے بھی قصاص لیا جائے گا لیکن حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لینا چاہیے آنحضرتؐ نے جو اس لڑکی سے معلوم آدمیوں کا نام لے کر پوچھا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس لڑکی کا باہوش و حواس ہونا معلوم ہو جائے اور اس کی شہادت معتبر سمجھی جائے اس حدیث سے گواہی بوقت مرگ کا ایک عمدہ گواہی ہونا نکلتا ہے جس کو انگریزوں نے اپنے قانون شہادت میں بھی ایک قابل اعتبار شہادت خیال کیا ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَ أَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (اخیر زمانہ میں) فتنہ (اور فساد) ادھر سے اٹھے گا (آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا[۱]۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ابواسحٰق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے ایک شخص (بلالؓ) سے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول آخر انہوں نے تیسری بار کے فرمانے میں اتر کر ستو گھولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا فرمایا جب تم دیکھو پورب کی طرف سے رات کی تاریکی نمودار ہو تو روزے کے افطار کا وقت آن پہنچا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سلیمان تیمیؒ سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا دیکھو بلال کی اذان سن کر کہیں تم سحری کھانے سے باز نہ رہنا بلال تو رات رہے سے) اس لیے اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جائے[۲]۔ اور صبح یا فجر کی روشنی وہ نہیں ہے جو اس طرح لمبی ظاہر ہوتی ہے یزید راوی نے اپنے دونوں

[۱] یعنی مشرقی ممالک کی طرف اس حدیث میں کسی کا نام مذکور نہیں بلکہ جو شخص مشرق کی طرف سے نمودار ہو اور گمراہی اور بے دینی کی دعوت کرے وہ اس سے مراد ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے محمد بن عبدالوہابؒ کو اس فتنہ سے مراد لیا ہے محمد بن عبدالوہاب تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے انہوں نے اہل مکہ کو جو رسالہ بھیجا ہے اس میں صاف یہ مرقوم ہے کہ قرآن اور صحیح حدیث ہمارے تمہارے درمیان حکم ہے اس پر عمل کرو البتہ ممالک مشرقی میں سید احمد خاں رئیس النیا چرہ اور مرزا غلام احمد قادیانی اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں ہمارے استاد مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی محدث فرماتے ہیں کہ مشرق سے مراد بدایوں کا قصبہ ہے وہیں سے فضل رسول ظاہر ہوا جس نے دنیا میں بہت سی بدعتیں پھیلائیں اور اہلحدیث اور توحید کو کافر قرار دیا ۱۲ منہ [۲] تھوڑی دیر آرام کرے یا کھا لے پیے ۱۲ منہ۔

ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى

ہاتھ اوپر اٹھا کر تبلائیے (یہ صبح کاذب ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جدا کر کے داہنے بائیں کھینچا (یہ صبح صادق ہے[1])

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ۔

اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو کچھ نہیں خرچتا) اور سخی کی (جو خرچتا ہے) مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے کرتے (زرہیں) چھاتی سے لے کر ہنسلی تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا کرتہ کھنچ کر اور لمبا چوڑا کشادہ ہو جاتا ہے اتنا کشادہ کہ (پاؤں کی) انگلیوں تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور رستہ چلنے میں اس کے قدم کے نشان مٹاتا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ پر سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتا ہے

بَابُ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ

فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ

باب لعان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں)

یوں فرمانا جو لوگ اپنی جوروؤں کو زنا کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اخیر آیت من الصادقین تک اب اگر گونگے شخص نے اپنی جورو پر لکھ کر یا اشارے سے زنا کا الزام لگایا یعنی ایسے اشارے سے جو سمجھ میں آئے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو زبان سے الزام لگانے والے کا ہے (لعان واجب ہوگا) کیونکہ آنحضرتؐ نے فرضوں کے ادا کرنے میں اشارے کو کافی سمجھا (مثلاً کوئی نماز میں رکوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ کافی ہے[3]) اور حجاز اور دوسرے مقاموں

[1] یعنی آسمان کے کنارے کنارے جو سورج کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کو پو پھٹنا کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکاۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے امام بخاریؒ نے ترجمہ باب نکالا ابن بطال نے کہا امام بخاری نے اتنی بہت سی حدیثیں لا کر شاید حنفیہ کا رد کیا جنہوں نے اشارے کو بعض مقاموں میں بولنے کے مثل نہیں رکھا ۱۲ منہ

وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الضَّحَّاكُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهٗ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا بِكَلَامٍ وَاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ وَكَذٰلِكَ الْاَصَمُّ يُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ لَزِمَهٗ وَقَالَ حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهٖ جَازَ۔

کے بعض عالموں کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا مریمؑ نے بچہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیا بات کریں جو ابھی پنگوڑے یا گود میں ہے اور ضحاکؒ[1] نے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا رمزا کے یہی معنی کئے ہیں یعنی اشارے سے[2] اور بعض لوگوں نے[3] یہ کہا ہے اگر گونگا اشارے سے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگائے تو اس کو حد قذف پڑے گی نہ لعان واجب ہوگا پھر خود ان ہی لوگوں نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے طلاق پڑ جائے گا حالانکہ طلاق اور زنا کا الزام لگانا دونوں کا ایک حکم ہونا چاہیے جیسے زنا کا الزام زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان سے دیا جاتا ہے اور اگر اشارے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے تو طلاق اور قذف جو اشارہ سے کیا جائے سب کو باطل کہنا چاہیے اسی طرح عتق (آزادی) کو بھی اب جیسے گونگے پر (ہمارے نزدیک) لعان واجب ہوتا ہے ویسے ہی بہرے پر بھی واجب ہوگا اور شعبیؒ اور قتادہ نے کہا[4] اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا تجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کرکے بتلایا[5] تو وہ عورت بائن ہو جائے گی (اس پر تین طلاق پڑ جائیں گے) اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا[6] اگر گونگا شخص اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو طلاق پڑ جائے گا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا[7] اگر گونگا یا بہرہ سر سے اشارہ کرے (کسی بات کا جواب دے) تو یہ

[1] یعنی ضحاک بن مزاحم نے جو تفسیر کے امام ہیں اور عبد بن حمید اور ابوحذیفہ نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کردی ہے اب کرمانی کا یہ کہنا کہ یہ ضحاک بن شراحیل ہیں محض غلط ہے ضحاک بن شراحیل تو تابعی ہیں لیکن ان سے قرآن کی تفسیر بالکل منقول نہیں ہے اور امام بخاری نے ان سے صرف دو حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں ایک فضائل قرآن میں ایک استتابۃ المرتدین میں میں کہتا ہوں علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہہ دینے میں یہی خرابیاں ہوتی ہیں جو کرمانی اور عینی سے اکثر مقاموں میں ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجرؒ کو جزائے خیر دے انہوں نے کرمانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلادیں ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی امام ابوحنیفہ اور کوفہ والوں نے ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] مثلاً تین انگلیوں سے بتا یعنی تین طلاق ہیں ۱۲ منہ [6] جو امام ابوحنیفہ کے استاد الاستاد ہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں ۱۲ منہ۔

جائز ہے۔

۲۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو انصار عمدے سے عمدہ گھرانہ نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا بتلائیے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں۔ بنی عبد الاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی حارث بن خزرج پھر جو اُن سے قریب ہیں، بنی ساعدہ (بن کعب بن خزرج) پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا انگلیوں کو بند کر لیا پھر کھولا جیسے کوئی کوئی چیز پھینکتا ہے پھر فرمایا انصار کے تو سب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں۔

۲۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح نزدیک نزدیک ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے اور آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا[۱]

۲۷۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً

ہم سے آدم بن ابی ایاسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس دن کا دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور

[۱] امام بخاری نے ابراہیم اور حماد کا قول لا کر اہل کوفہ اور حنفیہ کا رد کیا کیونکہ ابراہیم اور حماد اہل کوفہ کے بڑے شیخ اور مقتدا ہیں ۱۲ منہ [۲] کرمانی کے زمانہ تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر سات سو اسی برس گزر چکے تھے اب تو چودہ سو برس کے قریب ہوتے ہیں یعنی تیرہ سو پینتالیس برس گزر چکے ہیں پھر اس قرب کے کیا معنی ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قرب بہ نسبت اس زمانہ کے ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر آنحضرتؐ کی نبوت تک گزرا تھا وہ تو ہزاروں برس کا زمانہ تھا یا قرب سے یہ مقصود ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں اور حضرت عیسیٰؑ جو قیامت کے قریب دنیا میں پھر تشریف لائیں گے تو اُن کی کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی بلکہ شریعت محمدی ہی پر چلیں گے ۱۲ منہ

ثَلٰثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيْمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

بَابٌ ۱۸ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ

اتنے دن کا یعنی انتیس دن کا اخیر میں انگوٹھا بند کر لیا)

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی) اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یہاں ہے دوبار یہی فرمایا[۱]۔ دیکھو خبردار ہو جاؤ سخت دلی اور اکھڑ پنا ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے رہتے ہیں وہیں سے شیطان کی دونوں چوٹیاں نمودار ہوں گی[۲] یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں سے۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح برابر برابر رہیں گے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کو کھول کر۔

باب اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے[۳]

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص ضمضم بن قتادہ اعرابی جو فزارہ قبیلے کا تھا آنحضرتؐ پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے (اور میں تو گورا ہوں) آپ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ کہنے لگا جی ہاں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے اس نے کہا سرخ آپؐ نے فرمایا

---

[۱] یمن میں اکثر لوگ اہل حدیث گزرے ہیں اور ابھی تک وہاں عمل بالحدیث شائع ہے تقلید کا تعصب ان لوگوں میں نہیں ہے علامہ شوکانیؒ اور محمد بن اسمٰعیل امیر اور بہت سے محدثین یمن سے نکلے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی تعریف کی کہ وہاں ایمان ہے چونکہ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے بہت جلد مسلمان ہو گئے تھے اور ربیعہ اور مضر کی مذمت کی یہ لوگ بڑے سخت دل اور اکھڑ اور اسلام کے مخالف تھے ۱۲ منہ [۲] شیطان وہاں سے سر نکالے گا ۱۲ منہ [۳] تو لعان لازم نہ ہوگا نہ حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ

فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ۔

ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا[1] کہنے لگا شاید دادہ کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا آپ نے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا[2]۔

بَابٌ ۱۸۱ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ

باب لعان کرنے والے کو قسمیں دینا[3]

۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک انصاری مرد (عویمر) نے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں دلائیں پھر دونوں کو جدا کر دیا۔

بَابٌ ۱۸۲ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ۔

باب پہلے مرد سے قسمیں لیجائیں (پھر عورت سے)

۲۸۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ۔

مجھ سے محمد بن بشارؓ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ہلال بن امیہ نے اپنی عورت (خولہ بنت عاصم) پر (شریک بن سحماء سے) زنا کرنے کا الزام لگایا پھر ہلال آیا اس نے پانچ گواہیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں کون جھوٹا ہے پھر جو کوئی جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے (یا نہیں) اس کے بعد اس کی جورو کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہیاں دیں[4]۔

---

[1] جب سب اونٹ سرخ رنگ کے تھے تو ان کی اولاد خاکی رنگ کی کیوں کر ہوئی ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلا کہ صرف لڑکے کی صورت یا رنگ کے اختلاف پر یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں ہے جب تک قوی دلیل سے حرام کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے اس کو زنا کرتے دیکھا ہو یا جب خاوند نے جماع کیا ہو اس سے چار ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا ہو حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اشارہ اور کنایہ میں قذف کرنا موجب حد نہیں اور مالکیہ کے نزدیک اس میں بھی حد واجب ہوگی ۱۲ منہ [3] جیسے قرآن شریف میں وارد ہے ۱۲ منہ [4] حدیث سے یہ نکلا کہ پہلے مرد سے گواہیاں لینا چاہیے۔ شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اگر عورت سے پہلے گواہیاں لی جائیں تب بھی لعان درست ہو جائے گا کہتے ہیں اس عورت نے پانچویں بار میں ذرا تامل کیا ابن عباس نے کہا ہم سمجھے کہ وہ قصور کا اقرار کرے گی مگر پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لیے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی ۱۲ منہ

بَابُ ۱۸۳ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ۔

۲۸۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهٗ يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان [۱]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے ان سے سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی عاصم صحابیؓ کے پاس آیا کہنے لگا عاصم بتلاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد دیکھے کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو تم لوگ (قصاص میں) اس کو بھی مار ڈالو گے اگر نہ مارے تو پھر کیا کرے صبر تو کر نہیں سکتا۔ عاصم تم ایسا کرو۔ میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو ایسے سوالات کرنا ناگوار گذرا آپ نے ایسے سوالوں پر عیب کیا (کیوں کہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے) عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی بہت سخت گزری جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمر اُن کے پاس آیا کہنے لگا کہو عاصم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا واہ اچھے رہے (صلاح نہ شد بلا شد) تم سے مجھ کو بھلائی نہیں پہنچی (برائی پہنچی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ جو تم نے پوچھا اس کا پوچھنا ناگوار گزرا عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا آنحضرتؐ سے ضرور پوچھوں گا خیر عویمر اس وقت آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ بتلائیے اگر کوئی شخص غیر مرد دیکھے کہ اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اگر مار ڈالے تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا اب جا کر اپنی جورو کو بلا لا سہل کہتے ہیں پھر میاں بی بی دونوں نے لعان کیا میں اس وقت اور ان لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

[۱] یہ بظاہر امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق ہے جو کہتے ہیں خود لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم نہ دے یا مرد طلاق نہ دے اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا ایک روایت میں یہ قول ہے کہ خود لعان سے مرد اور عورت ساری عمر کے لیے جدا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

پاس موجود تھا جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو (اپنی زوجیت میں رکھوں) تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دیدیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا ابن شہابؒ نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی دستور ہو گیا۔

بَابُ ۱۸۴ التَّلَاعُنُ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہابؓ نے لعان کے طریقہ سے خبر دی اور سہل بن سعد ساعدی کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمر عجلانی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ بتلایئے اگر کوئی شخص ایک غیر مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے کیا اس کو مار ڈالے یا کیا کرے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعان کا حکم اتارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص (عویمر) سے فرمایا اب اللہ نے تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ کیا سہل نے کہا پھر جورو خاوند دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دے دیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا اس نے لعان سے فراغت ہوتے ہی تین طلاق دے دیے پھر آپ کے سامنے ہی اس سے جدا ہو گیا سہل نے یا ابن شہاب نے کہا لعان کرنے والوں میں لعان سے جدائی ہوتے لگی ابن جریج نے کہا ابن شہاب کہتے تھے اس کے بعد یہی دستور ہو گیا کہ جہاں میاں بی بی

۱؎ وہ لعان کے بعد جدا ہونے لگے حنفیہ نے جو اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ لعان سے جدائی نہیں ہوتی وہ صحیح نہیں کس لیے کہ عویمر نے اپنی ناسمجھی سے اس کو تین طلاق دے دیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے ۱۲منہ

أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ۔

نے لعان کیا بس دونوں میں جدائی ہوگئی اگر عورت پیٹ ہوتی اس کا بچہ جو پیدا ہوتا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا[۵۱]۔ پھر لعان کرنے والی عورت میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے موافق اپنے بچہ کی وارث ہوگی اور بچہ اس کا وارث ہوگا[۵۲]۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے اسی حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لعان ہو جانے کے بعد) فرمایا دیکھتے رہو اگر بچہ لال لال پست قد بامنی کی طرح پیدا ہو تب تو میں گمان کروں گا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹ تہمت باندھی اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے چوتڑوں والا پیدا ہو[۵۳] تو میں گمان کروں گا کہ مرد سچا ہے (عورت جھوٹی ہے) جب بچہ پیدا ہوا تو بری شکل کا (یعنی اسی مرد کی صورت پر جس سے بدنام ہوئی تھی)[۵۴]۔

بَابُ ۱۸۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں بغیر گواہوں کے سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا مذکور ہوا کہ مرد اپنی عورت پر زناکاری کا الزام لگائے تو عاصم بن عدی انصاری نے ایک غرور کی بات کہی[۵۵] یہ کہہ کر عاصم چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی (عویمر) ان کے پاس آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا اس نے

[۵۱] خاوند کا بیٹا نہیں کہلاتا ۱۲ منہ [۵۲] مگر اس کا خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہوگا نہ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا ۱۲ منہ [۵۳] جس مرد سے تہمت لگائی اس کی سی شکل ہوگی ۱۲ منہ [۵۴] اس حدیث سے علم قیافہ کا معتبر ہونا پایا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالہام غیبی علم قیافہ کی وہ بات بتلائی جاتی جو حقیقت میں سچ ہوتی دوسرے لوگ اس علم کے رو سے قطعاً کوئی حکم نہیں دے سکتے امام شافعی نے بھی علم قیافہ کو معتبر رکھا ہے اور بے شک قیافہ اکثر معاملوں میں صحیح بھی نکلتا ہے مگر یہ علم یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے کبھی اس کے قاعدے سے غلط بھی ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [۵۵] انہوں نے کہا ہم تو تلوار سے اسی وقت لم ڈالیں گے لعان اور کوئی ادا کرے گا ۱۲ منہ

مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدِلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْءَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ خَدِلًا۔

اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کے کو برا کام کرتے ہوئے (پایا عاصم نے کہا یہ میرے منہ سے جو بڑی بات (غرور کی) نکل تھی اس کی سزا ہے[۱] غیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور اس کی عورت (خولہ) کا جو حال گزرا تھا وہ بیان کیا یہ شخص (یعنی عویمر عورت کا خاوند) زرد رنگ کا دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا اور جس پر تہمت لگاتا تھا وہ موٹی پنڈلیوں والا گندم رنگ پر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ! تو اصل حقیقت ہم پر کھول دے اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کے مشابہ جس سے تہمت لگائی تھی آخر آپ نے جورو خصم کو لعان کرنے کا حکم دیا دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص[۲] پوچھنے لگا کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس نے کہا نہیں یہ ایک اور عورت تھی جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی[۳] ابوصالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خَدِلًا کے خَدِلًا (بجمر دال) روایت کیا ہے (لیکن معنی وہی ہے)

بَابُ ۱۸۶ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب جس عورت سے لعان کرے اس کو مہر ملے گا[۴]

۲۸۶۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ عمرؓ سے پوچھا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت[۵] میں جدائی ڈال دی اور

---

[۱] خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آیا ۱۲ منہ [۲] عبداللہ بن شداد بن ہاد ۱۲ منہ [۳] مگر گواہوں سے یا اقرار سے ثابت نہیں ہوئی تھی ۱۲ منہ [۴] اگر اس سے صحبت کر چکا ہے تو وہ سارے مہر کی مستحق ہوگی ورنہ آدھے مہر کی بعضوں نے کہا جب اس سے لعان کرے تو سارا مہر دینا ہوگا بعضوں نے کہا کچھ نہ دینا ہوگا زہری کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ سے بھی ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ [۵] یعنی عویمر اور اس کی بی بی میں ۱۲ منہ۔

اللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَقَالَ اللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَقَالَ اللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَفَرَّقَ بَیْنَھُمَا قَالَ اَیُّوْبُ فَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اِنَّ فِی الْحَدِیْثِ شَیْئًا لَا اَرَاکَ تُحَدِّثُهٗ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ قَالَ قِیْلَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِھَا وَاِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَھُوَ اَبْعَدُ مِنْکَ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں کا جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں ان دونوں نے توبہ سے انکار کیا (اپنے تئیں سچا کہے گئے) اور آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے تو کیا کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے نہ مانا[5] پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں جھوٹا ہے سو کوئی توبہ بھی کرتا ہے یا نہیں، سو کسی نے نہ مانا آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک اور بات بھی تھی جس کو تم نہیں نقل کرتے[1]۔ وہ یہ ہے کہ جس مرد نے لعان کیا تھا اس نے (لعان کے بعد) یہ کہا میں نے جو مہر کا روپیہ دیا وہ کدھر جائے گا تو اس سے کہا گیا اب وہ روپیہ تجھ کو کیسے واپس مل سکتا ہے دو حال سے خالی نہیں یا تو تو سچا ہے جب بھی تو اس عورت سے صحبت کر چکا ہے[2] اگر تو جھوٹا ہے تب تو تجھ کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے[3]۔

بَابُ قَوْلِ الْاِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ اِنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ۔

باب حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا قَالَ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے دو لعان کرنے والوں کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (جورو خصم) لعان کرنے والوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لینے والا ہے[4]۔ اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا اب تیرا تعلق عورت سے نہیں رہا وہ کہنے لگا میرا مال

---

۱ تم نے اس کو چھوڑ دیا شاید سعید بن جبیرؓ نے تم سے اس کو بیان نہیں کیا ۱۲ منہ ۲ تو مہر صحبت کا معاوضہ ہو گیا ۱۲ منہ ۳ کیونکہ تو نے اس بیچاری سے صحبت بھی کی اور پھر اس پر طوفان بھی جوڑا اس کو بدنام کیا ۱۲ منہ ۴ یعنی قیامت کے دن جو جھوٹا ہے اس کو سزا ملے گی ۱۲ منہ ۵ اپنی بات پر قائم رہے ۱۲ منہ

إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيٰنُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيٰنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيٰنُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ۔

کدھر گیا (جو میں نے مہر میں دیا) آپ نے فرمایا اب مال کہاں سے ملے گا اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تجھ کو مال نہ ملنا چاہیے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سن کر یاد رکھی اور ایوب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے[1] یہ سن کر ابن عمرؓ نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا (سفیان نے اس اشارے کو اس طرح بتلایا کہ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جدا کر کے دکھلایا) اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر جو جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں تین بار یہ ارشاد فرمایا علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہؓ نے مجھ سے کہا میں نے جیسے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دی[2]۔

بَابُ ۱۸۹ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب لعان کرنے والوں (جورو مرد) میں جدائی کر دینا

۲۸۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو اپنی عورت سے جدا کر دیا[3] جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی اور دونوں کو قسمیں دلائیں (لعان کرایا)

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری

---

[1] تو کیا دونوں میں جدائی ہو جائے گی ۱۲ منہ۔ [2] حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی دونوں سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ۔
[3] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں نفس لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم یا مرد طلاق نہ دے ۱۲ منہ۔

بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

بَابُ ۹ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ۔

بَابُ ۱۹ قَوْلِ الْاِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ

ایک مرد اور عورت میں (لعان کے بعد) جدائی کر دی۔[1]

باب لعان کے بعد عورت کا بچہ (جس کو مرد کہے میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملایا جائے گا (اسی کا بچہ کہلائے گا)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی جورو میں لعان کرایا مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا نہیں ہے آخر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا۔

باب امام یا حاکم لعان کیوقت یوں دعا کرے یا اللہ جو اصل حقیقت ہے وہ کھولدے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمدؒ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی نے ایک (شیخی کی) بات کہی (میں تو اپنی جورو کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں) یہ کہہ عاصم لوٹ گئے اتنے میں انہی کی قوم کا ایک شخص (عویمر عجلانی) ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی جورو (خولہ) کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا عاصم نے کہا یہ بلا جو مجھ پر آئی[2] تو (دڑی) بات نکالنے کی وجہ سے جو میں نے نکالی تھی خیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا اس نے اپنی

۱؎ اب لعان کے بعد وہ عورت مرد پھر کبھی نہیں مل سکتے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے یعنی وہ عورت ہمیشہ کے لیے مرد پر حرام ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے تو مرد اس سے پھر نیا نکاح کر سکتا ہے بعضوں نے کہا اگر مرد اپنے تئیں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت اس کو مل سکتی ہے لیکن مرد پر حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ ۲؎ میری ہی قوم کا ایک شخص اس آفت میں پھنسا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍؓ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْاِسْلَامِ

جورو کے پاس ایک غیر مرد دیکھا تھا یہ شخص (یعنی عویمر جورو کا خاوند) تو ایک زرد رنگ دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس شخص سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندم رنگ موٹی پنڈلیوں والا اچھا موٹا تازہ بہت گھونگر بال والا آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اصل حقیقت کھول دے[1]۔ آخر وہ عورت اسی شخص کی صورت کا بچہ جنی جس سے بدنام ہوئی تھی تب آپ نے دونوں جورو خاوند میں لعان کرایا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) ابن عباسؓ سے کہنے لگا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانہ میں علانیہ بدکاری کیا کرتی[2]

بَابٌ ۱۹۱ اِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

باب اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کر کے دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو کیا پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے[3]۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیرؓ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۹۳ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضٰ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسری سند اور ہم سے عثمان بن ابی شیبہؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمانؒ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت (تمیمہ بنت وہب) سے نکاح کیا پھر اس کو (تین طلاق) دے دیے اس نے دوسرا خاوند کر لیا (عبدالرحمن بن زبیر) پھر وہ

---

[1] یعنی عورت بچہ جنے تاکہ بچے کی صورت سے یہ پتہ لگے کہ اس کا باپ کون ہے ۱۲ منہ [2] مگر گواہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اس وجہ سے حد نہ پڑ سکی ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں اس باب سے پہلے یہ عبارت ہے کتاب عدت کے بیان میں اور یہی نسخہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اس حدیث کو لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ منہ۔

فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہؐ یہ دوسرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا اس کے پاس ہے کیا مُوا ایک کپڑے کا پھندنا آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے[1]۔

بَابُ ۱۹۲ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ

قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ۔

باب واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم

کی تفسیر مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) یعنی جن عورتوں کا حال تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو گئی ہیں (بڑھاپے کی وجہ سے) اسی طرح وہ عورتیں (جو نابالغ ہیں) جن کو ابھی حیض آیا ہی نہیں ان سب عورتوں کی عدت تین مہینے ہیں[2]۔

بَابُ ۱۹۳ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ

باب حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں

(جنتے ہی ان کی عدت ختم ہو جائے گی)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ان کو زینب بنت ام سلمہؓ نے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے کہ اسلم قبیلے کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اس کا خاوند اس وقت مرا جب وہ حاملہ تھی (اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد وہ جنی) تو ابوالسنابل بن بعکک نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن عورت

[1] تمام علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ حلالہ کے لیے دوسرے خاوند کا صحبت کرنا شرط ہے یعنی حشفہ کا دخول ہو جانا گو انزال نہ ہو اور امام حسن بصریؒ نے انزال کو بھی شرط رکھا اور سعید بن مسیبؒ نے صرف نکاح کو حلالہ کے لیے کافی سمجھا ہے اور سعید کے سوا کوئی اس کا قائل نہیں ہوا البتہ خوارج کا مذہب سعید کے موافق ہے اور شاید سعید کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو گی ۱۲ منہ [2] اب جس عورت کو حیض آتا ہو لیکن بند ہو گیا ہو اس کی عدت میں اختلاف ہے اکثر فقہا کا یہ قول ہے کہ وہ حیض کی منتظر رہے یہاں تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں حیض موقوف ہو جاتا ہے اس وقت تین مہینے عدت کرے لیکن یہ قول باعث حرج ہے اور آسان امام مالک اور اوزاعی کا قول ہے کہ ایسی عورت نو مہینے تک انتظار کرے اگر حیض آئے تو فبہا ورنہ تین مہینے عدت کر کے دوسرا نکاح کرے بعضوں نے کہا ان ارتبتم کے معنی یہ ہیں کہ باسٹھ برس کی عمر میں خون آئے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خون حیض کا ہے یا استحاضے کا تو ایسی عورتوں کی عدت تین مہینے ہو گی ۱۲ منہ۔

بَعْدَكِ فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ اَنْ تَنْكِحِيْهِ حَتّٰى تَعْتَدِّيْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِيْ۔

نے اس سے نکاح کرنا منظور نہ کیا۔ ابوالسنابل کہنے لگا تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک دونوں مدتوں میں سے[۱] جو مدت زیادہ لمبی ہے وہ پوری نہ ہو جائے[۲] یہ سن کر وہ عورت (زچگی کے بعد) دس راتوں تک ٹھہری رہی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تو نکاح کر لے۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى ابْنِ الْاَرْقَمِ اَنْ يَسْاَلَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ اَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَفْتَانِيْ اِذَا وَضَعْتُ اَنْ اَنْكِحَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ابن شہاب نے ان کو لکھا کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی اپنے والد (عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو یہ لکھا تم سبیعہ اسلمیہ سے پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو کیا فتویٰ دیا تھا اس نے کہا آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب تو جنے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے پر چند راتوں کے بعد بچہ جنی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ سے دوسرے نکاح کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اس نے دوسرا نکاح کر لیا۔[۴]

بَابٌ ۱۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْمَنْ

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دیا جائے

(اور وہ حیض والیاں ہوں) تو وہ تین طہر یا تین حیض تک عدت کریں اور ابراھیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہؒ نے وصل کیا) اگر کوئی

[۱] وہ بڑھا تھا پھر ابوالبشر بن حارث نے جو جوان تھا اس کو نکاح کا پیغام بھیجا عورت راضی ہو گئی اور بناؤ سنگار کرنے لگی اس وقت ۱۲ منہ [۲] چار مہینے اور دس دن اور وضع حمل میں سے ۱۲ منہ [۳] ابوالسنابل نے عورت کو یہ غلط مسئلہ سمجھا کر اس لیے ٹرخایا کہ بالفعل وہ اپنا نکاح ملتوی کر دے تو اس کے عزیز و اقربا جو اس وقت موجود نہ تھے آ جائیں گے اور وہ اس کو سمجھا سمجھا کر مجھ سے نکاح کرنے پر راضی کر دیں گے ۱۲ منہ [۴] تو یہ آیت واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن مخصص ہے اسی آیت کی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ ابعد الاجلین تک عدت کرے ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے لیکن باقی صحابہؓ سب اس کے خلاف ہیں اور ابن عباس سے رجوع بھی منقول ہے ایسے ہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں کہ سورۂ طلاق اخیر میں اتری اور اس سے یہ آیت والذین یتوفون منکم حاملہ عورتوں کے باب میں منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ۔

تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلٰثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْاَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلٰى سُفْيٰنَ يَعْنِيْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ اَقْرَاَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَاَقْرَاَتْ اِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَاَتْ بِسَلًى قَطُّ اِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِيْ بَطْنِهَا۔

شخص عدت میں نکاح کرلے[1] پھر اس عورت کو دوسرے خاوند کے پاس تین حیض آجائیں تو اب پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ حیض دوسرے خاوند کی عدت کے لیے کافی نہ ہوں گے (جس کا نکاح فاسد تھا) بلکہ اس کے لیے پوری عدت علیحدہ کرنا ہوگی[2] اور زہری نے کہا یہ حیض دوسری عدت میں بھی محسوب ہوں گے[3] سفیان ثوری (اور امام ابوحنیفہ نے) زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے اور معمر بن مثنیٰ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں اقرأتِ المراۃ جب اس کے حیض کا زمانہ قریب آئے اسی طرح جب اس کے طہر (پاکی) کا زمانہ قریب آئے[4] اور عرب عورت کو کہتے ماقرات بسلا قط یعنی اس کو کبھی پیٹ نہیں رہا۔

بَابُ ۱۹۵ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا

باب فاطمہ بنت قیس[5] کے قصے کا بیان اور اللہ تعالیٰ

کا یہ فرمانا تم خدا سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے اور ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود نکلیں ہاں مگر اس حال میں جب کھلی بدکاری کریں یہ اللہ کی حدیں ہیں جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے اس نے اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (خاوند کے دل میں محبت آجائے) جہاں تم رہو ان کو بھی رکھو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو تنگ کرنے کیلیے تکلیف مت دو (تاکہ وہ نکل بھاگیں) اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو جنے تک ان پر خرچ کرو اخیر آیت بعد عسر یسرا تک۔

[1] حالانکہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے ۱۲ منہ [2] اور اہل مدینہ نے امام مالک سے یوں نقل کیا ہے اگر اگلے خاوند کی طلاق پر ایک حیض یا دو حیض گذر چکے تھے تو جو عدت باقی رہی تھی وہ پوری کرے اب پھر دوسری عدت شروع کرے شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے ۱۲ قسط [3] تو دونوں کے لیے ایک ہی عدت کافی ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [4] تو قرء حیض اور طہر دونوں معنوں میں آتا ہے اسی لیے امام ابوحنیفہ نے ثلثۃ قروء سے تین حیض مراد رکھے ہیں اور شافعی نے تین طہر مگر امام ابوحنیفہ کا مذہب راجح ہے کس لیے کہ طلاق طہر میں مشروع ہے نہ حیض میں اب اگر کسی نے ایک طہر میں طلاق دیا تو یہ طہر عدت میں محسوب ہوگا جیسے شافعیہ کہتے ہیں تب تو عدت تین طہر سے کم ٹھہرے گی اگر محسوب نہ ہوگا تو مدت تین طہر سے زائد ہو جائے گی شافعیہ جواب دیتے ہیں کہ دو طہر اور تیسرے طہر کے ایک حصے کو تین طہر کہہ سکتے ہیں جیسے فرمایا الحج اشھر معلومات حالانکہ حقیقت میں حج کے دو مہینے دس دن ہیں ۱۲ منہ [5] یہ ضحاک کی بہن تھی جو یزید پلید کی طرف سے عراق کا حاکم ہوا تھا عمر میں ضحاک سے بہت بڑی اور بہت حسین اور سمجھدار عورت تھی اس کا خاوند ابو عمرو بن حفص خالد بن ولید کا چچا زاد بھائی تھا اس نے یمن سے اس کو تیسرا طلاق کہلا بھیجا جو باقی رہ گیا تھا فاطمہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور خرچ کا شکوہ کیا تو آں حضرت نے فرمایا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٰنَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاریؓ سے انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیا تو اس کا باپ عبدالرحمٰن اپنی بیٹی کو وہاں سے اٹھا لایا[۱] یہ خبر سن کر حضرت ام المومنین عائشہؓ نے مروان (لڑکی کے چچا) کو جو (ان دنوں معاویہ کی طرف سے) مدینہ کا حاکم تھا کہلا بھیجا ارے خدا سے ڈر اور لڑکی کو اسی گھر میں بھیج دے جہاں اس کو طلاق دیا گیا ہے[۲]۔ اب سلیمان یوں بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہؓ کو یہ جواب دیا عبدالرحمٰن بن حکم (لڑکی کے باپ) نے مجھ کو مجبور کر دیا (میرا کہنا نہیں مانتا) قاسم بن محمد یہ کہتے ہیں مروان نے یہ جواب دیا ام المومنینؓ تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں پہنچی[۳] حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ کا قصہ اگر تو نہ بیان کرے تو بھی کیا نقصان ہے[۴]۔ مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا یہ سبب تھا کہ اس میں اور خاوند کے عزیزوں میں آئے دن ٹنٹا جھگڑا رہتا تو یہاں یہی میاں بی بی[۵] میں جو جھگڑا وہ مکان سے نکلنے کے لیے کافی ہے۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا

ہم سے محمد بن بشارؒ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفرؒ نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسمؓ سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ڈرتی جو کہتی ہے طلاق بائن جس عورت پر پڑے اس کو سکن اور خرچہ نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ تجھ کو مکان ملے گا نہ خرچہ امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث سے یہ کہا ہے کہ تیسرے طلاق کے بعد عورت کا مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم نہ ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک لازم ہوگا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] جہاں اس کو طلاق دیا گیا تھا ۱۲ منہ [۲] عدت پوری ہونے تک وہیں رکھ ۱۲ منہ [۳] وہ بھی اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئیں تھیں دوسری جگہ انہوں نے عدت کی تھی ۱۲ منہ [۴] حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے کیوں دلیل لیتا ہے فاطمہ کا اس گھر سے نکل جانا ایک عذر کی وجہ سے تھا اس عذر میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے گھر خوفناک تھا کوئی کہتا ہے فاطمہ بدزبان عورت تھی ۱۲ منہ [۵] عمرہ اور اس کے خاوند یحییٰ بن سعید ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہ۔

نَفَقَةً ۔

۲۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ اَلَمْ تَرَيْ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ فِيْ قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِيْ ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَّحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابٌ ۱۹۶ اَلْمُطَلَّقَةُ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِيْ مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

ملنے کا۔[1]

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا عروہ نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا آپ نے (عمرہ) بنت حکم کو دیکھا اس کے خاوند نے اس کو طلاق بائن دیا تو وہ (عدت کے اندر ہی) اس کے گھر سے نکل گئی حضرت عائشہؓ نے کہا اس نے برا کیا عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں سنی انہوں نے کہا فاطمہ کے لیے اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں (کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس سے نکل جانا جائز سمجھیں گے۔ حالانکہ فاطمہ کے لیے یہ خاص اجازت تھی) اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا[2] حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ (طلاق کے وقت) ایک اجاڑ مکان میں رہتی تھی ڈر ہوا کہیں بدکار لوگ اسے ستائیں نہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل مکان کی اس کو اجازت دی تھی۔

باب جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے سے یہ ڈرے کہیں کوئی گھس آئے اور اس کو ستائے یا وہ خاوند کے عزیزوں سے آئے دن بدزبانی کرتی ہو[3] تو اس کو (عدت کے اندر) وہاں سے اٹھ جانا درست ہے۔

[1] لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دیا جائے اس کے لیے سب کے نزدیک مسکن اور خرچہ خاوند پر لازم ہوگا یعنی عدت پوری ہونے تک گرحاملہ نہ ہو اور طلاق بائن والی کے لیے بعضے سلف نے مسکن واجب رکھا ہے اس آیت سے اسکنوهن لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور حاملہ عورت کے لیے وضع حمل تک مسکن اور خرچ سب نے لازم رکھا ہے لیکن غیر حاملہ میں جس کو طلاق بائن دیا جائے اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا حنفیہ نے اس کے لیے بھی مسکن اور نفقہ واجب رکھا ہے کیوں کہ آیت عام ہے اور حضرت عمر کے قول سے دلیل لیتے ہیں کہ انہوں نے بنت قیس کی روایت کو رد کیا اور کہا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے جو معلوم نہیں اس نے یاد رکھا یا بھول گئی حالانکہ حضرت عمر نے بائنہ عورت کے لیے صرف مسکن کو لازم رکھا نہ نفقہ کو دوسرے امام احمد نے کہا حضرت عمر سے یہ قول ثابت نہیں ہے شوکانی نے اہلحدیث کا مذہب رکھا ہے کہ نفقہ اور سکنی صرف مطلقہ رجعی کے لیے واجب ہے مطلقہ بائن کیلیے واجب نہیں مگر جب حاملہ ہو اسیطرح وفات کی عدت بھی (باقی برصفحہ آئندہ)

٣٠٠۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزیؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریجؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہؓ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا۔[1]

بَابُ ۱۹۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا عورتوں کو یہ درست نہیں کہ اپنے پیٹ کا حال (حیض آتا ہے یا حمل ہے) چھپا رکھیں[2]۔

٣٠١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً فَقَالَ لَهَا عَقْرٰى أَوْ حَلْقٰى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے انہوں نے اسود بن یزیدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرتؐ نے (حج وداع سے فارغ ہو کر مکہ سے) کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ کو دیکھا رنجیدہ کھڑی ہیں آنحضرتؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا مونڈی کاٹی حلق پکی (یا بانجھ سر مونڈی)[3] تو شاید ہم کو روک رکھے گی تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا انہوں نے کہا جی ہاں کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے چل کوچ کر[5]۔

بَابُ ۱۹۸ وَبُعُوْلَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوند اُن کے زیادہ حقدار ہیں۔ یعنی رجعت کر کے اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) نفقہ اور سکنیٰ واجب نہیں ہے مگر جب حاملہ ہو ۱۲ منہ [2] کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی پھرتی ہے ۱۲ منہ [3] روز جھگڑے ٹنٹے پیدا ہوں ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] جو وہ کہتی تھی تین طلاق والی کے لیے نہ سکنیٰ ہے نہ خرچہ حدیث سے ترجمۂ باب نہیں نکلتا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا تیری زبان نے تجھکو نکلوایا تھا ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ مثلاً عورت حاملہ ہو اور خاوند سے یہ نہ کہے کہ بچہ کر پیٹ ہے اس خیال سے کہ کہیں خاوند طلاق دینے میں جلدی کر آئے اور وضع حمل کا انتظار کرے یا حیض آرہا ہو خاوند سے کہہ دے میں پاک ہوں تاکہ خاوند جلد طلاق دیدے حیض سے پاک ہونے کا انتظار نہ کرے ۱۲ منہ [3] عرب میں یہ پیار کے کلمے ہیں اس سے بددعا مقصود نہیں ہے عقریٰ یعنی اللہ تجھ کو زخمی کرے حلقیٰ تیرے حلق میں زخم لگے ۱۲ منہ [4] طواف الوداع نہ ہوا تو نہ ہوا [5] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا قول ان کے حائضہ ہونے کے باب میں معتبر رکھا تو معلوم ہوا کہ خاوند کے مقابلہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت گزر جانے وغیرہ ان امور میں عورت کے قول کی تصدیق کریں گے ۱۲ منہ۔

إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہوں تو کیوں کر رجعت کرے۔

٣٠٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً.

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی ہم سے یونس بن عبید نے بیان کیا انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا معقل بن یسارؓ نے اپنی بہن (جمیلہ) کا نکاح ایک شخص[1] سے کر دیا اس نے ان کی بہن کو ایک طلاق دیدیا۔

٣٠٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے امام حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا پھر الگ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گذر گئی (رجعت نہ کی) عدت گزر جانے کے بعد اس کو نکاح کا پیغام بھیجا معقل نے غیرت اور غصے کی راہ سے یہ پیغام منظور نہیں کیا اور کہنے لگے واہ جب عدت باقی تھی اور وہ رجعت کر سکتا تھا اس وقت تو رجعت نہ کی اب جب عدت گزر گئی تو پیغام دیتا ہے[2] غرض معقل نے یہ نکاح نہ ہونے دیا۔ اس وقت یہ آیت اتری وإذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن اخیر آیت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی اس وقت معقل نے اپنی غیرت اور غصے پر خاک ڈالی اور اللہ کے حکم پر سر جھکا دیا (مان لیا[3])

[1] ابو البداح یا بداح بن عاصم یا عبداللہ بن رواحہ ۱۲منہ [2] حالانکہ عورت چاہتی تھی پھر نکاح ہو جائے ۱۲منہ [3] سبحان اللہ ایمان کی یہی نشانی ہے غیرت اور قومی رسم اور رسوم سب پر اللہ کے حکم کے سامنے خاک ڈالنا چاہیے بیوہ کا نکاح ثانی کرنا یہ اللہ کا حکم ہے اور پیغمبروں کی سنت ہے اس میں بھی ننگ و عار کرنا مسلمانی کا شیوہ نہیں بلکہ راجپوت وغیرہ کافروں کی تقلید ہے اس حدیث میں جس رجعت کا ذکر ہے وہ عدت گزر جانے کے بعد مجرد نکاح جدید کی جاتی ہے اور آیندہ حدیث میں اس رجعت کا بیان ہے جو عدت کے اندر ہوتی ہے یہ رجعت عورت کے بے استرضا بھی خاوند کے اختیار میں ہے۔ اب اختلاف ہے کہ رجعت کا ہے سے ہوتی ہے امام اوزاعی اور امام مالکؒ اور اسحاق اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب عورت سے جماع کرے تو رجعت ہو گئی گو زبان سے یہ نہ کہے کہ میں نے رجعت کی اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے رجعت کا لفظ کہنا ضروری ہے ۱۲منہ۔

۳۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِي بِهٰذَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رجعت کر لیں[1] پھر عورت کو رہنے دے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو پھر دوسرا حیض آئے پھر اس کو رہنے دے یہاں تک کہ دوسرے حیض سے پاک ہو اب اگر چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے تو یہی طہر کا زمانہ اس کی عدت کا زمانہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (فرمایا فطلقوهن لعدتهن[2]) کہ اس وقت پر عورتوں کو طلاق دیا جائے اور عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی تین طلاق دینے کا مسئلہ پوچھتا تو وہ کہتے اگر تو نے اس کو تین طلاق دیے ہیں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (اور وہ صحبت کرے پھر طلاق دے) قتیبہ کے سوا اور لوگوں نے جیسے ابوالجہم نے اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے کہا اگر تو اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دے (تو اس سے رجعت کر سکتا ہے) کیونکہ آنحضرتؐ نے مجھ کو (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم دیا[3]۔

بَابُ ۱۹۹ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب حیض والی عورت سے رجعت کرنا۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے ہم سے محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یونس بن جبیرؒ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا[4]۔ انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں

[1] یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے اب حیض کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے تو رجعت کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور مالکیہ نے کہا مستحب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک تو حیض کی حالت میں طلاق دینا لغو ہے طلاق نہ پڑیگا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] امام شافعی نے اسی سے یہ نکالا ہے کہ قروء کے معنی فعدتهن ثلثة قروء میں طہر کے ہیں کیونکہ لعدتهن میں لام توقیت کا ہے یعنی وقت عدتهن حنفیہ اور اہل حدیث کہتے ہیں لعدتهن کے معنی یہ ہیں تاکہ ان کی عدت پوری ہو سکے مطلب یہ ہے کہ طہر میں طلاق دو تاکہ تین حیض پورے ہونے تک اس کی عدت ختم ہو جائے ۱۲ منہ [3] اس روایت کو ابوالجہم نے اپنی جزء میں وصل کیا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تو نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اور تیری نیت تین طلاقوں کی تھی تو وہ حرام ہو جائے گی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے میں کہتا ہوں یہ مسئلہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [4] اگر کوئی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دے تو کیسا ۱۲ منہ

ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

طلاق دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہو رجعت کرے پھر اس وقت طلاق دے جب سے اس کی عدت شروع ہو (یعنی طہر کی حالت میں) میں نے کہا خیر اب اس طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں (جو حیض میں دیا تھا) انہوں نے کہا بتلا اگر طلاق دینے والا شرع کے احکام بجالانے سے عاجز ہو یا احمق بیوقوف ہو[۱]

بَابٌ ۲۰۔ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ۔

باب جس عورت کا خاوند مرجائے تو وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے[۲] اور زہریؒ نے کہا (جس کو ابن وہب نے موطا میں وصل کیا) اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مرجائے تو وہ بھی (سوگ کرے) خوشبو نہ لگائے کیوں کہ اس پر بھی عدت کرنا واجب ہے[۳]

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسیؒ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد ابن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے یہ تین حدیثیں بیان کیں ایک یہ کہ میں ام المومنین ام حبیبہؓ کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان (شام کے ملک میں) مرگئے تھے تو انہوں نے (چوتھے دن) کیا کیا زرد خوشبو منگائی۔ اور چھوکری کے لگائی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر اپنے گالوں پر ہاتھ پھیر لیا (وہ ہاتھ میں بچی ہوئی خوشبو اپنی گال پر لگالی) اور کہنے لگیں (میں تو بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کیا ضرورت ہے مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی مردے پر

---

[۱] تو کیا طلاق نہیں پڑے گا مطلب یہ ہے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا ۱۲ منہ [۲] زیب و زینت نہ کرے رنگین پوشاک زینت کی نیت سے نہ پہنے نہ سرمہ اور خوشبو لگائے نہ زعفران یا مہندی اسی طرح جو زیور زینت کے لیے پہنے جاتے ہیں وہ نہ پہنے بس ہماری شریعت میں صرف خاوند کے لیے اس کی جورو کو چار مہینے اور دس دن سوگ منانے کا حکم ہے اور دوسرے مردوں پر تین دن تک اس سے زیادہ کسی پر سوگ کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ [۳] ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا نابالغ لڑکی پر عدت واجب نہیں ہے ۱۲ منہ۔

عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ
اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰی
زَیْنَبَ ابْنَۃِ جَحْشٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْھَا فَدَعَتْ
بِطِیْبٍ فَمَسَّتْ مِنْہُ ثُمَّ قَالَتْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا
لِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَۃٍ غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی
الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا
عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ
وَسَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَۃَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَقَدِ
اشْتَکَتْ عَیْنَھَا اَفَنَکْحُلُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلَّ ذٰلِکَ
یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ وَّقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ قَالَ
حُمَیْدٌ فَقُلْتُ لِزَیْنَبَ وَمَا تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی
رَاْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَیْنَبُ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا

سوگ کرنا درست نہیں ہے ہاں خاوند پر چار مہینے دس دن تک
سوگ کرے دوسری یہ کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش پاس
گئی جب ان کے بھائی (عبداللہ یا عبیداللہ بن جحش) مر گئے تھے
انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی پھر کہنے لگیں سنو خدا کی قسم (میں بیوہ
ہوں) مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ
اور قیامت پر یقین رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ
سوگ نہ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے[1] ۔ تیسری
یہ کہ میں نے اپنی والدہ بی بی ام سلمہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک
عورت (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے
لگی یا رسول اللہ میری بیٹی (عاتکہ بنت نعیم) کا خاوند (مغیرہ)
مر گیا اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے
ہیں آپ نے فرمایا نہیں دوسری بار پوچھا تو فرمایا نہیں تیسری بار
پوچھا تو بھی یہی فرمایا نہیں[2] اس کے بعد آپ نے فرمایا (اسلام میں
عدت کا زمانہ ایسا کیا بہت ہے) چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت
کے زمانہ میں تو عورتیں (خاوند مرنے پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی
تھیں پھر سال پورے ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتیں حمید نے کہا
میں نے زینب سے پوچھا یہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے
انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ (خراب) دستور تھا جب کسی عورت کا

[1] ہمارے زمانہ میں نصاریٰ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب انکا کوئی رئیس یا بادشاہ مر جاتا تو مہینوں تک سوگ کرتے ہیں اور اپنی رعیت کو بھی سوگ کا حکم دیتے
مسلمانوں کو ان کی پیروی ہرگز نہ کرنا چاہیے بس تین دن سوگ کافی ہے اور شیعوں نے اس صحیح حدیث کے برخلاف یہ اختیار کیا ہے کہ ہر محرم میں دس دن تک امام
حسینؓ پر سوگ کیا کرتے ہیں پان وغیرہ نہیں کھاتے ان کی عورتیں زیور اتار ڈالتی ہیں بعضی گوشت وغیرہ نہیں کھاتیں یہ سب نادانی اور جہالت کے کام ہیں افسوس مسلمان
تیرہ سو برس کے آگے کے واقعات پر تو سوگ کرتے ہیں اصحاب جو آنکھوں کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی خرابی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر ایک آنسو بھی نہیں نکلتے نہ اپنی قوم
کی اصلاح اور فلاح کی کوئی تدبیر کرتے ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا کھانا اپنا چین اڑانا آپ خوش تو سارا جہاں خوش یہ مسلمانوں کا شیوہ ہو گیا ہے محنت اور مشقت سے ایسا جی
چراتے ہیں تو کچھ نہ پوچھو خالی عیش کرنے اوقات ضائع کرنے وہ باوجود یکہ مسلمانوں میں بہت سے انگریزی خواں اور مالدار بھی ہیں مگر ایک کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ قرآن شریف اور حدیث کی صحیح کتابوں
کا انگریزی میں ترجمہ کر کے انگلستان اور سارے یورپ میں بھیجے تاکہ وہاں کے مسلمان ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں دو تین انگریزوں نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے مگر وہ کس کام کا اول تو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَآبَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَآئِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِيْ ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَآءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهٖ سُئِلَ مَالِكٌ مَّا تَفْتَضُّ بِهٖ قَالَ تَمْسَحُ بِهٖ جِلْدَهَا۔

خاوند مر جاتا تو وہ ایک جھونپڑے میں گھس جاتی (جو تنگ و تاریک ہوتا) اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی (نہ اور کوئی زینت کرتی) یہاں تک کہ ایک سال اسی طرح (تکلیف سے) گزارتی جب پورا سال ہوتا تو کوئی جانور اس کے پاس لاتے جیسے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ عورت کیا کرتی (کمبخت) اپنی شرمگاہ اس جانور سے رگڑتی اکثر یہ جانور مر جاتا پھر ایک وہاں سے باہر آتی اس وقت اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے وہ اپنے سامنے اس کو پھینک دیتی۔ اب عورت خوشبو وغیرہ جو چاہے لگا سکتی ہے۔ امام مالکؒ سے پوچھا حدیث میں جو ہے تفتض بہ اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اپنا بدن اس جانور سے رگڑتی ہے۔

بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

باب سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا (منع ہے)

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا

ہم سے آدم بن ابی عیاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے کہا ہم سے حمید بن نافع نے انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کی آنکھوں پر لوگ ڈرے۔ آخر وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترجمہ غلط دوسرے فالفانہ نظر سے انہوں نے قرآن شریف کے مضامین پر چوٹ کی ہے بغیر یہ تو ہمارا رونا اس پر آتا ہے کہ اگر دوسرا کوئی بندہ خدا کا حدیث یا قرآن کا ترجمہ پھیلائے تو اس کو رد کرتے ہیں مناع للخیر بن کر اپنے تئیں دوزخ کا کندا بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ ۔ اسی حدیث کی رو سے بعضوں نے معالجہ کے لیے بھی سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا ناجائز رکھا ہے لیکن موطا کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا رات کو لگا دے اور صبح کو پونچھ ڈالے اس سے بعضوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے لیکن دن کو پونچھ ڈالے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۔ بہشتی کی صورت میں بال ناخن بڑھے ہوئے میل کچیل غلیظ ۱۲ منہ ۔ گویا اب عدت ختم ہوتی ۱۲ منہ ۔ نہاتی کپڑے بدلتی ناخن کتراتی ۱۲ منہ ۔ کمبخت سال بھر بنتنا اس برے حال میں وہ عورت کیا ہوتی ایک مُعْتنی ہو جاتی اس کے بدن پر تمام زہریلا مادہ میل کچیل کا جم جاتا اور یہی وجہ تھی کہ بدن رگڑنے کے بعد وہ جانور بیچارہ مر جاتا مارے جہالت اپنی جان کو بھی تکلیف اور ایک بیچارے جانور کی اوپر سے جان لینا بعضوں نے یہ معنی کیا ہے کہ اپنی شرمگاہ سے رگڑتی جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے ایک روایت میں تقبص ہے یعنے دوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی کیونکہ اس کو اپنا حال دیکھ کر شرم آتی کہیں دوسرے لوگ نہ دیکھیں بعضوں نے کہا تفتض بہ کا معنے یہ ہے کہ اپنا سوگ اس جانور سے توڑتی بعضوں نے کہا غسل کر کے پاک صاف ہوتی آنحضرتؐ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کی تکلیفیں بھول گئیں اول تو سال بھر تک انتظار کرنا دوسرے ایسے خراب جھونپڑے اور ایسے بھدے حال میں رہنا اور اسلام کے زمانہ میں جو آسانی ملی ان کی قدر نہیں کرتیں اب چار مہینے دس دن بھی تم سے صبر نہیں کیا جاتا استنے دن کسی حال میں بھی گزر جائیں گے سرمہ نہ لگاؤ گی تو کیا مر جاؤ گی ۱۲ منہ ۔ کہیں اندھی نہ ہو جائے اس کی آنکھوں میں درد تھا ۱۲ منہ۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكْتَحِلُ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ۔

بَابُ ۲۰۲ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا نہیں سرمہ نہیں لگا سکتی[۱]۔ (وہ اچھا تھا جب جاہلیت کے زمانہ میں عورت ایک سال تک خراب سے خراب کپڑے (پاکر) اور بُرے سے بُرے جھونپڑے میں پڑی رہتی سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی اس وقت پھینکتی جب کتا سامنے سے نکلتا (اگر کتا نہ نکلے تو پھر کمبخت ٹھہری رہتی) دیکھو چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگائے حمید کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے یہ بھی سنا وہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ ام عطیہ (نسیبہ) نے کہا ہم کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرنا منع ہوا خاوند کے سوا[۲]۔

باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت عود کا استعمال درست ہے (یعنی شرم گاہ پر بدبو دور کرنے کے لیے)

۱ ابن مندہ کی روایت میں یوں ہے اس کو سخت آشوب چشم ہوا اس کی آنکھ جاتے کا ڈر ہوگیا ابن حزم کی روایت میں یوں ہے میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آنکھ نہ چل جائے آپ نے فرمایا پھوٹ جانے دو مگر سرمہ نہیں لگا سکتی اہلحدیث اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ سوگ والی عورت ضرورت سے بھی سرمہ نہیں لگا سکتی لیکن شافعیہؒ نے ضرورت سے رات کو لگانا جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں اگر آشوب چشم ہو تو سرمہ کی کیا ضرورت ہے اور بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ایلوا پھٹکری رسوت وغیرہ ۱۲ منہ

۲ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم ہوا کیونکہ خاوند عورت کے لیے بڑی نعمت ہے تو اس کے جدا ہونے پر اللہ نے اتنی مدت تک رنج کرنا جائز رکھا ہمارے زمانہ میں جاہل مسلمانوں نے اپنی شادی بھی سوگ کی طرح کر لی ہے سوگ اس وقت ہوتا ہے جب خاوند مر جاتا ہے اور شادی میں گویا دلہن کو مارنے کی فکر کرتے ہیں اول سے مسلمان لڑکیاں بوجہ دیسی پردے کے بیچاریاں ضعیف اور ناتواں اور دائم المرض رہتی ہے اوپر سے شادی کی رسمیں اور ان بیماریوں کا علاج کر دیتی ہیں بیچاری غریب واجب الرحم لڑکی کو ایک کوٹھری میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پاخانہ کو بھی بڑی مشکل سے اوڑھے لپیٹے قدم قدم پر گرتی ہوئی ٹھوکریں کھاتی ہوئی جاتی ہے اگر قسمت سے یہ مصیبت جھیل گئی اور جان بچ گئی تو آگے چل کر بیمار بنانے کی اور فکریں کی جاتی ہیں مثلاً ہاتھ پاؤں سارے بدن پر مہندی لگیر دینا ہلدی لگانا سر سے پاؤں تک عطر میں ڈبانا پھولوں کے زیور پہنانا بھاری کپڑوں کا بدن پر لادنا ایسا سنا پہنانا جس سے چٹیں کان غرض کیا رسمیں اور خرابیاں کہ پناہ بخدا شاذ و نادر ہی کوئی مسلمان دلہن شادی کے بعد تندرست ہے ورنہ بخار یا دق یا کھانسی یا زکام میں ضرور مبتلا ہوتی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

٣٠٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَطَّيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ.

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہؓ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کرنے کا حکم ہوا) اور سوگ میں یہ حکم ہوا کہ سرمہ نہ لگائیں نہ خوشبو نہ رنگین کپڑے پہنیں ہاں یمن کا کپڑا رنگین پہن سکتے ہیں (جو دھاری دار ہوتا ہے) اور حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت ملی کہ غسل کے بعد اظفار[۱] کا کچھ عود استعمال کریں اور جنازے کے ساتھ جانا بھی ہم عورتوں کو منع ہوا۔ امام بخاریؒ نے کہا کست اور قسط دونوں کہتے ہیں (عود کو) جیسے کافور اور قافور[۱]

بَابٌ ٢٠٣ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ.

باب سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔

٣١٠ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام ابن حربؒ نے انہوں نے ہشام بن حسانؒ سے انہوں نے حفصہ بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو خاوند کے سوا اور کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا روا نہیں اور سوگ والی عورت سرمہ لگائے نہ رنگین کپڑا پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا پہن سکتی ہے[۲]۔

وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور محمد بن عبداللہ انصاری (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو امام بیہقی نے وصل کیا)، ہم سے ہشام (بن حسان یا دستوائی) نے بیان کیا کہا ہم سے حفصہ بن سیرین نے کہا مجھ سے ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ

---

[۱] تو کاف قاف سے اور تا طا سے بدل جاتی ہے ۱۲ منہ [۲] حدیث میں ثوب عصب ہے عصب اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے پھر بنایا جاتا ہے تو بندھا ہوا مقام سفید رہتا ہے باقی رنگین نکلتا ہے اسی کپڑے پر اس چھینٹ کا بھی قیاس کر سکتے ہیں جن کا رنگ پختہ نہ ہو ہے اور سوسی وغیرہ کا ۱۲ منہ [۳] ظفار ایک مکان ہے عدن کے ساحل پر ۱۲ منہ

وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور سوگ میں فرمایا کہ عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہوتے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود یا اظفار استعمال کر سکتی ہے۔

بَابٌ ۲۰۴ - وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

باب (سورۂ بقرہ میں) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اخیر آیت تک کا یعنی وفات کی عدت کا بیان۔

۱۱۱۱ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا اس آیت میں وفات کی عدت کا بیان ہے یہ عدت عورت کو خاوند کے گھر والوں کے پاس کرنا واجب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن من معروف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات مہینے بیس دن بڑھا کر سال پورا کر دیا یعنی خاوند مرنے کے بعد ایک سال تک عورت کو اختیار ہے چاہے وصیت کے مطابق ایک سال تک خاوند کے گھر والوں کے پاس رہے چاہے وہاں سے نکل جائے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال دینا درست نہیں اگر وہ خود نکل جائے تو خاوند کے لوگوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا تو چار مہینے دس دن تک تو سسرال میں عدت کرنا واجب ہے

---

۱ کسی میت پر خاوند کے سوا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ۱۲منہ ۲ ایک قسم کی خوشبو ہے ۱۲منہ ۳ چار مہینے دس دن پورے کر کے ۱۲منہ ۴ جب تک ایک سال پورا نہ ہو ۱۲منہ ۵ اگر عورت سات مہینے بیس دن اور یعنی ایک سال پورا ہونے تک اپنے سسرال میں رہنا چاہے تو سسرال والے اس کو نکال نہیں سکتے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے یہ مذہب خاص مجاہد کا ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترا ہے اور چار مہینے دس دن کا پہلے اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ناسخ منسوخ سے پہلے اترے اس لیے انہوں نے دونوں آیتوں میں یوں جمع کیا باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی آیت منسوخ ہے اور چار مہینے دس دن کی آیت اس کی ناسخ ہے اور پہلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم کر کے چار مہینے دس دن رکھے اور دوسری آیت اُتاری ۱۲منہ۔

عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تعـ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا۔

اور باقی سات مہینے بیس دن عورت کا اختیار ہے یہ ابن ابی نجیح نے مجاہد سے نقل کیا[۱]۔ اور عطاء ابن ابی رباح نے کہا ابن عباس نے کہا اس آیت نے[۲] اس عدت کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعًا الی الحول غیر اخراج کی آیت میں ہے اب عورت کو اختیار مل گیا جہاں چاہے وہاں عدت کرے[۳]۔ اور یہ قول غیر اخراج بھی منسوخ ہو گیا عطا نے یہ بھی کہا عورت کو اختیار ہے خواہ خاوند کے گھر میں عدت کرے جیسے اس نے وصیت کی ہو خواہ وہاں سے نکل کر اور کہیں عدت کرے[۴] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر عورتیں دستور کے موافق اپنے فائدے کی کوئی بات کریں[۵] تو خاوند کے وارثو تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا عطاء نے کہا اس کے بعد پھر میراث کی آیت اتری اس نے بھی خاوند کے گھر میں خواہ مخواہ رہنے کو منسوخ کر دیا[۶]۔ اب عورت (وفات کی) عدت جہاں چاہے وہاں کرے[۷]۔ اور ایسی عورت کے مسکن کا خرچ عدت تک خاوند پر لازم نہ ہوگا۔

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ ابْنَةِ اَبِيْ سُفْيٰنَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ اَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے کہا مجھ سے حمید ابن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان سے انہوں نے جب ان کے والد ابوسفیان کی موت کی خبر آئی کیا کیا خوشبو منگا کر اپنی باہوں پر لگائی پھر کہنے لگیں میں خوشبو لگا کر کیا کروں گی میں تو کبھی نہ لگاتی اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو کسی میت پر

[۱] یعنی اربعۃ اشہر وعشرا کی آیت نے ۱۲ منہ [۲] خواہ سسرال میں خواہ میکے میں ۱۲ منہ [۳] کیونکہ وفات اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر پر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں خاوند کے گھر میں عدت کرنا اسی وقت عورت پر واجب ہے جب طلاق رجعی ہو کیونکہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے ۱۲ منہ [۴] تمہارے گھر سے نکل جائیں ۱۲ منہ [۵] جیسے اس آیت فان خرجن فلا جناح علیکم نے منسوخ کر دیا تھا ۱۲ منہ [۶] خواہ سسرال میں رہے خواہ میکے میں چلی جاوے ۱۲ منہ

تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

بَابُ ۲۰۵ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا اَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ

تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

باب رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان

اور امام حسن بصری نے کہا اگر انجان کر کسی شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا جو محرم[۲] ہے تو اس عورت کو خاوند سے جدا کر دیں گے[۳] اگر عورت مہر میں سے کچھ لے چکی ہے تو بس وہی اس کو ملا اور کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے بعد امام حسن بصریؒ یوں کہنے لگے اس کو مہر مثل ملے گا[۴]۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمٰنؒ سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کمائیوں سے منع فرمایا کتے کی قیمت اور نجومی (پنڈت) کی شیرینی[۵] اور رنڈی فاحشہ کی خرچی سے[۶]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابوجحیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدانے والی عورت پر اور سود خوار پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور چھنال کی خرچی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے

---

[۱] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] یعنی اس سے نکاح حرام ہے جیسے ماں بہن وغیرہ ۱۲ منہ [۳] کیونکہ نکاح صحیح نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] یہی اکثر علماء کا قول ہے بعضوں نے کہا جو مہر ٹھہرا تھا وہی ملے گا ۱۲ منہ [۵] جو غیب کی بات بتا کر وہ کماتے ۱۲ منہ [۶] یہ سب کمائیاں حرام ہیں بعضوں نے شکاری کتے کی بیع درست رکھی ہے اب جو مرلی مشائخ رنڈیوں کی دعوتیں کھاتے ہیں یا فال تعویذ گنڈے کر کے رنڈیوں سے پیسہ لیتے ہیں وہ مردوی مشائخ کا ہے کو ہیں اچھے خاصے حرام خور ہیں ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کمائی سے (مثلاً زنا کرا کر) منع فرمایا[1]

بَابُ ۲۰۶ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَیْهَا وَكَیْفَ الدُّخُوْلُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَالْمَسِیْسِ

باب جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہونے جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں[2] اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے کا حکم۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَخَوَیْ بَنِی الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَقَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَیَا فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَیُّوْبُ فَقَالَ لِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ فِی الْحَدِیْثِ شَیْءٌ لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهٗ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کسی مرد نے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگایا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے جورو مرد کو جدا کر دیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر کوئی تم میں سے (جو جھوٹا ہے) وہ توبہ کرتا ہے لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا[3] آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا میں دیکھتا ہوں تم نے ایک بات اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ[4] مرد کہنے لگا اب میرا مال[5] مجھ کو واپس کرا دیجیے آپ نے فرمایا تیرا مال اب تجھ کو واپس کیوں کرنے لگا[6] یا تو تو سچا ہے (عورت نے بدکاری کی ہے) جب بھی تو اس عورت پر داخل ہو چکا ہے[7] اگر

---

[1] حافظ نے کہا اگر عمداً کوئی محرم عورت مثلاً ماں بہن بیٹی وغیرہ سے اس کو حرام جان کر نکاح کرے تو اس پر حد پڑے گی ائمہ ثلاثہ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ محرم عورت سے نکاح کرنے میں حد ساقط ہو جائیگی ۱۲ منہ [2] جماع کرنا یا خلوت ہو جانا امام ابوحنیفہ امام احمد اور اوزاعی اور اہل کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ جب عورت مرد میں خلوت ہو جائے دروازہ بند کرلے پردہ ڈال لے تو بس پورا مہر واجب ہو گیا اگر مرد اور عورت میں کوئی جماع کا مانع نہ ہو مثلاً بیماری یا روزہ یا حیض وغیرہ اور امام شافعی کا یہ قول ہے پورا مہر جب ہی واجب ہوگا جب جماع کرے ۱۲ منہ [3] کہنے لگے ہم سچے ہیں ۱۲ منہ [4] جب آنحضرت صلعم نے جورو مرد میں جدائی کر دی تو ۱۲ منہ [5] جو عورت کو میں نے مہر میں دیا ہے ۱۲ منہ [6] دو حال سے خالی نہیں ۱۲ منہ [7] یعنی اس عورت سے خلوت کر چکا ہے یہیں سے باب کا پہلا مطلب نکلتا ہے مگر فالعین یہ کہتے ہیں دخلت کہا سے یہاں جماع مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں بما استحللت من فرجہا ہے اور باب کا دوسرا مطلب حدیث کے مفہوم سے نکلا یعنی اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت نہ کر چکا ہو تو بیشک اگر اس نے سارا مہر ادا کر دیا ہو تو اس کو اس میں سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا ۱۲ منہ۔

مِنْكَ

بَابُ ۲۰۷ الْمُتْعَةِ الَّتِي لَمْ يُفْرَضْ

لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا۔

۳۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

جھوٹا ہے تب تو تجھ کو بطریق اولیٰ کچھ نہ ملنا چاہیے[۱]۔

باب عورت کو متعہ[۲] جب اس کا مہر نہ ٹھہرا ہو[۳] کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو صحبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کو کچھ فائدہ پہنچاؤ (متعہ دو) مالدار اپنی مقدور کے موافق اور تنگ دست اپنی مقدور کے موافق دے اخیر آیت ان اللہ بما تعملون بصیر[۴] تک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا طلاق والی عورتوں کے لیے دستور کے موافق دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے[۵] اور لعان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں کیا جب مرد طلاق دے (تو لعان والی عورت کو متعہ دینا ضرور نہیں)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت سے کہا اب اللہ تم سے حساب لے گا[۶] مرد سے فرمایا اب عورت سے تیرا کوئی تعلق باقی نہیں رہا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ پھر میرا مال کہاں گیا آپ نے فرمایا اب مال کیسے ملے گا اگر تو سچا ہے تو بھی مال اس کے بدلے میں گیا جو تو نے عورت کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے جب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

---

[۱] کیوں کہ تو نے اس عورت سے صحبت بھی کی پھر اس کو بدنام بھی کیا ۱۲ منہ [۲] سلوک کے طور پر کچھ دینا کپڑا یا زیور یا نقد ۱۲ منہ [۳] اور صحبت سے پہلے طلاق دے دی ۱۲ منہ [۴] اس متعہ میں علماء کا اختلاف ہے حنفیہ اور عطاء اور شعبی اور نخعی کا یہ قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے لیے واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ ہو اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دے دیا جائے بعضوں نے کہا کسی کے لیے متعہ واجب نہیں امام مالک سے یہی منقول ہے امام بخاری کا میلان دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵] یہ متعہ مہر کے سوا ہے اس کا کوئی اندازہ مقرر نہیں ہے جتنا ہو سکے دے سکتے ہیں بیس درم کی مالیت کم سے کم دے اور نصف مہر سے زیادہ نہ دے امام حسنؓ نے دس ہزار درم متعہ میں دیے ۱۲ منہ [۶] جو جھوٹا ہے اس کو سزا دے گا ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النَّفَقَاتِ

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ، قُلِ الْعَفْوَ. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

۳۱۸ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً.

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

کتاب نفقہ (جورو بچوں کو خرچ) دینے کے بیان میں

باب جورو بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہدے جو بچ رہے اللہ اسی طرح اپنے حکم تم سے بیان کرتا ہے اسی لیے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرو[۱] اور امام حسن بصری نے کہا (اس آیت میں) عفو سے وہ مال مراد ہے (جو اپنے ضروری خرچ کے بعد) بچ رہے[۲]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا انہوں نے ابومسعود انصاری سے (شعبہ یا عبداللہ بن یزید نے کہا تم اس حدیث کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہو ابومسعود نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب مسلمان آدمی اپنی جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

[۱] جورو بال بچوں کے خرچ سے حاشیہ [۲] دونوں کی اصلاح کرو سبحان اللہ ہمارا دین عجیب جامع اور فضیلت والا دین ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی تکمیل کا حکم ہے جورو بچوں عزیزوں کو کھلانا پلانا آپ کھانا پینا یہ دنیا کا دھندا ہے اس کے بعد جو مال بچ رہے اس سے آخرت کی تکمیل کرو یعنی اللہ کی راہ میں دو افسوس کہ جس دین میں دنیا اور دین دونوں کے اصلاح کا حکم تھا وہ دین والے تو خراب ہو جائیں نہ دنیا درست رکھیں اور نہ دین اور جن دینوں میں دنیا کی اصلاح کا ذرا بھی حکم نہ تھا زی فقیری اور درویشی تھی وہ دین والے ساری دنیا کے حاکم بن جائیں ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں سے کہو بھائیو زراعت اور تجارت اور صنعت و حرفت اور تحصیل علوم اور کمالات اور ہنر میں ترقی کرو تو وہ کیا جواب دیتے ہیں اجی یہ دنیا کے دھندے ہیں مسلمان کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے ارے بیوقوف ہمارے دین میں تو دونوں کی اصلاح کا برابر حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلکم تتفکرون فی الدنیا والاخرۃ لطف یہ ہے کہ یہ ایدی مسلمان محنت سے دل چرا کر گویا یوں ثابت ہیں کہ ہم کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے اور ان ایدیوں سے آخرت کی فکر بھی ذرا نہیں ہوتی ان مسلمانوں نے آخرت کو بھی برباد کر رکھا ہے دیکھو جہاں جہاں نصاریٰ کی حکومت ہے انہوں نے اپنے دین کا بھی کیسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے یہ ممکن نہیں کہ ایک جاہل ناخواندہ شخص ان کے چرچ میں لوگوں کی امامت کرے مگر مسلمانوں میں ماشاء اللہ جیسے دنیا خراب ہے دین اس سے بھی زیادہ خراب ہے مسلمان حکومتوں میں نہ نماز کا بندوبست ہے نہ روزے کا مسلمان بادشاہ اور رئیس عید یا جمعہ تک کی نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتے قاضی اور محتسب اور پیش امام وہ لوگ کئے جاتے ہیں جو الف کا نام بھلا نہیں جانتے مسجدوں میں عالموں کے

(باقی برصفحہ آئندہ)

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے تو خرچ کرتا رہ میں تجھ کو دیئے جاؤں گا[۱]

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زیدؒ سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش کے لیے کوشش کرے[۲] اس کا ثواب اتنا ہے جیسے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے رات بھر نماز میں کھڑا دن کو روزہ رکھ رہا ہے[۳]۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ

ہم سے محمد بن کثیرؒ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں مکہ میں[۴] بیمار ہو گیا تھا آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مالدار ہوں[۵]۔ کیا میں اپنا سارا مال اللہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) موجود ہوتے ہوئے: جاہل امام بن جاتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں اور دوسروں کی بھی کیا آخرت کی یہی اصلاح ہے مسلمانو! تمہارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے نہ دین درست رہا نہ دنیا ہی ملی خسر الدنیا والآخرۃ اس پر یہ دعویٰ کہ ہمارے برابر دنیا میں کوئی عقلمند نہیں کیا زیب دنیا ہے ۱۲ منہ ۵۳ اس کو جعفر بن حمید اور عبداللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۲ یتیم خانہ یا محتاج خانہ بنوائے بیوہ فنڈ جمع کرے ۱۲ منہ ۵۳ یتیموں اور بیواؤں اور محتاجوں کی پرورش بھی مسلمانوں نے بالکل چھوڑ دی ہے نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں اس کا بھی انتظام خوب کیا ہے ان کی قوم کا کوئی شخص محتاجی کی وجہ سے دوسری قوموں میں جا کر نہیں ملتا لیکن مسلمانوں کی لاپرواہی کی وجہ سے ان کی بیوائیں اور یتیم بچے مجبور ہو کر عیسائیوں میں جا کر مل جاتے ہیں۔ ہمارے مسلمان ریاستوں میں جا کر دیکھو تو عجب منظر نظر آتا ہے بڑے بڑے امراء اور رئیس اور ان کے عالیشان محل اور مکانات پر تکلف سواریوں پر سوار ہو کر نکلتے ہیں کوئی رئیس اور امیر دن بھر میں چار جوڑے بدلتے ہیں رات اور دن گانوں بجانوں اور ناچ کے جلسوں میں اور شادی بیاہ میں ہزارہا روپیہ اڑاتے ہیں مگر خود انہی کے محلوں میں صدہا یتیم لڑکے مسلمانوں کے اور بیوائیں بھوکی مرتی ہیں ان کی خبر تک نہیں لیتے جس اسلامی ریاست میں جا کر دیکھو نہ کوئی محتاج خانہ نظر آتا ہے نہ کوئی یتیم خانہ نہ کہیں بیوہ فنڈ کا سراغ لگتا ہے غرض عجب اندھا دھند ہے یہ اللہ کا قہر نہیں تو اور کیا ہے ان کی عقل اوندھی ہو گئی ہے ۱۲ منہ ۵۴ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع میں تشریف لے گئے تھے ۱۲ منہ ۵۵ میری صرف ایک بیٹی ہے اور کوئی وارث نہیں ۱۲ منہ۔

قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَمَهْمَآ اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرُّ بِكَ اٰخَرُوْنَ۔

اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال کی تہائی مال بھی بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے (مرے پیچھے) وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج بھک منگا چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں اور دیکھ جو تو[1] خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقے کا ثواب ملے گا اس لقمے میں بھی ثواب ملے گا جو تو اٹھا کر اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور[2]-اللہ تیرا درجہ بلند کرے (تجھ کو حاکم بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں کو (کافروں کو) نقصان پہنچے[3]

بَابُ ٢٠٩ وُجُوْبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ وَالْعِيَالِ

باب اپنی جورو بال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے[4]۔

٣٢٢۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَآ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَآ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْٓ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ تَقُوْلُ الْمَرْاَةُ اِمَّآ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش رح نے کہا ہم سے ابوصالح (ذکوان) نے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ وہ افضل ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار[5] رہے اور (ہر حال میں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل[6] ہے اور پہلے ان لوگوں کا خرچہ دے جس کا تو نگہبان ہے[7] جورو کہتی ہے

---

[1] اللہ کا حکم بجالانے کی نیت سے ۱۲ منہ [2] تو ابھی گھبراتا کیوں ہے شاید تو زندہ رہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی امید ظاہر فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پورا کیا سعد بن ابی وقاص آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدت دراز تک زندہ رہے عراق کا ملک انہوں ہی نے فتح کیا کافروں کو زیر کیا مدتوں عراق کے حاکم رہے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [4] اسی طرح ماں باپ دادا دادی نانا، نانی کا جب وہ محتاج ہوں اسی طرح اپنے غلام لونڈی کا لیکن جو دن گذر جائیں ان کا خرچ دینا واجب نہیں یہاں تک کہ بی بی کا بھی گزشتہ دنوں کا خرچ دینا واجب نہیں حنفیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [5] یعنی اعتدال کے ساتھ خیرات کرے یہ نہیں کہ سارا مال لٹا دے اور پھر محتاج ہو کر بیٹھے ایک ایک سے مانگتا پھرے اور یہ جو امام حسنؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی بار اپنا سارا مال اسباب خیرات کر دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو آئندہ دوسری آمدنی کی امید تھی تو گویا مالدار رہے ۱۲ منہ [6] اوپر والا دینے والے کا ہاتھ نیچے والا منگنے والے کا ہاتھ ۱۲ منہ [7] یعنی اپنے بال بچوں کا ان کی ضرورت سے جو فارغ ہو وہ دوسرے محتاجوں کو دے مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش اصل درویشی اور فقیری یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے محنت مزدوری سے روپیہ کمائے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرے دوسرے محتاجوں کو بھی کھلائے یہ درویشی نہیں ہے کہ ایک سونٹا لے کر لنگوٹا باندھ کر ایک پہاڑ پر جا کر بیٹھ جائے جورو بچوں کو بھوکا چھوڑ جائے ان کی کچھ پرواہ نہ کرے ۱۲ منہ۔

اَنْ تُطْعِمَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تُطَلِّقَنِیْ وَیَقُوْلُ الْعَبْدُ اَطْعِمْنِیْ وَاسْتَعْمِلْنِیْ وَیَقُوْلُ الْاِبْنُ اَطْعِمْنِیْ اِلٰی مَنْ تَدَعُنِیْ فَقَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هٰذَا مِنْ كِیْسِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

مجھ کو خرچ دے نہیں تو طلاق دیدے غلام کہتا ہے میاں پیٹ کو روٹی دو مجھ سے کام کراؤ بیٹا کہتا ہے بابا مجھ کو کھانے کو دو تم مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہو۔ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ تم نے یہ کلام (یعنی جورو کہتی ہے) اخیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہیں یہ میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے[2]۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

ہم سے سعید بن غفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خیرات وہی ہے جس کو دینے پر آدمی مالدار رہے اور پہلے ان لوگوں کو دے جو تیری پرورش میں ہیں۔

بَابُ ۲۱ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلٰی اَهْلِهِ وَكَیْفَ نَفَقَاتُ الْعِیَالِ

باب آدمی اپنی جورو بچوں کا ایک سال کا خرچ رکھ لے سکتا ہے اور جورو بچوں پر کیونکر خرچ کرے[3]۔

۳۲۴۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِیْعٌ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ قَالَ لِیْ مَعْمَرٌ قَالَ لِیَ الثَّوْرِیُّ هَلْ سَمِعْتَ فِی الرَّجُلِ یَجْمَعُ لِاَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ اَوْ بَعْضِ السَّنَةِ

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان بن عیینہؒ سے کہا مجھ سے معمرؒ نے کہا مجھ سے سفیان ثوریؒ نے پوچھا تو نے اس شخص کے باب میں کچھ سنا ہے جو اپنے بال بچوں کے لیے ایک سال یا کچھ کم کا خرچ رکھ چھوڑے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں کو خرچ دینا خیرات پر مقدم ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر مرد اپنی جورو کا خرچہ نہ دے سکے تو قاضی جورو مرد میں تفریق کرا دے ائمہ ثلاثہ اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ عورت صبر کرے ہیئے پیٹ پر صبر کیونکہ ہونا مردی کی صورت میں تو حنفیہ تفریق کراتے ہیں حالانکہ اس پر صبر ہو سکتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بیٹے کا خرچہ باپ پر واجب ہے جب بیٹا نابالغ اور محتاج ہو یا بالغ ہو مگر محتاج ہو اسی طرح باپ کا بیٹے پر اہلحدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [2] تو اتنی عبارت مندرج ہو گی گویا حدیث وہاں تک ختم ہو گئی وابدأ بمن تعول تک بعضوں نے کہا ابوہریرہؓ نے یہ انکار کی راہ سے کہا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں تو کیا میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ۱۲ منہ [3] باب کا دوسرا مطلب حدیث سے نہیں نکلتا یہ جواب کی حیثیت میں ہے کہ آپ سال بھر کا خرچ رکھ لیتے یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کل کے لیے کچھ نہ رکھتے کیونکہ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خاص اپنے نفس کے لیے کچھ نہ رکھتے اب یہ روایت ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ کچھ جو کے بدل ایک یہودی کے پاس گرو تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ سال بھر کا خرچہ اہل و عیال کا نکال رکھتے مگر غیر معمولی مہمانوں کے آ جانے سے وہ سال سے پیشتر ہی اٹھ جاتا تو قرض لینے کی ضرورت پڑتی قسطلانی نے کہا بال بچوں کے واسطے سال بھر کا خرچ یا غلہ فراہم کرنا اور رکھ چھوڑنا توکل کے خلاف نہیں ہے کیونکہ سید المتوکلین نے ایسا کیا ہے اور اسباب کا ترک کرنا توکل کے لیے ضرور نہیں ہے بلکہ منع ہے اسباب حاصل کر کے بھروسہ اللہ پر رکھے جو مسبب الاسباب ہے یہی توکل ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم۔

قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ۔

معمرؒ نے کہا مجھے اس وقت کسی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھ کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے بیان کی انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر (یہودیوں) کے باغ[1] بیچ کر اس کی آمدنی سے اپنی بی بیوں کی ایک سال کی خوراک رکھ چھوڑتے تھے[2]

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا۔ ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَأُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعدؒ نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہابؒ زہری سے کہا مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے بیان کیا (زہریؒ نے کہا) ایسا ہوا کہ پہلے محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے امام مالکؒ کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوسؓ پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) میں گھر میں تھا استنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے کو آیا میں چلا اور حضرت عمرؓ پاس پہنچا استنے میں ان کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعید بن ابی وقاص سے ملنا چاہتے ہیں یہ لوگ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر یرفا نے ان کو اجازت دی یہ چاروں شخص آئے اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا بیٹھے یرفا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر آیا اور کہنے لگا آپ علیؓ اور عباسؓ سے ملنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یرفا نے ان کو بھی اجازت دی وہ بھی اندر آئے سلام کر کے بیٹھ گئے اس وقت حضرت عباسؓ نے کہا امیر المؤمنین میرا اور علیؓ کا فیصلہ کر دیجیے یہ سن کر دوسرے مصاحبوں یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا امیر المؤمنین (بہتر ہے) ان کا فیصلہ ہی کر دیجیے دونوں کو آرام ہو جائے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) میں تم کو اس خداوند کی قسم دیتا ہوں

[1] جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے تھے ۱۲ منہ [2] باقی جہاد وغیرہ کے سامان میں صرف کرتے ۱۲ منہ۔

الَّذِی بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّیْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَالِ بِشَیْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ اللّٰهُ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِیَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰۤى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ

جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو (مال اسباب) ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد لیا حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک[1] پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم دونوں کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک آپ نے ایسا فرمایا ہے تب حضرت عمرؓ نے کہا (ٹھہرو) اب میں تم سے اس جائیداد کی حقیقت بیان کرتا ہوں (جس میں تم دونوں جھگڑ رہے ہو) ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لیے یہ حکم رکھا تھا کہ جو جائیداد کافروں کی بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے (یعنی فئ) وہ پیغمبر کی ہو گی دوسرے کسی کے لیے یہ حکم نہیں دیا[2] اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) فرمایا فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب اخیر آیت علی کل شئی قدیر تک تو یہ جائدادیں[3] یہ خاص آنحضرتؐ کی تھیں (اور کسی مسلمان کا اس میں حق نہ تھا مگر) آپ نے اس پر بھی ان جائدادوں میں سے کوئی دولت اپنی ذات کے لیے نہیں جوڑی نہ انکی آمدنی خاص اپنے لیے رکھی بلکہ[4] اس کو تم ہی لوگوں پر خرچ کرتے تھے تم ہی لوگوں کو دیتے تھے یہ وہی جائیدادیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچ رہی تھیں آپ ایسا کرتے کہ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ[5] ان میں سے نکال لیتے اور جو بچ جاتا وہ مسلمانوں کے عام کاموں میں خرچ کیا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی بھر ایسا ہی

[1] ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ۱۲ منہ [2] آپ کے بعد اور کسی خلیفہ یا بادشاہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے ۱۲ منہ [3] جو میں نے تم دونوں کے سپرد کر دی ہیں بنی نضیر فدک خیبر وغیرہ ۱۲ منہ [4] اپنی بی بیوں وغیرہ کا خرچ نکال کر بچ رہتا تھا ۱۲ منہ

أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ
قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا
بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ
وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ
لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ
أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي
وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ
جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ
وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ
أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا
عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ
لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ

کرتے رہے عثمان اور ان کے ساتھ والو میں تم کو خدا کی قسم دیتا
ہوں یہ تم کو معلوم ہے کہ نہیں انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے اس
کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا علیؓ اور عباسؓ میں تم کو بھی خدا کی
قسم دیتا ہوں تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں انہوں نے کہا بیشک
معلوم ہے خیر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دنیا سے) اٹھا لیا
تو ابوبکرؓ نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام
ہوں ابوبکرؓ ان جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھ کر اسی طرح خرچ
کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خرچ
کیا کرتے تھے اس وقت علیؓ اور عباسؓ تم دونوں یہ خیال
کرتے تھے کہ ابوبکرؓ نے ایسا ایسا کیا[۵۱] مگر اللہ اس بات کا عالم
ہے کہ ابوبکرؓ نے جو کچھ اس جائیداد کی نسبت کیا (وہ بجا کیا) وہ راست
باز نیک بخت انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ
نے ابوبکرؓ کو دنیا سے اٹھا لیا میں نے کہا اب میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں کا جانشین ہوں میں نے بھی شروع
شروع دو برس تک اس جائداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو خرچ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے انہی میں خرچ کیا اس کے بعد
(علی اور عباس) تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں ملے جلے
اور تم دونوں کی بات ایک تھی[۵۲] عباسؓ تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے
یعنی آنحضرت کے مال میں سے میرا حصہ دلاؤ اور علیؓ تم نے یہ
دعویٰ کیا کہ میری بی بی (یعنی حضرت فاطمہؓ) کا حصہ ان کے مال میں
سے مجھ کو دلاؤ میں نے تجھ کو یہی جواب دیا تھا اگر تم چاہتے ہو تو
میں یہ جائیداد اس شرط پر تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں تم اللہ کا
نام لے کر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم اس کو انہی کاموں پر خرچ کرو
گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ خرچ

---

۵۱ یعنی برا کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ ہمارے حوالے نہیں کیا ۱۲ منہ ۵۲ آپس میں کوئی تکرار نہ تھی ۱۲ منہ

فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

کرتے رہے اور جن میں میں خود اپنی شروع خلافت سے اب تک خرچ کرتا رہا اگر یہ اقرار کرتے ہو تب تو میں یہ جائیداد تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں ورنہ اس جائیداد کی گفتگو چھوڑ دو تم نے کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائیداد ہم دونوں کے حوالے کر دو۔ میں نے تم دونوں کے حوالے کر دی کیوں عثمان اور ان کے ساتھیو تم کو خدا کی قسم میں نے اسی شرط ہی پر جائیداد علیؓ اور عثمانؓ کے قبضے میں دی ہے۔ انہوں نے کہا بیشک پھر علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو خدا کی قسم کہو میں نے تم دونوں کو اسی شرط پر یہ جائیداد دی تھی یا نہ انہوں نے کہا بیشک حضرت عمرؓ نے کہا تو اب پھر مجھ سے کیا چاہتے ہو اور کچھ فیصلہ کرانا چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اور کوئی دوسرا فیصلہ اس جائیداد کی نسبت کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا[۲] تو ہے جائیداد پھر میرے حوالے کر دو میں اس کا بھی بندوبست آپ ہی کر لوں گا[۳]۔

بَابٌ ۲۱ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پورا کرنا چاہے اور (سورہ احقاف میں) فرمایا اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا سب تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۂ طلاق میں) فرمایا اور اگر تم دونوں جورو خاوند دودھ پلانے میں ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اس کے بچے کو دودھ پلا دیگی جس کو اللہ نے گنجائش دی ہو وہ اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرے

---

[۱] میں ذاتی ملک املاک کی طرح یہ جائیداد تم دونوں میں تقسیم کر دوں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۲] اور آپس میں دونوں لڑتے جھگڑتے رہو ۱۲ منہ [۳] جہان اور خلافت کے سینکڑوں کام کرتا ہوں اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے باب الخمس میں ۱۲ منہ۔

إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فِصَالُهُ فِطَامُهُ۔

اخیر آیت بعد عسر یسرا تک[1] اور یونسؒ نے زہری سے نقل کیا[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاتضار والدۃ بولدہا یعنی عورت اپنے بچے کی وجہ سے باپ کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً عورت اپنے بچہ کو دودھ پلانے سے انکار کرے[3] حالانکہ ماں کا دودھ بچہ کی اچھی غذا ہے اور ماں کو جو اپنے بچہ پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ دوسری عورت کو کہاں سے ہونے لگی تو ماں کو دودھ پلانے سے انکار نہیں پہنچتا جب بچہ کا باپ اس کا حق ادا کرے روٹی کپڑا دے، اسی طرح فرمایا ولامولود لہٗ بولدہ یعنی باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے البتہ اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر ماں اور باپ دونوں اپنی خوشی سے مشورہ کر کے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کچھ گناہ نہ ہوگا گو ابھی مدتِ رضاعت باقی ہو فصالہ کا معنی دودھ چھڑانے (یہ طبری نے ابن عباسؓ سے نقل کیا)

بَابُ ۲۱۲ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ۔

باب اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیونکر خرچ کرے اور اولاد کے خرچے کا بیان[4]

[1] پہلی آیت سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ ماں کو اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی انا نہ ملے یا باپ محتاج ہو انا کا مقدور نہ رکھتا ہو اس آیت میں ماؤں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دیا ہو تو ایسی عورتوں کو دودھ پلائی کی اجرت خاوند کو دینا ہوگی دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے اس آیت کو اور سورۂ لقمان کی اس آیت وفصالہ فی عامین دونوں کو حضرت علیؓ نے ملا کر یہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں تیسری آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلائی کی اجرت اپنے مقدور کے موافق دے ۱۲ منہ [2] اس کو عبداللہ بن وہب نے اپنی جامع میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یا اتنی اجرت طلب کرے جو خاوند کے مقدور میں نہیں ۱۲ منہ [4] اگر خاوند کہیں چل دیا ہو اور اس کا پتہ معلوم ہو تو عورت اپنے شہر کے قاضی کے پاس جائے وہ اس شہر کے قاضی کو لکھ بھیجے اس کا خاوند ہو عورت کا خرچہ بھیج دے اگر یہ امر ممکن نہ ہو تو جیسے ہمارے زمانے میں ہے کہ ہر ایک پر کافر مسلط ہیں اور بیچارے قاضیوں کو ایک دمڑی برابر اختیار ان کافروں نے نہیں دیا ہے تو عورت اپنے شہر کے قاضی کو اطلاع دے اور وہ نکاح فسخ کر دے روریانی نے کہا اسی پر فتویٰ ہے اگر خاوند کا بالکل پتہ نہ ہو جب بھی قاضی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اسی طرح اگر خاوند مفلس ہو اور نان نفقہ نہ دے سکتا ہو شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور (باقی بصفحہ آئندہ)

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہند[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت ہی بخیل آدمی ہے میں (اس کے پیٹھ پیچھے) اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کیسا آپ نے فرمایا نہیں البتہ دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتی ہے[2]۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِهٖ۔

ہم سے یحییٰ (بن موسیٰ یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے بے اس کی اجازت کے (معمولی خیرات کرے) تو خاوند کو بھی آدھا ثواب ملے گا[3]۔

بَابٌ ۲۱۳ عَمَلِ الْمَرْاَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

باب عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا[4]

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے شعبہؓ سے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہؓ نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا ہم سے حضرت علیؓ نے انہوں نے کہا حضرت سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں چکی پیستے پیستے جو ہاتھوں کا حال ہو گیا تھا اس کی شکایت کرتے کہ ان کو یہ خبر

(بقیہ صفحہ سابقہ) حنفیہ نے جو مذہب اختیار کیا ہے وہ صریح ظلم ہے عورتوں پر اور تکلیف مالایطاق ہے اور اس زمانہ میں کوئی عورت اس پر نہیں چل سکتی وہ کہتے ہیں خاوند مفلس ہو یا غائب ہر حالت میں عورت صبر کیے بیٹھی رہے البتہ اس کے نام پر قرض لے کر کھا سکتی ہے بتلائیے مفلس یا غائب کو کون قرض دیگا اس زمانہ میں تو مالداروں کو بھی بغیر گروی کے کوئی قرض نہیں دیتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی معاویہ کی والدہ تھیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ضرورت کے وقت عورت خاوند کا مال بے اس کی اجازت کے خرچ کر سکتی ہے شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں بعضوں نے کہا قاضی سے اجازت لے کر خرچ کرے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر کتاب البیوع میں گزر چکی ہے مراد وہی خیرات ہے جو معمولی ہوتی ہے جس کی خاوند کی طرف سے اجازت ہوتی ہے مثلاً فقیر کو ایک آدھ پیسہ یا روٹی دینا ۱۲ منہ [4] یعنی وہی کام کاج جو عورتوں کے معمول ہیں جیسے آٹا گوندھنا پیسنا گھر میں جھاڑو دینا گھر صاف رکھنا کھانا پکانا وغیرہ بعضوں نے کہا یہ کام بھی عورت پر اس وقت لازم ہیں جب خاوند محتاج ہو گو عورت اپنے گھرانہ کی امیر ہو بعضوں نے کہا جو کام عورت اپنے ماں باپ کے گھرانہ میں کیا کرتی تھی وہی خاوند کے گھر میں بھی کرے امام مالکؒ نے کہا عورت گھر کے کام کاج پر مجبور کی جائے گی گو وہ اپنے خاندان کی امیر اور مالدار ہو بشرطیکہ اس کا خاوند محتاج ہو ۱۲ منہ

بَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

خبر پہنچی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں[1]۔ اتفاق سے آنحضرتؐ نہیں ملے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ سب حال کہہ دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ذکر کیا حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ہمارے پاس (رات کو) اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر (سونے کے لیئے) جا چکے تھے۔ ہم نے چاہا اٹھ کھڑے ہوں لیکن آپ نے فرمایا نہیں اپنی جاگہ پر رہو پھر آپ آکر میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک میر[illegible] کو لگی آپ نے فرمایا لونڈی غلام جو تم چاہتے ہو اس سے بہتر بات میں تم کو بتلاؤں جب تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پہ جا کر پڑو تو ۳۳ بار سبحان اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لو یہ لونڈی غلام سے تمہارے لیے بہتر ہے[2]۔

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ[۲۱۴]

باب کیا خاوند پر گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضرور ہے۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن ابی یزید نے انہوں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں ایک خادم چاہتی تھیں (جو گھر کا کام کاج کرے) آپؐ نے فرمایا

[1] تو آپ سے ایک لونڈی یا غلام لیں گے ۱۲ منہ [2] اللہ تم کو کام کاج کی طاقت دے گا اور خادم کی احتیاج نہ رہے گی سبحان اللہ ہماری بادشاہزادیوں نے دنیا میں اس طرح سے بسر کی یعنی زندگی بسر کی تکلیف سے کاٹی کہ اپنے ہاتھ سے چکی پیس لیتیں پانی بھر لیتیں کھانا پکاتیں پھر دوسری عورتوں کی کیا حقیقت ہے جو اپنے تئیں بڑی خاندانی سمجھ کر ان کاموں سے ننگ و عار کریں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے سودا لے کر اپنے ہاتھ میں اٹھا لاتے حالانکہ صدہا خادم آپ پر اپنی جان نثار کرنے کو موجود تھے اگر ان حدیثوں کو بھی دیکھ کر کسی کو آپ کے سچے پیغمبر ہونے میں شبہ رہے تو وہ بڑا بدبخت اور بدنصیب ہے ۱۲ منہ۔

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہ

أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِينَ. ثُمَّ قَالَ سُفْيٰنُ إِحْدٰهُنَّ أَرْبَعٌ وَّثَلٰثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

فرمایا میں تجھ کو وہ بات نہ بتلاؤں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے جب تو سونے لگے تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لے پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث میں) یوں کہنے لگے ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ ۳۴ بار کہہ لے حضرت علیؓ کہتے ہیں میں، ہر رات کو یہ کلمے پڑھتے وقت کہتا رہا کبھی نہیں چھوڑے لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے[۱] انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے۔

بَابُ ۲۱۵ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ.

باب مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرٰهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ.

ہم سے محمد بن عرعرہؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہؒ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں رہتے تو کیا کرتے انہوں نے کہا گھر کے کام کاج کرتے رہتے اذان کی آواز سن کر باہر نکلتے[۲]۔

بَابُ ۲۱۶ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ.

باب اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس کے خبر کیے اپنا اور اپنی اولاد کا خرچ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے

---

[۱] جہاں معاویہ بن ابی سفیان سے بڑی جنگ ہوئی تھی ۱۲ منہ [۲] حالانکہ وہ ایسی پریشانی کا وقت تھا ابن بطال نے بعضے شیوخ سے نقل کیا کہ عورت پر گھر کے کام کاج کے لیے جبر نہیں ہو سکتا اور اس پر علما کا اجماع ہے کہ خاوند پر ان کاموں کا بندوبست لازم ہے اور طحاوی نے اس پر بھی اجماع نقل کیا ہے کہ مرد عورت کے خادم کو گھر سے نہیں نکال سکتا اور شافعیہ اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ مرد پر عورت کا اور عورت کے خادم کا دونوں کا نفقہ لازم ہے اگر مرد اتنا مقدور رکھتا ہو اور اہل ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں مرد پر عورت کے خادم کا بندوبست کرنا ضرور نہیں گو عورت بادشاہ وقت کی بیٹی ہو اور اہل کوفہ اور جمہور علماء اس آیت سے دلیل لیتے ہیں وعاشروھن بالمعروف ۱۲ فتح مختصراً [۳] گھر کے کام کاج کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہمارے پیغمبر صاحب کی سنت ہے اور جو لوگ گھر میں راجہ بنے بیٹھے رہتے ہیں کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتے ہر کام کے لیے ماما لونڈی غلام پکار کرتے کرتے ہیں یہاں تک کہ اٹھ کر اپنے آپ پانی بھی نہیں پی سکتے تنہا پاخانہ میں پانی لے جا سکتے ہیں نہ وضو خود کر سکتے ہیں بے عقل بیوقوف اور احمق ہیں ان کی صحت ہمیشہ خراب رہے گی اور جب کوئی سفر در واقعہ در پیش ہوگا از سنت ذلیل اور خوار دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوں گے ۱۲ منہ

عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ عتبہ کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے موافق بھی میرا اور میری اولاد کا خرچہ نہیں دیتا مگر میں اس کے بے خبر کیسے کچھ لے لیتی ہوں تو لے لیتی ہوں آپ نے فرمایا دستور کے موافق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

بَابٌ ۲۱۷ حِفْظِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَالنَّفَقَةِ

باب عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بندوبست کرے (بے فائدہ نہ اڑانے دے)

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعٰوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤسؒ نے انہوں نے اپنے والد اور ابوالزنادؒ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) قریش کی عورتیں بہت عمدہ ہیں بچپنے میں اپنی اولاد پر مہربان اور خاوند کے مال اسباب کی بخوبی نگہبان اور معاویہ اور ابن عباس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے[1]

بَابٌ ۲۱۸ كِسْوَةِ الْمَرْاَةِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے

۳۳۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اٰتٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَآءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا (تحفہ کے طور پر) بھیجا[2] میں نے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے

[1] معاویہ کی روایت کو امام احمد اور طبرانی نے اور ابن عباس کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھ کو عنایت فرمایا ۱۲ منہ

فِیْ وَجْهِهٖ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِیْ۔

مبارک چہرے پر غصہ ہے میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا[1]۔

بَابُ۲۱۹ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِیْ وَلَدِهٖ۔

باب عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے[2]۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ هَلَكَ أَبِیْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّیْ كَرِهْتُ أَنْ أَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ خَيْرًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہدؓ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے (جنگ احد میں شہید ہوئے) اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو خاوند کر چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنستی دل لگی کرتی تو اس سے ہنستی دل لگی کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مر گئے اور (چھوٹی چھوٹی) بیٹیاں چھوڑ گئے[3] میں نے ایک اور لڑکی انہی کی طرح بیاہ کر لانا مناسب نہ سمجھا بلکہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خبر رکھے اور ان کو درست کرے (ادب سکھلائے) آپ نے فرمایا تجھ کو اللہ برکت یا بھلائی عطا فرمائے[4]۔

---

[1] یعنی اپنی رشتہ دار عورتوں کو کیونکہ حضرت علیؓ کی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سوا فاطمہ زہراؓ کے اور کوئی دوسری عورت نہ تھی دوسری روایت میں یوں ہے میں نے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہؓ رضی اللہ عنہن ۱۲ منہ [2] یعنی اس اولاد کی تعلیم و تربیت میں جو اس کے پیٹ سے نہ ہو حالانکہ باب کی حدیث میں جابر کی بی بی کی جابر کی بہنوں کی تعلیم اور پرورش میں مدد نکلتی ہے مگر اولاد کو بھی بہنوں پر قیاس کیا یہ خدمت کچھ عورت پر واجب نہیں ہے جیسے ابن بطال نے کہا بلکہ اگر عورت ایسا کرے تو اس کی مروت اور خوش خلقی ہے ۱۲ منہ [3] انکی تعلیم و تربیت کے لیے ایک جہاں دیدہ عورت ضرور تھی ۱۲ منہ [4] جابرؓ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہت برکت دی ان کا قرضہ بھی سب ادا کرا دیا ہمیشہ خوش و خرم رہے اور سب سے بڑی برکت یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ منظور نظر رہے ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے ساتھ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تشریف رکھتے ہیں اور میں اور ایک اور آدمی اس پہاڑ کے نیچے ایک مقام پر ڈیرہ کر رہے ہیں میں نے اس سے پوچھا تم کون شخص ہو انہوں نے کہا جابر بن عبداللہ انصاری ہوں میں نے کہا کیا خوب تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے ہو بھلا بتلاؤ تو یہ لوگ پہاڑ کی چوٹی (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابٌ ۲۴۳ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ۔

۵۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

باب مفلس آدمی کو بھی (جب کچھ ملے) تو اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے[۱]۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (سلمہ یا سلمان بن صخر یا اور کوئی) اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا کہا تو وہ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بی بی پر چڑھ بیٹھا (یعنی دن کو روزے میں) آپ نے فرمایا تو پھر (کفارہ دے) ایک بردہ آزاد کر وہ کہنے لگا بردے کا تو مجھ کو مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا مہینے لگاتار روزے رکھ وہ کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا وہ کہنے لگا اس کا بھی مجھ کو مقدور نہیں ہے پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آ گیا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا وہ فتویٰ پوچھنے والا کہاں گیا اس نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا لے یہ کھجور لے جا اور (کفارہ میں) خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہؐ اس کو خیرات کروں نا جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں میں کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر آپ ہنس دیئے اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں اور فرمایا پھر تو تم ہی (میاں بی بی) اس کے زیادہ حق دار ہو[۲]۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) نظر آتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سے ہیں جابرؓ نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ اس وقت سپید عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ میں نے دوسرے آپ کو دیکھا پھر یہ خواب ختم ہو گیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باب کی حدیث میں اس مفلس شخص سے فرمایا جس پر رمضان کا کفارہ واجب تھا جاؤ تم میاں بی بی اس کھجور کے زیادہ حق دار ہو دوسری روایت میں یوں ہے تو بھی کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا تو آپ نے کفارہ کی ادائیگی پر اس کے گھر والوں کا کھانا مقدم سمجھا یا اس شخص نے کفارہ کے وجوب کے ساتھ اپنے گھر والوں کے خرچ کا اہتمام کیا اور ان کی محتاجی ظاہر کی اگر گھر والوں کو کھلانا ضروری نہ ہوتا تو وہ اس کھجور کو خیرات کرنا مقدم سمجھتا ۱۲ منہ [۲] اس میں پندرہ صاع کھجور ہوتی ہے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۲۱ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَّضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ اَجْرٍ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ اَجْرُ مَآ اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هِنْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ مَا يَكْفِيْنِيْ وَبَنِيَّ قَالَ خُذِيْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا[1] تو بچے کے وارث (مثلاً بھائی چچا وغیرہ) پر بھی یہی لازم ہے[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو گونگا ہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا اخیر آیت صراط مستقیم تک۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم کو ہشام بن عروہؓ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں ابوسلمہ (اگلے خاوند) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں تو مجھ کو ثواب ملے گا اور میں ان کی خبرگیری کیسے چھوڑ دوں آخر وہ میرے ہی پیٹ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا بیشک تو جو اُن پر خرچ کرے گی اس کا تجھ کو ثواب ملیگا[3]۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ کہنے لگی یا رسول اللہؐ ابوسفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی ہے[5]۔ اگر میں اپنے اور اپنے بیٹوں کی ضرورت کے موافق اس کے مال میں سے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق تو لے سکتی ہے[4]۔

---

[1] اگر بچہ کا باپ مر جائے ۱۲ منہ [2] یعنی دودھ پلانے والی کا نان نفقہ خرچ وغیرہ دینا اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی جب بچہ کا کچھ مال نہ ہو تو اس کی پرورش کا خرچہ کون دیگا امام احمدؒ کے نزدیک اس بچہ کے وارث دیں گے اور حنفیہ کے نزدیک ہر ایک محرم رشتہ دار اور جمہور کے نزدیک وارثوں کو یہ خرچہ دینا ضرور نہیں اور وعلی الوارث مثل ذالک کے معنے انہوں نے یہ کہے ہیں کہ وارث بھی کسی کو نقصان نہ پہنچائے زید بن ثابت نے کہا ہے کہ اگر بچہ کی ماں اور چچا دونوں ہوں تو ہر ایک بقدر اپنے حصہ وراثت کے اس کا خرچہ اٹھائے گا یہ باب لا کر امام بخاری نے زید کا قول رد کر دیا ہے کہ عورت کی مثال گونگے کی سی ہے اور گونگے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں فرمایا لا یقدر علی شیء تو عورت پر کوئی خرچہ واجب نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ماں پر اپنی اولاد کا خرچہ واجب نہیں ہے اگر تبرع کے طور پر خرچ کرے ثواب ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اولاد کا خرچ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو یہ حکم دیتے کہ بیٹوں کا آدھا خرچ تو دے اور آدھا ابوسفیان کے مال سے لے ۱۲ منہ۔

[5] اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر جائے اور قرض کا بوجھ یا بال بچے چھوڑ جائے تو ان کا بندوبست مجھ پر (یعنی میرے ذمہ) ہے۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیلؒ سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے ابو سلمہؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو قرض دار مرتا تو آپ پوچھتے اس نے قرض ادا ہونے کے موافق جائیداد چھوڑی ہے یا نہیں اگر لوگ کہتے چھوڑی ہے تو آپ اس پر (جنازے کی) نماز پڑھتے ورنہ صحابہ رض سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو (آپ نہ پڑھتے[1]) پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک کے ملک فتح کرا دیے (اور روپیہ آنے لگا) تو آپ نے فرمایا مومنوں کا خیال مجھ کو ان کی ذات سے زیادہ ہے اب اگر کوئی مومن مر جائے اور قرضہ چھوڑ جائے (جائیداد نہ چھوڑے) تو اس کا قرضہ میرے ذمہ اور جو مومن جائیداد چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کی ہے[2]۔

بَابُ ۲۲۳ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

باب آزاد اور لونڈی دونوں انّا ہو سکتی ہیں (دودھ پلا سکتی ہیں)

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیلؒ سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا

---

[1] اس سے یہ مقصود تھا کہ لوگ قرضہ کی فکر رکھیں اور زندگی ہی میں اس کو ادا کر جائیں اگر زندگی میں نہ ادا کر سکیں تو قرضہ کے ادائگی کے موافق جائیداد چھوڑ جائیں اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان اولاد چھوڑ جائے اور انکی پرورش کیلئے کوئی جائیداد نہ ہو تو حاکم اسلام بیت المال میں سے ان کی پرورش کرے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مسلمان لوگ اگلے زمانہ میں جو اسلامی سلطنت کی دل و جان سے خیر خواہی کرتے تھے اس کے بچانے کیلئے اپنے خون بیدریغ بہاتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ ہمارے بال بچوں کی پرورش خزانہ سلطنت سے ہوگی ہمارا قرضہ بھی خزانہ سلطنت کرے گا پھر کیا فکر ہے اللہ کی راہ میں جان دینا اور غازی اور شہید کا ثواب حاصل کرنا اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی مگر بعد کے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں نے یہ ستم کیا کہ خزانہ سلطنت کو اپنی ملک سمجھ لیا لگے اپنی عیش و عشرت میں اڑانے اب لوگوں نے کہا جب بادشاہ سلامت خود تو عیش و عشرت کرتے ہیں اور ہماری راحت و تکلیف کی ذرا بھی ان کو پرواہ نہیں ہے تو ایسے بادشاہ سے ہم کیوں ہمدردی کریں اب دیا تی بر صفحہ آئندہ)

عُرْوَةُ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ اُخْتِي ابْنَةَ اَبِي سُفْيٰنَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ اُخْتِي فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ اَعْتَقَهَا اَبُو لَهَبٍ

مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہؓ نے ان سے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم آپ میری بہن (عزہ) سے نکاح کر لیجئے جو ابو سفیان کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا کیا تجھ کو یہ پسند آئے گا میں نے کہا جی ہاں میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں[1] - پھر اگر میری بہن کو فائدہ پہنچے تو غیروں سے تو مجھ کو اچھا لگے گا آپ نے فرمایا یہ تو خیر مگر عزہ (تیری بہن) سے نکاح کرنا مجھ کو درست کہاں ہے[2] - پھر میں نے کہا پروردگار کی قسم ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ ابو سلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا ام سلمہؓ کی بیٹی سے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا درہ تو میری ربیبہ ہے اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے درست نہ ہوتی وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور ابو سلمہ کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے (جو ابو لہب کی لونڈی تھی) تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا ذکر مجھ سے نہ کیا کرو عروہ نے کہا ثویبہ کو ابو لہب نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا[3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا!

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کتاب کھانوں کے بیان میں!

(یعنی کھلانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) بادشاہ صاحب کا ساتھ معیت میں صرف ان کی نوکر فوج دینے لگی عام رعیت نے مدد چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے سارا ملک غنیم کے قبضے میں آگیا اور بادشاہ سلامت قید خانہ میں بھیجے گئے وہاں اپنے اعمال کا خمیازہ بھگت رہے ہیں ۱۲ منہ[1] جن کی خبر نہ ل جانے تو ہلاک ہو جائیں ۱۲ منہ[1] مجھ کو اس سے کوئی غرض نہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کہ دوسری سوت آ کر آرام کر دیں ۱۲ منہ [2] جب تو میرے نکاح میں ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ آنحضرت ؐ کے میلاد کی محفل جس میں آپ کی ولادت کی خوشی کی جائے درست ہے کیونکہ ابو لہب نے یہ خوشی کی اور ثویبہ کو آزاد کر دیا البتہ آپ کی وفات کی محفل کرنا درست نہیں کیونکہ رنج کی محفل ہے آنحضرت ؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابو لہب کا فعل کیونکر حجت ہو سکتا ہے وہ تو کافر تھا اور کفر ہی پر مرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ہجو قرآن پاک میں اتاری جو قیامت تک پڑھی جائے گی اس حدیث سے امام بخاری نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَقَوْلِهٖ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهٖ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۔

تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ اور (اسی سورت میں) فرمایا تم جو پاکیزہ مال کماؤ ان میں سے خرچ کرو (کھاؤ اور کھلاؤ) اور (سورۂ مومنون) میں فرمایا پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال بجالاؤ میں تمہارے کام خوب جانتا ہوں۔

۵۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيٰنُ وَالْعَانِي الْاَسِيْرُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ (پیاسے کو پانی پلاؤ) بیمار کی خبر لو (عیادت کو جاؤ) قیدی کو قید سے چھڑاؤ سفیان نے کہا حدیث میں عانی سے مراد قیدی ہے۔

۵۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَابَنِيْ جَهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَاْتُهٗ اٰيَةً مِّنْ كِتٰبِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِيْ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد ابن فضیل نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر آپ کی وفات تک ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن برابر کھانا پیٹ بھر کر کھایا ہو (اور اسی سند سے) ابو حازم سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھے بہت بھوک لگی تو میں حضرت عمرؓ سے ملا میں نے ان سے کہا قرآن کی فلاں آیت مجھ کو پڑھ کر سناؤ وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنائی سمجھائی آخر میں وہاں سے چلا تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ بھوک کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) باب کا مطلب نکالا کہ تو تمہی ادا ہو سکتی ہے یعنی آزاد مردوں کو دودھ پلا سکتی ہے ۱۲ منہ ؎ الاطعمہ طعام کی جمع ہے طعام اکثر کھانے کو کہتے ہیں اور کبھی خاص گیہوں کو بھی کہتے ہیں طعم بالفتح مزہ اور ذائقہ اور طعم بالضم طعام ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎ فضیل بن غزوان بن جریر کرنی ۱۲ منہ ؎ بلکہ فقر و فاقہ میں گزری ایک دن پیٹ بھر کر ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ گیہوں کی روٹی تین دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کی روٹی دو دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی بعضوں نے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور آپ کی آل پیٹ بھر کر کھانا پسند نہیں کرتے تھے حذیفہ کی حدیث میں ہے جو شخص کم کھائے گا اس کا پیٹ اچھا رہے گا اس کا قلب روشن ہوگا اندرون از طعام خالی دار، تا درو نور معرفت بینی۔ حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ سارے تصوف کا خلاصہ تین باتیں ہیں کم کھانا کم سونا کم بات کرنا ۱۲ منہ ؎ لیکن میرا مطلب نہ سمجھے میری غرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا کھلائیں ۱۲ منہ

مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ

مارے اوندھے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے کھڑے ہیں آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہؐ آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے میری یہ حالت ہو رہی ہے آپؐ اپنے گھر مجھ کو لے گئے اور دودھ کا پیالہ میرے لیے لانے کا حکم دیا میں نے دودھ پیا پھر فرمایا ابوہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا ابوہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا اتنا کہ میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح برابر ہو گیا[1]۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں اس کے بعد میں پھر حضرت عمرؓ سے ملا اور میں نے اپنا حال بیان کیا[2] میں نے ان سے یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیا جو تم سے زیادہ اس بات کے لائق تھے[3] پروردگار کی قسم میں نے جو تم سے کہا یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سناؤ[4] یہ آیت تم سے زیادہ مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ یہ سن کر کہنے لگے ابوہریرہؓ خدا کی قسم اگر میں اس وقت تم کو اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتا (تمہاری ضیافت کرتا) تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی[5]۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا[6] اور داہنے ہاتھ سے کھانا۔

---

[1] یعنی پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ سکڑ کر گڑھے کی طرح ہو گیا تھا اب پھول کر برابر آ گیا گڑھا نہ رہا ۱۲ منہ [2] کہ میں نے تم سے یہ آیت صرف اس لیے پوچھی تھی کہ تم سمجھ جاؤ اور مجھ کو کھانا کھلاؤ ۱۲ منہ [3] یعنی محتاجوں کو کھانا کھلانے اور ان کا پیٹ بھرنے کے یعنی آنحضرتؐ کو ۱۲ منہ [4] تو اس وجہ سے نہیں کہا تھا کہ میں اس آیت کو بھول گیا تھا ۱۲ منہ ع گو جنابت یا حیض ۱۲ منہ [5] مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا ایک آیت بھول گئے ہو اس کو پوچھنا چاہتے ہو اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ بھر کر کھانا درست ہے کیوں کہ ابوہریرہؓ نے پیٹ بھر کر دودھ پیا ۱۲ منہ [6] اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت یوں کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ اگر بہت سے آدمی کھانے پر ہوں تو پکار کر بسم اللہ کہے تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد آ جائے شافعی نے کہا اگر کھانے والوں میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو اوروں کو کفایت کرے گی اب علمائے ظاہر کے نزدیک کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا اسی طرح دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے اکثر علماء اس کو سنت کہتے ہیں لیکن ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا اچھا داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا پھر اس کا داہنا ہاتھ بالکل رہ گیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینیؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ ولید بن کثیر نے مجھ کو خبر دی انہوں نے وہب ابن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے وہ کہتے تھے میں (ابوسلمہؓ کے مرجانے کے بعد) بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف گھومتا (کبھی ادھر سے کھاتا کبھی ادھر سے) آپ نے فرمایا ارے بچے بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا اس کے بعد میں پھر ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

بَابُ ۲۲۵ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ

باب اپنے نزدیک سے کھانا (دوسروں کی طرف ہاتھ نہیں بڑھانا)

وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ

اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے[۱]۔

۴۴۳ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِیِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِیْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ نَوَاحِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسیؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے وہب ابن کیسان سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہؓ سے جو ام المومنین ام سلمہؓ کے (ابوسلمہ سے) بیٹے تھے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں نے (لڑکپن میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں کیا کرتا رکابی کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے اپنے نزدیک سے کھا۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِیْ نُعَيْمٍ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابو نعیم وہب بن کیسان سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) (مفلوج ہوگیا) اٹھ ہی نہ سکا بے ادبی کی سزا ملی ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت اکثر ملکوں میں پھیل گئی ہے وہ کیا کرتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری لیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں بعضے مسلمان بھی ان کی تقلید کرتے ہیں کم بخت بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ہماری شریعت میں بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے اگر تم کو چھری کانٹے سے ہی کھانا منظور ہے تو خیر کھاؤ لیکن چھری بائیں ہاتھ میں رکھو اور کانٹا دائیں ہاتھ میں اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا)

[۱] یہ حدیث اوپر معلقاً کتاب النکاح میں حضرت زینبؓ کے ولیمہ کے ذکر میں گزر چکی ہے اس کو امام مسلم اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّمَعَهُ رَبِيْبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہؓ بھی تھے آپ نے ان سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک سے کھا۔

بَابٌ ۲۲۶ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

باب پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا[1]

جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہوگی۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک درزی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا) کھانا تیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ اس دعوت میں گیا میں نے دیکھا آپ کھاتے وقت پیالے کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس میں سے کدو کے قتلے نکال کر کھاتے۔ انسؓ کہتے ہیں اس دن سے کدو مجھ کو بہت بھانے لگا[2]۔

بَابٌ ۲۲۷ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهٖ۔

باب کھانے پینے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی کہا ہم کو شعبہؒ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

---

[1] یہ اس شخص کے لیے جائز ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ کھاتے یا ان لوگوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ بڑھانا برا نہ جانیں جیسے صحابہؓ آنحضرتؐ کو کیوں کہ آپ کا ہاتھ لگنا تو باعث برکت تھا صحابہ اس کو غنیمت جانتے تھے اور متبرک سمجھتے تھے یہاں تک کہ آپ کا تھوک بھی متبرک سمجھ کر بدن پر مل لیتے تھے ۱۲ منہ [2] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھاتا تھا ایمان کی یہی نشانی ہے کہ جو چیز پیغمبر صاحب پسند کرتے تھے اس کو مسلمان بھی پسند کرے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند کرتے تھے مجھ کو تو کدو پسند نہیں ہے انہوں نے کہا گردن مارنے کا سامان لاؤ میں اس شخص کی گردن ماروں یہ مرتد ہو گیا ہے یہاں سے مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے کہ ان کے امام ابو یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آمین بالجہر رفع یدین وغیرہ ہیں اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس سے سنت نبوی کی تحقیر ہو تو وہ کس قدر واجب القتل ہوگا پھر چند بعضے جاہل غیر مقلد مجتہدین امت کی نسبت جہالت سے جو بے ادبی کے کلمے کہہ بیٹھتے ہیں وہ بھی مذموم ہیں گو چہ ان کی خطا بہت کم درجہ کی ہے امام ابو حنیفہ یا شافعی کی تحقیر یا توہین سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ لیکن معاذاللہ پیغمبر صاحب کی ایک ذری سی تحقیر بھی کفر ہے اور جب تم نے آنحضرت کی سنت پر چلنے والوں کی تحقیر کی تو گویا آنحضرت کی تحقیر کی اور بجا ہے اسی طرح جب تم نے در مختار یا ہدایہ کی بات کو آنحضرتؐ کی حدیث پر مقدم رکھا یا تم نے یوں کہا مرا قال قال در کار نیست قال ابو حنیفہ در کار است تو بھی تم نے آنحضرت کی تحقیر کی اور تم کافر ہو گئے ہزار در مختار اور ہزار ہدایہ آنحضرت کی ایک حدیث پر سے تصدق ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَکَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ ھٰذَا فِیْ شَأْنِہٖ کُلِّہٖ۔

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے کام لیتے (یا داہنی طرف سے شروع کرتے) جہاں تک ہو سکتا طہارت (وضو غسل) اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں شعبہ نے کہا اشعث اس حدیث کا راوی جب واسط میں تھا[1]۔ تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا ہر ایک کام میں[2]۔

بَابُ ۲۲۸ مَنْ اَکَلَ حَتّٰی شَبِعَ

باب پیٹ بھر کھانا درست ہے۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَھَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْطَلْحَۃَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؓ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ نے (اپنی بی بی ام سلیم سے (ا)) کہا (آج) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی اس میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں (کھانا نہیں کھایا) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی سربندھن کو نکال کر روٹیاں تلے اوپر اس میں لپیٹ کر انسؓ کہتے ہیں مجھ کو دیں میرے کپڑے کے تلے دبا دیں (تا کہ دوسرے لوگ نہ دیکھیں) اور کچھ کپڑا مجھ کو اوڑھا دیا اس حال میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا[3] غرض میں چلا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں (چپکا) کھڑا رہ گیا (حیران ہو کہ یا الٰہی اب کیا کروں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کھانا دے کر میں نے کہا جی ہاں آپ نے یہ سن کر

---

[1] جو ایک بستی ہے بصرے کے قریب ۱۲ منہ [2] یعنی ہر ایک کام میں آپ داہنی جانب سے شروع کرتے قسطلانی نے کہا مشکل ان کاموں میں ہے جن میں بائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً پاخانہ میں جب جائے تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر کام سے وہ کام مراد ہیں جن میں داہنے طرف سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً کپڑے پہننے جوتا یا موزہ یا جراب پہننے یا مسجد میں داخل ہونے یا سرمہ لگانے یا ناخن کترانے وغیرہ ہیں ۱۲ منہ [3] کہ میں چپکے سے آپ کو یہ روٹیاں دے آؤں کیونکہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے ان سب کو یہ روٹیاں کافی نہ تھیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

جتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے سب سے کہا اٹھو (ابوطلحہؓ کے پاس تمہاری دعوت ہے) اور آپ چلے (لوگ بھی آپ کے پیچھے) میں دوڑ کر ان کے آگے نکل گیا اور (ان سے پہلے) ابوطلحہ کو خبر دی ابوطلحہ ام سلیم سے کہنے لگے ام سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیے آ رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو سب کو کافی ہو (اب کیا ہوگیا بڑی ندامت ہوگی) ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں انسؓ کہتے ہیں تو ابوطلحہؓ (استقبال کے لیے) آگے بڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ دونوں مل کر اندر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے فرمایا جو کھانا تیرے پاس ہے وہ لا ام سلیم نے وہی روٹیاں (جو انسؓ کو دی تھیں) سامنے رکھیں آپ نے فرمایا ان روٹیوں کو توڑ کر چورا کرو اوپر سے ام سلیمؓ نے گھی کی کپی اس پر نچوڑ دی وہی گویا سالن ہوا اب آپ نے زبان سے وہ کلمے فرمائے جو اللہ کو منظور تھا (برکت کی دعا کی) بعد اس کے ابوطلحہؓ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے بلایا وہ پیٹ بھر کر کھا کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلانے کو کہا (وہ بھی آئے) پھر کھایا شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کو بلایا وہ بھی آئے پس کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے اور دس کو بلایا اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے یہ سب اسی آدمی تھے۔

۱؎ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ اتنے ہمراہیوں کے تشریف لا رہے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ جو بڑی عاقلہ اور فرزانہ تھیں تم کچھ فکر نہ کرو ۱۲ منہ ۳؎ ام سلیم سمجھ گئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اتنے لوگوں کو لا رہے ہیں تو اس وقت اللہ کی مدد ضرور آئیگی اور کھانے میں برکت ہوگی کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے گھر پہنچے تو ابوطلحہؓ نے چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو صرف آپ کو بلایا تھا آپ اتنے آدمیوں کو لے آئے اب کیا ہوگا آپ نے فرمایا چل اندر چل اللہ برکت دے گا ۱۲ منہ ۴؎ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے مکان کے قریب پہنچے ۱۲ منہ ۵؎ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا تب بھی کھانا بچ رہا (سبحان اللہ) یہ حدیث اوپر علامات نبوت میں گزر چکی ہے۔ امام بخاریؒ اس کو اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں شکم سیر ہو کر کھانا مذکور ہے ۱۲ منہ۔

۳۴۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۳۴۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخاں نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا اور ابوعثمان نہدی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم لوگ ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا بھی ہے تو ایک شخص[1] کے ایک صاع یا اس کے قریب آٹا نکلا آخر وہی گوندھا گیا پھر سامنے سے ایک لنبا تڑنگا مشرک نمودار ہوا (اس کا نام نہیں معلوم ہوا) وہ بکریاں ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا ان میں سے ایک بکری ہم کو یونہی مفت نہیں دیتا ہے یا بیچتا ہے (اس نے کہا بیچتا ہوں (مفت نہیں دیتا) آپ نے ایک بکری اس سے مول لی وہ کاٹی گئی پھر یہ حکم دیا کہ اس کی کلیجی بھونیں عبدالرحمٰن کہتے ہیں (اس کلیجی میں ایسی برکت ہوئی) خدا کی قسم ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جس کو آپ نے اس کلیجی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو موجود تھا اس کو اسی وقت دیا گیا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اس کا حصہ اٹھا کر رکھا گیا پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا ہم سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی کونڈوں میں گوشت بچ رہا میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا عبدالرحمٰن نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا (یہ راوی کو شک ہے[2])

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہم پانی اور کھجور سے سیر ہو گئے تھے[3]

---

[1] مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر بیع اور ہبہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ کھجور بھی پیٹ بھر کر نہ ملتی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی کہ ہم کو کھجور با فراط پیٹ بھر کر ملنے لگی ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

باب ۲۲۹ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ إِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمٰنِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيٰى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلٰى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيٰنُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْأً۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) فرمانا اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے نہ لنگڑے پر نہ بیمار پر اخیر آیت لعلکم تعقلون تک۔ف۱

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید ابن نعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (یعنی ۷ھ ہجری میں) جب صہبا میں پہنچے یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کے راہ پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آیا (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا میں نے یحییٰ سے اس حدیث میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستو کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ ہو کرف۲

باب ۲۳۰ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهٗ خَبَّازٌ لَّهٗ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا وَّلَا شَاةً مَّسْمُوْطَةً حَتّٰى

باب (میدہ کی) باریک چپاتیاں اور خوان (میز) اور دسترخوان پر کھانا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انسؓ کے پاس تھے اس وقت ان کا نانبائی بھی موجود تھا (اس کا نام نہیں معلوم ہوا) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی (میدہ کی) نہیں کھائی اور نہ سموچی بکری دم پخت کی ہوئی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے

ف۱ اس آیت کی مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ باب کی حدیث میں سب کا ایک ساتھ مل کر ستو کھانا ثابت ہوتا ہے اور آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ تندرست ساتھ اندھے لنگڑے بیمار مل کر کھائیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے ہوا یہ تھا کہ عرب لوگ ایسے اندھوں بیماروں وغیرہ کے ساتھ کھانے میں تامل کرتے تھے اس خیال سے کہ یہ لوگ معذوری کی وجہ سے دیر میں کھاتے تھے اور تندرست لوگ جلدی جلدی کھا لیتے تھے تو ان کو برا معلوم ہو کہیں ان کی حق تلفی کی وجہ سے ہم گنہگار نہ ہوں بعضوں نے کہا امام بخاری کا مقصد اس آیت کا یہ فقرہ ہے لا جناح علیکم ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور حدیث سے بھی ایک جا مل کر کھانا ثابت کیا بعضے نسخوں میں ترجمہ باب میں اتنی عبارت اور زیادہ ہے والنھد والاجتماع فی الطعام یعنی اس باب میں نہد کا اور کھانے پر جمع ہونے کا بھی بیان ہے نہد کا معنی اوپر گزر چکا ہے کتاب الشرکۃ میں یعنی سب ساتھی تھوڑا تھوڑا برابر روپیہ خرچ کے لیے اکٹھا کر دیں اس میں سے خرچ ہوتا رہے ۱۲ منہ ف۲ بعضوں نے کہا وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہے ۱۲ منہ۔

لَقِیَ اللّٰہَ۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ہِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ عَلِیٌّ ہُوَ الْاِسْکَافُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ عَلٰی سُکُرُّجَۃٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَکَلَ عَلٰی خِوَانٍ قِیْلَ لِقَتَادَۃَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسًا یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْنِیْ بِصَفِیَّۃَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِہٖ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْہَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ اَنَسٍ بَنٰی بِہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَیْسًا فِیْ نِطَعٍ

ل گئے۔[۵]

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد (ہشام دستوائی) نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن مدینی نے کہا یہ یونس اسکاف ہیں[۲] انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا ہو[۳] اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاتی کھائی (ماندہ سے) اور نہ آپ نے کبھی میز پر کھانا کھایا[۴] لوگوں نے قتادہ سے پوچھا پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے انہوں نے کہا دسترخوانوں پر۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفرؓ نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے مدینہ کو آتے ہوئے) حضرت صفیہ سے صحبت کی میں نے مسلمانوں کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے ان پر کھجور پنیر گھی ڈال دیا عمرو بن ابی عمرو نے کہا انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین صفیہؓ سے صحبت کی پھر ایک چمڑے کے دسترخوان پر حلوہ بنایا (کھجور پنیر گھی ملا کر)۔

---

[۵] حدیث میں شاۃ مسمطۃ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کیے جائیں پھر چمڑے سمیت بھون لی جائے یہ حلوان کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے اور یہ دنیا دار مغروروں کا فعل ہے اول تو جانور کو کم عمری میں ذبح کرنا دوسرے اس کی کھال ضائع کرنا جس سے دوسرے مسلمان فائدہ اٹھا سکتے تھے ابوہریرہؓ کے سامنے چپاتی آئی تو وہ دیکھ کر رو دیئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے ہمیشہ غریبی کھانا تناول کرتے رہے یعنی گیہوں یا جو کی روٹیاں وہ بھی مرنے بے چھنے آٹے کی اور آپ کا سالن کبھی سرکہ ہوتا کبھی شہد کبھی گوشت کبھی گھی آپ نے ہمیشہ ایک ہی سالن پر اکتفا کی اور شیرینی میں کھجور یا شہد پر قناعت کی اب بھی جو لوگ صاحب علم اور معرفت ہیں وہ ایسی سادی غذا کو پسند کرتے ہیں اور ایسی ہی غذا سے صحت قائم رہتی ہے آٹے کا چھاننا اس کا میدہ نکالنا اور میدے کی روٹی کھانا مورث قبض ہے اس سے ہزاروں طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ منہ [۲] یونس بن عبید بصری ۱۲ منہ [۳] اس طشتری میں چٹنی چورش اچار رکھا کرتے تاکہ کھانا جلدی ہضم ہو ۱۲ منہ [۴] یہ میز فرش پر رکھی جاتی ہے لوگ بھی فرش پر بیٹھتے ہیں اس سے غرض ہوتی ہے کہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے کہ مغلیہ میں امیر لوگ اب اسی طرح کھاتے ہیں اور نصاریٰ چونکہ کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اس لیے وہ بھی میز پر کھاتے ہیں مگر ان کی میز اور زیادہ بلند ہوتی ہے میز پر کھانا طریقہ سنت کے برخلاف ہے مگر جائز ہے ۱۲ منہ۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُوْنَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُوْنَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهٗ اَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ اِنَّهُمْ يُعَيِّرُوْنَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِيْ مَا كَانَ النِّطَاقَانِ اِنَّمَا كَانَ نِطَاقِيْ شَقَقْتُهٗ نِصْفَيْنِ فَاَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِيْ سُفْرَتِهٖ اٰخَرَ قَالَ فَكَانَ اَهْلُ الشَّامِ اِذَا عَيَّرُوْهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُوْلُ اِيْهًا وَالْاِلٰهِ ؎

تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

۳۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحٰرِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَاُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَّا اُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَةِ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) اور وہب بن کیسان سے انہوں نے کہا شام کے لوگ[1] عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے تھے ان کو کہتے تھے وہ کمر بند والی کے بیٹے اس وقت ان کی والدہ (اسماء بنت ابی بکرؓ) نے کہا بیٹا شام والے تجھ پر یہ طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کمر بند والی کا بیٹا ہے تو جانتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہوا یہ تھا کہ (جب آنحضرت ہجرت کرنے لگے) تو میں نے اپنی کمر بند کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے تو آپ کا مشکیزہ (یا پانی کا) باندھا اور ایک ٹکڑے کو آپ کا دستر خوان بنایا (اس میں توشہ لپیٹا) وہبؓ نے کہا اس کے بعد میں (مردود) شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر طعنہ مارتے کہ وہ دو کمر بند والی کا بیٹا ہے تو وہ کہتے بے شک سچ ہے پروردگار کی قسم اور یہ مصرع پڑھتے یہ تو ایسا طعنہ ہے جس میں نہیں کچھ عیب ہے[2]۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشرؒ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے جو ابن عباسؓ کی خالہ ہوتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھی پنیر اور (تلے ہوئے) گھوڑ پھوڑوں کا حصہ بھیجا آپ کے دستر خوان پر لوگوں نے ان گھوڑ پھوڑوں کو کھایا لیکن آپ نے نہیں کھایا آپ کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی) اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوانوں پر لوگ کیوں کھاتے نہ آپ لوگوں کو ان کے کھانے

[1] عبدالملک بن مروان کے طرف دار یا یزید پلید کے طرف دار ۱۲ منہ [2] یہ ایک مصرع ہے بڑے قصیدے کا جو ابو ذویب شاعر کی تصنیف ہے اس کا پہلا مصرع یہ ہے وعیرھا الواشون انی احبھا مردود شام والے عبداللہ بن زبیرؓ پر اس بات کا عیب کرتے جو سراسر شرف اور فخر ہے ان شام والوں مردودوں کی ہفتاد پشت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت گزاری کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ثابت کیا کہ دستر خوان کپڑے کا بھی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا آمُرُ بِأَكْلِهِنَّ

بَابُ ۲۳۱ السَّوِيقِ

۳۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ ۲۳۲ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ.

۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا

کا حکم دیتے۔[۱]

باب ستو کھانے کے بیان میں۔

ہم سے سلیمان بن حربؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسارؓ سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ صہبا میں جو خیبر سے ایک منزل پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کا وقت آگیا تھا اس وقت آپ نے کھانا مانگا بجز ستو کے اور کوئی کھانا نہ ملا آخر آپ نے اسی کو پھانک لیا ہم نے بھی پھانکا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ستو کھا کر) وضو نہیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا (جو پہچانا نہ جاتا) نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلانا کھانا ہے اور آپ کو معلوم نہ ہو جاتا۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے ان کو ابن عباسؓ نے ان کو خالد بن ولیدؓ نے جن کا لقب سیف اللہ تھا بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہؓ پاس گئے میمونہؓ خالد اور ابن عباسؓ دونوں کی خالہ تھیں[۲] وہاں دیکھا تو تلے ہوئے گھوڑپھوڑ رکھے ہیں جو میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لے کر آئی تھیں میمونہ نے یہ گھوڑپھوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے آپ کی اکثر عادت تھی جب تک لوگ بیان نہ کرتے یہ فلانا کھانا ہے

۱۔ بلکہ منع کرتے اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو گرہ یعنی گھوڑپھوڑ کو حرام جانتے ہیں پورا بیان اس کا آگے ان شاء اللہ آئے گا یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دسترخوان پر کھانے کا بیان ہے ۱۲ منہ

۲۔ خالد کی والدہ لبابہ صغریٰ تھیں اور ابن عباسؓ کی والدہ لبابہ کبریٰ دونوں حارث کی بیٹیاں تھیں ۱۲ میمونہ کی بہن ۱۲ منہ۔

بِقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ وَيُسَمّٰى لَهُ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ

تو آپ ہاتھ نہ بڑھاتے غرض آپ نے اپنا ہاتھ گھڑ پھوڑ پر کھانے کے لیے بڑھایا اس وقت جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک نے کہہ دیا آپ کو بتلا تو دو کیا چیز آپ کے سامنے کھانے کو رکھ دی ہے یا رسول اللہ یہ گھڑ پھوڑ ہے آپ نے سنتے ہی ہاتھ کھینچ لیا خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کیا گھڑ پھوڑ حرام ہے یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا حرام تو نہیں ہے لیکن میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا لوگ نہیں کھاتے اس وجہ سے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ خالدؓ نے کہا میں نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے میں نے ان کو کھایا[1]۔

بَابٌ ۲۳۲ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ۔

باب ایک آدمی کا (پورا) کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادریسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین آدمیوں کو بس کرتا ہے اور تین آدمیوں کا (پورا) کھانا چار کو بس کرتا ہے[2]۔

بَابٌ ۲۳۳ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ۔

باب مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (یعنی کم کھاتا ہے) اور کافر سات آنتوں میں[3]

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ

ہم سے محمد بن بشارؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واقد بن محمدؒ سے انہوں نے

[1] اس سے صاف گرہ کی حلت نکلتی ہے قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حلت کے قائل ہیں اور طحاوی نے جو حنفی ہیں اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر (متاخرین حنفیہ جیسے) صاحب ہدایہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور دلیل لی ہے ابوداؤد کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہ کھانے سے منع کیا مگر یہ حدیث ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ۱۲ منہ [2] یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی اور تین آدمی کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے۔ پس بظاہر حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی خوب پیٹ بھر کر ٹھسا ٹھس ۱۲ منہ۔

مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ وَّإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَّقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَّجُلًا أَكُولًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ

نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کی عادت تھی وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ایک محتاج شخص ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا، نافع کہتے ہیں ایک روز ایسا ہوا میں ان کے کھانے کے لیے ایک (محتاج) شخص کو لے گیا (ابونہیک کو) اس نے بہت کھایا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نافع اب اس کو نہ لائیو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے[1]۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمریؒ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (چھ آنتیں خالی رکھتا ہے) اور کافر یا منافق عبدہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں عبیداللہ نے کونسا لفظ کہا ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے اور یحییٰ بن بکیرؒ نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے[3] بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ابونہیک (مکا) ایک شخص بڑا کھانے والا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں (بھر کر) کھاتا ہے تو ابونہیک کہنے لگا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

[1] سبحان اللہ کیا عمدہ عادت تھی ۱۲ منہ [2] تو پرخوری کافروں کی صفت ہے کمبخت یہ کافر اتنا نہیں سمجھتے کہ پرخوری سے فائدہ کیا ہے ہزاروں بیماریاں پیٹ بھر کر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ باوجودیکہ میری عمر پچاس سال سے متجاوز ہوئی مگر میں نے کبھی کوئی چورن یا ہاضمہ کے لیے کوئی دوا نہیں کھائی انہوں نے کہا شاید آپ کم کھاتے ہیں جو شخص بھوک سے کم کھایا کرے اس کو کسی دوا کا احتیاج نہیں ہے نہ کھانا کھانے کے بعد اس کو سستی پیدا ہوتی ہے نہ آرام طلبی کو جی چاہتا ہے مجھ کو کھانا کھانے کے بعد چستی ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہو جاتا ہے جیسے آنکھوں میں روشنی آگئی میں ہمیشہ اتنا کھاتا ہوں کہ اگر چاہوں تو اتنا اور کھا لوں ۱۲ منہ [3] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

رکھتا ہوں[1]

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْمُسْلِمُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے کافر سات آنتوں میں۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص کفر کی حالت میں بہت کھایا کرتا تھا پھر مسلمان ہوگیا تو کم کھانے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

بَابُ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے کہا میں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا جیسے مغرور لوگ کھاتے ہیں

۳۶۵۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہؓ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

---

[1] باوجود اس کے بہت کھاتا ہوں تو معلوم ہوا کہ حدیث میں جو مذکور ہے وہ بطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ کل بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں بعضے مومن بھی زیادہ کھاتے ہیں حافظ نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات خواہشیں مراد ہیں طبیعت کی خواہش نفس کی خواہش آنکھ کی خواہش منہ کی خواہش کان کی خواہش ناک کی خواہش پیٹ کی خواہش کافر سب خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور مومن تمام خواہشوں کو مار کر فقط ایک خواہش یعنی پیٹ کی خواہش پوری کرتا ہے کیونکہ حیات اسی پر موقوف ہے میں کہتا ہوں حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کافر ان ساتوں خواہشات پر عمل کرتا ہے اور مومن ان ساتوں خواہشات کو مار کر ایک خواہش کر دیتا ہے یعنی اللہ کی رضا مندی حاصل ہو تو گویا کافر نے سات آنتوں میں کھایا اور مومن نے ایک آنت میں تمام مذہبوں میں تزکیہ نفس پر مکت یعنی نجات کا مدار رکھا ہے اور یہ تزکیہ بغیر اس کے حاصل نہیں ہوتا کہ ان ساتوں خواہشوں کو مار کر عقل اور شریعت کے تابع کر دے ایک آٹھویں خواہش بھی ہے، زبان کی خواہش یعنی باتیں کرنے کی غرض خواہش اور غصہ ان دونوں کو جس نے دبایا وہ انسانیت کے مرتبہ کو پہنچ گیا اور جس نے خواہش اور غصہ کو سردار بنایا عقل کو دبایا وہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَآ اٰكُلُ وَاَنَا مُتَّكِئٌ

بَابُ ۲۳۶ الشِّوَآءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ اَيْ مَشْوِيٍّ

۳۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ لِيَاْكُلَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ ضَبٌّ فَاَمْسَكَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ فَاَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ۔

بَابُ ۲۳۷ الْخَزِيْرَةِ۔

قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيْرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيْرَةُ مِنَ اللَّبَنِ۔

تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھا تھا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

باب بھنا ہوا گوشت کھانا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے خالد بن ولیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ لایا گیا آپ نے اس کے کھانے کو ہاتھ بڑھایا اتنے میں کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ وہ گھوڑ پھوڑ ہے آپ نے میرمسین کر ہاتھ کھینچ لیا خالدؓ نے پوچھا کیا گھوڑ پھوڑ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا اس لیے مجھے کچھ نفرت سی معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے اس کو کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے[۱] امام مالکؒ نے زہری سے مشوی کی جگہ محنوذ کا لفظ نقل کیا[۲]

باب خزیرہ کا بیان[۳] نضر بن شمیلؒ نے کہا خزیرہ

بھوسی سے بنایا جاتا ہے اور حریرہ دودھ سے (اکثر نے کہا حریرہ آٹے سے بنایا جاتا ہے)۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) درحقیقت جائز ہے ۱۲ منہ ۲؎ جہجاہ غفاری یا ابو نضرہ غفاری یا ثمامہ بن اثال ۱۲ منہ ۳؎ کہتے ہیں کفر کی حالت میں سات بکریوں کا دودھ پی گیا مسلمان ہونے کے بعد دوسری بکری کا دودھ پورا نہ کر سکا ۱۲ منہ ۴؎ اکثر علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور خالد بن ولید اور ابو عبیدہ سلمانی اور ابن سیرین اور عطاء بن یسار اور زہری سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور صحیح حدیثوں میں اس کی ممانعت نہیں آئی اس لیے امام بخاری نے ترجمہ باب میں یہ نہیں کہا کہ یہ منع ہے ابن شاہین نے مرسلاً نکالا کہ جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تو منع کیا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ایک بار کے کبھی تکیہ لگا کر نہیں کھایا ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے علماء نے کہا ہے بہتر یہ ہے کہ کھاتے وقت دونوں گھٹنوں اور قدموں کی پشت پر بیٹھے یا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں بائیں پاؤں پر بیٹھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱؎ باب کا مطلب امام بخاری نے اس حدیث سے یوں نکالا کہ گھوڑ پھوڑ ہونے سے آپ نے چھوڑ دیا ورنہ کھاتے تو بھنا ہوا گوشت کھانا ثابت ہوا ۱۲ منہ ۲؎ خزیرہ جو آٹے اور گوشت کے ٹکڑوں سے پتلا پتلا حریرہ کی طرح بنایا جاتا ہے اگر گوشت نہ ہو تو سے آٹے سے بنایا جائے تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں یعنی حریرہ ۱۲ منہ ۳؎ معنی دونوں لفظوں کا ایک ہے ۱۲ منہ۔

٣٦٧ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

مجھ سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا انہوں نے عتبان بن مالکؓ سے وہ ان انصاری صحابیوں میں سے تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں بینائی میں فرق پاتا ہوں (اندھا ہو گیا ہوں یا کم سوجھتا ہے) اور میں اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے گھر اور ان کے گھروں کے بیچ میں ایک نالہ ہے اس میں پانی بہنے لگتا ہے اس وقت ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کی امامت کروں میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیجیے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنا لوں آنحضرتؐ نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا عتبان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابوبکرؓ تشریف لائے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی اندر آتے ہی آپؐ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھ دوں میں نے گھر کا ایک کونا بتا دیا آپؐ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا ہم نے آپؐ سے کہا ٹھہرے رہیے ایک خزیرہ جو ہم نے بنایا تھا اس کے پینے کے لیے آپ کو روک لیا اتنے میں محلہ کے اور بہت سے لوگ بھی میرے گھر میں جمع ہو گئے ان میں سے ایک نے کہا اجی مالک بن دخشن نہیں آیا دوسرا بولا وہ تو منافق ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول سے کچھ الفت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضامندی نہیں چاہتا اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (اصل حال کیا ہے) اگر ہم لوگ تو

قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَىٰ وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ۔

ظاہر میں یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ منافقوں ہی کی طرف رہتی ہے انہی کی بھلائی کا طالب ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کچھ ہی ہو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے خالص نیت سے لاالہ الااللہ کہے[1]۔ ابن شہابؒ نے کہا میں نے محمودؓ سے یہ حدیث سن کر حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا اس کو پوچھا تو انہوں نے کہا محمود سچا ہے۔

بَابُ ۲۳۸ الْأَقِطِ

وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا۔

باب پنیر کا بیان اور حمیدؒ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کی تو (ولیمہ کی دعوت میں) کھجور پنیر گھی (دستر خوان پر) رکھا[2] اور عمرو بن ابی عمرو نے انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے حیس (حلوا) بنایا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میری خالہ (میمونہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھڑ پھوڑ اور پنیر اور دودھ کا حصہ بھیجا تو گھڑ پھوڑ آپ کے دستر خوان پر رکھا گیا (صحابہؓ نے کھایا) اگر حرام ہوتا تو کبھی نہ رکھا جاتا اور آپ نے دودھ پیا پنیر بھی تناول فرمایا۔

بَابُ ۲۳۹ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

باب چقندر اور جو کا بیان

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا[3] ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہو جاتے وجہ یہ تھی ایک بڑھیا (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) چقندر کی جڑیں لے کر ایک ہانڈی میں پکاتی اور سے

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ مومن پر حرام ہے جس میں کافر اور منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے رہنا مسلمان پر حرام ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے باب الخبز المرقق میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] شروع شروع جب ہم مدینہ میں آئے تھے اور لوگوں پر محتاجی تھی ۱۲ منہ

فَتَجعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ اِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ۔

بَابُ ۲۴۴ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

۳۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَعَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ اَيُّوْبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِّنْ قِدْرٍ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ ۲۴۵ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

۳۷۱ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ

جو کے کچھ دانے ڈال دیتی اور جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو اس کے پاس جاتے وہ یہی چقندر اور جو ہمارے سامنے رکھتی جمعہ کے دن ہم کو اسی کھانے کی خوشی ہوتی اور جمعہ کے دن ہم کھانا اور سونا سب نماز کے بعد کرتے پروردگار کی قسم اس چقندر اور جو میں گھی اور چربی کا نام نہ ہوتا (جب بھی مزے سے ہم اس کو کھاتے)[1]

باب گوشت پکنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہابؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد ابن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی اور عاصم بن سلیمان احول سے منقول ہے ان دونوں نے عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکال لی (ابھی گوشت گلا نہیں تھا) اور اس کو کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

باب بازو کا گوشت نوچ کر کھانا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمانؒ نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

[1] گرفتہ را نان ہتی گرفتہ است مسلمان زرو نے کا مقام ہے ہمارے پیشواؤں نے اس طرح تکلیف سے زندگی بسر کی ہے اور کبھی بجز شکر کے کوئی شکایت کا کلمہ زبان پر نہیں لائے اور ہم ہیں کہ ہزاروں طرح کی نعمتیں روز اڑاتے ہیں پھر بھی خدا کا شکر نہیں بجا لاتے نہ اس کے سچے دین کی کچھ مدد کرتے ہیں صحابہؓ نے سوکھی روٹیاں کھا کر فقر اور فاقہ کے ساتھ جتنے ملک فتح کیے تھے اور اسلام کا ڈنکا دوں بجایا تھا ہم ان کو ایک کے بعد ایک کھوتے جاتے ہیں اور بیٹھے تماشہ دیکھتے ہیں اللہ اکبر کہاں وہ مسلمان تھے جو شمار میں چوبیس ہزار تھے اور انہوں نے روم اور ایران کی سی زبردست سلطنتوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور ہم کہاں کہ شمار میں کروڑوں ہیں پھنانۂ اپنا گھر بھی دشمنوں کے ڈر کے مارے حوالہ کر رہے ہیں اور چوں تک نہیں کرتے ۱۲ منہ۔

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ

کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفرؒ نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کیا ہوا ایک دن میں اور اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا یہ واقعہ ایک منزل کا ہے مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے بڑھ کر ایک مقام میں اترے ہوئے تھے[1] میرے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ان لوگوں نے ایک گورخر دیکھا اس وقت میں اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا انہوں نے مجھ کو خبر نہیں دی[2] لیکن وہ دل سے چاہتے تھے کاش میں اس گورخر کو دیکھ لیتا[3] ایک بارگی جو میں نے آنکھ پھرائی تو گورخر دکھلائی دیا میں جھٹ پٹ اٹھا گھوڑے پر زین لگایا سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا (یارو) ذرا میرا کوڑا اور بھالا تو اٹھا دو وہ کہنے لگے واہ واہ اللہ کی سوں ہم تو کبھی تمہاری کمک کچھ بھی (جانور کا شکار کرنے میں) نہیں کرنے کے[4] مجھ کو ان کی بات پر غصہ آیا آخر میں نے خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور بھالا لے لیا اور سوار ہو کر گورخر کا پیچھا کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر ان کے پاس لے آیا اس وقت وہ مر گیا تھا جب اس کا گوشت پکایا گیا تو لگے سب کے سب کھانے پھر ان کو شک پیدا ہوئی کہ احرام کی حالت میں ایسا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں اور ہم اس منزل سے روانہ ہوئے میں نے اس کا بازو اپنے پاس چھپا رکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم جا کر ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپؐ نے فرمایا اس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے میں نے

۱؎ ہم لوگ پیچھے اترے تھے ۱۲منہ ۲؎ چونکہ احرام کی حالت میں شکار کا بتلانا بھی درست نہیں ۱۲منہ ۳؎ تو اس کا شکار کرتا وہ بھی کھاتے ۱۲منہ ۴؎ کیونکہ خود احرام باندھے ہوئے تھے ۱۲منہ

الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا حَتّٰى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

وہی بازو (جو چھپا کر رکھا تھا) نکال کر آپ کو دیا آپؐ نے اس کو دانتوں سے نوچ نوچ کر صاف کر ڈالا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے یہ حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی انہوں نے عطاء بن یسارؒ سے انہوں نے ابو قتادہؓ سے۔

بَابٌ ۲۴۲ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا[۱]۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

ہم سے ابو الیمانؒ نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی زہری سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے انہوں نے اپنے والد عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بکری کے دست میں سے گوشت کاٹ رہے تھے (کھانے کے لیے) اتنے میں نماز کی طرف بلائے گئے آپ نے چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا[۲]۔

بَابٌ ۲۴۳ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا (یا کھایا یا چھوڑ دیا)

---

[۱] گوشت کھا لیا ہڈی رہ گئی ۱۲ منہ [۲] گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں مروی ہے مگر ابوداؤد نے کہا وہ حدیث ضعیف ہے حافظ نے کہا اس کا ایک شاہد اور ہے جس کو ترمذی نے صفوان بن امیہ سے نکالا کہ گوشت کو منہ سے نوچ کر کھاؤ وہ جلدی ہضم ہوگا اس کی سند بھی ضعیف ہے اور علاوہ اس کے اس میں یہ ممانعت کہاں ہے کہ چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ تو چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ منہ سے کاٹ کر کھانا اولیٰ ہوگا میں کہتا ہوں جب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوا تو روٹی بھی چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگی اسی طرح کانٹے سے کھانا بھی درست ہوگا اسی طرح چمچہ سے اور جن لوگوں نے ان باتوں میں تشدد اور غلو کیا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر بنایا ہے میں ان کا یہ تشدد ہرگز پسند نہیں کرتا کافروں کی مشابہت کرنا گو منع ہے مگر یہ وہی مشابہت ہے جو ان کی قوم یا مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیب لٹکانا یا انگریزی ٹوپی پہننا لیکن جب کسی کی نیت مشابہت کی نہ ہو یا وہ امر لباس مسلمانوں میں بھی رائج ہو مثلاً ترک یا ایران کے مسلمانوں میں تو اس کو ممنوع مشابہت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسی کھانے پینے لباس فروعی باتوں کی وجہ سے مسلمان کو کافر کہہ سکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جو اہم کام تھے ان کو تو چھوڑ دیا مثلاً وعظ و نصیحت سے اسلام کے عقاید پھیلانا دینی کتابوں کے ترجمے ہر ایک زبان میں شائع کرنا دینی مدارس قائم کرنا بچوں کو جمع کر کے ہر روز مذہبی عقاید کی ان کو تعلیم کرنا اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑ کر آپس میں نااتفاقی اور پھوٹ ڈالدی ہے مسلمانوں کے اس کرتوت پر ہمارے مخالفین خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے ان کا تو دلی مطلب یہ ہے کہ دو مسلمان مل کر بھی نہ رہیں اور باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے مخالف بن کر رہے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یوں ہے آپ گوشت کاٹ رہے تھے اتنے میں بلال نے اذان دی آپؐ نے فرمایا بلال کو کیا ہو گیا اس کے ہاتھوں میں مٹی لگے اور چھری پھینک دی نماز کو تشریف لے گئے اس حدیث کے راوی عمرو بن امیہ ضمری مشہور صحابی ہیں اور کمبخت بعضے جھوٹے لوگوں نے ان صحابی پر کیا کیا (باقی صفحہ ۲۹۸ آئندہ)

٣٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

بَابُ ۲۴ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

٣٧٤- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

بَابُ ۲۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ۔

٣٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا جی نہ چاہا تو چھوڑ دیا (خاموش رہے)[1]

باب جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف لیثی) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ (مانڈہ) دیکھا تھا انہوں نے کہا نہیں[2]۔ میں نے کہا آخر تم جو کو (پیس کر چھلنی میں) چھلنتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے (پیس کر) منہ سے پھونک کر[3]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی خوراک کا بیان۔

ہم سے ابو النعمان (محمد بن عازم ابو الفضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زیدؒ نے انہوں نے عباس (بن فروخ) جریری سے انہوں نے ابو عثمان (عبد الرحمٰن بن مل) نہدی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو کھجوریں بانٹیں تو ہر شخص کو سات سات کھجوریں دیں مجھ کو بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں ایک کھجور خراب قسم کی بڑی سخت تھی عجیب کھجور تھی اس کا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اتہام کیا ہے ان کو عیار بنایا ہے اور حضرت امیر حمزہؓ کا رفیق اور یار غار قرار دے کر جھوٹ جھوٹ عجیب افسانے بیان کیے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] بعضوں نے اسی حدیث سے کھانے کا عیب بیان کرنا مطلقاً مکروہ رکھا ہے نوویؒ نے کہا جیسے یوں کہنا اس میں نمک نہیں ہے پھیکا ہے یا نرا نمک زہر ہے بعضوں نے کہا اس قسم کے عیب کرنا درست ہیں جو انسان کی کاریگری یعنی پختن اور ترکیب سے متعلق ہوں ۱۲ منہ [2] بھوسی اڑا دیتے تھے موٹا موٹا بھوسا اڑ جاتا اور باریک بھوسا آٹے میں شریک رہتا اس قسم کا آٹا کھانا مفید اور باعث صحت ہے لیکن چھان چھان کر اس کا میدہ (مانڈہ) نکالنا نری نادانی ہے میدہ قبض کرتا ہے اور بواسیر کا باعث ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

فِي مَضَارِعِي.

۳۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتّٰى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي

۳۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ سَهْلٌ مَا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ

چبانا مجھ کو مشکل ہو گیا تھا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریرؓ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سات تھے[۱]) میں آنحضرتؐ کے ساتھ ساتواں آدمی تھا ہم کو کھانے کے لیے بھی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہو گیا تھا یا اب بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں[۲] اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلائیں تب تو میں تباہ ہو گیا میری محنت برباد ہو گئی[۳]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب نے انہوں نے ابو حازم سے کہا میں نے سہل بن سعدؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک میدہ دیکھا تک نہیں میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں میں نے کہا پھر تم جب چھلنی نہ تھی تو جو کی روٹی کیسے کھاتے

۱؎ ابو ہریرہ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تنگی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو کھانے کو ملتیں ان میں بھی خراب اور سخت کھجوریں ملی ہوتی ۱۲ منہ

۲؎ یعنی ابو بکرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور زید بن حارثہؓ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے ان کی شکایت کی منجملہ اور شکایتوں کے یہ بھی تھی کہ سعدؓ کو نماز پڑھنی بھی اچھی طرح نہیں آتی سعدؓ نے ان کا رد کیا کہ اگر مجھ کو نماز پڑھنی اب تک نہ آئی حالانکہ میں اتنا قدیم الاسلام ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو کل چھ مسلمان تھے ساتواں میں تھا تو تم کو نماز پڑھنا کیسا آ گیا تم تو کل مسلمان ہوئے ہو بنو اسد کی سب شکایتیں غلط ہیں اور سعد پیا نکا اعتراض کرنا ایسا تھا کہ چھوٹا منہ بڑی بات۔ خطائے بزرگان گرفتن خطا است ۱۲ منہ ۴؎ بقول شخصے دس برس دلی میں رہے بھاڑ جھونکا نہ آیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو میں نے اتنی عمر گزاری وہ سب بیکار ہوئی کہ دین کے احکام تک مجھ کو نہ آئے اور بنی اسد کی تعلیم کا محتاج ہوا ۱۲ منہ۔

غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

تھے (آٹے کا بھوسا کیسے الگ کرتے تھے) انہوں نے کہا جو کو پیس کر ہم منہ سے پھونکتے تھے جو اڑ جاتا وہ اڑ جاتا (موٹا بھوسا) اور جو رہ جاتا (یعنی آٹا اور باریک بھوسا) اس کو گوندھ کر (روٹی پکاتے) پھر کھاتے۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہؓ نے خبر دی کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کچھ لوگوں پر سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابو ہریرہؓ کو بھی کھانے کو بلایا لیکن ابو ہریرہؓ نے انکار کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی[2]

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں (اچار وغیرہ رکھ کر) اور نہ کبھی مانڈے کھائے (باریک چپاتیاں) یونس نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا پھر کاہے پر کھاتے تھے انہوں نے کہا دستر خوان پر[3]

ہم سے قتیبہ بن سعیدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصورؒ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے تین رات تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے[4]

---

[1] یہ قیاس واسطے لگائی کہ پیغمبری سے پہلے تو آپ تجارت اور سوداگری کے لیے شام کے ملک کو تشریف لے گئے تھے شام کے لوگ اس وقت بہت آسودہ تھے وہاں شاید میدہ اور چھلنی کو دیکھا ہوگا لیکن پیغمبری کے بعد تو آپ مکہ اور مدینہ اور طائف میں رہے تبوک کی طرف ایک بار گئے تھے لیکن وہاں ٹھہرے نہیں ان ملکوں میں میدہ اور چھلنی وغیرہ کا رواج نہ تھا ۱۲ منہ [2] ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارا نہ کیا اور چونکہ یہ ولیمہ کی دعوت نہ تھی اس لیے اس کا قبول کرنا ضرور نہ تھا ۱۲ منہ۔
[3] جو چمڑے کا ہوتا زمین پر بچھا کر ۱۲ منہ [4] بلکہ ایک دن گیہوں کی روٹی مل تو دوسرے دن جو کی کبھی جو کی بھی نہ ملتی تو صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے ۱۲ منہ۔

بَابُ ۲۴۶ التَّلْبِيْنَةِ

۳۸۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ ۔

بَابُ ۲۴۷ الثَّرِيْدِ

۳۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ

باب تلبینہ (یعنی حریرہ) کے بیان میں[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعدؒ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب زہریؒ سے انہوں نے عروہ بن زبیرؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المؤمنین سے ان کی عادت تھی جب ان کے عزیزوں میں کوئی مرجاتا اور عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں مگر گھر والے رہ جاتے اور خاص خاص لوگ تو وہ حکم دیتیں تلبینہ کی ایک ہانڈی پکائی جاتی پھر ثرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا حضرت عائشہؓ عورتوں سے کہتیں یہ کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ سے بیمار کے دل کو تسکین ہوتی ہے اس کا غم کسی قدر غلط ہوتا ہے ۔

باب ثرید کے بیان میں[2] ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفرؒ نے کہا مجھ سے شعبہؒ نے انہوں نے عمرو بن مرہ جملی سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا اور کوئی کامل نہیں گزریں اور عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر[3] ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہؒ نے انہوں نے ابو طوالہ (عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن حزم انصاری) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

---

[1] تلبینہ آٹے اور دودھ یا بھوسی اور دودھ سے بنایا جاتا ہے اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں ۱۲ منہ [2] گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر نائیں تراس کر ثرید کہتے ہیں کبھی گوشت بھی اس میں شریک رہتا ہے ۱۲ منہ [3] ثرید بہترین کھانا ہے کیونکہ سریع الہضم اور جید الکیموس اور مقوی ہے اس کے قابض نہیں دوسرے کھانے گو زیادہ مزے دار ہوں مگر قابض اور بطی الہضم ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۔

عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ۔

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوحاتم اشہل سے سنا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن انسؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام[1] پاس گیا جو درزی کا پیشہ کرتا تھا اس نے ایک ثرید کا کٹورہ دکھلانے کے لیے آپ کے سامنے رکھا[2] اور اپنے کام (سینے پرونے) میں مشغول ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے میں (چاروں طرف) کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے انسؓ کہتے ہیں میں نے یہ حال دیکھ کر کیا کیا کٹورے میں سے کدو کے قتلے سب چن چن کر آپ کے سامنے رکھے[3]۔ انسؓ کہتے ہیں اس دن سے برابر مجھ کو کدو پسند ہے۔

بَابُ ۲۴۸ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ۔

باب کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور دست اور پسلی کے گوشت کا بیان۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ پاس جاتے ان کا نانبائی سامنے کھڑا ہوتا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) انسؓ (لوگوں سے) کہتے کھاؤ میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وفات تک پتلی چپاتی دیکھی بھی ہو اور نہ کبھی سموچی دم پخت بکری دیکھی۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے جعفر

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] تاکہ آپ فراغت سے کھائیں ۱۲ منہ [3] کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا کہ وہ ایک نہایت عمدہ ترکاری ہے اور گرم ملکوں میں تو جیسے عرب کا ملک ہے اس کا کھانا بہت مفید ہے حرارت جگر اور تشنگی کو دفع کرتا ہے اور قابض نہیں ہے مولد ریاح بلکہ سریع الہضم اور جید الغذا ہے ۱۲ منہ۔

ابْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے دست کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر کھایا پھر نماز کے لیے بلائے گئے تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا[1]۔

بَابُ ۲۴۹ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً۔

باب اگلے لوگ سفر میں یا اپنے گھروں میں جو کھانا گوشت وغیرہ جمع رکھتے اس کا بیان اور حضرت عائشہؓ اور اسماء بنت ابوبکرؓ صدیق کی صاحبزادیوں نے کہا ہم نے (ہجرت کے وقت) ابوبکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ تیار کیا۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا قربانی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے اس سال ایسا کرنے سے منع کیا تھا جب لوگ محتاج تھے (ان کو کھانا میسر نہ ہوتا) آپ کا مطلب ایسا حکم دینے سے یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (یہ گوشت کھلا دیں) (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے اُٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد اس کو کھاتے عابسؓ نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت تھی[2] یہ سن کر حضرت عائشہؓ ہنس دیں[3]۔ پھر کہنے لگیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی سالن کھانے کو نہیں ملا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی امام بخاری نے کہا محمد بن کثیر نے اس حدیث میں یوں کہا ہے ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمن بن عابسؓ نے[4]۔

---

[1] باب میں پسلی کا بھی ذکر ہے لیکن حدیث میں پسلی کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری نے ام سلمہؓ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جسکو ترمذی نے نکالا کہ انہوں نے آنحضرت صلعم کے سامنے بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اسمیں سے کھایا پھر نماز کیلئے کھڑے ہوئے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ [2] جو پندرہ دن تک پائے رکھ چھوڑتیں ۱۲ منہ [3] انکو عابس کے پوچھنے کے بعد تعجب آیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں لوگوں پر تنگی تھی ۱۲ منہ [4] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو جائے ابن کثیر کی حکایت کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

۳۸۸ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْھَدْیِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ تَابَعَہٗ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَقَالَ حَتّٰی جِئْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ لَا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قربانیاں مکہ میں سے جاتے ان کا گوشت رکھ کر مدینہ تک آتے عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن سلام نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا[1] ہے اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے یوں کہا ہے ہم مدینہ تک آتے انہوں نے کہا نہیں[2]۔

بَابُ الْحَیْسِ

باب حیس کا بیان[3]

۳۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدُمُنِیْ فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ یُرْدِفُنِیْ وَرَآءَہٗ فَکُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا نَزَلَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ فَلَمْ اَزَلْ اَخْدُمُہٗ حَتّٰی اَقْبَلْنَا مِنْ خَیْبَرَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے (جو میری والدہ ام سلیم کے شوہر تھے) فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہماری خدمت کے لیے تلاش کرو ابوطلحہ مجھ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے (اور آنحضرتؐ کی خدمت میں دیدیا) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ (منزل میں اترتے میں نے سنا آپ اکثر یہ دعا کرتے یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم[4] سے اور ماندگی اور سستی (کاہلی ایدی پنے) سے اور بخیل اور نامردی سے اور قرضداری کے بوجھ اور قرض خواہوں کے تقاضے (یا دشمنوں کے غلبے) سے نیز میں (سفر میں برابر) آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ

---

[1] اس کو ابن ابی عمر نے اپنی مسند میں نکالا ۱۲ منہ [2] حالاں کہ عمرو بن دینار کی روایت میں یہ موجود ہے تو شاید عطاء سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی کبھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا کبھی انکار کیا مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر نے یہ کہا ہے حتی جئنا المدینہ انہوں نے کہا ہاں ۱۲ منہ [3] حلوا جو کھجور گھی پنیر یا آٹے سے بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ [4] حدیث میں من الہم والحزن ہے دونوں کا ایک معنے ہے بعضوں نے کہا ہم یہ ہے کہ ایک آفت آنے والی ہو اس کی فکر اور تشویش اور حزن یہ ہے کہ جو آفت گزر چکی اس کا رنج ۱۲ منہ

وَاَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ اَرَاهُ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَآءَهُ بِعَبَاءَةٍ اَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَآءَهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَاَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

خیبر سے) مدینہ میں آئے آپ صفیہ کو لے کر آئے جن کو جنگِ خیبر میں پکڑ لیا تھا میں (راستے میں) دیکھتا تھا آپ ان کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) ایک گول گردہ چادر یا کمل سے بنا دیتے جب ہم صہبا میں پہنچے (خیبر سے ایک منزل پر) تو آپ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر حیس تیار کیا اور مجھ کو (دعوت دینے کے لیے) بھیجا میں نے کئی لوگوں کو دعوت دی انہوں نے بھی حیس کھایا اور یہی صفیہ کا ولیمہ تھا پھر آپؐ (مدینہ میں) آئے جب احد پہاڑ دکھلائی دیا تو فرمایا ہم اس پہاڑ سے محبت رکھتے ہیں اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے[۱] جب مدینہ کا شہر دکھلائی دینے لگا تو فرمایا اللہ میں مدینہ کو حرم کرتا ہوں دونوں پہاڑیوں کے درمیان جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت دے[۲]

بَابُ ۲۵۱ الْاَكْلِ فِيْ اِنَاءٍ مُّفَضَّضٍ

باب جس برتن پر چاندی چڑھی[۳] ہو اس میں کھانا (پینا) کیسا ہے

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقٰى فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِيْ يَدِهٖ رَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ نَهَيْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَمْ اَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہم لوگ حذیفہ بن یمان صحابی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک پارسی[۴] پانی لایا حذیفہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے ہاتھ میں لیتے ہی وہ گلاس اس پارسی پر پھینک مارا اور کہنے لگے اگر میں کئی بار منع نہ کر چکا ہوتا تو میں یہ گلاس اس کے منہ پر نہ مارتا[۵] بات یہ ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر اور

۱؎ پہاڑ کو بھی ادراک اور عقل ہے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں سے فرمایا یا جبال اوبی معہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ مع ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ (خوشی سے جھوم گیا وہ تھرانے لگا) ۱۲ منہ ۲؎ یہ دعا آپکی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی مدینہ ایک مدت تک دارالسلطنت رہا اور روم اور ایران اور توران اور مصر اور حبش وغیرہ سب اس کے ماتحت رہے اور میں نے تجربہ کیا ہے مدینہ منورہ میں ایک روٹی سے پیٹ بھر جاتا ہے دوسرے شہروں میں ویسی دو دو روٹیوں سے بھی پیٹ نہیں بھرتا یہ سب آنحضرتؐ کی دعا کی برکت ہے ۱۲ منہ ۳؎ چاندی کا پتر لگا ہو یا ملمع ہو بعضوں نے چاندی سونے کا اگر ملمع ہو تو اس میں کھانا پینا جائز رکھا ہے اسی طرح اگر برتن جوڑنے کے لیے چاندی کا تار لگایا ہو تو اس میں کھانا پینا حرام نہیں ۱۲ منہ ۴؎ نام معلوم چاندی کے گلاس میں ۱۲ منہ ۵؎ حذیفہ کئی بار اس کو چاندی کے گلاس میں پانی لانے سے منع کر چکے تھے پر اس نے پھر وہی کیا آخر انہوں نے غصے میں آن کر وہ گلاس اس پر پھینک مارا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ و لوالدیہم اجمعین آمین یارب العلمین۔

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

دیبا اور ریشمی کپڑے[1] نہ پہنو نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو نہ سونے چاندی کی رکابیوں میں کھانا کھاؤ کیوں کہ سونے چاندی کے برتن دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

بَابُ ۲۵۲ ذِكْرِ الطَّعَامِ

باب کھانے کا بیان۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے (اس پر عمل کرتا ہے) اس کی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے بو بھی اچھی لطیف مزہ بھی عمدہ شیریں[2] اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا (اس کے احکام پر عمل نہیں کرتا) اس کی مثال کھجور کی سی ہے خوشبو تو اس میں نہیں مگر مزہ میٹھا ہے[3] اور جو منافق ہے (زبان سے قرآن پڑھتا ہے) اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو ہے مگر مزا کڑوا[4]۔ اور جو منافق (نفاق کے ساتھ کمبخت) قرآن بھی نہیں پڑھتا (وہ سب سے بدتر) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے خوشبو بھی (بلکہ بدبو) اور مزہ بھی کڑوا[5]۔

[1] خالص چاندی اور خالص سونے کے برتن میں تو کھانا پینا بالاتفاق حرام ہے مرد اور عورت سب کے لیے اور جس میں چاندی اور تانبا یا سونا اور پیتل مخلوط ہو یا چاندی سونے کا ملمع ہو اس میں اختلاف ہے اور راجح اس کی حرمت ہے مسلمانوں کو جو آپ نے ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کے استعمال سے منع کیا اس سے اصل غرض یہ تھی کہ مسلمان کافروں کی طرح آرائش طلب نہ ہو جائیں اور عیش و عشرت میں نہ پڑ جائیں اور مسلمان کے پاس اگر سونا چاندی ہو تو اپنے بھائیوں کی مدد کرے جہاد کے سامان میں خرچ کرے بھوکوں کو کھلائے ننگوں کو کپڑا پہنائے پہننے کو سوتی اور سادہ اونی کپڑا اور کھانے پینے کو تانبے اور پیتل اور ٹین اور چینی اور شیشہ کے برتن کافی ہیں مسلمانوں کی ابتدا سپاہگری سے ہوئی ہے اور ان کے باپ دادا سب سپاہی گزرے ہیں سپاہیوں کو عورتوں کی طرح تکلفات اور تنعمات سے کیا واسطہ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کے ارشاد کا کچھ خیال نہ رکھا اور مسلمان بادشاہوں اور امیروں نے کافروں سے بھی زیادہ بڑھ کر تکلفات شروع کئے کافروں سے کئی حصے زیادہ عیش و عشرت کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکی دولت اور حکومت خاک میں مل گئی اب وہی مسلمان جو چاندی سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے تھے نان شبینہ کو محتاج ہیں اور کافروں کی خدمت گزاری سائیسی کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں یہ خود انہی کے افعال کی سزا ہے اپنے تئیں آپ ملامت کریں جو قوم علم حاصل کر کے سادی اور بے تکلفانہ سپاہیانہ زندگی بسر کرے گی وہی دنیا میں غالب آئے گی عیش پسند اور جاہل قوم کبھی اس پر غالب نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ [2] اسی طرح ایمان کی شیرینی اس میں موجود ہے گو ظاہری رنگ روپ نہیں ۱۲ منہ [3] خراب ایسے ہی منافق قرآن کا قاری ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نفاق کی تلخی بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس باب میں لا کر امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ مزیدار اور خوشبودار کھانا کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثال آپ نے اس سے دی حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اگر حلال طور پر سے اللہ تعالیٰ مزیدار کھانا عنایت فرمائے تو اس کو خوشی سے کھائے حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور مزیدار کھانے کھانا زہد اور درویشی کے خلاف نہیں ہے [illegible]

٣٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

٣٩٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

بَابُ ٢٥٣ الْاُدْمِ

٣٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ وَاُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ اَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا اَوْ تُفَارِقَهٗ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُوْرُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰنؓ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے سمی سے۔ انہوں نے ابوصالح ذکوان روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے ایک طرح کا عذاب ہے نہ سفر میں سونا اچھی طرح ملتا ہے نہ کھانا پھر جب کوئی تم سے اپنا مطلب (جو سفر سے رکھتا ہو) پورا کرے تو جلدی اپنے گھر چلا آوے۔

باب سالنوں کے بیان میں

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر مدنی نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ سے سنا وہ کہتے تھے بریرہ (لونڈی) کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہؓ نے اس کو خریدنا چاہا اور آزاد کرنا تو اس کے مالک کہنے لگے اچھا اس شرط پر (ہم بیچتے ہیں) کہ اس کا ترکہ (ولا) ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو ولا کی شرط انہی کیلئے کر دے کیونکہ ولا تو اسی کو ملیگی جو (لونڈی غلام) آزاد کرے قاسم نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ بریرہ جب آزاد ہو گئی تو اس کو اختیار ملا چاہے اپنے اگلے خاوند (مغیث) کی بی بی رہے چاہے اس سے الگ ہو جائے تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں آئے دیکھا تو ہانڈی آگ پر چڑھی ابل رہی ہے آپ نے کھانا مانگا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور جو بعضے جاہل فقیر مزیدار کھانے کو پانی یا نمک ملا کر بدمزہ بنا کر کھاتے ہیں یہ خوب نہیں ہے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ خوش ذائقہ کھانے پر تجلی الٰہی ہے اس کو بدمزہ کرنا حماقت اور نادانی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۵۱ جو ابوبکرؓ بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے ۵۲ یعنی اس شرط کو منظور کرے کہ ولا وہی لیں گے ۱۲ منہ ۵۳ اس شرط سے ہرگز کیا ۱۲ منہ

فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَّاُدْمٍ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ لَحْمًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَاَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَّنَا۔

تو حضرت عائشہؓ روٹی اور گھر میں کا کچھ (باسی سالن سے) آئیں آپ نے فرمایا واہ میں نے تو خود دیکھا ہے گوشت پک رہا تھا (ہانڈی میں) انہوں نے کہا بجا ارشاد ہوا یا رسول اللہ مگر وہ خیرات کا گوشت ہے جو بریرہؓ کو کسی نے للہ دیا تھا وہ تحفہ کے طور پر ہمارے پاس لے آئی[1] آپ نے فرمایا بریرہ کیلئے یہ گوشت خیرات تھا اور ہمارے لیے تو تحفہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)

بَابُ ۲۵۴ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

باب میٹھے اور شہد کا بیان

۳۹۵۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلیؒ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ میٹھے اور شہد کو پسند کرتے تھے[2]

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِيْ حِيْنَ لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَرِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِيْ فُلَانٌ وَّلَا فُلَانَةُ وَاُلْصِقُ بَطْنِيْ بِالْحَصْبَاءِ وَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ وَهِيَ مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ بِيْ فَيُطْعِمَنِيْ وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا۔

ہم سے عبدالرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لیے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھر آپ کی طفیل سے کہیں کھانا مل جاتے[3] وہ زمانہ وہ تھا جب خمیری روٹی (کھانے کو نہ تھی) اور نہ ریشمی کپڑا پہننے کو ملتا تھا نہ کوئی غلام تھا میرے پاس نہ کوئی لونڈی ہی (اپنا کام آپ کر لیتا) مارے بھوک کے (بھوکے وقت) میں اپنا پیٹ کنکریوں سے لگا دیتا[4] اور کسی شخص سے کہتا تم ذرا فلانی آیت تو مجھ کو سناؤ حالانکہ وہ مجھ کو یاد ہوتی اس سے میری غرض یہ ہوتی کہ وہ مجھ کو ساتھ لے کر اپنے گھر کو لوٹے اور کھانا کھلاوے سب سے زیادہ محتاجوں سے سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالبؓ تھے وہ کیا کرتے ہم لوگوں کو اپنے گھر لیجاتے اور جو کچھ انکے گھر میں ہوتا وہ کھلاتے کبھی ایسا ہوتا وہ اندر سے (خالی کپی) اٹھا لاتے ہم اسکو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا وہ چاٹ لیتے[5]

[1] اور آپ خیرات کی چیز نہیں کھاتے ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں آپکا میٹھا کھانا یہ تھا شیرخرما یہ ثعالبیؒ نے فقہ اللغتہ میں نقل کیا قسطلانی نے کہا اگر یہ نقل صحیح ہو تو خیر ورنہ حلوا میٹھے کھانے کو شامل ہے حالانکہ شہد بھی مٹھائی میں آگیا مگر پھر شہد کو ذکر کیا کیونکہ وہ تمام میٹھوں میں افضل ہے ہم دوا ہم غذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیہ شفاء للناس ۱۲ منہ [3] یہ جو ہے کہ حدیث میں لشبع بطنی ہو لام سے اور اگر بشبع بطنی ہو جائے موحدہ سے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ پیٹ بھر کر میں آپ کے ساتھ لگا رہتا یعنی جب کہیں سے کچھ کر کھانا مل جاتا اور پیٹ بھر جاتا تو اب دوسرا کوئی کام کاج کرنا نہ تھا کوئی دھندا بس آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر رہتا ۱۲ منہ [4] تاکہ انکی ٹھنڈک سے پیٹ کی گرمی کم ہو ۱۲ منہ [5] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے ابن منیر نے کہا چونکہ اکثر کپیوں میں شہد ہی ہوتا ہے اور ایک طریق میں اس کی صراحت آئی ہے (یعنی شہد کی کپی) تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی امام بخاری نے اس طریق کی طرف گویا اشارہ کیا ۱۲ منہ۔

بَابُ ۲۵۵ الدُّبَّاءِ

۳۹۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ۔

باب کدو کے بیان میں

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعدؒ نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جس کو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا[1] آپ کے سامنے کدو لایا گیا تو آپ اس کو کھانے لگے انس کہتے ہیں جب سے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کدو اسطرح شوق سے کھاتے ہیں تو مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی[2]۔

بَابُ ۲۵۶ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ۔

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ

باب اپنے دوستوں اور مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے تیار کرانا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومسعود انصاریؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں میں ایک شخص تھا ابوشعیب اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا خیر ابوشعیب نے اس غلام سے کہا تو پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے چار صحابی اور پانچویں آنحضرتؐ کا (میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان تھا) پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی لیکن ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوشعیب کے مکان پر پہنچے تو فرمایا ابوشعیب تو نے ہم پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی لیکن یہ (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تیرا اختیار چاہے اس کو اذن دے چاہے نہ دے (اس کو لوٹا دے)

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے کہ انسؓ کدو کھاتے اور کہتے تو وہ درخت ہے جو مجھ کو بہت محبوب ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت رکھتے تھے (امام احمد نے روایت کیا کہ سب کھانوں میں آپ کو کدو بہت پسند تھا حضرت عائشہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہانڈی میں کدو بہت ڈال اس سے آدمی کا رنج دفع ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کدو اور خربوزہ دونوں بہشت کے میوے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو قوت ہوتی ہے عقل بڑھتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بصارت کو قوی کرتا ہے قلب کو روشن کرتا ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ۔

بَابٌ ۲۵۷ مَنْ اَضَافَ رَجُلًا اِلٰی طَعَامٍ وَّاَقْبَلَ هُوَ عَلٰی عَمَلِهٖ۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی غُلَامٍ لَهٗ خَیَّاطٍ فَاَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِیْهَا طَعَامٌ وَّعَلَیْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اَجْمَعُهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلٰی عَمَلِهٖ قَالَ اَنَسٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ

بَابٌ ۲۵۸ الْمَرَقِ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ

ابوشعیبؓ نے کہا میں نے اس کو اذن دیا۔[۱]

باب صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی کھائے۔

مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے نضر بن شمیل سے سنا کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ کے زمانہ میں میں ایک چھوکرا تھا آپ کے ساتھ (دعوت وغیرہ میں) چلا جاتا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی کا پیشہ کرتا تھا وہ ایک کھانے کا کٹورہ آپ کے سامنے لایا اس میں ثرید تھا اور کدو کے قتلے رکھے ہوئے تھے آنحضرتؐ کدو کے قتلے (چاروں طرف کٹورے میں) ڈھونڈنے لگے اس نے کہا میں یہ حال دیکھ کر سب قتلے (کٹورے میں سے) جمع کرکے آپ کے سامنے کرنے لگا اور غلام اپنے کام میں (سینے پرونے میں) لگ گیا[۲]۔ انسؓ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے دیکھا تو مجھ کو کدو پسند ہو گیا آج تک برابر پسند ہے۔

باب شوربے کا بیان۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے ایک درزی نے کھانا تیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں کھانا کیا تھا جو کی روٹی اور

---

[۱] باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرایا تو ضرور اس میں تکلف کیا ہوگا معلوم ہوا کہ میزبان کو اختیار ہے طفیلی شخص کو یعنی جو بن بلائے چلا آئے اجازت دے یا نہ دے بن بلائے دعوت میں جانا حرام ہے لیکن جب یہ یقین ہو کہ میزبان اس کے جانے سے خوش ہوگا اور دونوں میں بے تکلفی ہو تو درست ہے اسی طرح اگر عام دعوت ہو تو اس میں بھی بن بلائے جانا درست ہے مثلاً ساری بستی والوں کی یا سارے محلہ والوں کی دعوت ہو بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاید ہے قال محمد بن یوسف سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول اذا کان القوم علی المائدۃ لیس لھم ان یناولوا من مائدۃ الی المائدۃ اخری ولکن یناول بعضھم بعضًا فی تلک المائدۃ او یدع یعنی محمد بن یوسف نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا اگر کئی دسترخوان الگ الگ بچھے ہوں تو ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو کوئی کھانا اٹھا کر نہیں دے سکتے البتہ ایک دسترخوان والے آپس میں ایک دوسرے کو دیں یا چھوڑ دیں ۱۲ منہ

[۲] اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کھایا ۱۲ منہ

وَمَرَقٌ فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ۔

بَابُ ۲۵۹ الْقَدِيدِ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا۔

۴۰۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلٰثًا۔

بَابُ ۲۶۰ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ لِصَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرٰى۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ

کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے تھے اس روز سے برابر مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی۔

باب سوکھائے ہوئے گوشت کا بیان۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سامنے شوربا آیا اس میں کدو تھا اور سوکھایا ہوا گوشت آپ کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کھاتے

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آپ نے جو[1] منع فرمایا تو یہ اس سال منع فرمایا جب لوگ بھوکے تھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (گوشت) کھلا دیں (جوڑ نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کا پایہ اٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

باب اگر دسترخوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اٹھا کر دے (تو اس میں قباحت نہیں)

اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا[2] کچھ قباحت نہیں اگر ایک دسترخوان والے دوسروں کو جو اسی دسترخوان پر ہوں کوئی چیز دیں لیکن دوسرے دسترخوان والوں کو نہیں دے سکتے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہؐ

[1] قربانی کا گوشت سکھانے اور تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنے سے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البر والصلۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ فَجَعَلْتُ اَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

بَابُ ۲۶۱ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔

بَابُ ۲۶۲ الْحَشَفِ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ وَخَادِمُهٗ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ اَثْلَاثًا يُصَلِّيْ هٰذَا ثُمَّ يُوْقِظُ هٰذَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَاَصَابَنِيْ سَبْعُ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انس کہتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا کدو کا اور سوکھا گوشت سامنے رکھا انس نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کرے رہے ہیں اس روز سے کدو مجھ کو پسند ہو گیا برابر اب تک پسند ہے ثمامہ کی روایت میں انس سے یہ بھی ہے میں کدو کے قتلے آنحضرت کے لیے اکٹھے کرنے لگا[1]

باب کھجور ککڑی (یا کھیرا) ملا کر کھانا[2]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم ابن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تر کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے۔

باب خراب ردی کھجور کھانے کے بیان میں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عباس بن فروخ جریری سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں ابو ہریرہؓ کے پاس سات راتوں تک مہمان رہا وہ اور انکی بی بی (بسرہ بنت غزوان) اور انکا غلام (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) رات کو باری باری بیدار رہتے ہر ایک تہائی رات تک جاگتا رہتا نماز پڑھا کرتا پھر دوسرے کو جگا دیتا اور میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب (سخت) کھجور تھی۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن زکریاؒ نے

[1] امام بخاری نے اسی ثمامہ کی روایت سے ترجمہ باب نکالا کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک دسترخوان والے دوسرے شخص کو جو اسی دسترخوان پر بیٹھا ہو کھانا دے سکتے ہیں خواہ کھانا ایک ہی برتن میں ہو یا علیحدہ برتنوں میں ہو ۱۲ منہ [2] یہ بڑی حکمت اور دانائی کی بات ہے ایک دوسرے کی مصلح ہیں کھجور کی گرمی ککڑی کی ٹھنڈک توڑ دیتی ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَنِیْ مِنْهُ خَمْسٌ اَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَاَیْتُ الْحَشَفَةَ هِیَ اَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِیْ۔

انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو کھجوریں تقسیم کیں میرے حصے میں پانچ کھجوریں آئیں ان میں بھی ایک خراب ردی کھجور تھی وہ ردی کھجور ایسی سخت تھی میرے دانتوں کو اس کا چبانا دشوار ہو گیا۔[1]

بَابُ ۲۶۳ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا

باب تر اور خشک کھجور کھانا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلا تجھ پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی[2]

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیٰنَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّةَ حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

اور محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن صفیہ سے کہا مجھ کو میری والدہ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ہم کھجور اور پانی سے سیر ہو گئے تھے[3]

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ یَهُوْدِیٌّ وَكَانَ یُسْلِفُنِیْ فِیْ تَمْرِیْ اِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْاَرْضُ الَّتِیْ بِطَرِیْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِی الْیَهُوْدِیُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ اَجُدَّ مِنْهَا شَیْئًا فَجَعَلْتُ اَسْتَنْظِرُهٗ اِلٰى قَابِلٍ فَیَاْبٰى فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ امْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ رض

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا مدینہ میں ایک یہودی تھا (شاید اسکا نام ابوالشحم ہو) وہ میرے باغ کی کھجوریں اترنے تک مجھ کو قرض دیا کرتا[4] میرے پاس وہ زمین تھی بیر رومہ کے رستہ پر واقع ہے[5] ایک سال خالی گزرا اس زمین میں کھجور پیدا نہ ہوئی[6] میوہ کٹنے کے وقت وہ یہودی (حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے کو) آیا لیکن میں کاٹا کیا وہاں تھا کیا آخر میں اس سے سال آئندہ تک کی مہلت مانگنے لگا لیکن اس نے نہ مانا (کہا میرا قرض ابھی دو تمہارا وعدہ ہو گیا) یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی (کہ یہودی جابر کو اس طرح مجبور کر رہا ہے) آپ نے اپنے اصحابؓ کو فرمایا چلو ہم یہودی سے کہیں جابر کو

---

[1] اگلی روایت میں سات کھجوریں مذکور ہیں اور اس میں پانچ شاید ایک روایت میں راوی سے غلطی ہوئی بعضوں نے کہا شاید یہ واقعہ کئی بار ہوا ہوگا ۱۲ منہ

[2] جو عورت بچہ جنے اس کے لیے تازہ کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں اگر تازہ کھجور نہ مل سکے تو خشک کھجور سہی کھجور سے نفاس کا خون خوب بہتا ہے اور عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور قوت آتی ہے کھجور رگوں کو نرم کر دیتی ہے اور جننے سے جو رگوں میں کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے اس کا درد رفع کر دیتی ہے ۱۲ منہ

[3] کیونکہ خیبر آپ کی وفات سے پہلے تین برس فتح ہو گیا تھا وہاں سے بہت کھجور آنے لگی تھی ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ

[4] یعنی کھانے کے لیے کھجور قرض دیتا پھر باغ کی کھجور نکلنے پر اپنا قرض وصول کر لیتا ۱۲ منہ

[5] جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر کے وقف کر دیا تھا جابر کا باغ تھا ۱۲ منہ

[6] یا زمین نے اس سال دغا دی یعنی کچھ میوہ نہیں نکالی پہلا معنی اس صورت میں ہے جب حدیث میں فجلست فخلا عاما ہو اور دوسرا معنی اس صورت میں ہے جب فخاست فخلا عاما ہو جیسے ابوذر کی روایت میں ہے قسطلانی سے ۱۲ منہ

مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ۔ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا ۔

بَابُ ۲۶۴ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۴۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ

مہلت دے (اتنا جبر نہ کر) آپ مع اصحابؓ میرے باغ پر تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہتے لگا ابوالقاسم میں تو جابرؓ کو مہلت نہیں دیتے کا (تمہاری سفارش نہیں سننے کا) جب آپ نے اس یہودی کی یہ (بیہودی) گفتگو سنی تو آپ کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر اس یہودی سے آکر فرمایا مہلت دے اس نے نہ مانا آخر جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور باغ میں سے تھوڑی تازہ کھجور لاکر آپ کے سامنے رکھی آپ نے تناول فرمایا اس کے بعد پوچھا جابر اس باغ میں تیرا منڈوہ کہاں ہے (جس میں تو بیٹھتا ہے آرام کرتا ہے) میں نے عرض کیا وہ ہے آپ نے فرمایا جا وہاں میرے لیے بچھونا کر میں نے بچھونا بچھایا آپ جا کر اس میں سو رہے پھر بیدار ہوئے تو میں اور ایک مٹھی بھر تازہ کھجور لیکر آیا آپ نے وہ بھی کھائی پھر کھڑے ہوئے اور یہودی کو سمجھایا لیکن اس (خبیث نے) نہ مانا تھا نہ مانا آخر آپ (مجبور ہو کر) دوسری بار ان درختوں کے تلے کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا جابر تو کھجور کاٹنا شروع کر اور یہودی کا قرضہ ادا کردے میں نے کھجور کاٹنا شروع کی آپ وہیں ٹھہرے رہے اور یہودی[۱] کا سارا قرضہ ادا کر دیا کچھ کھجور بچ رہی میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا آپ کو یہ خوشخبری سنائی (کہ یہودی کا سارا قرضہ چک گیا بلکہ کھجور بچ رہی) آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں[۲] امام بخاریؒ نے کہا (حدیث میں جو عریش کا لفظ ہے تو) عروش اور عریش چھت کو کہتے ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا (جیسے سورۂ انعام کی تفسیر میں گزرا) معروشات یعنی ٹٹیوں پر انگور وغیرہ چڑھائے ہوئے دوسری آیت میں (سورۂ بقرہ میں خاویۃ علیٰ عروشہا یعنی اپنی چھتوں پر گرے ہوئے۔

باب کھجور کا گابھہ کھانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے مجھ سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

---

[۱] کر ناپ کر دی اس ۱۲ منہ [۲] ایسا کھلا معجزہ بدون تائید خداوندی کے کسی بشر سے ظاہر نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

بَابُ ٢٦٥ الْعَجْوَةِ

۴۰۹ ۔ حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

بَابُ ٢٦٤ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

۴۱۰ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ ٢٦٦ الْقِثَّاءِ

کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کھجور کا گابھہ کوئی لیکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح برکت دار ہے[1] میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے میں نے ارادہ کیا کہ کہوں یا رسول اللہؐ وہ کھجور کا درخت ہے پھر کیا دیکھتا ہوں دس آدمی جو وہاں بیٹھے تھے ان سب میں میں کم عمر ہوں[2] آخر آپ نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے[3]۔

باب عجوہ کھجور کا بیان (جو مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے)

ہم سے جمعہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی کہا ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر یا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔

باب دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھا رہا ہو[4]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے انہوں نے کہا ابن زبیرؓ کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا وہ ہم کو کھانے کیلیے کھجور دیا کرتے تھے تو عبداللہ بن عمر ہمارے سامنے سے گزرتے ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ کہتے دیکھو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے[5] شعبہ نے کہا اس حدیث کے بعد عبداللہ بن عمرؓ یوں کہتے البتہ دو دو کھجوریں ملا کر اس وقت کھا سکتا ہے جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت لے لے۔

باب ککڑی کھانے کا بیان۔

---

[1] اس کی ہر چیز سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۲ منہ [2] بزرگوں کے ہوتے ہوئے بات کرنا خلاف ادب سمجھا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر پہلے پارے میں گزر چکی ہے کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس کے گابھہ میں ایسی بھری ہے جیسے آدمی کے نطفہ میں اور اسکا سر کاٹ ڈالو تو آدمی کی طرح مر جاتا ہے اور درخت نہیں مرتے پھر اگ آتے ہیں ۱۲ منہ [4] ان کی کنیت ابو بکر جمحی ہے اور نام یحیٰی جمعہ ان کا لقب ہے ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے ان سے ایک یہی حدیث اس کتاب میں مروی ہے اور صحاح ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ [5] اگر اکیلا کھا رہا ہو تو مضائقہ نہیں دس دس کو ملا کر کھائے بعض ظاہریہ اہلحدیث نے مطلقاً اس کو حرام کیا ہے ۱۲ منہ [6] کیوں کہ یہ لالچ کا پن اور دوسرے اپنے بھائیوں کو نقصان دینا ہے ۱۲ منہ

۱۴۱۱ - حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعدؓ نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ تازہ کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے

بَابُ ۲۶۸ بَرَکَةِ النَّخْلِ

باب کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَکُوْنُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَھِیَ النَّخْلَةُ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے انہوں نے مجاہد سے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان آدمی کی طرح (برکت والا) ہے وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ ۲۶۹ جَمْعِ اللَّوْنَیْنِ اَوِ الطَّعَامَیْنِ بِمَرَّةٍ

باب دو طرح کا میوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست ہے[1]

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازی کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے۔

بَابُ ۲۷۰ مَنْ اَدْخَلَ الضِّیْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً

باب دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلا نا کھانے پر بٹھانا۔

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ ھِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّہٗ عَمَدَتْ اِلٰی مُدٍّ مِّنْ شَعِیْرٍ جَشَّتْہُ وَجَعَلَتْ مِنْہُ خَطِیْفَةً وَعَصَرَتْ عُکَّةً عِنْدَھَا ثُمَّ بَعَثَتْنِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ فِیْ اَصْحَابِہٖ فَدَعَوْتُہٗ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوعثمان جعد بن دینار یشکری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند اور حماد بن زید نے اس حدیث کو ہشام بن حسان ازدی سے اس نے محمد بن سیرین سے اس نے انس سے بھی روایت کیا ہے تیسری سند اور حماد نے اس کو ابوربیعہ سنان سے اس نے انسؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ ام سلیم ان کی ماں نے ایک مد جو لیے ان کو موٹا موٹا پیس کر آش بنایا اس پر گھی کی کپی جو انکے پاس تھی نچوڑ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا (آپ کو بلانے کیلئے) میں جو پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کئی اور صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں میں نے

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے انسؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ اور شہد ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا دو سالن ملے ہوئے ہیں میں نہیں کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔ باب کی حدیث میں گو صرف دو میووں کو ملا کر کھانے کا ذکر ہے مگر اور کھانوں کو ان پر قیاس کر لیا ۱۲ منہ۔

قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ.

آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی بھی دعوت[1] ہے یا نہیں میں لوٹ کر والدہ کے پاس آیا ان سے کہا آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی آؤں اور کیا میرے ساتھ جو لوگ وہ بھی آئیں یہ سن کر ابوطلحہ آنحضرتؐ کے پاس گیا اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہاں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو ام سلیم نے تیار کیا ہے آنحضرتؐ تشریف لائے اور وہ کھانا سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلا لے وہ اندر آئے اور پیٹ بھر کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لے اسی طرح چالیس آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر آپ اُٹھے انسؓ کہتے ہیں میں کھانے کو دیکھنے لگا دیکھوں کھانا کچھ کم ہوا ہے یا نہیں[2]۔

بَابُ ۲۷۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ. فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب لہسن اور دوسری بدبودار ترکاریاں (جیسے پیاز مولی وغیرہ) کھانے کی کراہت اس باب میں ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[3]۔

۴۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا تم نے لہسن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو شخص (لہسن) کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے[4]۔

۴۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان عبداللہ ابن سعیدؓ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عطا ابن ابی رباح نے بیان کیا جابر بن عبداللہ انصاری کہتے تھے آنحضرتؐ نے

[1] میرے ساتھیوں میں سے ۱۲ منہ [2] مُد تین پاؤ یا سیر بھر کا ہوتا ہے اتنے سے کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا صریح معجزہ ہے آپ نے دس دس آدمیوں کو اس لیے بلایا کہ مکان میں زیادہ آدمیوں کی گنجائش نہ ہوگی دوسرے ایک برتن میں اتنے بہت سے آدمی ایک مرتبہ کیسے کھا سکتے تھے ۱۲ منہ [3] یہ روایت موصولاً صفۃ الصلوۃ میں گزر چکی ہے طبرانی نے جامع صغیر میں مولی کی بھی کراہت نقل کی یہ حدیثیں کچی اور پکی سب کو شامل ہیں بعضوں نے کہا پکا کر کھانے میں قباحت نہیں کیونکہ پکانے سے ان کی بو دور ہو جاتی ہے ابوداؤد کی روایت ان کی دلیل ہے اس میں یوں ہے آپ نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر پکا کر ۱۲ منہ [4] ہمارے ساتھ نماز پڑھے بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ یہ ممانعت مسجد نبوی سے خاص تھی کیونکہ وہاں وحی اترتی تھی فرشتے آتے جاتے تھے ان کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ ممانعت عام ہے ہر مسجد کو شامل ہے کیوں کہ سب مسجدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

بَابٌ ۲۷۲ اَلْکَبَاثِ وَھُوَ ثَمَرُ الْاَرَاکِ

۱۷اہم۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَیْطَبُ فَقَالَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔

بَابٌ ۲۷۳ اَلْمَضْمَضَۃِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۱۸اہم۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَاَکَلْنَا فَقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ بُشَیْرًا یَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمَّا کُنَّا بِالصَّھْبَاءِ قَالَ یَحْیٰی وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ عَلٰی رَوْحَۃٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا اُتِیَ اِلَّا بِسَوِیْقٍ فَلُکْنَاہُ فَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا

فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا ابن شہاب کو شک ہے ہماری مسجد سے الگ رہے۔

باب پیلوں کے پھلوں کا بیان۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہا مجھ کو جابر بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے کہا ہم مرالظہران میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے (جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر) پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو وہ خوش مزہ ہوتے ہیں[1] لوگوں نے کہا یا جابرؓ نے کہا یارسول اللہ کیا آپ بکریاں بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں کوئی پیغمبر ایسا گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں[2]۔

باب کھانے کے بعد کلی کرنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاریؓ سے سنا انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (جو خیبر کے قریب ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آئے (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی[3] یحییٰ نے کہا میں نے بشیر سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید نے بیان کیا[4]۔ ہم خیبر کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دوپہر کی راہ ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا لیکن فقط ستو آئے ہم نے اسی کو پھانک لیا اور کھایا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی ہم نے بھی کلی کی اس کے بعد

[1] جنگل جنگل پھرتے رہے ہیں جب تو جنگلی پھلوں کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث احادیث الانبیاء میں اوپر گزر چکی ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہر پیغمبر سے بکریاں چروائیں اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں جیسے پیغمبری کی وجہ سے غرور نہ آ جانا دل میں شفقت پیدا ہونا بکریاں چرا کر آدمی چرانے کی لیاقت پیدا کرنا درحقیقت ہر بادشاہ راعی یعنی چرواہا ہے اور رعایا اس کی بکریاں ہیں ۱۲ منہ [3] اسی لیے ہیں دھوتے کہ ہاتھ بھرے نہ ہوں گے ۱۲ منہ [4] اس سند کو لا کر امام بخاری یحییٰ کا سماع بشیر سے اور بشیر کا سوید سے ثابت کیا ۱۲ منہ

مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى۔

بَابُ ۲۷۴ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

بَابُ ۲۷۵ الْمِنْدِيلِ

۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ

بَابُ ۲۷۶ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

۴۲۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے علی بن مدینی سے کہا گویا تم نے عمرو بن یحییٰ سے (بلاواسطہ) سنی۔[1]

باب انگلیوں کا چاٹنا چوسنا اس کے بعد رومال سے پونچھنا[2]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاؔ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو ہاتھ نہ پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے کو چٹا نہ دے[3]۔

باب رومال کے بیان میں

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا کیا جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کو کھا کر وضو کرنا چاہیے انہوں نے کہا نہیں بات یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آگ کا پکا ہوا کھانا ہم کو کم ملتا (اکثر کھجور یا دودھ پر اکتفا کرتے) اور جب ملتا بھی تو (اس زمانہ میں) ہم لوگوں کے پاس تولیہ نہ تھی یہی ہماری ہتھیلیاں تھیں بازو پاؤں وغیرہ (انہیں پر ہاتھ رگڑ لیتے) پھر نماز پڑھتے وضو نہ کرتے۔

باب کھانے سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوامامہؓ سے کہ

---

[1] میں نے تم سے یہ حدیث اسی طرح ہو بہو نقل کی جیسے میں نے یحییٰ سے سنی تھی ۱۲ منہ [2] رومال سے یہاں وہ تولیہ مراد نہیں جس سے غسل یا وضو کے بعد بدن پونچھتے ہیں بلکہ وہ کپڑا مراد ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چکنائی دور کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹ کر اس رومال سے پونچھنے کا حکم اس لیے دیا کہ عرب لوگ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اگر ان چاٹے اس رومال سے پونچھیں گے تو سارا رومال لتھڑ کر غلیظ ہو جائے گا اب یہ اشکال ہوتا ہے کہ باب کی حدیث میں تو رومال کا ذکر نہیں ہے پھر امام بخاری نے ترجمہ باب میں رومال سے پونچھنا کیسے بیان کیا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یوں ہے فلا یمسح یدہ بالمندیل اور جس نے انگلیوں کا چاٹنا مکروہ اور غلیظ خیال کیا وہ نادان ہے اگر انگلیاں غلیظ ہوں تو بار بار کھانے میں کیوں ڈالتا ہے لو کر انگلیاں منہ میں ڈال کر کیوں دھوتا ہے اور حدیث کی تعمیل یوں بھی ہو سکتی ہے کہ انگلیاں غلام لونڈی یا بکری وغیرہ کو چٹا دے ۱۲ منہ [3] مسلم کی روایت میں کعب بن مالک سے یوں ہے کہ آنحضرت تین انگلیوں سے کھاتے اور کھانے سے فارغ ہو کر انکو چاٹتے اگر کوئی چمچہ یا کانٹا سے کھائے تب انگلیوں کے دھونے کی ضرورت ہے نہ چاٹنے کی صرف کلی کرنا کافی ہے ۱۲ منہ [4] جس سے کھانا کھا کر ہاتھ منہ پونچھتے ہیں ۱۲ منہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے ہمارے پروردگار اللہ کا شکر بہت سا شکر پاکیزہ شکر برکت والا ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے ختم ہو جائے پھر اس کی حاجت نہ رہے[1]۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ وَقَالَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا

ہم سے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے بیان کیا انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوامامہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے (کبھی راوی نے یوں کہا) جب آپ کا دسترخوان بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے اللہ کا شکر جس نے ہم کو پیٹ بھر کر کھلانا پلانا یہ شکر ایسا نہیں ہے کہ ایک بار کر کے ختم ہو جائے یا پھر ناشکری کی جائے اور کبھی یوں فرماتے پروردگار ہمارے تیرا شکر ہے ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے یا چھٹ جائے یا پھر اس کی احتیاج نہ رہے پروردگار ہمارے[2]۔

بَابُ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ ۲۷

باب اپنے غلام لونڈی یا خدمت گار کے ساتھ کھانا[3]

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمت گار کھانا پکا کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ کھانے کو نہ بٹھلائے (جو بہتر ہے) تو خیر یہی کرے کہ ایک نوالہ یا دو نوالے یا ایک لقمہ یا دو لقمے[4] اس کو دیدے کیونکہ اسی نے چولہے کی گرمی وغیرہ برداشت کی ہے اور محنت

[1] نہیں بلکہ ہمیشہ اسکی نعمتیں ہم کو ملتی رہیں اور ہمیشہ شکر ہوتے رہیں ۱۲ منہ [2] ابوداؤد کی روایت میں کھانے کے بعد یہ دعا ہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا کہتے ہیں جو شخص کھانے کے بعد ہمیشہ یہ اخیر کی دعا پڑھتا رہے وہ تپش کے عارضہ سے محفوظ رہے گا ۱۲ منہ [3] یہ افضل ہے مگر واجب نہیں دوسری حدیث میں ہے جو تم کھاؤ وہ ان کو بھی کھلاؤ جو تم پہنو وہ ان کو بھی پہناؤ اب کہاں ہیں وہ پادری جو لونڈی غلام کے جواز سے اسلام پر طعن کرتے ہیں ارے پادریو تم اپنے دل میں شرمندہ نہیں ہوتے ہو اسلام پر تو لونڈی غلامی کے جواز کا طعن کرتے ہو اور تم آزاد لوگوں کو لونڈی غلام سے بدتر رکھتے ہو ساتھ کھلانا اور اپنا سا کپڑا پہنانا تو بڑی بات ہے تم یہ بھی روادار نہیں ہوتے کہ وہ تمہارے گرجا میں آکر نماز پڑھیں واہ رے ہٹ دھرمی اس حدیث کو دیکھ کر ان مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہیے جو شاگرد پیشہ اور خدمت گاروں کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانے کو عار سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدمت گار آزاد اور برادر مسلمان ہیں اور پھر الگ الگ رکابیوں میں کھاتے ہیں آنحضرتؐ نے تو لونڈی غلام کو بھی اپنے ساتھ ایک ہی رکابی میں کھلانے کا حکم دیا کیونکہ اس وقت عرب لوگ الگ الگ رکابیوں میں نہیں کھاتے تھے مجھ کو ایک بار حیدرآباد میں بڑی ہنسی آئی ایک کوئی صاحب پرانی وضع کے آدمی اس بات پر بہت خفا ہو گئے کہ جس دسترخوان پر انکو بٹھایا تھا اسی پر ایک غریب مسلمان بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا انکو سمجھایا بھی کہ آخر یہ بھی مسلمان ہے ہمارے دسترخوان پر کھا لیا تو کیا قیامت ہوئی مگر جب بھی انہوں نے نہ مانا سخت سست کہہ کر چل دیے لعنت رہے جہالت اگر اپنے پیغمبر کی کتابیں دیکھتے رہتے تو اس آفت کا ہے کو گرفتار ہوتے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے پیر و مرشد ابوالنجیب سہروردی کیلئے بادشاہ نے فرنگی قیدیوں کے سر پر کھانا رکھ کر بھیجا ایا شیخ نے فرمایا میں نہیں کھاؤنگا جبتک یہ قیدی بھی میرے ساتھ کھانا کھانے نہیں بیٹھیں گے جب قیدی سب دسترخوان پر بیٹھے تو شیخ انہیں میں مل کر بیٹھ گئے اور کھانا کھایا [4] اس کھانے میں سے ۱۲ منہ۔

اَوْ يَقْتَسِمُوْنَ يَا بِتَهُ وَلِيَ حَزِيْرَةٍ وَخَلَجَةٍ۔

بَابٌ ۲۷۸ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۷۹ اَلرَّجُلِ يُدْعٰى اِلٰى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ وَهٰذَا مَعِيْ وَقَالَ اَنَسٌ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهُ۔

اٹھا کر کوٹ پیس کر کھانا تیار کیا ہے۔

باب کھانا کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا (ثواب میں) صابر روزہ دار کے برابر ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے۔

باب کوئی شخص دعوت میں جاوے اور دوسرے شخص کو جس کی دعوت نہ ہو کہے یہ بھی میرے ساتھ ہے اور انسؓ نے کہا جب تو کسی ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر کوئی الزام نہیں ہے تو اس کا کھانا کھا اور پانی پی۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہؓ نے کہا ہم سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے انہوں نے کہا انصار میں سے ایک شخص تھا ابو شعیب اس کا ایک غلام تھا قصائی یہ ابو شعیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جو اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس نے آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان پایا تو وہ اپنے قصائی غلام کے پاس گیا اس سے بولا تو اتنا کھانا مجھ کو تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو میں آنحضرت صلعم کو دعوت دونگا آپ سمیت پانچ آدمیوں کو اس نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا اور ابو شعیبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (مع اور چار آدمیوں کے) دعوت دی لیکن ان کے ساتھ ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہو لیا آنحضرتؐ نے فرمایا ابو شعیب ایک شخص (بن بلائے) ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تو چاہے اس کو اذن دے چاہے واپس کر دے اس نے کہا نہیں میں نے اذن دیا۔

ـــــــــــــــــــ

ــه دعوتوں میں جس کو ۱۲ منہ ـله امام احمد اور حاکم اور طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اس سے کچھ مت پوچھ (کہ تیرا مال حلال کا ہے یا حرام کا) البتہ جس شخص کی نسبت یہ معلوم ہو کہ اس کی کمائی حرام کی ہے مثلاً رنڈی یا فاحشہ یا سود خوار کی تو اس کی دعوت کھانا درست نہیں ۱۲ منہ ـعه پوچھنا اور کھود کر نکالنا ضرور نہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ـعه یعنی اس کا مال حرام ہونا معلوم نہیں ہے ۱۲ منہ ـسه اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ـسه طفیلی بن کر چلا گیا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ـعه جب ابو شعیب کے گھر پر پہنچے ۱۲ منہ ـه اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آنحضرتؐ نے اس قصاب غلام کا تیار کیا ہوا کھانا کھا لیا اور یہ نہ پوچھا کہ اس کی کمائی حلال کی ہے یا حرام کی معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کا کھانا جس کے ساتھ بدگمانی کی کوئی وجہ نہ ہو کھا لینا درست ہے اور پوچھنا تفتیش کرنا سنت نبوی کے خلاف ہے اور جو فقرا یا درویش اس کی زیادہ تفتیش کرتے ہیں اور کسی مسلمان کا کھانا بدون دریافت اور تحقیق کے نہیں کھاتے ان کا فعل سنت کے خلاف ہے اور تقویٰ وہیں تک عمدہ ہے جہاں تک مطابق سنت ہو امام غزالی نے کہا ہمارے زمانہ میں بادشاہی خزانوں کا روپیہ حلال ہے اگر ان کے پاس زیادہ آمدنی حلال کی ہو اور جو حرام اور ظلم کی آمدنی زیادہ ہو حلال کی کم ہو یا حلال اور حرام دونوں برابر ہیں تب اس روپیہ کا لینا درست نہیں اور یہی حکم ہے ہر شخص کا جس کے پاس دو طرح کی کمائیاں آتی ہوں مثلاً ایک سوداگر ہے جو تجارت کرتا ہے اور حلال سے کماتا ہے لیکن سود بھی کھاتا ہے ۱۲ منہ۔

باب ۲۸۰۔ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

۴۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب اگر رات کا کھانا سامنے آئے ادھر عشاء کی (مغرب کی) نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے[۱]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی ان کو ان کے والد عمرو بن امیہ ضمری نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے دست میں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے تو دست اور چھری جس سے کاٹ رہے تھے دونوں کو ڈال دیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی وضو نہیں کیا[۲]۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے ادھر نماز کی (یعنی مغرب کی نماز کی) تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی سے روایت ہے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اور (اسی سند سے) ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک بار ابن عمر نے شام کا کھانا کھایا کیسے اور امام کی قرأت سن رہے تھے (وہ نماز پڑھ رہا تھا)۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو

[۱] کہ جماعت فوت ہو جائے کیوں کہ نماز میں اطمینان کی ضرورت ہے کھانے میں اتنی اطمینان کی ضرورت نہیں ہے افسوس کہ مسلمان نے اس حدیث کے خلاف عمل کرنا شروع کیا ہے روزہ کھولتے وقت کھانا سامنے آجاتا ہے تو جلدی جلدی مغرب کی نماز پڑھ کر اطمینان سے بیٹھ کر کھاتے ہیں حالانکہ کھانا کھا کر مغرب کی نماز اطمینان سے پڑھنا چاہیے ۱۲ منہ [۲] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے باب کا مطلب آگے کی حدیثوں سے یعنی انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثوں سے نکالا اور اس حدیث کو شروع میں اس لیے ذکر کر دیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حکم وجوبًا نہیں ہے اگر کوئی آدمی نماز پہلے پڑھ لے تب بھی جائز ہے کیونکہ آنحضرت کھانے کو چھوڑ کر نماز کے لیے چلے گئے ہیں میں کہتا ہوں ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث شروع میں لا کر اس طرف اشارہ کیا ہو کہ انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثیں اس شخص سے متعلق ہیں جو امام نہ ہو جس کے بغیر لوگ نماز پڑھ سکتے ہوں اگر امام ہو تو پہلے نماز کیلئے جانا بہتر ہے ورنہ دوسرے مقتدیوں کو انتظار کی تکلیف ہو گی بعضے ظاہریہ جن کے نزدیک انسؓ اور عائشہؓ کی حدیثوں کا حکم وجوبًا ہے وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی بات اور تھی آپ کو یہ ڈر نہ تھا کہ کھانے میں دل لگا رہے اور نماز کے خشوع خضوع میں خلل آئے لیکن اور لوگوں کو ایسا خیال نہیں بلکہ پہلے کھانا کھا لینا چاہیے ۱۲ منہ۔

تَحْضُرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا۔

۸۶۸ — حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

ادھر کھانا (سامنے) لایا جائے تو پہلے کھانا کھا لو وہیب اور یحییٰ بن سعیدؒ کی روایتوں میں ہشام سے بجائے تحضر العشاء کے وضع العشاء ہے (مطلب ایک ہے)[1]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا جب تم کھانا کھا چکو تو پھیل جاؤ (اپنی اپنی جگہ پر اور وہاں بیٹھے رہو)

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیمؒ نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسانؒ سے انہوں نے ابن شہاب[2] سے کہ انس بن مالکؓ کہتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں ابن ابی کعبؓ (حالانکہ بڑے درجے کے صحابی تھے لیکن) مجھ سے پردے کا حال دریافت کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشاہ تھے آپ نے مدینہ میں حضرت زینب سے نکاح کیا تھا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت اس وقت دی جب دن چڑھ گیا تھا تو جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت زینبؓ کے حجرے میں) بیٹھے رہے اور آپ کے ساتھ اور بھی کئی آدمی (باتیں کرتے ہوئے) بیٹھے رہے[3]۔ آپ اٹھ کر وہاں سے چلے میں بھی آپ کے ساتھ گیا حضرت عائشہؓ کے حجرے پر پہنچ کر آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے لوٹ کر آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ کر آیا دیکھا تو وہ لوگ وہیں اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں (یا اللہ) پھر آپ واپس تشریف لے گئے حضرت عائشہؓ کے حجرے پر پہنچے تو پھر لوٹ کر آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ کر آیا اس وقت دیکھا تو وہ لوگ چلے گئے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کا حکم اترا[4]۔

---

[1] وہیب کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ۱۲ منہ [3] لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مروت کے مارے ان سے کچھ نہیں فرمایا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو امام بخاریؒ اس باب میں اس لیے لائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کھانے کا ایک ادب بیان کیا کہ جب کھانے سے فارغ ہوں تو اٹھ کر چلا جانا چاہیے وہاں جمے رہنا اور صاحب خانہ کو ایذا دینا نادانی ہے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

بَابُ ٢٨٢ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ وَتَحْنِيكِهِ۔

٤٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسٰى۔

٤٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ۔

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا۔

کتاب عقیقہ کے بیان میں[1]

باب جو شخص عقیقہ نہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے[2] اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دینا[3]۔

مجھ سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے کہا مجھ سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا لڑکا پیدا ہوا میں اس کو (پیدا ہوتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور برکت کی دعا کی پھر بچہ مجھ کو دے دیا ابو موسیٰ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا یہی تھا[4]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک بچہ[5] کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس مقام پر پانی بہا دیا۔

---

[1] عقیقہ وہ قربانی ہے جو نومولود بچہ کا سر منڈانے کے وقت کی جاتی ہے اکثر علماء کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ بدعت ہے اور ان کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف ہے عینی نے کہا امام ابو حنیفہ پر یہ افترا ہے کہ عقیقہ بدعت ہے انہوں نے یوں کہا ہے کہ وہ سنت نہیں ہے یعنی سنت مؤکدہ نہیں ہے امام محمد نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا جو صحیح نہیں ہے شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا کہ عقیقہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور امام ابن حزم اور لیث بن سعد اور داؤد ظاہری اور ابو الزناد عقیقہ کو واجب کہتے ہیں امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے یہ عقیقہ ساتویں دن کرنا بہتر ہے اسی دن نام رکھنا سر منڈانا اور بالوں کو تول کر اس کے وزن برابر سونا یا چاندی خیرات کرنا باقی قربانی کا خون بچہ کے سر پر لتھیڑنا گو ایک ضعیف روایت میں وارد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت نہیں اسی طرح کان چھیدنا یہ جاہلیت کے کام تھے اسی طرح یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑیں اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے صرف شافعیؒ سے ایسا منقول ہے [2] ورنہ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے جیسے اوپر گزرا یہ باب لا کر امام بخاری نے عقیقہ کا واجب نہ ہونا ثابت کیا ۱۲ منہ [3] اس کو تحنیک کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] ابن حبان نے صحابہ میں بھی اس کا نام لکھا ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا گو روایت نہیں کی ۱۲ منہ [5] عبد اللہ بن زبیرؓ ۱۲ منہ۔

۵۰۴۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءَ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهٗ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهٗ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهٗ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابوبکرؓ سے ان کو مکہ میں عبداللہ بن زبیر کا پیٹ رہا وہ پورے دنوں مکہ سے نکلیں جب مدینہ میں آئیں تو قبا میں اتریں وہاں عبداللہ پیدا ہوئے۔ اسماء کہتی ہیں میں عبداللہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کی گود میں بٹھا دیا ایک کھجور آپ نے منگوائی اور چبا کر اس کے منہ میں تھوک ڈالا پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں اتری وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر چبی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور برکت کی دعا دی ہجرت کے بعد عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے مسلمانوں کو ان کے پیدا ہونے پر بہت خوشی ہوئی کیوں کہ لوگوں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے اب تمہاری اولاد نہیں پیدا ہو گی۔[1]

۵۰۴۲ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا ابوطلحہؓ باہر گئے ہوئے تھے اس وقت وہ بچہ گزر گیا جب ابوطلحہ لوٹ کر آئے تو بچہ کا حال پوچھا ام سلیم نے کہا اب اس کو آرام ملا ہے[2] خیر ام سلیم رات کا کھانا ان کے سامنے لائیں انہوں نے کھایا پھر ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا بچہ کو گاڑ آؤ (وہ مر گیا ہے) صبح کو ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی بی بی کا حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا کیا اس رات کو تم جورو مرد نے صحبت کی انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے دعا کی یا اللہ ان کو برکت دے[3] ام سلیم لڑکا جنیں انسؓ کہتے ہیں ابوطلحہ نے

---

[1] اور مسلمان بگڑ کے تا تھڑہ کر دنیا سے چل دیں گے چلو چھٹی ہوئی یہودیوں کی یہ پوچ باتیں ہنسی کے قابل تھیں مگر بھولے مسلمانوں کو بھی ایک مدت تک اولاد نہ ہونے سے کچھ وہم ہو گیا تھا جب عبداللہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے اس زور سے تکبیر کہی کہ سارا مدینہ گونج گیا ۱۲ منہ [2] عیر جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کرتے تھے عیر ما فعل النغیر یعنی تمہاری چڑیا کیسی ہے ۱۲ منہ [3] کہ اس نے بچہ کی موت چھپا رکھی ۱۲ منہ [4] فرزند صالح عطا فرمایا ۱۲ منہ۔

لِي أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ۔

مجھ سے کہا تو اس بچہ کو حفاظت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا دیکھیو کہ یہ آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا ہے) انسؓ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ام سلیم نے چند کھجوریں بھی اس کے ساتھ کر دیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ اور بھیجا ہے انسؓ نے کہا جی ہاں کھجوریں بھیجی ہیں آپ نے ان کو لے کر چبایا اور اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے محمد بن سیرینؒ سے انہوں نے انسؓ سے پھر یہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

باب عقیقہ کے دن بچہ کے بال مونڈنا (یا ختنہ کرنا)

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ۔ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے (جو صحابی تھے) انہوں نے کہا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور حجاج بن منہال نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو ایوب سختیانی اور قتادہ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید ان چاروں نے محمد بن سیرین سے خبر دی انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کئی آدمیوں نے عاصم بن سلیمان اور ہشام بن حسانؒ سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب بنت صلیعؓ سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے (مرفوعاً) اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن ابراہیم تستری نے اس کو محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان سے موقوفاً روایت کیا اور اصبغ بن

---

۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے بھی یہ نکلتا ہے کہ ابوطلحہ نے عقیقہ نہیں کیا اور بچہ کا نام اسی دن رکھ دیا معلوم ہوا کہ عقیقہ کرنا مستحب ہے کچھ واجب نہیں ہے ۱۲ منہ ۲ اس کو طحاوی اور ابن جلیم اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ مطلب یہ ہے کہ سلمان بن عامر کی روایت کو جسکو حماد بن زید نے مرفوعاً نقل کیا حماد بن سلمہ نے مرفوعاً روایت کیا حماد بن سلمہ میں گو بعضوں نے کلام کیا ہے لیکن بہتوں نے اس کو ثقہ بھی کہا ہے ۱۲ منہ ۴ جیسے سفیان بن عیینہ وغیرہ ۱۲ منہ ۵ اس کو امام احمد اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ جیسے حماد بن زید نے اس کو امام طحاوی نے مشکل الآثار میں وصل کیا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہبؓ نے خبر دی انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا ہم سے سلمان بن عامر ضبی نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرو اور بال دور کرو (سر منڈواؤ یا ختنہ کرو)[۱]

۴۳۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے قریش بن انس نے انہوں نے حبیب بن شہید سے مجھ کو محمد بن سیرین نے حکم دیا میں امام حسن بصریؒ سے پوچھوں عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا سمرہ بن جندبؓ سے[۳]۔

بَابُ الْفَرَعِ ۲۸۴

باب فرع کے بیان میں[۴]۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان مروزی نے بیان کیا[۵] کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ نے خبر دی[۶] کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ رجب کی قربانی (جس کو رجبیہ بھی کہتے ہیں[۷])

[۱] اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] حسن اور قتادہ نے حدیث کی رو سے کہا ہے کہ لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور لڑکی کا عقیقہ ضروری نہیں ہے اگر عقیقہ میں اونٹ یا گائے ذبح کرے تب بھی درست ہوگا جمہور کے نزدیک ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے یہ نہیں بیان کیا کون کون سی حدیث ہے اور شاید مراد لیا انہوں نے اس حدیث کو جو اصحاب سنن نے سمرہؓ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن قربانی کی جائے اس کا سر مونڈا جائے اس کا نام رکھا جائے ۱۲ منہ [۴] فرع اونٹنی کا پہلا بچہ یعنی پہلونٹا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ اپنے بتوں کے سامنے کاٹتے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ رسم اس طرح قائم رہی کہ اللہ کے لیے ذبح کرنے لگے پھر یہ رسم موقوف اور منسوخ کردی گئی بعضوں نے کہا فرع اس کھانے کو کہتے ہیں جو اونٹنی جننے کے وقت لوگوں کو کھلایا جاتا ۱۲ منہ [۵] جس کا نام عبداللہ ہے ۱۲ منہ [۶] عبداللہ بن مبارک عجب مبارک شخص گزرے ہیں اہل حدیث کے پیشوا اور فقہاء کے بھی امام کہتے ہیں ابو حنیفہؒ کے فقہ میں شاگرد بھی تھے ادھر حضرات صوفیہ کے رہنما بڑے اولیاء اللہ بھی گنے جاتے ہیں ایسی جامعیت کے شخص اس امت میں بہت کم ہیں جو اہل حدیث اور فقہا اور صوفیہ تینوں میں مقتدا اور پیشوا گنے جائیں ایک یہ ہیں عبداللہ بن مبارکؒ دوسرے سفیان ثوریؒ تیسرے وکیع بن جراح چوتھے امام حسن بصریؒ ۱۲ منہ [۷] اب تک جاہلوں میں یہ رسم جاری ہے رجب میں کونڈے کرتے ہیں اور معلوم نہیں کیا کیا خرافات [illegible] کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کھڑے پیر کی نماز ہے اس کو سب لوگ کھڑے ہی کھڑے جب کھاتے ہیں واہ واہ دین کیا ہے ٹھٹھا مذاق مقرر کیا ہے جو چاہا وہ دین میں شریک کرلیا [illegible] یہ ہے کہ ان خرافات سے بچنے والے اور سنت پر چلنے والے کو وہابی اور بے دین کہتے ہیں خدا کی لعنت ان بے ایمانوں پر ۱۲ منہ۔

بَابُ ۸۵ الْعَتِيرَةِ

۴۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ۔

باب عتیرہ کا بیان (اس کا معنے اوپر گزر چکا ہے)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی (مدینہ کے بڑے عالم اور محدث) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؒ نے کہ زہریؒ نے کہا ہم سے سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ (وہ قربانی) رجب کے مہینے میں کیا کرتے پھر اس کی کھال درخت پر ڈال دیتے[1]۔

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ اللہ کے واسطے ذبح کرو جس مہینے میں چاہو بعضوں نے کہا لا فرع ولا عتیرہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ واجب نہیں ہیں لیکن ان کا استحباب باقی ہے اگر اللہ کے لیے ذبح ہو اور شافعی سے بھی جواز منقول ہے میں کہتا ہوں لا فرع ولا عتیرہ سے اصل قربانی کا ابطال منظور نہیں ہے قربانی تو جب اللہ تعالیٰ کے لیے کرے ثواب ہی ثواب ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلونٹھے بچے کی تخصیص اسی طرح رجب کے مہینے کی تخصیص کرنا خواہ یہ قربانی ہی کے مہینے میں ہو لغو اور واہیات ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب اصل فعل جائز بلکہ ثواب ہو لیکن تخصیص کے اعتقاد سے وہ لغو اور مذموم ہو جاتا ہے مثلاً ایصال ثواب میت کو جائز ہے مگر تیجہ یا دہم یا چہلم کی تخصیص بدعت اور ناجائز ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲ منہ اللہم اعز الکتابہ ولمن سعیٰ فیہ ولوالدیہم اجمعین۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ

شکر خدا کا پارہ بائیسواں تمام ہوا۔ اب تیئیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کے بھروسے پر

تیئیسواں پارہ ۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلٰى قَوْلِهٖ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ إِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْعُقُوْدُ الْعُهُوْدُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيْرُ۔ يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَآنُ عَدَاوَةٌ۔ اَلْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوْتُ اَلْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوْقِذُهَا فَتَمُوْتُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدّٰى مِنَ الْجَبَلِ وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهٗ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهٖ أَوْ بِعَيْنِهٖ فَاذْبَحْ وَكُلْ۔

کتاب جانور کاٹنے اور شکار کرنے کے بیان میں[1]

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں فرمایا تم پر مردار حرام ہے اخیر آیت فلا تخشوہم واخشون تک[2] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں فرمایا مسلمانوں اللہ تعالیٰ تم کو کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا تم پر چوپائے جانور حلال ہیں مگر جن کی حرمت تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (مردار سؤر وغیرہ کی) اخیر آیت فلا تخشوہم واخشون تک اور ابن عباسؓ نے کہا[3] عقود سے مراد عہد و پیمان ہیں الا ما یتلیٰ علیکم سے سور (مردار خون وغیرہ) مراد ہے یجرمنکم باعث بنے شنان عداوت اور دشمنی المنخنقہ جس کا گلا گھونٹیں وہ مر جائے الموقوذہ جس کو لکڑی یا پتھر سے ماریں وہ مر جائے المتردیۃ جو پہاڑ سے گر کر مر جائے النطیحۃ جو سینگ لگ کر مر جائے ان جانوروں سے جس کو تو اس حال میں پالے کہ اس کی دم یا آنکھ ہل رہی ہو اور اس کو ذبح کر لے تو اس کو کھا سکتا ہے[4]۔

[1] اصل میں ذبائح ذبیحہ کی جمع ہے ذبیحہ کہتے ہیں اس جانور کو جو ذبح کیا جائے اور صید اس جانور کو جس کا شکار کیا جائے مگر ہم نے حاصل مطلب ترجمہ کیا ہے یعنی اس کتاب میں ذبح اور شکار کے احکام مذکور ہیں ۱۲ منہ [2] اسی آیت میں یہ ہے الا ما ذکیتم مگر جو تم نے ذبح کر لیا تو آیت میں ذبیحہ کا ذکر ہے [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا یہ جو سورۂ مائدہ میں ہے اوفوا بالعقود ۱۲ منہ [4] جب دم یا آنکھ ہل رہی ہو تو معلوم ہوا ابھی اس میں جان باقی ہے اس لیے اگر ذبح کرے تو کھا سکتا ہے ۱۲ منہ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَکُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِیْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَیْدِ الْکَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ فَکُلْ فَاِنَّ اَخْذَ الْکَلْبِ ذَکَاةٌ وَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ کَلْبِكَ اَوْ کِلَابِكَ کَلْبًا غَیْرَهٗ فَخَشِیْتَ اَنْ یَّکُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی کَلْبِكَ وَلَمْ تَذْکُرْهُ عَلٰی غَیْرِهٖ

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی[1] بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بے پر کے تیر (لکڑی یا گز) کے شکار کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر نوکیلی طرف[2] سے لگے تو اس جانور کو کھا اگر عرض کی طرف سے پڑے[3] تو وہ موقوذہ ہے (حرام کہتے ہیں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا کتے کے شکار میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کتا جانور کو پکڑ رکھے[4] تو وہ اس کو کھا سکتا ہے کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے[5] اور اگر تو اپنے[6] کتے یا کتوں کے ساتھ[7] دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ خیال ہو کہ دوسرے کتے نے بھی تیرے کتے یا کتوں کے بھی اس جانور کو پکڑا ہوگا تو اس جانور کو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر تو نے[8] نہیں کہی تھی۔

بَابُ ۲۸۶ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِی الْمَقْتُوْلَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ وَکَرِهَهٗ سَالِمٌ وَّالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَّاِبْرَاهِیْمُ وَعَطَآءٌ وَّالْحَسَنُ وَکَرِهَ الْحَسَنُ

باب بے پر کے تیر (یعنی لکڑی گز وغیرہ) کے شکار کا بیان اور

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[9] جو جانور غلہ سے مارا جائے وہ موقوذہ (حرام ہے) اور سالم اور قاسم اور مجاہد اور ابراہیم اور عطا بن رباح اور امام حسن بصری نے اس کو کہا ہے[10] اور امام بصری نے گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا

---

[1] یہ عدی حاتم طائی کے بیٹے تھے جو عرب میں بڑے سخی مشہور ہیں یہ بھی اپنے باپ کی طرح سخی تھے کہتے ہیں ایک سو بیس برس کی عمر میں مرے ۱۲ منہ [2] جو نوکیلی طرف سے جانور پر نہیں پڑتا بلکہ عرض کی طرف سے پڑتا ہے اور جانور اس کے صدمہ سے مرجاتا ہے ۱۲ منہ [3] اور ذبح کرنے سے پہلے جانور مر جائے ۱۲ منہ [4] اس کو کھائے نہیں گو جانور مرجائے ۱۲ منہ [5] کیونکہ بسم اللہ کہہ کر کتا چھوڑا جاتا ہے ۱۲ منہ [6] کتا اس جانور میں سے کھائے ۱۲ منہ [7] جس کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہے ۱۲ منہ [8] ان لوگوں کی دلیل ہے جو بسم اللہ کو حلت کی شرط جانتے ہیں اگر عمداً بسم اللہ نہ کہے تو وہ جانور مردار ہوگا اور شافعی اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مسلمان اگر عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ مراد ہوگی کہ اس کو کسی کافر نے چھوڑا ہو یعنی بت پرست کافر نے اس لیے کہ یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے ان کا چھوڑا ہوا کتا مسلمان کے کتے کی طرح ہوگا۔ حافظ نے کہا باز اور شکرے اور تمام شکاری پرندوں کا بھی وہی حکم ہے جو کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام لے کر ان کو جانور پر چھوڑے ۱۲ منہ [9] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [10] کیونکہ غلہ اپنے بوجھ سے جانور کو مارتا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے لیکن بندوق کی گولی کا شکار بالاتفاق درست ہے کیونکہ بندوق کی گولی بوجھ سے نہیں مارتی بلکہ گوشت کو چیر ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے اور جس شخص نے بندوق کی گولی کا شکار حرام کہا وہ نادان ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ بندوق تو ہمارے زمانہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ ہتھیار ہے بلکہ اب تیر کا بھی رواج نہیں رہا اس کی جگہ بندوق قائم ہوگئی جو تیر سے کہیں بڑھ کر ہے اب اگر اس کا شکار حرام ہو تو بڑی مشکل ہوگی ان سب اثروں کو سوا عطاء کے اثر کے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء کا اثر عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَرَمَى الْبُنْدُقَةَ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ۔ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ

مکروہ رکھا ہے[1] اور جگہ (جنگل وغیرہ میں) مضائقہ نہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بن پر کے تیر کو پوچھا[2] آپ نے فرمایا اگر نوک (انی) کی طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے اور صدمے سے) جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے۔ اس کو مت کھا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کتا اس جانور سے کچھ کھالے۔ آپ نے فرمایا تب اس جانور کو مت کھا کیونکہ[3] اس نے اس جانور کو تیرے لیے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لیے پکڑا میں نے عرض کیا[4] میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر دوسرا[5] کتا اس کے ساتھ شریک پاتا ہوں[6]۔ آپ نے فرمایا ایسے جانور کو مت کھا کیوں کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی[7]۔

بَابٌ[۲۸۵] مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ[۱]

باب اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے۔

۴۴۰۔ قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں

---

[1] کہیں آدمی کے نہ لگ جائے ۱۲ منہ [2] اس نے کہا کہ جانور پر پھینک دیا جاتا ہے اس میں اور پر لوہے کی انی لگی ہوتی ہے ۱۲ منہ [3] کتے نے اس میں سے کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۲ منہ [4] یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] وہاں جا کے دیکھتا ہوں تو ۱۲ منہ [6] دونوں نے مل کر اس جانور کو پکڑا ہوتا ہے ۱۲ منہ [7] جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں شریک ہو جائے تو اس شکار کا کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام مالک کا قول یہ ہے کہ وہ درست ہے انہوں نے ابوداؤد کی حدیث سے دلیل لی اور ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس شکاری کتے ہیں آپ ان کے شکار میں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں ان کو کھا اگرچہ کتا اس میں سے کھالے۔ آپ نے فرمایا گو کھالے مگر یہ حدیث ضعیف ہے۔ عدی کی حدیث قوی ہے۔ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے ۱۲ منہ۔

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَاِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَآ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

نے ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر چھوڑتے ہیں آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑ لیں اس کو کھا میں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں جب بھی کھا میں نے کہا یا رسول اللہ ہم شکار بن پر کے تیر سے مارتے ہیں (کانسی سے) آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کر دے (گوشت چیر پھاڑ ڈالے) اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے۔ اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے[۱])

بَابُ ۲۸۸ صَيْدِ الْقَوْسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ اِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ اَوْ رِجْلٌ لَا تَاْكُلِ الَّذِيْ بَانَ وَتَاْكُلُ سَائِرَهٗ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهٗ اَوْ وَسَطَهٗ فَكُلْهُ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ حِمَارٌ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّضْرِبُوْهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوْهُ

باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا[۲] اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو (بسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار سے) مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس ہاتھ یا پاؤں کو (جو جدا ہو گیا) نہ کھائے[۳] باقی سارا جانور کھائے اور ابراہیم نخعی نے کہا۔ اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی یا بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دیے تو سارا جانور کھائے[۴] اور اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد سے ایک گورخر نے شرارت کی (نکل بھاگا) تو عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حکم دیا اس کو جہاں پاؤ جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا (کٹ کر) گر جائے اس کو چھوڑ دو باقی کھاؤ[۵]

---

[۱] ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ۱۲ منہ [۲] بوجھ کے صدمے سے مری ۱۲ منہ [۳] اسی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بندوق یا توپ یا تفنگچہ کا شکار درست ہے جب بسم اللہ کہہ کر ماری گیوں کہ بارود کی گولی گوشت چیر پھاڑ ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے ورنہ گولی یا چھرے کے بوجھ سے کوئی نہیں مرتا اگر خالی گولی یا چھرہ یعنی بلا دت کے پھینک مارے اور اس سے کوئی جانور مر جائے تو بے شک وہ مردار ہوگا اس کا کھانا درست نہیں ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] کس لیے کہ وہ زندہ جانور سے جدا کر لیا گیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے بعضوں نے کہا اگر وہ عضو ایسا ہے جس کے کٹنے کے بعد جانور زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اس عضو کا کھانا درست ہے ورنہ نہیں۔ ابو حنیفہ نے کہا اگر اس کے دو ٹکڑے کر دے تو وہ دونوں ٹکڑے کھائے جائیں اسی طرح اگر دو تہائی کاٹے جو سر کی طرف ہے تب بھی دونوں کھائے جائیں اگر وہ تہائی کاٹے جو پاؤں کی طرف ہے تو اس کو نہ کھائے لیکن سر کی طرف دو تہائیاں کھائے بعضوں نے کہا اگر جانور اس عضو کا ٹیتے مر گیا تب تو سارا جانور حلال رہا ورنہ وہ ٹکڑا جو کاٹا گیا ہے حرام ہو گیا عکرمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے ۱۲ منہ [۶] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ [۷] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۔۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعٰی فیہ اجمعین یا رب العلمین ۔

۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِيَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ. وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا کہا ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا مجھ کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا انہوں نے ابوادریس (عائذ اللہ خولانی) سے روایت کی انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں[1] اور ہم اس سر زمین میں رہتے ہیں۔ یہاں شکار بہت ہوتا ہے کیا میں تیر کمان سے اور اس کتے سے شکار کروں جو تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم یافتہ کتے سے فرمایئے ان میں سے کیا درست ہے (کیا درست نہیں) آپ نے فرمایا اگر تم کو دوسرے برتن مل نہ سکیں تب تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو[2] اور تیر کمان سے جو تم بسم اللہ کہہ کر شکار کرے اس کو کھا اور تعلیم یافتہ کتے کا شکار جب تو نے بسم اللہ کہہ کر اس کو چھوڑا ہو کھا[3] اور غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار اس وقت کھا جب[4] تو اس کو ذبح کرے۔

بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلہ مارنا۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع اور یزید بن ہارون نے اور یہاں جو الفاظ (حدیث کے) بیان ہوتے ہیں وہ یزید کے ہیں ان دونوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبداللہ ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا[5] انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے پتھر (یا گٹھلیاں) پھینک رہا ہے۔ انہوں نے کہا ایسا مت کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جن میں وہ سور پکاتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا دھونے کا حکم استحبابا ہے کیونکہ فقہاء کہتے ہیں کہ کافروں کے برتنوں کا استعمال کروہ نہیں ہے جب وہ نجاست میں مستعمل نہ ہوں گو ان کو نہ دھوئے میں کہتا ہوں ہم کو فقہا کے قول سے غرض نہیں کافروں کے برتن جب ہی استعمال کیے جائیں جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ مل سکیں وہ بھی خوب دھو کر کے گو ہمارے زمانہ میں عموماً نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے یہ بلا عام ہو گئی ہے کہ لوگ ان کے برتنوں میں جو نجل و نخش کھاتے ہیں ان کے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں ۱۲ منہ [3] گو وہ جانور کو مار ڈالے اور ذبح کرنے کا موقع نہ ملے [4] وہ جانور کو مار نہ ڈالے ۱۲ منہ [5] جو عبداللہ بن مغفل کا عزیز تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَّلَا يُنْكٰى بِهٖ عَدُوٌّ وَّلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا۔

بَابٌ ۱۹۰ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطَانِ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ

منع کیا ہے یا آپ اس کو برا جانتے تھے[1] فرمایا اس سے فائدہ ہی کیا، نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہنچتا ہے یہ تو ہوتا ہے کہ کسی کا دانت ٹوٹ جاتا[2] ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی[3] ہے۔ عبداللہ ابن مغفل نے دوبارہ اسی کو یہی کام کرتے دیکھا تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا آپ اس کو ناپسند کرتے تھے لیکن (تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیے جاتا ہے میں تجھ سے اسی مدت تک بات نہیں کرنے کا[4]۔

باب جو کوئی (بلا ضرورت) ایسا کتا رکھے جو نہ شکاری ہو نہ ریوڑ کی نگہبانی کرتا ہو۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ابن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا کتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لیے ہو نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال کے ثواب ہر روز دو قیراط برابر کم ہوتا رہے گا[5]۔

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے حنظلہ بن ابی سفیان

---

[1] یہ راوی کا شک ہے امام احمد کی روایت میں بغیر شک کے یوں ہے آپ نے اس سے منع کیا ہے ۱۲ منہ [2] بچارے کے دانت میں لگا تو اس ۱۲ منہ۔ [3] کسی کی آنکھ میں لگا تو ۱۲ منہ [4] گویا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو مومن سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع آیا ہے وہ اسی صورت میں ہے جب بلاوجہ شرعی ترک ملاقات کرے لیکن جو شخص حدیث کو نہ مانے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لیے جائز ہے جب تک توبہ نہ کرے عبداللہ بن مغفل نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کرنے کا یعنی ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات کی۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر بھی اس کا خلاف کرے کسی پیر یا مرشد یا مجتہد کے قول پر چلا جائے اس سے بھی ترک ملاقات کرنی چاہیے جب تک توبہ نہ کرے یا اللہ ان مقلدوں کو ہدایت کر کہ وہ پیغمبر اور مجتہد اور پیر اور مرشدوں کے مرتبوں میں تمیز کریں اور ہر ایک کو اپنے درجے پر رکھیں مجتہد صرف اس کام کے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں صاف قرآن یا حدیث کا حکم معلوم نہ ہو اور تم کو ان مجتہد صاحب سے حسن عقیدت ہو تو اپنے قیاس کو مقدم کہو باقی جس مسئلہ میں اللہ اور رسول کا ارشاد مل جائے اس میں سارے مجتہد اگر خلاف ہوں تو چیز پر ہیں ہمیں ان سے کام نہیں ہماری جان ہمارا تن ہمارا بدن ہمارا مال و اسباب ہماری عزت آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر سے تصدیق ہے جبھی تک ہم آپ کی حدیث نہیں چھوڑیں اور حشر کے دن بھی یہی کہیں گے ہم حدیث پر چلنے والے ہیں حدیث ہی ہماری ذریعہ نجات ہے روز کہ ہر یک یک ذریعہ آورد ما حدیث رسول ومن ہمیں میسر بار بی را بیارم کن قبول۔ [5] اس حدیث کی شرح اوپر کتاب المزارعہ میں گذر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط دنیا میں آدھے دانق کا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ وللدیہ اجمعین۔ آمین یا رب العلمین۔

ابن ابی سفین قال سمعت سالما یقول سمعت عبد الله بن عمر یقول سمعت النبی صلی الله علیہ وسلم یقول من اقتنی کلبا الا کلب ضار لصید او کلب ماشیۃ فانہ ینقص من اجرہ کل یوم قیراطان

۴۴۵۔ حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر قال قال رسول صلی الله علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضار نقص من عملہ کل یوم قیراطان۔

باب ۲۹۱ اذا اکل الکلب

وقولہ تعالی یسألونک ماذا احل لھم قل احل لکم الطیبت وما علمتم من الجوارح مکلبین الصوائد والکواسب اجترحوا اکتسبوا تعلمونھن مما علمکم الله فکلوا مما امسکن علیکم الی قولہ سریع الحساب۔ وقال ابن عباس رض ان اکل الکلب فقد افسدہ انما امسک علی نفسہ والله یقول تعلمونھن مما علمکم الله فتضرب وتعلم حتی تترک وکرھہ ابن عمر وقال عطاء ان شرب الدم ولم یاکل فکل۔

نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ ابن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے رہیں گے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ریوڑ یا شکار کے سوا پالے تو اس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط برابر گھٹتا رہے گا[۱]۔

باب جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لے (تو کیا حکم ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا تجھ سے پوچھتے ہیں کیا کیا حلال ہے ان کے لیے کہہ دے تم کو پاکیزہ جانور حلال ہیں اور ان جانوروں (کتوں یا پرندوں) کا شکار جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا (تعلیم دیا) ان کو شکار کے لیے سدھار رکھا ہو الصوائد صائدہ کی جمع ہے یعنی کمانے والے اجترحوا یعنی کمایا تم اس کو سکھاتے ہو (یعنی شکار کرنا) جو اللہ نے تم کو سکھلایا اخیر آیت سریع الحساب تک اور ابن عباس نے کہا (اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اگر کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لیا تب اس کو خراب کر دیا (اب وہ حلال نہیں رہا) اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا نہ تمہارے لیے، اور اللہ فرماتا ہے تم ان کو سکھلاتے رہو جو اللہ نے تجھ کو سکھایا ایسے کتے کو مارنا چاہیے اور تعلیم دینا تاکہ یہ عادت (شکار میں سے کھا لینے کی) عادت چھوڑ دے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[۲] اگر کتا اس جانور کا خون پی لے اس کا گوشت نہ کھائے تب وہ جانور کھا سکتا ہے (حلال ہے)

[۱] ابوہریرہؓ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور کلب حرث یعنی کھیت کا کتا بھی مستثنیٰ ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ کتا جو گھر کی حفاظت کے لیے ہو مثلاً کہیں چوروں کا ڈر ہو یا اور کوئی ضرورت ہو مثلاً درندے جانوروں کا خوف ہو حاصل یہ کہ بلا ضرورت کتا پالنا منع اور باعث نقصان ثواب ہے افسوس کہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تقلید سے بلا ضرورت کتے پالنا شروع کیے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ ۲۹۲ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ يَوْمٍ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ کتوں سے شکار کرتے ہیں کیا یہ شکار حلال ہے۔ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے (تعلیم یافتہ) کتے اللہ کا نام لے کر (شکار پر) چھوڑے تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے اگرچہ وہ جانور کو مار ڈالیں البتہ جب کتا اس جانور میں سے کچھ کھالے (تب ایسی کو نہ کھا) کیونکہ اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جانور کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا۔ اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے شامل ہو گئے ہوں[1] تب بھی مت کھا۔

باب اگر شکار کا جانور (زخمی ہو کر) دو تین دن کے بعد مردہ ملے تو کیا حکم ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کتا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالا تو اس کو کھا اگر اس میں سے کھالے تو نہ کھا کیوں کہ اس نے اپنے لیے پکڑا۔ (نہ تیرے لیے)، اسی طرح اگر وہ دوسرے غیر کتوں کو ساتھ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ مگر جانور کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی اس کو مت کھا کیونکہ تجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا کس کتے نے اس جانور کو مارا اور اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر ایک دن یا دو دن کے بعد (مردہ) ملے مگر اس پر سوا تیرے تیر کے اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اس کو کھا سکتا ہے اگر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے تو اس کو مت کھا[3] اور عبد الاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ

[1] اور سب نے مل کر اس جانور کو مارا ۱۲منہ [2] جب کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۲منہ [3] کیونکہ شاید پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مرا ہو ۱۲منہ۔

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهٗ مَيِّتًا وَفِيْهِ سَهْمُهٗ قَالَ يَاْكُلُ اِنْ شَاءَ۔

راوی نے اس حدیث کو داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا[1] انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر جانور تیر کھا کر غائب ہو جائے میں دو تین دن اسی کی تلاش میں رہوں پھر اس کو مرا ہوا پاؤں اور تیر اس میں لگا ہوا ہو آپ نے فرمایا چاہے تو کھا سکتا ہے۔

بَابٌ ۲۹۳ اِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے وہاں دوسرا کتا بھی پائے۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَاَخَذَ فَقَتَلَ فَاَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ اَجِدُ مَعَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ فَقَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو پکڑ کر مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھالے تو اس جانور کو مت کھا کیونکہ کتے نے (جب کھا لیا) تو معلوم ہوا۔ اس نے اپنے کھانے کے لیے جانور کو پکڑا میں نے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں (شکار کے پاس) دوسرا غیر کتا بھی موجود ہے۔ اب مجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا اس جانور کو کس کتے نے پکڑا[2]۔ آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا نہ دوسرے کتے پر۔ عدی کہتے ہیں میں نے آپ سے بے پر کے تیر کے شکار کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ (نوک) کی طرف سے جانور پر پڑے جب تو اس کو کھا اگر چوڑان (عرض) کی طرف سے پڑے تو مردار ہے (موقوذہ)

بَابٌ ۲۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

باب شکار کرنا کیسا ہے[3]۔

۴۴۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِي ابْنُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن فضیل نے خبر دی

---

[1] اس کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] میرے کتے نے یا غیر کتے نے ۱۲ منہ [3] اس باب کو لا کر امام بخاری نے شکار کی اباحت ثابت کی اور اس پر اتفاق ہے مگر جو شخص صرف کھیل کے لیے شکار کرے اس میں اختلاف ہے۔ ۱۲ منہ

فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ

انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ تو کتوں سے شکار کیا کرتے ہیں (آپ اس میں کیا فرماتے ہیں یہ درست ہے یا نادرست۔ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے کتے (تعلیم یافتہ) اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور وہ جانور کو پکڑ لیں (گو مار ڈالیں) تو اس کو کھا اگر وہ جانور میں سے کچھ کھا لیں۔ تب اس کو مت کھائیو کہ میں ڈرتا ہوں کہیں ان کتوں نے اس جانور کو اپنے کھانے کے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہو جائے (جب بھی مت کھا)

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ سے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابوثعلبہ خشنی (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں۔ جہاں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) بستے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیر کمان اور کتوں سے بھی شکار کیا جاتا ہے فرمائیے ان میں کیا درست ہے اور کیا نادرست! آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا تو اگر تم کو دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ۔ اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں (مجبوری ہو) تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ شکار کی سرزمین کا جو تو نے ذکر کیا تو تیر کمان سے اللہ کا نام لے اگر شکار کرے وہ کھا سکتا ہے۔ اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار جب اللہ کا نام لے کر اس کو چھوڑے اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو

فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتّٰى نَصِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلٰى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اور جانور پکڑلے پھر تو اس جانور کو زندہ پا کر ذبح کرلے جب کھا سکتا ہے (اگر مار ڈالے تو اس کا کھانا درست نہیں)

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے ہشام بن زید نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم نے مرالظہران میں (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب) ایک خرگوش اکسایا (یا ابھارا) لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر نہ پایا تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے لگا اور پکڑ کر ابوطلحہ کے پاس لایا انہوں نے (اس کو کاٹا) اس کی رانیں اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہؓ سے وہ مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی) ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے (آنحضرت آگے بڑھ گئے) ابوقتادہ کے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابوقتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا گھوڑے پر چڑھ اس کے پیچھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیو) ذرا کوڑا اٹھادو انہوں نے انکار کیا پھر کہا ذرا بھالا اٹھادو جب بھی انہوں نے انکار کیا آخر ابوقتادہ نے (گھوڑے سے اتر کر) خود لے لیا اور اس گورخر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے احرام باندھے تھے اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا[2]۔ جب آگے بڑھ کر آنحضرت

[1] معلوم ہوا خرگوش کھانا درست ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امامیہ نے اس کو حرام کیا ہے امام بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع کیا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی جن سے خرگوش کی اباحت ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اگر ثابت بھی ہو تو ایسا ہوگا جیسے آپ نے گوہ کو چھوڑ (نہیں کھایا) کراہت طبعی اور بات ہے اور حلت اور حرمت دوسری شے ہے ۱۲ منہ [2] وہ سمجھے محرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے ۱۲ منہ۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا تھا جو اس نے تم کو کھلایا۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَيْءٌ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہ سے یہی حدیث جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرتؐ نے پوچھا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے۔

بَابُ ۲۹۵ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

باب پہاڑوں (اور دشوار گزار مقامات) میں شکار کرنا

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلٰى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هٰذَا قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوْا هُوَ مَا رَاَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْ سَوْطِيْ فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهٗ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا ذَاكَ حَتّٰى عَقَرْتُهٗ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابو النضر (سالم) نے انہوں نے نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اور ابو صالح سے جو توامہ کے غلام تھے[۳] انہوں نے کہا ہم نے ابو قتادہ سے سنا انہوں نے کہا میں مدینہ کے رستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرے سوا سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ایک گھوڑے پر سوار تھا میں پہاڑوں پر بڑا اچھا چڑھنے والا تھا[۲] خیر اسی حال میں میں نے دیکھا لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک گورخر جا رہا ہے اسی کو دیکھ رہے تھے میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے[۴] میں نے کہا گورخر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا جو تم نے کہا وہی ہوگا۔ میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کوڑا لینا بھول گیا میں نے کہا بھائی ذرا کوڑا تو اٹھا دو۔ انہوں نے کہا ہم تو نہیں اٹھاتے آخر میں نے خود اتر کر اٹھا لیا اور گورخر کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کو زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا)

[۱] بن محنت مشقت ہاتھ آیا اس کے کھانے میں کیا تامل ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ اس سے شکار کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ [۲] اس باب کو لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ شکار کے لیے جو ایک امر مباح ہے پہاڑوں پر چڑھنا محنت اٹھانا گھوڑے کو وہاں لے جانا دوڑانا درست ہے یہ جانور کا عذاب دینا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ منہ [۳] توامہ وہ لڑکی جو جڑواں پیدا ہو یہ امیہ بن خلف کی بیٹی تھی جو اپنے بھائی کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کا یہی نام پڑ گیا ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس جگہ پہاڑ بہت تھے [۵] چونکہ احرام باندھے تھے اس لیے نام لے کر بتانا بھی انہوں نے برا سمجھا۔

فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُومُوا فَاحْتَمِلُوا قَالُوا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوا هُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللّٰهُ۔

پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا میں نے کہا اب تو چلو اس کو اٹھا لاؤ انہوں نے کہا نہیں ہم تو ہاتھ بھی نہیں لگانے کے (تم جو جی چاہے کرو) آخر میں خود ہی جا کر اس کو اٹھا کر ان کے پاس لایا بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے نہیں کھایا۔ میں نے ان سے کہا (جنہوں نے نہیں کھایا تھا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھے آتا ہوں میں (آگے بڑھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ نے فرمایا (مزے سے) کھاؤ یہ کھانا اللہ نے تجھ کو بھیجا ہے۔

بَابُ ۲۹۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الطَّافِي حَلَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ وَقَالَ عَطَاءٌ أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتُ السَّيْلِ أَصَيْدُ

باب اللہ کا (سورۂ مائدہ میں) یہ فرمانا تم کو دریا[1] کا شکار کرنا[2] درست ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا[3] صید البحر وہ دریائی جانور ہے جو تدبیر سے (مثلاً کل یا جال سے) پکڑا جائے اور طعامہ سے وہ جانور مراد ہے جس کو دریا کے کنارے پر پھینک دیں اور ابو بکر صدیقؓ نے کہا[4] جو جانور دریا پر مر کر تیر آئے وہ حلال[5] ہے اور ابن عباس نے کہا[6] طعامہ سے دریا کا مرا ہوا جانور مراد ہے[7] مگر جس کو تو پلید سمجھے[8]۔ اور بام مچھلی[9] اس کو یہودی لوگ نہیں کھاتے۔ لیکن ہم مسلمان (فراغت سے) کھاتے ہیں اور شریح صحابی نے کہا اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا دریا کا ہر جانور ذبح کیا ہوا ہے (یعنی حلال ہے)، اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[10] پرندہ تو سمجھتا ہوں ذبح کیا جائے اور ابن جریج نے کہا[11] میں نے عطاء بن ابی رباح سے

[1] سمندر یا ندی یا تالاب ۱۲ منہ [2] احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شیبہ نے اور طحاوی اور دارقطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] لیکن حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔ انہوں نے کہا جو مچھلی خود بخود مر کر اوپر تیر آئے اس کا کھانا درست نہیں ۱۲ منہ [6] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] کوئی جانور ہو ۱۲ منہ [8] جیسے دریائی کتا یا سور اہل حدیث کے نزدیک دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مچھلی ہو یا کچھوا یا کیکڑا یا مینڈک بعضوں نے مینڈک کو حرام کیا ہے امام شافعی کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے فقط مچھلی کو حلال کہا ہے اور اس تخصیص پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے ۱۲ منہ [9] جو سانپ کی طرح بن چھلکے ہوتی ہے ۱۲ منہ [10] اس کو ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں وصل کیا دریا کا ۱۲ منہ [11] اس کو عبد الرزاق نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ⁂

بَحْرٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى سَرْجٍ مِّنْ جُلُوْدِ كِلَابِ الْمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ اَنَّ اَهْلِيْ اَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَاَطْعَمْتُهُمْ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاتِ بَاْسٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيٍّ اَوْ مَجُوْسِيٍّ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِيِّ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ۔

پوچھا کیا ندیوں اور کنڈوں کے جانور بھی صید البحر میں داخل ہیں انہوں نے کہا ہاں (ان کا کھانا جائز ہے) پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی (سورۂ نحل کی)، هذا عذب فرات سائغ شرابه وهذا ملح اجاج ومن کل تاکلون لحما طریا[1] اور امام حسن علیہ السلام دریائی کتے کی کھال سے جو زین تیار کرتے تھے اس پر سوار ہوئے[2] اور عامر شعبی نے کہا اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں (فراغت سے) ان کو کھلاؤں[3] اور امام حسن بصری نے کہا کچھوا کھانے میں قباحت نہیں[4] اور ابن عباس نے کہا دریا کا شکار (فراغت سے) کھا گو یہودی یا نصرانی یا پارسی (یا ہندو یا بودہ) نے وہ شکار کیا ہو[5] اور ابو الدرداء صحابی نے کہا شراب میں مچھلی ڈال دیں اور سورج کی دھوپ اس پر پڑی تو پھر وہ شراب نہیں رہتا[6]

[1] یعنی میٹھے اور کھارے پانی دونوں میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ۱۲ منہ [2] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا قسطلانی نے کہا دریائی کتا یا سور بھی مچھلی میں داخل ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دریائی آدمی کا کھانا درست ہوگا کیونکہ درحقیقت وہ آدمی نہیں ہے بلکہ مچھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے میں نے یہ مچھلی بچشم خود ایک عجائب خانہ میں دیکھی ہے ۱۲ منہ [3] گو شعبی نے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو کاٹ کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھالیں امام مالک کا یہ قول ہے کہ یوں ہی کھانا درست ہے اور بعضوں نے کہا جو مینڈک دریائی ہو اس کا کھانا درست ہے اور خشکی کا مینڈک درست نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ مینڈک کا ذبح کرنا ضرور ہے کذا قال الحافظ میں کہتا ہوں حنابلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی حرمت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع کیا واللہ اعلم ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی شعبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امید ہے کیکڑا کھانے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ دریا کا ہر ایک جانور حلال ہے مگر کیکڑا اور مینڈک اور مگر اور کچھوا کیونکہ یہ خبیث ہیں۔ میں کہتا ہوں خبث پر دلیل کیا ہے ابو حنیفہ تو مچھلی کے سوا سب کو خبیث کہتے ہیں اور شافعیہ کیکڑے، مینڈک، کچھوے کو خبیث کہتے ہیں اہلحدیث کسی کو خبیث نہیں کہتے اور خبیث کیونکر ہونگے کیکڑے کا گوشت تو سل کے مرض میں اکسیر ہے اور کچھوے کا شوربا نہایت خوش ذائقہ اور مقوی اور بے نظیر ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا امام حسن بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ پارسی کا شکار کھاتے تھے ان کے دلوں میں کوئی وہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطاء اور سعید اور حضرت علی سے اس کی کراہت نقل کی ہے ۱۲ منہ [6] بلکہ ایک ہاضم دوا بن جاتا ہے۔ اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وصل کیا امام بخاری اس اثر کو اس لیے لائے کہ مچھلی جو حلال ہے اس کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو نمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال ہو جاتا ہے کیونکہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے مذہب پر مبنی ہے جو شراب کا سرکہ بنا نادرست جانتے ہیں بعضوں نے مری کو مکروہ رکھا ہے مری اسی کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے اس کو کھایا اور ابو ہریرہؓ نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں یعنی مری میں جس کو مشرک بنائیں کیونکہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا قسطلانی نے کہا یہاں امام بخاری نے شافعیہ کا خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل (باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رض يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم جیش الخبط میں شریک تھے[1] ہمارے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے (اس سفر میں) ہم کو ایسی بھوک لگی خدا کی پناہ[2] لیکن سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی اس کو عنبر کہتے ہیں[3] ہم برابر آدھے مہینے تک وہی مچھلی کھاتے رہے (چلتے وقت) ابو عبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ اتنی اونچی تھی) کہ سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشُ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرتؐ نے ہم تین سو سواروں کو بھیجا[4]۔ ابوعبیدہ بن جراح ہمارے سردار تھے[5] وہاں ہم کو ایسی سخت بھوک ہوئی (خدا کی پناہ) ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا[6]۔ اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف ایک (مری) مچھلی پھینکی جس کو عنبر کہتے ہیں[7] ہم برابر پندرہ دن تک وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے (اس کے کولوں میں سے تیل کے گھڑے

(حواشی صفحہ سابقہ) قوی ہوتی ہے اس کو اختیار کرتے ہیں مترجم کہتا ہے اس صورت میں نان پاؤ جس کے خمیر میں سیلندھی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال ہوگا کیونکہ شراب جب جل گیا تو وہ شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا سیندھی نجس ہے تو اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے نان پاؤ کھانا ناجائز قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کی خمیر میں شراب پڑتا ہے مترجم کہتا ہے اسی طرح ان دواؤں کا پینا درست ہوگا جو شراب میں بھگو کر ان کا عرق نکالا جاتا ہے کیونکہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکٹری ٹنکچر سب شراب سے بنائے جاتے ہیں اسی طرح انگریزی لونڈرا یا سینٹ کا لگانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر الکحل ہے شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک زہر ہے اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے مولانا محمد عبدہ نے جو اہل حدیث کے ملک مصر میں بڑے مفتی ہیں۔ (حواشی صفحہ ہذا) [1] جو سنہ ۸ھ میں گیا تھا مارے بھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتے کھائے تھے اس لیے اس کو جیش الخبط کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] اور کھانے کو کچھ نہ ملا ۱۲ منہ [3] اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۲ منہ [4] قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے ۱۲ منہ [5] ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے ۱۲ منہ [6] خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ۱۲ منہ [7] شاید عنبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

[6] یعنی پتوں کا لشکر ۱۲ منہ

ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

بَابُ ۲۹۷ أَكْلِ الْجَرَادِ

۴۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رض قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

بَابُ ۲۹۸ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

۴۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا

بھرتے[۱]، جابر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا) سوار اس کے تلے سے نکل گیا اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا (قیس بن سعد بن عبادہ) جب (یہ مچھلی ملنے سے پہلے) ہم کو بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو تین اور اونٹ کاٹے اس کے بعد ابو عبیدہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا۔

باب ٹڈی کھانا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے ابو یعفور (وقدان یا واقد) سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کیے[۲] ہم ٹڈیاں آپ کے ساتھ کھایا کرتے تھے سفیان ثوری اور ابو عوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابو یعفور سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ان کی روایتوں میں سات جہاد مذکور ہیں[۲]

باب پارسیوں کے برتن کا اور مردار کا بیان۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے حیوہ بن شریح سے کہا مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ادریس خولانی نے کہا مجھ سے ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب[۳] (یہود اور نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں تیر اور تعلیم یافتہ اور بن تعلیم یافتہ ہر طرح کے کتے سے شکار کیا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اہل کتاب کا جو تو نے ذکر کیا تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ البتہ جب ضرورت ہو (دوسرے برتن نہ ملیں)، تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو

۱ اس کی کریوں میں سے تیل کے گھڑے بھرتے ۱۲ منہ ۲ شک نہیں ہے کہ چھ یا سات سفیان کی روایت دارمی نے اور ابو عوانہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسرائیل کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا ۳ باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا بعضوں نے کہا حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ

اور شکار کا جو تو نے پوچھا تو جو اللہ کا نام لے کر تیر کمان سے شکار کرے اس کو کھا اسی طرح جو تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرے بن تعلیم کتے کا شکار اس وقت کھا جب شکار کا جانور تو زندہ پالے اور اس کو ذبح کرلے۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ قَالُوا لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم بلخی نے بیان کیا کہا مجھ سے یزید ابن ابی عبیدہ نے انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جس روز خیبر فتح ہوا شام کو لوگوں نے آگ روشن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگ روشن کر کے کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یاد رہائیں، ہانڈیوں میں جو کچھ ہے سب بہا دو اور ہانڈیوں کو بھی توڑ ڈالو یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ہم ہانڈیوں میں جو کچھ ہے وہ بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو[1]۔

بَابُ ۲۹۹ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ

وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَالنَّاسِي لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا وَقَوْلُهُ إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ

باب جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور جو عمداً (جان بوجھ کر، ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہے تو کیا حکم ہے[2] اور ابن عباس نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) اگر کوئی (ذبح کے وقت) بسم اللہ بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے اور اللہ تعالے نے (سورۃ انعام میں) فرمایا جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو نہ کھاؤ اس کا کھانے والا فاسق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہہ سکتے ہیں اور اللہ تعالے نے (اسی سورت میں) اس

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ گدھا چونکہ حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم معلوم ہوا جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے ۱۲منہ [2] اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک قول امام احمد سے یہ ایک روایت اور ابن سیرین اور شعبی کا ہے کہ بسم اللہ کے بھولے سے یا عمداً ترک کرنے سے ہر حال میں جانور حرام ہوگا دوسرا قول حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کا ہے کہ عمداً ترک کرے تو ذبیحہ حرام ہوگا بھولے سے ترک کرے تو حلال رہے گا اہل حدیث اور محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو عمداً بھی بسم اللہ ترک کرے شافعی کا یہی قول ہے اور اس قول کی وجہ سے شافعی پر بہت طعن ہوا ہے کہ انہوں نے قیاس سے اللہ کی کتاب ترک کی کیونکہ قرآن میں صاف موجود ہے ولا تاکلوا مما یذکر اسم اللہ علیہ شافعیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت سے مراد وہ ہے جب اس جانور پر سوا خدا کے اور کسی کا نام پکارا جائے اور اس کے بعد کے الفاظ وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم (باقی برصفحہ آئندہ)

لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ۔

۴۶۰- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

آیت کے بعد، فرمایا بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تم سے جھگڑے کے لیے اگر تم ان کا کہا نہ مانوگے مشرک بن جاؤگے [۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا، ہم ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے یا مکہ اور طائف کے بیچ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو بھوک لگی پھر لوٹ میں اونٹ ملے بکریاں ملیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے (لوگوں نے آپ کے آنے کا انتظار نہ کیا) جلدی سے جانور کاٹ ہانڈیاں چڑھا دیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ اس کے بعد آپ نے لوٹ کے جانور تقسیم کیے اور تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ان اونٹوں میں ایک اونٹ دھمک کر بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس وقت گھوڑے سوار کم تھے (ورنہ وہ اونٹ پکڑ لیتے) لوگ اس کے پیچھے

(بقیہ صفحہ سابقہ) وان اطعتموہم انکم لمشرکون سے معلوم ہوتا ہے کہ مالم یذکر اسم اللہ سے مردار یا وہ جانور جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے مراد ہے اور حدیث میں ہے کہ مسلمان اللہ ہی کے نام پر ذبح کرتا ہے بسم اللہ کہے یا نہ کہے پس شافعیؒ نے قیاس سے کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کی جیسے حنفیہ نے گمان کیا ۱۲ منہ [۳] اس سے یہ نکلا کہ عمداً ترک کرے تو جانور مردار ہو جائے گا جیسے محقق قول ہے امام بخاریؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [۴] تو معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جانور مراد ہے جس پر عمداً بسم اللہ ترک کی جائے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] گویا یہ آیت لاکر امام بخاری نے اس قول کو قوت دی کہ اگر بھولے سے بسم اللہ ترک کرے تو جانور حلال رہے گا کیوں کہ بھولنے سے ترک کرنے والا شیطان کا دوست نہیں ہو سکتا۔ حنفیہ نے یہ کہا کہ اگر شافعیہ کے مذہب کے موافق یہ آیت مشرکوں کے ذبیحہ پر محمول کی جائے تو مطلب درست نہ ہوگا کیوں کہ مشرک کا ذبیحہ تو ہر حال میں حرام ہے گو وہ اللہ کا نام لے کر بھی کاٹے میں کہتا ہوں اگر حنفیہ کے قول کے موافق یہ آیت اس مسلمان کے حق میں ہے جو عمداً بسم اللہ ترک کرے جب بھی مطلب درست نہ ہوگا کیونکہ عمداً بسم اللہ ترک کرنے والا کافر اور مشرک نہیں ہوتا نہ شیطان کا دوست پس ضرور ہوا کہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے وہ جانور مراد ہوں جو بتوں کے نام پر کاٹے جائیں یا مردار ۱۲ منہ۔

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَیْكُمْ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّیْ اِنَّا لَنَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ اَنْ نَّلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَیْسَ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَكُلْ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْهُ اَمَّا السِّنُّ عَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ۔

پکڑنے کو گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نامعلوم) نے ایک تیر مارا تیر مارتے ہی اللہ نے اس کو روک دیا۔ (کھڑا ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں۔ (آدمیوں سے بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح سے بھاگ نکلے (اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اس کو گرا دو) عبایہ نے کہا میرے دادا (رافع بن خدیج) نے کہا یا رسول اللہ ہم کو ڈر ہے یا امید ہے کہ کل کافروں سے مڈبھیڑ ہو گی (ان کے جانور لوٹیں گے) لیکن ہمارے پاس چھریاں تو ہیں نہیں پھر (کاہے سے ذبح کریں) بانس کی کھپانچ سے ذبح کر لیں آپ نے فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے اور اللہ کا نام اس پر (کاٹتے وقت) لیا جائے وہ جانور کھا مگر دانت اور ناخون کے سوا اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے[1] اور ناخن حبشی لوگوں کی چھریاں ہیں[2]۔

بَابٌ ۳۰ مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَالْاَصْنَامِ

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُخْتَارِ اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ اَنْ یُّنْزَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیُ فَقَدَّمَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِیْهَا لَحْمٌ

باب ۳۰۔ جو جانور تھانوں پر اور بتوں کے ناموں پر ذبح کیا جائے

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے سنا وہ نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں ملے[3]۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ پر وحی نہیں اتری تھی (پیغمبر نہیں ہوئے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس پر گوشت تھا زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگے میں ان جانوروں کا

---

[1] اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] وہ کمبخت کافر اور وحشی ہیں تم کو ناخنوں سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست نہیں یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب لفظ سے نکلتا ہے وذکر اسم اللہ علیہ حنفیہ نے اس حدیث کے خلاف اس ناخون اور دانت سے ذبح جائز رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو ۱۲ منہ [3] بلدح ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ

فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

گوشت نہیں کھاتا جن کو تم بتوں کے تھانوں ذبح کرتے ہو میں تو اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے[1]۔

بَابُ ۳۰۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے انہوں نے کہا ہم نے ایک بقرعید آنحضرت کے ساتھ کی۔ اس دن ایسا ہوا بعضے لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کرلی۔ جب آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو دیکھا ان لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ہی قربانی کی ہو، دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

بَابُ ۳۰۲ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ۔

باب جو چیز خون بہادے جیسے کھپانچ سفید دھار دار پتھر یا لوہا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے (عبد الرحمٰن یا عبد اللہ) بن کعب بن مالک سے سنا وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد کعب بن مالک کہتے تھے ان کی ایک لونڈی[2] سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا وہ مر رہی ہے اس نے کیا کیا ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کر ڈالی کعب نے اپنے لوگوں سے کہا اس کا گوشت ابھی نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے بھی نہ کھایا ہوگا۔ کیونکہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے متنفر تھے البتہ آپ اس گوشت سے کھایا کرتے جو عرب کے مشرک اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتے۔ کیونکہ اس وقت تک آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور نہ مشرکوں کا ذبیحہ حرام ہوا تھا ۱۲ منہ

[2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

اَوْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْهِ مَنْ یَّسْاَلُهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعَثَ اِلَیْهِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا۔

کے پاس جاتا ہوں آپ سے پوچھ لوں یا یوں کہا میں ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر پوچھوا لوں (یہ راوی کی شک ہے) غرض کعب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر پوچھوا بھیجا آپ نے فرمایا اس بکری کو کھاؤ۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّ جَارِیَةً لِّکَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعٰی غَنَمًا لَّهٗ بِالْجَبَلِ الَّذِیْ بِالسُّوْقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ۔ فَاُصِیْبَتْ شَاةٌ فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِاَکْلِهَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے بنی سلمہ کے ایک شخص سے[1] انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی (نامعلوم) مدینہ کے بازار میں جو پہاڑی ہے یعنی سلع کی پہاڑی اس پر بکریاں چرایا کرتی تھی اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو ذبح کر ڈالا پھر لوگوں نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لَنَا مُدًی فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَکُلْ لَیْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ۔ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ وَاَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَکُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا هٰکَذَا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سعید بن مسروق سے (جو سفیان ثوری کے والد ہیں) انہوں نے عبایہ بن رافع سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (ہم ذبح کاہے سے کریں) آپ نے فرمایا جب تو ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہادے (پتھر ہو یا دھار دار لکڑی) اور اللہ کا نام لے تو وہ جانور کھا ناخون اور دانت کے سوا (جو چیز ہو) کیونکہ ناخون تو حبشیوں کی چھریاں ہیں اور دانت ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں) اور ایسا ہوا کہ ایک اونٹ[2] بھاگ نکلا پھر اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا[3] اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا ان گھر یلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جب کوئی گھریلو جانور بھڑک کر تم کو تھکا مارے تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو۔

[1] ان کا نام معلوم نہیں ہوا شاید کعب بن مالک کے بیٹے ہوں ۱۲ منہ [2] ہمارے اونٹوں میں سے بھڑک کر ۱۲ منہ

[3] ایک شخص کے تیر مارنے سے ۱۲ منہ

(تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

بَابٌ ٣٠ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

عورت اور باندی کا ذبیحہ

٤٦٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهٰذَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (عبدالرحمٰن یا عبداللہ) سے انہوں نے اپنے والد سے ایک عورت (کعب کی لونڈی) نے ایک بکری پتھر سے کاٹ ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس بکری کا گوشت کھاؤ اور لیث بن سعد نے کہا[1] ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد (شاید کعب بیٹے) سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے اخیر تک (وہی قصہ جو اوپر گزرا)

٤٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک انصاری مرد سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے انہوں نے کہا کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی ایک بکری کو صدمہ پہنچا (مرنے لگی) تو اس لونڈی نے (مرنے سے پیشتر) اس کو ایک پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔

بَابٌ ٣١ لَا يُذَكّٰى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

باب دانت اور ہڈی اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہیں

٤٦٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید ابن مسروق) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا آنحضرت[2] نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کر جو خون بہادے تو وہ جانور کھا دانت اور ناخون کے سوا کوئی چیز ہو)

بَابٌ ٣٢ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

باب گنواروں اور ان کے مانند (نادان) لوگوں کے ذبیحہ کا حکم

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخون کا ذکر ہے ہڈی امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق سے نکالی ہے جس میں دانت سے ذبح جائز نہ ہونے کی یہ وجہ مذکور ہے کہ وہ ہڈی ہے ۱۲ منہ

٤٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ بن حفص مدنی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بعضے (گنوار) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ (بیچنے کو) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا (کچھ مضائقہ نہیں) تم بسم اللہ کہہ کے کھا لو[1] حضرت عائشہؓ نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ نومسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا[2] اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو خالد[3] نے بھی روایت کیا۔ اور طفاوی[4] نے بھی[5]۔

بَابُ ٣٠٦ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ

وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ وَعَلِمَ

باب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا درست ہے گو وہ حربی ہوں[6] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا آج جو ستھری چیزیں ہیں وہ تم کو حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور زہری نے کہا[7] عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قباحت نہیں البتہ اگر تو سن لے کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا مثلاً (عیسیٰ مسیح کا یا مریم کا) تب تو اس کو مت کھا اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں[9] اور

---

[1] حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں یوں ہے اللہ نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے سکوت فرمایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ بھولنے والا نہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لائے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق کرنا ضروری نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ۱۲ منہ [2] انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] سلیمان بن حیان ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا [5] محمد بن عبدالرحمٰن ۱۲ منہ [6] اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس میں امام مالک اور امام احمد کا اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے ۱۲ منہ [8] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [9] کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ۱۲ منہ

كُفْرُهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ

۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض
قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ
بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ
فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ

بَابُ ۳۰۷ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ
بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي
يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ
مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَأَى ذَلِكَ

حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے[1] اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ درست ہے[2]۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا ہم خیبر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے اتنے میں قلعہ کے اندر سے کسی آدمی نے تھیلا پھینکا[3] اس میں چربی تھی میں اس کو لینے کے لئے لپکا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں مجھ کو شرم آگئی (آپ کہیں کے کیسا ندیدہ ہے[4])

باب جو گھریلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی (جنگلی) جانور کے ہو جاتا ہے[5]۔ ابن مسعود نے ان کا زخمی کرنا جائز رکھا[6] اور ابن عباس نے کہا تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ بھڑک کر تجھ کو تھکا مارے تو اس کا حکم شکاری جانور کا ہوگا[7] اور ابن عباسؓ نے کہا اونٹ کنوے میں گر پڑے تو جس جگہ ہو سکے اس کو زخم مارنا درست ہے[8] اور حضرت علیؓ اور

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اس روایت کو کس نے وصل کیا حضرت علیؓ سے تو اس کے خلاف باسانید صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور عبدالرزاق نے نکالا کہ انہوں نے بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نصرانی دین میں سے بس یہی لیا ہے کہ شراب پیتے ہیں میں کہتا ہوں دہری کے قول سے یہ بھی نکلا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاریٰ نے اس جانور کو گلا گھونٹ کر لیا ہے تب اس کا کھانا درست نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے اور ابراہیم کے اثر کو ابوبکر خلال نے وصل کیا لیکن ابن منذر نے ابن عباس سے نکالا کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں نہ اس کی نماز قبول ہے نہ شہادت ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس کا ذبیحہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا حالانکہ وہ بے ختنہ ہوتے ہیں امامیہ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباسؓ کے قول پر چلتے ہیں اور غیر مختون کا ذبیحہ اور عجم وغیرہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب کے طعام حلال ہونے کا جو ذکر آیا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ طعام سے گیہوں مراد ہے اور گو لغت میں طعام بمعنے گیہوں کے بھی آیا ہے مگر جو آیت میں طعام سے گیہوں مراد ہو تو پھر اہل کتاب کی تخصیص بیکار رہ جاتی ہے گیہوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے [3] جو یہودی ہوگا کیونکہ خیبر میں سب یہودی آباد تھے ۱۲ منہ [4] حدیث سے یہ نکلا کہ اہل کتاب کی چربی لینا درست ہے اسی طرح اس کا استعمال جائز ہے حالانکہ ان جانوروں کو جن کی چربی ہے معلوم نہیں اہل کتاب نے ذبح کیا یا نہیں کیا اگر ذبح کیا تو کس کے نام پر بہرحال مسلمانوں کو جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ یہ چربی مردار ہی کی ہے یا سور وغیرہ کی اس وقت صرف گمان پر وہ حرام نہیں ہو سکتی جب چربی کا استعمال درست ہوا تو صابون وغیرہ کا بھی درست ہوگا جس میں چربی ڈالی جاتی ہے ۱۲ منہ [5] اگر اللہ کا نام لیکر اس کو مار دے وہ مر جائے تو اس کا کھانا درست ہوگا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه والمؤمنين

عَلِیٌّ وَّابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللّٰهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ

ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کا بھی یہی قول ہے[1]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے والد سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کل دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہو گی[2] پر ہمارے پاس چھریاں نہیں آپؐ نے فرمایا دیکھ جلدی کیجیو یا پھرتی سے مار ڈالیو (یا خیال رکھیو) کچھ بھی ہو جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخنوں کے سوا میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے[3] اور ناخنوں (کمبخت) حبشیوں کی چھریاں ہیں[4] رافع کہتے ہیں لڑائی میں ہم کو لوٹ کے اونٹ ملے اور بکریاں بھی ملیں اتفاق سے ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا[5] ایک شخص نے تیر مارا تو تھم گیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں پھر جب کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جائے (ہاتھ نہ آئے) اس کا علاج بھی کرو (مار کر گرا دو)

باب نحر اور ذبح کا بیان[6] اور ابن جریج نے عطا بن ابی رباح سے نقل کیا ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام میں کرنا چاہیئے[7] ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں تو یہ جائز ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں) گائے کے لئے ذبح کا لفظ فرمایا[8] پھر اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے (یا ذبح کے جانور کو نحر تو

[1] حضرت علیؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمرؓ کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا حضرت عائشہؓ کا اثر حافظ صاحب نے کہا مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ

[2] بہت سے جانور لوٹ کے ہاتھ آئیں گے ۱۲ منہ [3] اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ [4] مسلمان کو ان کی مشابہت کرنی چاہیئے ۱۲ منہ [5] اختیار سے باہر ہو گیا ۱۲ منہ [6] نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کئے جاتے ہیں حافظ نے کہا اونٹ کا ذبح بھی کئی حدیثوں سے ثابت ہے گائے کا ذبح قرآن میں اور جمہور علماء کے نزدیک نحر اور ذبح دونوں جائز ہیں یعنی نحر کرنا ذبح کے جانور کا اور ذبح کرنا نحر کے جانور کا لیکن ابن قاسم نے اس میں خلاف کیا ہے

[7] یعنی ذبح حلق میں اور نحر دیدگی میں اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] اور حدیث میں گائے کا نحر مذکور ہے ۱۲ منہ ..

شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ اَحَبُّ اِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْاَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْاَوْدَاجَ حَتّٰى يَقْطَعَ النِّخَاعَ قَالَ لَا اِخَالُ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخْعِ يَقُوْلُ يَقْطَعُ مَا دُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى تَمُوْتَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً وَقَالَ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَسٌ اِذَا قَطَعَ الرَّاْسَ فَلَا بَاْسَ۔

جائز ہے لیکن ذبح کے جانور کو نحر ہی کرنا مجھ کو زیادہ پسند ہے ذبح کہتے ہیں گردن کی رگیں کاٹنے کو ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا ذبح کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک (جو گردن میں ہوتا ہے) پہنچ جائے۔ اس کو بھی کاٹ ڈالے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا (کہ یہاں تک کاٹنا ضرور ہو) ابن جریج نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹتا چلا جائے بلکہ ہڈی کے اس طرف کاٹ دے[1] پھر مرنے تک جانور کو چھوڑ دے[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے آخیر آیت فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ تک (تو گائے میں ذبح وارد ہوا) اور سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے نقل کیا[3] ذبح حلق اور سینہ کے بیچ میں کرنا چاہیے[4] اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[5] اور ابن عباسؓ نے[6] اور انسؓ[7] نے اگر ذبح کرنے میں سر کٹ جائے (الگ ہو جائے) تو ایسے جانور کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔

۴۷۲ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِيْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍؓ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی جو میری جورو تھی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کا گوشت کھایا۔

۴۷۳ ـ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ بن سلیمان سے سنا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر[8] سے

[1] اعلیٰ اور صرف رگیں ۱۲ منہ [2] یعنی حلق نرخرہ اور سانس آنے کی نلی اور دونوں شہ رگیں اور دونوں بازو میں ہوتی ہیں جن کو عربی میں ودجین کہتے ہیں ۱۲ [3] حنفیہ نے کہا ہے اگر گردن کی چار رگوں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو ذبح پورا ہو جائے گا چار رگیں یہ ہیں حلقوم اور مری اور دو رگیں دونوں جانب سے یعنی ودجین ابن منذر نے امام محمد سے نقل کیا اور حلقوم اور مری اور اوداج میں سے نصف سے زیادہ کاٹ دیا جائے تو کافی ہے اور شافعی نے کہا صرف حلقوم اور مری ہی کاٹنا کافی ہے اور سفیان ثوری نے کہا ودجین کا کاٹنا کافی ہے گو حلقوم اور مری نہ کاٹے اور مالک اور لیث نے کہا ودجین اور حلقوم کا کاٹنا ضرور ہے ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابو موسیٰ زمن نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] جو ان کی چچازاد بہن بھی تھیں ۔ ۱۲ منہ

ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَّنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَكَلْنَاهُ تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ۔

بَابٌ ۳۰۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَرَاٰى غِلْمَانًا اَوْ فِتْيَانًا نَّصَبُوْا دَجَاجَةً يَّرْمُوْنَهَا فَقَالَ اَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ

کہ اسماء بنت ابی بکر (ان کی دادی) نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اس کو کھایا اس وقت ہم مدینہ میں تھے[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر (اپنی بی بی) سے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اس کو کھایا جریر کے ساتھ اس حدیث کو وکیع اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا انہوں نے بھی نحر کا لفظ کہا[2] دونوں نے ہشام سے روایت کی۔

باب مثلہ کا مکروہ ہونا اسی طرح چرند یا پرند جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا (اس پر تیر گولیاں مارنا)[3]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے کہا میں انسؓ (اپنے دادا) کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا[4] وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا انہوں نے ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ دیا ہے اس پر تیر لگا رہے ہیں۔ انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے[5]۔

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ یحییٰ بن سعید بن عاص کے پاس گئے اس وقت اس کا ایک بیٹا (معلوم نہیں کونسا بیٹا[6]) ایک مرغی باندھے ہوئے اس کو

[1] اگلی روایت میں نحر کا لفظ ہے اس میں ذبح کا لفظ ہے ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ نحر اور ذبح دونوں کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ ایک کا اطلاق دوسرے پر ہوتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اور حنفیہ سے اس کی حرمت منقول ہے اس کا ذکر آگے چل کر آئے گا ۱۲ منہ [2] وکیع کی روایت کو امام احمد نے اور اسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [3] مثلہ کہتے ہیں زندہ جاندار کے ہاتھ پاؤں یا کان ناک کاٹنا ۱۲ منہ [4] جو حجاج ظالم کا چچازاد بھائی اور بصرے میں اس کا نائب تھا، یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا ۱۲ منہ [5] کیونکہ یہ نہایت بے رحمی اور شقاوت ہے جیسے تمہاری جان تو ویسے دوسرے کی جان۔ کسی نے کہا اگر یہ جانور نشانہ لگاتے لگاتے مرجائے تب تو مردار ہوگا اگر زندہ ہو اور اس کو ذبح کرلے تب حلال ہوگا ۱۲ منہ [6] اس یحییٰ کے کئی بیٹے تھے عثمان اور عنبسہ اور ابان اور اسمٰعیل اور سعید اور محمد اور ہشام اور عمرو ۱۲ منہ

يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ

تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا عبداللہ بن عمرؓ نے جا کر اس مرغی (بیچاری) کو کھول دیا (بڑا ثواب کمایا) پھر اس مرغی کو لے کر مع اس لڑکے کے (یحییٰ پاس) آئے اور کہنے لگے اپنے لڑکے کو اس طرح جانور کو باندھ کر مارنے سے منع کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی جانور چوپایہ وغیرہ قتل کے لئے باندھا جائے۔[1]

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے ابو نعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح لیشکری) نے انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا وہ چند جوانوں یا چند آدمیوں پر سے (یہ راوی کی شک ہے) گذرے انہوں نے کیا کیا تھا ایک مرغی (بیچاری) کو باندھ کر نشانہ بنایا تھا[2] جب انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو مرغی چھوڑ چل دیئے عبداللہ نے وہاں آ کر کہا اس مرغی بیچاری کو کس نے باندھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے ابو بشر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے بھی شعبہ سے روایت کیا (اس کو بیہقی نے وصل کیا) انہوں نے

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا ہم سے منہال بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانور کا مثلہ کرے اور عدی بن ثابت نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم اور نسائی نے نکالا[3])

[1] شداد بن اوس کی حدیث میں جس کو امام مسلم نے نکالا یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو قتل کرنا چاہو تو اچھی طرح قتل کرو (یعنی اس طرح کہ اس کو بے فائدہ تکلیف نہ ہو مثلاً آدھ مؤا چھوڑ دو) اور جب جانور کو ذبح کرنا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اپنی چھری تیز کر لو اور جانور کو آرام دو (جلدی سے اس کا گلا کٹ جائے یہ نہیں کہ کند چھری اس کے گلے پر چلا کر اس کو تکلیف دو) بڑے بے رحم ہیں وہ لوگ جو جاندار پر رحم نہیں کرتے میں سمجھتا ہوں نصاریٰ کی حکومت جو ساری دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اس کی حکمتیں اللہ ہی خوب جانتا ہے مگر ایک ظاہری سبب بھی ہے کہ نصاریٰ علانیہ ظلم کو پسند نہیں کرتے اور جانور یا آدمی کو ناحق تکلیف دینا نہیں چاہتے انہوں نے جانوروں کے آرام کے لئے بھی قانون بنائے ہیں بہرحال رحم اور انصاف یہ دونوں سلطنت کے ستون ہیں جہاں یہ گرے سلطنت بھی گئی گزری ۱۲ منہ [2] اس پر تیر مارے تھے ۱۲ منہ [3] اس روایت میں یوں ہے کہ کسی جاندار چیز کو نشانہ نہ بناؤ ۱۲ منہ

۴۷۹ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

بَابُ ۳۱ الدَّجَاجِ

۴۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسَى يَعْنِي الْاَشْعَرِيَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ دَجَاجًا

۴۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ اَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ اِخَاءٌ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ اَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ قَالَ اِنِّي رَاَيْتُهُ اَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ اُخْبِرْكَ اَوْ اُحَدِّثْكَ اِنِّي اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ہم سے حجاج منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لوٹ پوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔[1]

باب مرغی کا گوشت کھانا

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب بن ابی تمیمہ نے انہوں نے قاسم بن عاصم کلیبی سے انہوں نے زہدم بن مضرب سے انہوں نے انہوں نے کہا ہمارے قبیلے جرم اور ابوموسیٰ کے قبیلے اشعری میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابوموسیٰ کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی جو لوگ وہاں حاضر تھے ان میں ایک سرخ رنگ کا شخص بھی تھا[2] وہ بیٹھا رہا کھانے کے قریب نہ آیا ابوموسیٰ نے اس سے کہا آ نزدیک آ کھانا کھا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ شخص کہنے لگا مجھے مرغی سے گھن آتی ہے میں نے اس کو پلیدی کھاتے دیکھا اس لئے قسم کھائی مرغی کبھی نہ کھاؤں گا اب کیسے کھاؤں ابوموسیٰ نے کہا (اری نزدیک آ) میں تجھ کو (قسم کا علاج) بتاتا ہوں ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے

---

[1] لوٹ یہ ہے کہ کسی کا مال زبردستی لے لی اسی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں کھجور مصری لٹانے کو منع کیا ہے اور کہا ہے کہ تقسیم کر دینا مناسب ہے ۱۲ منہ

[2] مرغی بالاتفاق حلال ہے گو وہ جلالہ ہو یعنی نجاست کھاتی ہو بعضوں نے کہا اگر جلالہ ہو تو تین دن اسکو نجاست کھانے سے روک دے پھر کھا اسے ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جس حدیث میں جلالہ کے کھانے کی ممانعت آئی ہے اسکو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور بعضوں نے حرمت پر بھی قول ہے حنابلہ کا اور دقیق العید نے اسی کو ترجیح دی ہے جب جلالہ کا گوشت کھانا منع ہو تو اس کا انڈا بھی کھانا منع ہوگا اسی طرح اس جانور کا دودھ پینا جو نجاست کھاتا ہو ایسے جانور کو چند روز تک گھاس کھلانا چاہیئے بعضوں نے کہا ۴۰ دن تک بعضوں نے کہا یہاں تک کہ اس کے دودھ اور گوشت میں سے نجاست کی بو دور ہو جائے اس وقت اس کا دودھ پینا یا گوشت کھانا درست ہے ۱۲ منہ

نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ اَيْنَ الْاَشْعَرِيُّوْنَ قَالَ فَاَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرٰى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّآ اَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّآ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے اور خیرات کے جانور لوگوں کو تقسیم کر رہے تھے ہم نے بھی آپ سے سواری کے اونٹ مانگے آپ نے قسم کھائی میں تم کو سواری نہیں دوں گا فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ایسا ہوا آپ کے پاس کچھ اونٹ جو لوٹ گئے تھے آئے آپ نے (ان کو دیکھ کر) پوچھا اشعری لوگ کہاں گئے اشعری لوگ کہاں گئے ابو موسیٰ رضؓ نے کہا پھر آپ نے ہم کو (ایک نہیں) پانچ اونٹ مرحمت فرمائے وہ بھی کیسے عمدہ سفید کوہان کے ہم تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے[1] خدا کی قسم اگر ہم کو غفلت میں رہنے دیں قسم یاد نہ دلائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی آخر ہم لوگ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو سواری نہیں دوں گا۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نے اپنی قسم بھول کر ہم کو یہ اونٹ دیئے ہیں آپ نے فرمایا[2] اللہ نے دی ہے (اس کے علاوہ) میں تو خدا کی قسم اگر وہ چاہے جب کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں[3]

بَابُ ۳۱۱ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسکا گوشت کھایا[4]

---

[1] سمجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۱۲ منہ [2] بھول کر آپ نے ہم کو اونٹ دیئے ہیں ۱۲ منہ [3] میری قسم اب بھی سچی رہی کیونکہ یہ سواری میں نے تم کو نہیں دی ۱۲ منہ [4] اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھاتے کا کفارہ دیجیو ۱۲ منہ،،

[5] اکثر علماء اور امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک گھوڑا حلال ہے مالکیہ سے اس کی کراہت اور امام ابو حنیفہ سے اس کی حرمت منقول ہے لیکن گدھا اور خچر تو اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے لیکن ابن عباس سے ان کی اباحت منقول ہے اور مالکیہ بھی اباحت کے قائل ہیں اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب خچر کی اباحت اور گدھے کی حرمت کا قرار دیا ہے یہ اختلاف اس گدھے میں ہے جو بستی کا ہو لیکن جنگل کا گدھا گو خر وہ تو بالاتفاق حلال ہے ۱۲ منہ

۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

بَابُ ۳۱۲ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے اس باب میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

۴۸۴ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سالم اور نافع سے ان دونوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا[2]۔

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا یحییٰ قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے بھی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے[3] اور حماد ابن اسامہ نے اس کو عبیداللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا[4]

---

۴۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام عبداللہ اور امام حسن سے جو امام محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے امام محمد بن حنفیہ سے

---

[1] یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] جو لوگ گدھے کا گوشت حلال جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت پکنے کے لیے چڑھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینکوا دیا اس لیے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لینا درست نہ تھا نہ اس وجہ سے کہ گدھا حرام تھا اب بعضے صحابہ کو دھوکا ہو گیا وہ سمجھے کہ گدھا حرام ہے اس وجہ سے آپ نے گوشت پھینکوا دیا حافظ نے کہا گدھے میں حرمت کے قول کی ترجیح ہے جیسے گھوڑے میں حلت کے قول کو ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ بھی مغازی میں امام بخاری نے وصل

عَلِیٍّ رض قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَۃِ عَامَ خَیْبَرَ وَلُحُوْمِ حُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ۔

انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی مرتضٰی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال خیبر کی جنگ ہوئی متعہ سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَدِیٌّ عَنِ الْبَرَآءِ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَا نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازب عبداللہ بن ابی اوفی صحابیوں سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِیْسَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَۃَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَہْلِیَّۃِ تَابَعَہُ الزُّبَیْدِیُّ وَعُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ وَقَالَ مَالِکٌ وَّمَعْمَرٌ وَّالْمَاجِشُوْنُ وَیُوْنُسُ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّہْرِیِّ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ کو والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ابوادریس خولانی نے خبر دی ان سے ابو ثعلبہ خشنی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت حرام کیا صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی نے بھی روایت کیا[1] اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے[2] اور امام مالک نے کہا[3] اور معمر نے[4] اور یوسف بن یعقوب ماجشون نے[5] اور یونس بن یزید نے[6] اور محمد بن اسحاق نے[7] ان سبھوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا[8]۔

---

[1] اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے موصولاً آتی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو اسحق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] ان روایتوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ ++++++

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے[1] پھر ایک شخص اور آیا۔ (نام نامعلوم) وہ بھی یہی کہنے لگا۔ پھر ایک شخص اور آیا (نام نامعلوم) اس نے بھی کہا گدھے فنا ہو گئے[2]۔ آپ نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی۔ اللہ اور اس کے رسول تم کو بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں۔ اس وقت دیگیں اوندھائی گئیں جن میں (گدھوں کا گوشت ابل رہا تھا۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔ انہوں نے کہا حکم بن عمرو غفاری صحابی بھی بصرے میں ایسا ہی کہتے تھے۔ لیکن علم کے دریا (بڑے عالم) ابن عباسؓ نے اسکو نہیں مانا اور یہ آیت (سورہ مائدہ کی) پڑھی اے پیغمبر کہہ دے میں تو کسی کھانیوالے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہوا اخیر تک[3]

بَابُ ۳۱۳ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ
باب　ہر دانت والے درندہ کا کھانا حرام ہے

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

[1] اب سواری کاہے پر ہوں گے بوجھ کس پر لادیں گے۔ ۱۲ منہ [2] لوگ کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں ۱۲ منہ [3] امام مالک اور بعضے علماء نے اسی آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ حافظ نے ایک شاذ قول یہ بھی نقل کیا ہے۔ کہ کتا بھی حلال ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے۔ وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی کتا پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ جلالہ اور جو جانور خبیث ہو اس کے سوا باقی جانور سب حلال ہیں امام شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہی قرار دیا ہے اہل حدیث کے نزدیک حشرات الارض حرام نہیں ہو سکتے اس طرح گھونس چھوڑ گو وغیرہ بعضوں نے کہا آپ نے کوے اور چھپکلی کے مارنے کا اسی طرح جو ہے کے مارنے کا حکم دیا اس لئے وہ بھی حرام ہیں فقط ۱۲ منہ [4] ابن عیینہ کی روایت امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کی باقی روایتوں کا ذکر اگلے باب میں ہو چکا ہے۔

۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

خبر دی ۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابوثعلبہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور معمر اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا ہے ۔

بَابُ ۳۱۴ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

باب مردار کی کھال کا بیان[1]

۴۹۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعید نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس رض نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (رستے میں) ایک مری بکری دیکھی فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لائے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے ۔ آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے[2]

۴۹۴ - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا

ہم سے خطاب بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے انہوں نے ثابت بن عجلان سے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رض سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر گذرے فرمایا اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا اس کی کھال ان کو کام لانا تھی ۔

بَابُ ۳۱۵ الْمِسْكِ

باب مشک کے بیان میں

[1] اہل حدیث نے سور کتے کو بھی مردار پر قیاس کیا ہے اور کہا کہ حدیث عام ہے ۔ پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے کتا بلی ریچھ بھیڑیا شیر پور بچہ لومڑی چیتا وغیرہ جب اس کی دباغت نہ ہوئی ہو[2] نہ اس کی کھال کا کام میں لانا ۔ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ۔ لیکن زہری نے کہا کہ دباغت نہ ہوئی ہو جب بھی پاک ہے ۔ اس سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن دباغت سے پاک ہو جانا یہ جمہور کا قول ہے اور کسی کھال کا انہوں نے استثنا نہیں کیا یہاں تک کہ سور اور کتے کا بھی اہل حدیث کا یہی قول ہے ۔ امام شوکانی نے اس کو ترجیح دی ۔ اور شافعی نے کتے اور سور کو مستثنیٰ کیا ہے اور حنفیہ نے سور کو اور امام احمد نے فرمایا کہ مردار کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوتی ۱۲ منہ

[3] مشک کے ذکر کی مناسبت اس مقام پر یہ ہے کہ جیسے کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گندا خون ہوتی ہے ۔ پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طاہر ہے مگر ایک شاذ قول علما سے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور یہ صریح غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہشت (باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ

ہم نے مسدد بن سرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھے گا اس کے زخم میں سے خون بہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی[1]

۴۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھے نیک دوست اور برے بدکار دوست ان کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بردار اور لوہار کی جو بھٹی پھونکتا ہے مشک بردار (گاندھی عطار) یا تحفہ کے طور پر کچھ خوشبو تجھ کو دے گا۔ یا تو اس سے خوشبو خرید کرے گا یا دونوں نہ سہی تو (تھوڑی دیر) عمدہ خوشبو سونگھے گا (یہی کیا کم ہے) اور لوہار بھٹی پھونکنے والا یا تو آگ اُڑا کر تیرا کپڑا جلا دے گا اگر یہ نہ ہو بچ جائے تو بدبو تو ضرور سونگھے گا۔

بَابُ الْأَرْنَبِ ۳۴

باب خرگوش کا بیان

۴۹۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ہم نے ایک

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی مٹی کو فرمایا کہ مشک کی طرح خوشبودار ہے اور قرآن میں ہے ختامہ مسک اور مسلم نے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے بڑھ کر عمدہ خوشبو ہے اس باب سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ جب کسی چیز کی حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے خون نجس ہے مگر مشک پاک اور طاہر ہے۔ حالانکہ بموجب فان المسک بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ خون تھی کہتے ہیں تازہ مشک خون کی طرح بدبودار ہوتی ہے پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت اور جب حالت بدلنے سے حکم بدل گیا تو شراب بھی جب شراب نہ رہی بلکہ کوئی اور چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ رہے گا۔ جیسے مری کے باب میں ابو الدرداءؓ کا قول اوپر مذکور ہو چکا ۱۲ منہ [1] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تشبیہ دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طاہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندی سے تشبیہ دینا کوئی فضیلت نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اس کی حلت پر ہمارے علما کا اتفاق ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ اور عکرمہ اور ابن ابی لیلے سے بھی اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی (باقی بر صفحہ آئندہ)

اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلَى اَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا اَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا۔

بَابُ ۳۱ الضَّبِّ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا

خرگوش کو مر الظہران میں چھیڑا لوگ اس کے پیچھے دوڑے مگر تھک کر رہ گئے (پکڑ نہ سکے) آخر میں اس کو پکڑ کر ابوطلحہؓ پاس لے آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس سے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجیں آپ نے قبول کیں ؎

باب گوہ (سوسمار) کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے میں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (گوڑ پھوڑ) کے باب میں فرمایا میں اس کو نہ کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہلؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے خالد بن ولید سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُمّ المومنین میمونہ کے گھر گئے۔ (جو خالد کی خالہ تھیں وہاں بھنا ہوا گوہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ بڑھایا بعضی عورتوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو کھانے لگیں وہ آپ کو بتلا دینا چاہیے ؎ آخر انہوں نے کہہ دیا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے یہ سنتے ہی آپ نے ہاتھ کھینچ لیا خالد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حرام

بقیہ صفحہ سابقہ) امام ابوحنیفہؒ سے اس کی حرمت نقل کی حنفیہ کے نزدیک بھی خرگوش حلال ہے اور خزیمہ کی حدیث کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں کراہت پر دلالت نہیں کرتی اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور حدیثوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کھانا نکلتا ہے ۱۲ منہ ؎ وہ ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر ۱۲ منہ ؎ خرگوش درحقیقت حشرات الارض میں سے ہے پھر اس کو حنفیہ کیوں جائز کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ؎ یہ حلال ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور مالک اور اکثر علماء کے نزدیک نووی نے اس کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے اور گوہ عربوں میں کھانا ہمیشہ سے رائج تھا چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔ ز شیر شتر خوردن و سوسمار ہ عرب را بجائے رسیدست کار ، اور تعجب ہے کہ احادیث صحیحہ اس کی حلت پر دلالت کرتے ہوئے حنفیہ نے اس کو حرام کیا ہے حافظ نے کہا ابوداؤد کی حدیث کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے منع فرمایا حنفیہ کی دلیل ہے اور گو خطابی اور ابن حزم اور بیہقی نے اس کو ضعیف کیا ہے مگر اس کی سند حسن ہے تو نہی کی حدیث اسی طرح دوسری حدیث کہ آپ نے گوہ کی ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا جس کو امام احمد اور طحاوی نے نکالا محمول ہے اس پر کہ پہلے آپ کو گمان تھا اس کے ممسوخ ہونے کا پھر یہ گمان جاتا رہا اور آپ نے اسکے کھانے کی صحابہ کو اجازت دیدی ۱۲ منہ ؎ کیونکہ آپ کی عادت تھی نئی چیز کو جب تک معلوم نہ کر لیتے کیا چیز ہے نہ کھاتے۔

وَلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

تو نہیں ہے مگر میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لئے مجھ کو نفرت سی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سن کر خالد نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا اور کھایا آنحضرت دیکھتے رہے تھے۔

بَابٌ ۳۱۸ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ اَوِ الذَّائِبِ

باب اگر جمے ہوئے یا پتلے گھی میں چوہا گر جائے (تو ناپاک نہ ہوگا)

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُّحَدِّثُهٗ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَّقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ قِيْلَ لِسُفْيٰنَ فَاِنَّ مَعْمَرًا يُّحَدِّثُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مِرَارًا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہؓ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ ام المومنین میمونہ سے روایت کرتے تھے ایسا ہوا ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اب کیا کریں آپ نے فرمایا ایسا کرو چوہا اور آس پاس کا گھی پھینک دو باقی گھی کھا لو لوگوں نے سفیان سے کہا معمر تو اس حدیث کو زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے یوں روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا میں نے تو زہری سے یہی سنا ہے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوْتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ اَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَارَةِ اَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِفَارَةٍ مَّاتَتْ فِيْ سَمْنٍ فَاَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ اُكِلَ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے ان سے پوچھا گیا اگر جانور تیل یا گھی میں جو جما ہوا ہو یا پتلا ہو گر کر مر جائے تو کیا کریں انہوں نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب چوہا گھی میں گر گیا تھا۔ کہ اس کے نزدیک کا گھی پھینک دو وہ پھینک دیا گیا باقی گھی لوگوں نے کھا لیا یہ حدیث ہم عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے سے پہنچی۔

لہ امام بخاری اور بعض مالکیہ کا یہی قول ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک پتلا گھی ناپاک ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ ؎ معمر کی روایت کو ابو داؤد نے نکالا اسمٰعیل نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے زہری سے یہ حدیث کئی بار یوں ہی سنی عن عبداللہ عن ابن عباسؓ عن میمونہؓ ۱۲ منہ

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المؤمنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اگر چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) آپ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال ڈالو اور (باقی) کھالو[1]۔

بَابُ ۳۱۹ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

باب - جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ

ہم سے عبیدہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے منہ میں نشان کرنا مکروہ جانا اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منہ پر) مارنے پر منع کیا ہے[2]۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی روایت کیا کہا ہم کو عمرو بن محمد عنقزی نے خبر دی انہوں نے حنظلہ سے اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا ہے۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کو (عبداللہ بن ابی طلحہ کو جو نومولود تھے) لے گیا۔ کہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس وقت آپ اونٹوں کے تھان میں تھے۔ میں نے دیکھا آپ ایک بکری کو داغ

---

[1] کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کتنی دور تک نکالیں تو یہ ہر آدمی کی رائے پر منحصر ہے اگر پتلا گھی یا تیل ہو تو ایک روایت میں یوں ہے تین چلو نکالے مگر یہ روایت ضعیف ہے اب جو گھی یا تیل کھانے کے کام کا نہ رہا اس کا جلانا درست ہے قسطلانی نے کہا مسجد کے سوا اور مقاموں میں مسجد میں اس کا جلانا بھی درست نہیں ابن عمرؓ سے منقول ہے اگر گھی پتلا ہو تو اس کو اور کام میں لاؤ کھاؤ نہیں حافظ نے کہا اس سے یہ نکلا۔ کہ چوہے کا بدن پاک ہے اور ابن عربی نے شافعی اور ابوحنیفہ رحمہا اللہ سے اس کا ناپاک ہونا نقل کیا ہے یہ عجیب بات ہے امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ پتلی چیز میں جب پلیدی نہیں ہوتی جب تک بگڑ نہ جائے۔ امام بخاری کے نزدیک بھی یہی مختار ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی آدمی اور جانور دونوں کے اور جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ بعضے جاہل معلموں کی عادت ہوتی رہے کہ بچوں کے منہ پر مارا کرتے ہیں ان کو اس حدیث سے نصیحت لینا چاہئے۔ ۱۲ منہ

حَسِبْتُهُ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا۔

بَابُ ۳۲ اِذَا اَصَابَ قَوْمٌ غَنِيْمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا اَوْ اِبِلًا بِغَيْرِ اَمْرِ اَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّعِكْرِمَةُ فِيْ ذَبِيْحَةِ السَّارِقِ اِطْرَحُوْهُ

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَّلَا ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ

دبے رہے تھے۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ہشام نے یوں کہا اس کے کانوں پر

باب۔ اگر لڑائی میں بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں بکریاں اونٹ ملیں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے (یا جب تک تقسیم نہ ہولیں) ان کا کھانا درست نہیں کیونکہ رافع بن خدیج نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1] اور طاؤس اور عکرمہ نے کہا[2] اگر چور جانور چرا کر اس کو ذبح کرے تو، اس جانور کو پھینک دو۔ وہ حرام ہوگیا[3]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے کہا ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے[4] لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا۔ جس چیز سے چاہو ذبح کرلو جو خون بہادے اور جانور پر اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت یا ناخون سے نہ ہو اور میں اسکی وجہ تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے) ناخون تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں اور ایسا ہوا کہ اس دن جلد باز لوگوں نے آگے بڑھ کر جانور لوٹے آنحضرت ص لشکر لے کر اخیر میں تھے انہوں نے کیا کیا[5] دیگیں چڑھادیں (جب آپ آئے تو آپ نے یہ حکم دیا کہ ان دیگوں کو اوندھا دو وہ الٹ دی گئیں) اور آپ نے لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا ان اونٹوں

---

[1] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس جانور کے مالکوں کو بھی اس کا کھانا درست نہیں رہا یہ خاص زہری اور عکرمہ کا مذہب ہے۔ جمہور کے نزدیک اس کا مالک کھا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ [4] کہ جانور لوٹ میں ملیں گے۔ ۱۲ منہ
[5] تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ ۱۲ منہ

بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا۔

بَابٌ ۳۲۱ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى فَقَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ

بَابٌ ۳۲۲ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ

میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر والوں کے پاس گھوڑے نہ تھے۔ (جن پر چڑھ کر اونٹ کو پکڑ لیتے) آخر ایک شخص نے اسکو تیر لگایا تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں بھی بعضے اونٹ جنگلی جانوروں کیطرح بھڑک جاتے ہیں پھر جو جانور اسطرح بھڑک اٹھے (اور ہاتھ نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرا دو)

باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص تیر مار کر اس کو مار ڈالے اس کی نیت فایدہ پہنچانے کی ہو نہ نقصان پہنچانے کی (خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی) تو یہ جائز ہے بدلیل رافع کی حدیث کے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عمر بن عبید نے خبر دی انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا ایک شخص (نامعلوم) نے اس کو ایک تیر لگایا تو وہ ٹھہر گیا اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا ان اونٹوں میں بعضے جنگلی جانوروں کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں۔ پھر جو کوئی تم کو عاجز کر دے (قابو میں نہ آئے) اس کو اسی طرح مارو رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم لڑائیوں سفروں میں جاتے ہیں۔ اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا دیکھ جو چیز خون بہا دے اور تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخون کے سوا کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

باب۔ جو شخص بھوک سے بیقرار ہو۔ صبر نہ ہو سکے (وہ مردار) کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا مسلمانوں ہم نے جو پاکیزہ روزیاں تم کو دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا
أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ
فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ.
وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا
لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ
رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. قُلْ
لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى
طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً
أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ
فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ
اللهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اللہ کو پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو اللہ نے تو بس
تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور
کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے[1] پھر جو کوئی بھوک سے بےقرار ہو جائے
بہ شرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں[2] اور اللہ تعالےٰ نے
(سورہ مائدہ) میں فرمایا پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو گیا ہو اس کو گناہ کی
خواہش نہ ہو[3] اور (سورۂ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا
جائے ان کو کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ان
جانوروں کو نہ کھاؤ۔ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اللہ نے صاف صاف
ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے وہ بھی جب لاچار
ہو جاؤ (لاچار ہو جاؤ) تو ان کو بھی کھا سکتے ہو اور بہت لوگ ایسے
ہیں جو بن جانے بوجھے اپنے من مانی لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں[4] اور تیرا
مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے سورۂ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے میں تو جو مجھ پر وحی
بھیجی گئی اس میں کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا
البتہ اگر مردار ہو یا بہتا خون یا سور کا گوشت تو وہ حرام ہے کیونکہ
وہ پلید ہے یا اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ کے سوا کسی اور
کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے بشرطیکہ بے حکمی نہ
کرے نہ زیادتی تو تیرا مالک بخشنے والا مہربان ہے[5] ابن عباسؓ نے کہا[6]

[1] اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اہل بہ لغیر اللہ سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس جانور پر تقرب لغیر اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام پکارا جائے مثلاً کہیں یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا او جالے شاہ کا ہے۔ یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے وہ حرام ہو گیا گو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیں۔ اور ایک جماعت علما یہ کہتی ہے کہ و ما اہل بہ لغیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے۔ مثلاً پیر پیغمبر جھاڑ یا پہاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر خدا کا نام پکارا گیا لیکن اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا۔ تو وہ جانور حلال ہے اور طرفین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں۔ اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اگر وہ ان چیزوں میں سے بھی کھا لے ۱۲ منہ [3] اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھا لے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ [4] جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کہہ دیتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں حلال کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] وہ اگر ان چیزوں کو بھی کھائے گا تو اس پر عذاب نہ ہو گا۔

[6] اس کو طبری نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ

مَّسْفُوحًا يَعْنِي مُهْرَاقًا وَقَالَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

مسفوحا کا معنے بہتا ہوا اور (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ نے جو تم کو پاکیزہ روزی دی ہے حلال اس کو کھاؤ اور جو تم خالص اللہ کو پوجنے والے ہو تو اس کی نعمت کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر مردار حلال کیا ہے اور بہتا خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی کی نیت نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان چیزوں کو بھی کھا لے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا

كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

قربانی کا بیان

بَابُ ۳۲۳ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ مَعْرُوفٌ.

باب۔ قربانی کرنا سنت ہے[۲]۔ ابن عمرؓ نے کہا قربانی سنت ہے اور مشہور رہے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید ایامی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن، فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر قربانی کرے) اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا[۳] اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی نہ ہوئی بلکہ اس نے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کاٹا وہ عبادت میں داخل نہ ہوگی۔ یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی) کہنے لگے یا رسول اللہ میرے پاس ایک برس کی بکری[۴] ہے،

[۱] اس باب میں امام بخاری نے صرف قرآن مجید کی آئتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث اُن کی شرط پر نہ ملی۔ یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہونگے مگر موقع نہ ملا۔ ۱۲ منہ [۲] جمہور کا یہی مذہب ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے بعضے شافعیہ نے اس کو فرض کفایہ کہا ہے۔ حنفیہ نے کہا واجب ہے اس شخص پر جو وسعت والا ہو ابن حزم نے کہا اس کا وجوب کسی صحابی سے معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ [۴] جو دوسرے برس میں لگی ہے ۱۲ منہ

وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ

آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر لے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری قربانی کرنا درست نہ ہوگی[1] اور مطرف نے شعبی سے روایت کی انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے نماز کی بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا[2]۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا ہے کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے (بقرعید کے دن) ذبح کرے وہ ذبح تو اپنے کھانے کے لئے ہوا (نہ عبادت کے طور پر) البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت پر چلا۔

بَابٌ ۳۴۴ قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

باب امام یا بادشاہ کا لوگوں کو قربانی کے جانور بانٹنا[3]۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانی کے جانور تقسیم کئے تو عقبہ کے حصے میں ایک برس کی بکری ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

بَابٌ ۳۴۵ الْاُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

باب۔ کیا مسافر یا عورت بھی قربانی کرے[5]۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے

---

[1] بلکہ دو برس کی بکری چاہیئے جو تیسرے میں لگی ہو۔ ۱۲ منہ [2] یہ روایت عیدین میں موصولاً گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ [3] سنت ہیں اس حدیث سے طریق مراد ہے نہ سنت اصطلاحی اس لئے اس سے دلیل لینا کہ قربانی سنت ہے۔ درست نہیں ہو سکتا حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب یہ ہے۔ کہ گو یہاں سنت طریق کے معنوں میں ہوں مگر طریق واجب اور سنت دونوں شامل ہیں۔ جب وجوب کی کوئی دلیل نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ طریق سے سنت اصطلاحی مراد ہے دھو المطلوب ۱۲ منہ [4] عید الاضحیٰ میں بکریاں بانٹنا سنت ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی افسوس ہے کہ حیدر آباد میں جو ایک اسلامی ریاست ہے قدیم سے یہ سنت جاری تھی۔ مگر حال میں غلبہ تنصر ایسا ہو گیا کہ یہ رسم بھی جو ایک اسلامی رسم تھی۔ موقوف کر دی گئی۔ ہم کس کس بات پر روئیں۔ مسلمان ہی اپنی شریعت کو خراب کرتے جاتے ہیں۔ اور نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں جب بھی اپنی دین کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر ابھی کیا قہر خداوندی آنے والا ہے ۱۲ منہ [5] یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے عورت کو اپنی قربانی علیحدہ کرنا ضرور ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے۔ باقی بر صفحہ آئندہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ بِمَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَلَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوا ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

بَاب ۳۲۷ مَا يُشْتَهٰى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۱۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے جب وہ سرف میں تھیں[1]۔ ان کو مکہ میں پہنچنے سے پہلے وہیں حیض آگیا تھا وہ رو رہی تھیں[2] آنحضرت نے پوچھا کیوں کیا ہوا کیا تجھ کو حیض آگیا انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی ساری بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے[3] تو سب کام کر جو حاجی کرتے ہیں۔ بس خانہ کعبہ کا طواف نہ کر (جب تک پاک نہ ہولے) حضرت عائشہ کہتی ہیں جب ہم منا میں تھے تو گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی[4]۔

باب بقرعید کے دن گوشت کھانے کی خواہش

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو۔ وہ دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص (ابوبردہ بن نیار) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے کی خواہش ہوتی اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا وہ بیچارے محتاج ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو گوشت بھیج دیا اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو گوشت کی

بقیہ صفحہ سابقہ۔ کہ مرد کی قربانی اس کی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے۔ ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا [1] جو مکہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ [2] اب میں حج اور طواف کیسے کروں گی ۱۲ منہ [3] سب کو حیض آتا ہے مسہ سوز میں۔ ۱۲ منہ [4] اور ظاہر ہے کہ آپ نے ہر ایک بی بی کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جمہور کا مذہب ثابت ہو گیا۔ امام مالکؒ اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاء بن یسار سے نکالا میں نے ابو ایوب سے پوچھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا کھاتا اور کھلاتا پھر لوگوں نے فخر کی راہ سے وہ شروع کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو چار چار اس سے بھی زیادہ بکریاں قربانی کرنا اختیار کر لیا جو خلاف سنت ہے ۱۲ منہ

مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا۔

دو بکریوں سے بہتر ہے[1] آپ نے اس کو اجازت دی انسؓ کہتے ہیں اب مجھ کو معلوم نہیں اوروں کو بھی ایسی اجازت ہے یا یہ خاص اسی شخص کے لئے تھی اور آپ (نماز خطبہ پڑھ کر) لوٹے دو مینڈھے ذبح کئے ادھر لوگ بکریوں کے گلے کی طرف گئے ان کو تتر بتر کر دیا یا بانٹ بونٹ لیا۔

بَابٌ ۳۷ مَنْ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ۔

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ کرنا چاہیئے[2]

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابو بکرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (دسویں ذی الحجہ کو منا میں) فرمایا دیکھو زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آگیا جیسا اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے[3] برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے[4] ان مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو لگاتار ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک مضر کا رجب جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے[5] بتلاؤ یہ مہینہ کونسا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس مہینے کا کچھ

---

[1] کیا میں اس کی قربانی کروں ۱۲ منہ [2] اس کے بعد درست نہیں حمید بن عبدالرحمان اور محمد بن سیرین اور امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور اکثر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ قربانی بارھویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور اوزاعی کے نزدیک تیرھویں تاریخ تک ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ عرب لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا ایک مہینہ کو پیچھے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینہ کا کرتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالےٰ نے نے بتلا دیا کہ مہینہ حقیقت میں ذی الحجہ کا ہے اب سے حساب رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ کرو ذی الحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [4] کبھی تیرہ مہینے کا نہیں ہوتا ۱۲ منہ [5] مضر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ رجب کے مہینے کا بہت ادب کیا کرتے تو رجب ان کے نام سے موسوم ہو گیا ہندوستان کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مدار سلار خواجہ معین الدین یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام ہوتے ہیں ہائے جہالت کی حد ہو گئی کہ عورت کو سال کے بارہ مہینہ بھی نہ بتلائے جائیں نہ دین دنیا کی ضروری باتیں سکھلائی جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہوگا دینی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی (باقی صفحہ آئندہ)

اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا بَلٰى
قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ
اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا بَلٰى.
قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا
اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ
يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ
وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ
قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ
هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ
رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا
فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَآئِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُهٗ اَنْ

اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ذیحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ نے پوچھا یہ شہر کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے اتنا کہ ہم کو گمان ہوا شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام رکھیں گے آپنے فرمایا کیا یہ (مکہ کا) شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ مکہ کا شہر ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ دن کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش رہے ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یوم النحر ہے [1] آپ نے فرمایا تو یہ سمجھ لو تمہاری جانیں تمہارے مال و اسباب ابن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا ہماری عزت آبرو تین سب ایک کی دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اس مہینے میں اور تم عنقریب اپنے پروردگار کو ملنے والے ہو وہ تمہارے مال کی پرسش کرے گا دیکھو سن رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (آپس میں لڑکر) گمراہ نہ ہو جانا [2] دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں کبھی ایسا ہو گا جس کو خبر پہنچائی جائے گی وہ پہنچانے والے سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہیں کے مرد بھی عمدہ نکلیں گے اور لائق اور ہوشیار اور محنتی ہوں گے ورنہ اٹھارہ برس کی عمر اور دایلی گود کیا زیب دیتی ہے مسلمانوں کو اس جہالت پر شرم کرنا چاہیئے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ہائے اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ بُرا دن ان کو دیکھنا کاہے کو نصیب ہوتا خیر جو مقدر میں تھا وہ ہوا اب تو ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی ہمارے مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت برباد کر دی ہم سے غلاموں کی طرح سلوک کرتے ہیں اب تو ہوشیار ہو جائیں اور اپنے پیارے پیغمبر کی نصیحت پر سب مل کر قائم ہو جاؤ کوئی مسلمان سے جو کلمہ گو ہو اور اصل اسلام کا انکار نہ کرے یعنی اللہ اور اس کا رسول اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر دوزخ بہشت کو مانتا ہو ہرگز نہ لڑے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہزار گُسائیں پر ہم ہرگز ان کا کہنا نہ سنیں جو کوئی حضرت محمدؐ کی پیغمبری کا قائل ہو اس کی حمایت اور ہمدردی غیروں کے مقابل فرض اور لازم سمجھیں تو ابھی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم مسلمانوں میں دوسرے فروع میں اختلاف رہے تو رہنے دو اس پر عداوت اور دشمنی اور لڑائی بھڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں لڑے کہ گمراہ ہوئے دوسری روایت میں یوں ہے کافر ہوئے معاذ اللہ آپس میں لڑکر کافر یا گمراہ کیوں سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں مقلد ہوں یا غیر مقلد حنفی ہوں یا شافعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور کفار کے مقابل ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

يَكُونَ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ۔

جس نے مجھ سے سنی ہے زیادہ اس کو یاد رکھے گا ابن سیرین جب اس اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا[۱] اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو خبردار میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا۔

بَابُ ۳۲۸ الْأَضْحَى وَالنَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

باب امام اور بادشاہ عیدگاہ ہی قربانی کرے

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر وہیں نحر کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کرتے تھے (یعنی عیدگاہ میں)

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے کثیر بن فرقد سے انہوں نے نافع سے ان سے ابن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔

بَابُ ۳۲۹ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ

باب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ

یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے موٹے مینڈھوں کی[۲] اور یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے ابو امامہ بن سہل سے سنا وہ کہتے تھے ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو (خوب کھلا پلا کر) موٹا کیا کرتے دوسرے مسلمان بھی ایسا کرتے

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے

---

[۱] آپ کی امت میں امام بخاری مسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے کہیں زیادہ حدیثوں کو یاد رکھا ان کو جمع کیا ۱۲ منہ [۲] تاکہ دوسرے لوگ اس کی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کرے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہیے دوسرے اماموں کے نزدیک نماز کے بعد ہر مسلمان قربانی کر سکتا ہے اور یہی صحیح ہے حافظ نے کہا مجھ کو ابو حنیفہ اور مالک کے قول کی کوئی دلیل نہیں ملی ۱۲ منہ [۳] اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے ۱۲ منہ [۴] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵] ایک حدیث میں ہے اپنی قربانی کو موٹا کرو آخرت میں یہ تمہاری سواریاں ہوں گی ۱۲ منہ۔

يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ـ

اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں ۔

۵۱۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ ـ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز خطبہ ادا کر کے لوٹے دو سینگ دار چتکبرے مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے [۱] عبدالوہاب کے ساتھ اس حدیث کو وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے روایت کیا [۲] اور اسمٰعیل بن علیہ اور حاتم بن وردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس [۳] سے

۵۱۷ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ

ہم سے عمرو بن خالد نے روایت کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کی بکریاں صحابہ کو بانٹنے کے لئے دیں (سب بٹ گئیں) ایک برس کی ایک بکری رہ گئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے

بَابُ ۳۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ـ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبردہؓ سے فرمایا تو ایک برس کی پٹھیا قربانی کرے تیرے سوا اور کسی کے لئے درست نہ ہو گی ۔

۵۱۸ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میرے ایک ماموں نے جن کو ابوبردہ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی وہ کہنے لگے

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ قربانی کے لئے نر جانور مادہ سے افضل ہے اور یہ بھی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے گو دوسرے کو وکیل کرنا بھی درست ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] تو اسمٰعیل اور حاتم نے ایوب کا شیخ ابن سیرین بیان کیا نہ ابوقلابہ کو اسمٰعیل کی روایت آگے اسی کتاب میں آتی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِیْ دَاجِنًا جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ تَابَعَهٗ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَتَابَعَهٗ وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ عَاصِمٌ وَدَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِیْ عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِیْ جَذَعَةٌ وَقَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ

میرے پاس گھر کی پلی ہوئی ایک پٹھیا بکری ہے ایک سال کی آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کر اور تیرے سوا کسی کے لئے درست نہ ہوگی پھر آپ نے فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتا ہے (قربانی نہیں ہو سکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا مطرف کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ ضبی نے بھی شعبی اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا[ع] اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حریث سے انہوں نے شعبی سے روایت کیا[1] اور عاصم بن سلیمان احوال اور داؤد بن ابی ہند نے اپنی اس حدیث کو شعبی سے روایت کیا[3] اس میں یوں ہے ابو بردہ نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پیتی پٹھیا) ہے اور زبید اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کیا میرے پاس ایک برس کی پٹھیا[4] ہے اور ابو الاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعبی سے یوں روایت کیا ہے میرے پاس عناق جذعہ ہے[5] اور عبید اللہ بن عون نے شعبی سے عناق جذع اور عناق لبن روایت کیا ہے (معنے وہی ہے)

---

۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ هِیَ خَيْرٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے جحیفہ سے انہوں نے براء ابن عازب سے انہوں نے کہا ابو بردہؓ نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب پھر ذبح کرو وہ کہنے لگے میرے پاس (اب کوئی بکری نہیں) ایک سال کی ایک پٹھیا ہے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو بردہؓ نے یہ بھی کہا وہ

ع ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [1] قسطلانی نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت براء بن عازبؓ سے منقطع ہے کیونکہ ابراہیم نخعی کسی صحابی سے نہیں ملے میں کہتا ہوں جب ابراہیم نخعی جو امام ابو حنیفہ کے استاذ الاستاذ ہیں کسی صحابی سے نہ ملے ہوں تو امام ابو حنیفہ کا چند صحابہ سے ملنا اور ان سے روایتیں کرنا جس سے حنفیہ دعوی کرتے ہیں کیونکہ صحیح ہوگا اہل حدیث نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ذہبی نے کہا ہے کہ امام حنیفہ نے انسؓ کو آنکھ سے دیکھا ہے اگر یہ صحیح ہو تو امام صاحب کے تابعی ہونے کے لئے کافی ہے گو روایت نہ کی ہو ۱۲ منہ [2] اس کو ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] عاصم کی حدیث تو امام مسلم نے اور داؤد کی روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] ایک برس کی پٹھیا جذعہ عناق کا عطف بیان ہے اس کو بھی امام بخاری نے کتاب العیدین میں وصل کیا ہے

مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔

دو برس کی بکری سے بہتر ہے[1] آپ نے فرمایا اچھا دو برس کی کے بدل تو یہی پٹھیا قربانی کر مگر تیرے بعد کسی کے لئے ایسی پٹھیا قربانی میں درست نہ ہوگی اور حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا[2] اس میں یوں ہے ابوبردہ نے کہا میرے پاس عناق جذعہ ہے

بَابُ ۳۳۱ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

جو اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے وہ

۵۲۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھے قربانی کئے میں نے دیکھا آپ اپنا پاؤں ان کے منہ کے ایک جانب رکھے ہوئے بسم اللہ اکبر کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

بَابُ ۳۳۲ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ۔

باب دوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے کرنا

اور ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبداللہ بن عمر رض کی ان کا اونٹ نحر کرنے میں مدد کی[3] اور ابوموسیٰ اشعری رض نے اپنی بیٹیوں کو حکم یہ دیا اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے کاٹیں[4]

۵۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تجھ کو حیض آگیا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لئے اللہ نے لکھ دیا[5] تو کام کرتی رہ جو حاجی کرتے ہیں۔ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی[6]

---

[1] ایسی موٹی تازی گھر کی پلی ہوئی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا معلوم ہوا عورت اگر قربانی کرے تو اس کے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرے (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۳ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۵۲۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

بَابُ ۳۴ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَعَادَ۔

۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ

نماز کے بعد ذبح کرنے کا بیان

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زبید نے خبر دی کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (عید الضحیٰ کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرماتے تھے اس دن پہلے ہم کو نماز پڑھنا چاہیئے پھر نماز سے جا کر قربانی کرنا جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لئے کاٹی قربانی ادا نہیں ہوئی اس پر ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر لیا اب میرے پاس (کوئی بکری نہیں ہے) ایک پٹھیا ہے سال بھر کی جو دو سال کی بکری سے اچھی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی کرلے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی درست نہ ہوگا۔

باب اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو دوبارہ (نماز کے بعد) کرے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے اس کو ذبح کرے پھر (نماز کے بعد) دوبارہ قربانی کرنا چاہیئے ایک شخص (ابو بردہ) بولا یا رسول اللہ اس دن تو گوشت کھانے کا (سب کو) شوق ہوتا ہے دوسرے اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر جیسے قبول کیا وہ کہنے لگے اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو

(بقیہ سابقہ صفحہ) قسطلانی نے کہا شافعیہ نے کہا ہے عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لئے کسی اور کو وکیل کر دے ۱۲ منہ ۵ تقدیر کا لکھا کہیں ٹل سکتا ہے ۱۲ منہ ۶ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ بیچارے غریب ہیں اس لئے میں نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کاٹی ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا۔

بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اسی پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت دی اب میں نہیں جانتا دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں غرض نماز کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی طرف گئے ان کو ذبح کیا لوگ بھی بکریوں کے گلہ پر گرے ان کو ذبح کر ڈالا[1]

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے میں نے جندب بن سفیان بجلی سے سنا انہوں نے کہا میں بقر عید کے دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ اب ذبح کرے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح) نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (بقر عید کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھتا ہو ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہو (یعنی مسلمان ہو) وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو یہ سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے کہنے لگے مجھ سے تو ایسا ہو گیا (نماز سے پہلے میں ذبح کر چکا) آپ نے فرمایا تو نے جلدی کی (وہ بکری گوشت کی ہوئی) اس نے کہا اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو برس کی بکریوں سے بہتر ہے میں اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں پھر تیرے بعد کسی کے لئے اس عمر کی بکری کافی نہ ہو گی عامر شعبی نے کہا یہ ایک ایک سال کی بکری اس کی دونوں قربانیوں میں اچھی ٹھہری[2]

بَابٌ ۳۳۵ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

باب ذبح کرتے وقت بکری کے ایک جانب پر پاؤں رکھنا

---

[1] ایک ایک کرکے سارا گلہ ذبح ہو گیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ پہلی بکری قربانی کی نہ ہوئی کیونکہ وہ نماز سے پہلے کر لی گئی تھی مگر چونکہ اس کی نیت بخیر تھی ہمسایوں کے ساتھ سلوک کرنے کی تو اس میں بھی ثواب ملا گیا وہ بھی ایک قربانی ٹھہری ۱۲ منہ۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ اشیبانی انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو چت کبرے سینگدار مینڈھے کی قربانی کیا کرتے آپ ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

بَابُ ۳۳۶ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

ذبح کے وقت تکبیر پڑھنی

۵۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے سینگدار قربانی کئے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پٹھے پر رکھا (یعنی کاٹتے وقت)

بَابُ ۳۳۷ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

باب اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ بھیج دیا کہ وہاں ذبح کیا جائے تو اس پر کوئی بات (جو احرام میں حرام ہوتی ہے) حرام نہ ہوگی

۵۲۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے کہنے لگے ام المومنین ایک شخص (زیاد بن ابی سفیان) کیا کرتا ہے قربانی کا جانور مکہ کو بھیج دیتا ہے اور خود اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے تم اس کے گلے میں ہار ڈال دو اور اس روز سے برابر جب تک مکہ میں حاجی لوگ حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھے رہتا ہے مسروق کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو حضرت عائشہؓ نے (تعجب یا افسوس سے) تالی بجائی

[1] اس سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے مکہ کو ہدی کا جانور بھیجنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن ائمہ اربعہ اور اکثر علماء حضرت عائشہؓ کی حدیث کے موافق قائل ہیں ۱۲ منہ۔

قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

ہنسے ان کی تالی کی آواز پردے کے باہر سے سنی انہوں نے کہا یہ شخص احمق ہے (میں آں حضرت صلعم جو ہدی کے جانور بھجواتے ان کے ہار خود بٹتی پھر آپ وہ ہدی کعبہ کو روانہ کر دیتے پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی ان چیزوں میں سے جو مرد اپنی عورت سے کیا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ حج کرکے لوٹ آتے

بَابٌ ۳۳۵ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يَتَزَوَّدُ مِنْهَا

باب قربانی کا گوشت کھانا سفر کے لئے اس میں سے توشہ لے جانا

۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت توشہ کرکے مدینہ تک آتے سفیان نے کہا اس حدیث میں کئی باریوں کہا ہدی کا گوشت۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقٰسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے ان کو عبداللہ بن خباب نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب لوٹ کر آئے ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شائد قربانی کا ہے اس کو اٹھاؤ میں نہیں چکھوں گا ابوسعید کہتے ہیں پھر میں اٹھ کر اپنے ماں جائی بھائی سے ابوقتادہ کے پاس آیا انہوں نے یہ قصہ بیان کیا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا (وہ حکم منسوخ ہو گیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھ چھوڑیں۔

۵۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح پر اس کے گھر میں اس گوشت

فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمٰنَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ

میں سے کچھ نہ رہے (کھالے اور بانٹ دے) دوسرے سال ایسا ہوا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح کریں آپ نے فرمایا (نہیں) کھاؤ کھلاؤ سینت رکھو (تم کو اختیار ہے) اس سال لوگوں پر تکلیف تھی (قحط تھا) میں نے یہ چاہا تم غریبوں کی مدد کرو (ان کو کھلاؤ)

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر (اس کو سکھا کر) رکھ چھوڑتے اور مدینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھتے آپ نے فرمایا دیکھو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو مگر یہ حکم آپ نے وجوب کی طور پر نہیں دیا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ غریبوں کو کھلایا جائے۔

ہم سے حبان بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو یونسؒ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا جو عبد الرحمٰن بن ازہر کے غلام تھے وہ عید الاضحیٰ کے دن حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھے حضرت عمرؓ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر کہنے لگے لوگو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے (عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الفطر تو وہ دن ہے جب لوگ (رمضان کے) روزے رکھ کر روزہ کھولتے ہیں[1] اور عید الاضحیٰ کا دن تمہاری قربانی کھانے کا دن ہے ابو عبیدہ نے کہا اس کے بعد میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اتفاق سے اس دن جمعہ تھا انہوں نے بھی پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا

[1] پھر اس دن روزہ رکھنا گویا عید نہ کرنا ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلٰثًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ۔

اور کہنے لگے لوگو! آج دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوئے ہیں اب جن کے گاؤں مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں ان کو اختیار ہے خواہ جمعہ کی نماز کے لئے مدینہ میں ٹھہرے رہیں خواہ چلے جائیں (کیونکہ عید کے دن جمعہ معاف ہے) میں نے اجازت دی ابو عبیدہ نے کہا پھر میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ عید کی انہوں نے بھی پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ سنایا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا[۱] اور اسی سند سے معمر سے انہوں نے زہری سے ایسا ہی مروی ہے۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم صاعقہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ ابن مسلم) سے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور عبد اللہ بن عمرؓ جب منا سے کوچ کرتے تو زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانیوں کا گوشت موجود تھا) اسی حدیث پر عمل کرنے کے لئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

پینے کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا مسلمانو[۲] شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلید ہیں (یعنی بری ہیں) شیطان کے کام ان سے بچے رہو اس لئے کہ تم کامیاب ہو۔

---

[۱] بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی تھی اور شاید حضرت علیؓ کو وہ حدیث نہ پہنچی ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ نہی کی حدیث منسوخ ہے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھ کر چھوڑ نا نہ حرام ہے نہ مکروہ ہے ۱۲ منہ [۲] شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں حلال ہو یا حرام امام بخاری نے پہلے ان شرابوں کو بیان کیا جو حرام ہیں کیوں کہ وہ تھوڑے ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں ۱۲ منہ۔

٥٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

٥٣٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں (بہشت کی) شراب سے محروم رہے گا[1] ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج میں دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب، آپؐ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا اس وقت جبریلؑ کہنے لگے اللہ کا شکر جس نے آپؐ کو اصل فطرت انسانی پر چلنے کی ہدایت کی[2] اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی[3] شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور یزید بن عبد اللہ بن ہاد اور عثمان بن عمر اور زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے[4]

ف۱ یعنی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیوں کر مل سکتا ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت میں جائے گا مگر اب شراب سے محروم رہے گا جیسے ایک حدیث میں ہے جس کو طیالسی اور ابن حبان نے نکالا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا گو بہشت میں جائے بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیے وہ تو معاذ اللہ کافر ہے بہشت میں جانے ہی نہیں پائے گا ۱۲ منہ ف۲ کیونکہ دودھ آدمی کی پیدائشی اور فطری غذا ہے ۱۲ منہ ف۳ جیسے حضرت عیسیٰ کی امت گمراہ ہو گئی حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شراب پینا درست تھا مگر اتنا ہی جس سے آدمی بالکل متوالا اور از خود رفتہ نہ ہو جائے اس علت کی وجہ سے عجیب خرابی پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں آدمی شراب پی کر متوالے ہو رہے ہیں نہ ان کو دین کی خبر رہتی ہے اور نہ دنیا کی ہر چند عقل کی رو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ اس سے عقل میں فتور آجاتا ہے نیک و بد کی سمجھ نہیں رہتی آدمی کتنی حرام اور برے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ شراب پینا اس قدر حرام ہو جس سے اتنا نشہ پیدا ہو مگر بات یہ ہے کہ اس مقدار سے کم پر قناعت کرنا اور نشہ کی حد تک نہ پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور اختیار سے باہر ہے یہاں ایک گلاس پیو دوسرے کو جی چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص سب کا بچاؤ ہے اللہ کا شکر ہے کہ اب عیسائی بھی کچھ کچھ بر سر انصاف آچلے ہیں اور شریعت محمدی کی حسن اور خوبی کے قائل ہوتے جاتے ہیں اب انہوں نے بھی اپنے اپنے ملکوں میں یہ چاہا ہے کہ لوگ شریعت محمدی کی پیروی کریں اور شراب خواری بالکل چھوڑ دیں مگر افسوس تو ان بدقسمت مسلمانوں پر ہوتا ہے جنکی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور پھر وہ بوتلوں کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں گھر کی دولت برباد کر کے اخیر میں جان بھی کھوتے ہیں ۱۲ منہ ف۴ معمر کی روایت خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں اور ابن ہاد کی نسائی نے اور عثمان بن عمر کی امام رازی نے فوائد میں اور زبیدی کی نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اب اس کو میرے سوا (آنحضرتؐ سے سنا ہوا) کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرنے کا[1] آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے جہالت پھیل جانا (دین کا) علم کم ہو جانا زنا کھلم کھلا ہونا شراب علانیہ پیا جانا مردوں کی کمی عورتوں کی کثرت یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا خبرگیران ایک مرد رہے گا[2]

٥٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ہم سے احمد بن صالح ابو جعفر مصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعیدؓ بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا[3]۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا اسی طرح جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا (اسی سند سے)، ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی وہ اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے روایت کرتے تھے۔ اس میں اتنا اور بڑھاتے تھے اسی طرح جب کوئی لوٹنے والا ایک بڑی لوٹ کرتا ہے[4] جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا۔۔۔

بَابُ ٣٣٩ الْخَمْرِ مِنَ الْعِنَبِ

باب شراب انگور سے بھی بنتا ہے (جیسے کھجور اور شہد،

ف۱ چونکہ اس وقت میں انسؓ کے سوا کوئی صحابی زندہ نہ رہا تھا ۱۲ منہ ف۲ یہ حدیث پہلے پارے میں کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ف۳ اس میں ایمان کا نور نہیں ہوتا۔ ورنہ زنا کاہے کو کرتا ۱۲ منہ ف۴ یعنی مالیت کی چیزوں کو لوٹتا ہے مثلاً سونا چاندی کپڑا اسباب گھوڑے بیل وغیرہ ۱۲ منہ

وغیرہ سے بھی[1]

۵۳۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب شراب حرام ہوا تھا اس وقت تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا[2]۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب عبد ربہ بن نافع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا شراب جس وقت ہم پر حرام ہوا اس وقت مدینہ میں انگور کا شراب بالکل کم یاب تھا اکثر ہمارا شراب گدر اور پکی کھجور سے بنا کرتا

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ رض عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید تیمی) سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا کہا) اما بعد جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لیوے[3]

بَابٌ ۳۴ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدر اور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا تھا۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

[1] امام بخاری نے یہ باب لاکر حنفیہ کا رد کیا جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور کے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پینے درست ہیں کہ نشہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمدؒ نے اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا ہے اور وہ اہل حدیث اور امام احمد اور مالک اور شافعی اور جمہور کے موافق ہوئے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے تھوڑا یا بہت بالکل حرام ہے اور صاحب ہدایہ نے غضب کیا ہے انہوں نے صحیح حدیث کل مسکر خمر کی نسبت لکھ دیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کیا حالانکہ یہ حدیث اعلیٰ درجات صحیح میں ہے اور یحییٰ بن معین کا قول کہیں نہیں ملا معلوم نہیں کہ صاحب ہدایہ نے اپنے الہام سے یہ لکھ دیا یا یحییٰ بن معین پر افتراء کیا دوسری غلطی صاحب ہدایہ نے یہ کی کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق نقل کیا کہ شراب انگور سے خاص ہے حالانکہ اہل لغت نے صاف یہ لکھا ہے کہ شراب اس کو بھی کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے یعنی اس سے نشہ پیدا ہو ۱۲ منہ

[2] بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہوا وہ بھی شراب ہیں ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِّنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَّتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا

انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں ساقی تھا ابوعبیدہ بن جراحؓ اور طلحہؓ اور ابی بن کعبؓ کو کچی اور پکی کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) وہ خبر لایا کہ شراب حرام ہوگیا ابوطلحہؓ نے (اسی وقت) مجھ سے کہا انس اُٹھ یہ سب شراب بہا دے میں نے اس کو بہا دیا[۱]

۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَّبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَّكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَّحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں کم عمری میں اپنے چچاؤں کو کھڑا ہوا گدر کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہوگیا میرے چچا کہنے لگے اب (کیا کرنا ہے) جو شراب باقی ہے اس کو بہا دے ہم نے بہا دیا سلیمان بن طرخان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ کاہے کا شراب تھا انہوں نے کہا پکی اور کچی کھجور کا[۲] ابوبکر بن انس کہنے لگے اس زمانہ میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھا انس نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ بھی کہا مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا کہ انس نے کہا ان دنوں لوگوں کا یہی شراب تھا۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعشر براء یوسف بن یزید نے کہا میں نے سعید بن عبید اللہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے انسؓ نے بیان کیا جس وقت شراب ان دنوں میں یہی شراب تھا گدر اور پکی کھجور کا۔

بَابٌ ۳۴ الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

باب شہد کا بھی شراب ہوتا ہے جس کو تبع کہتے ہیں

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ

معن بن عیسٰی (جن کی مؤطا ہے) انہوں نے امام مالک سے پوچھا فقاع کا کیا حکم ہے[۳] انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۳ گو کسی چیز کا ہو مثلاً چاول جوار وغیرہ کا اسی طرح سیندھی تاڑی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا ۱۲ منہ

[۲] دونوں کو ملا کر بھگو دیتے تھے جب جوش آنے لگتا تو پیتے ۱۲ منہ [۳] یعنی منقے کا شربت جس میں نشہ نہ ہو ۱۲ منہ

الدَّرَاوَرْدِیُّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

کوئی قباحت نہیں عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا ہم نے (عالموں) سے فقاع کو پوچھا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہیں۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے آپ نے فرمایا جس شراب سے نشہ پیدا ہو وہ حرام ہے[۵]۔

۵۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے یمن والے اس کو پیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لائے وہ حرام اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور برتن میں (جن میں شراب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت بھگوؤ ابوہریرہؓ اس حدیث میں اتنا اور بڑھاتے تھے

---

[۵] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے جس شراب کا بہت پینا نشہ کرے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے ابن حبان نے کہا یہ حدیث صحیح ہے قسطلانی نے کہا بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے نووی نے کہا اس میں نشہ ہوتا ہے اور اگر شراب جم کر حلوے کی طرح ہو جائے تو اس کا کھانا بھی حرام ہوگا پینے کی طرح اسی طرح شراب روٹی سے لگا کر کھانا یا شراب میں گوشت پکا کر وہ شوربا پینا لیکن اگر شراب میں گوشت پکا کر اس گوشت کو کھائیں تو درست ہے کیوں کہ شراب جل کر فنا ہو گیا اس طرح شراب کا حقنہ لینا یا ناک میں ڈالنا درست ہے مترجم کہتا ہے قسطلانی کے اس قول سے نان پاؤ اور بسکٹ وغیرہ جس کے خمیر میں سیندھی ڈالی جائے یا شراب یا تاڑی اس کی علت نکلتی ہے اور جنہوں نے اس کو حرام کیا انہوں نے غلطی کی عبداللہ بن مبارک نے کہا جس نبیذ کا بہت پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا کسی صحابی یا تابعی سے منقول نہیں کہ وہ حلال ہے سوا ابراہیم نخعی کے اور امام ابوحنیفہؒ نے صحیح صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر صرف ابراہیم نخعی کی تقلید کی تقلید کی ہے اور انگور کے سوا اور چیزوں کا شراب اتنا پینا جائز رکھا ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو اور یہ قول صریح غلط ہے اور جن حنفیہ نے اس مطلب پر ابن عباس کی حدیث سے دلیل لی والسکر من کل شراب تو اول تو اس حدیث کے منقطع اور موصول ہونے میں اختلاف ہے پھر مرفوع اور موقوف ہونے میں دوسرے امام احمد نے کہا اس حدیث میں والمسکر من کل شراب ہے نہ والسکر من کل شراب اور یہی صحیح ہے اس کے علاوہ ایک مفرد حدیث دوسرے متعدد صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ابن معین نے کہا سب سے زیادہ صحیح حدیث حضرت عائشہ کی ہے کل شراب اسکر فہو حرام اور تعجب ہے صاحب ہدایہ سے کہ اس نے ایک بیہ قول ابن معین سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں امام احمد نے کہا بیس صحابہ سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے پکا کہ تیس سے بھی زائد صحابہ سے واضح

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيْرَ

بَابُ ۳۴۲ مَاجَاءَ فِي اَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

۵۴۷ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلٰثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْاُرُزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيْبَ

۵۴۸ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ۔

سبز لاکھی مرتبان اور لکڑی کے کریدے برتن میں بھی۔

باب جس شراب سے عقل ڈھنپ جائے وہ خمر ہے (حرام ہے)

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان انہوں نے ابوحیان تیمی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگے جب شراب کی حرمت اتری تھی اس وقت پانچ چیزوں سے بنایا جاتا تھا انگور اور کھجور اور گیہوں اور شہد اور جو سے اور شراب عقل کو چھپا دے (نشہ پیدا کرے) وہ خمر ہے (جس کو اللہ نے قرآن میں حرام کیا) اور بات یہ ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں ان کی آرزو رہ گئی کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وفات سے پہلے صاف صاف بیان فرما جاتے ایک تو دادا کا مسئلہ[1] کلالہ کا مسئلہ (کہ کلالہ کس کو کہتے ہیں) تیسرے سود کا مسئلہ[2] ابوحیان نے کہا میں نے عامر شعبی سے کہا ابوعمرو سندھ کے ملک میں ایک شراب بنتا ہے چاول سے انہوں نے کہا یہ شراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمرؓ کے عہد میں نہ تھا حجاج بن منہال نے بھی اس حدیث کو حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوحیان سے روایت کیا اس میں بجائے عنب کی زبیب ہے[3]

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا خمر یعنی شراب پانچ چیزوں سے بنایا جاتا ہے انگور اور کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد سے[4]۔

---

[1] دادا بھائی کو محروم کرے گا یا بھائی سے محروم ہو جائے گا یا مقاسمہ ہوگا ۱۲ منہ [2] کہ ان چیزوں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور چیزوں کا بھی کم و بیش لینا حرام ہے یا نہیں ۱۲ منہ [3] یعنی سوکھا انگور جس کو منقےٰ کہتے ہیں۔ اس کو عبدالعزیز بغوی نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] حضرت عمرؓ نے بر سر منبر تمام صحابہ کے سامنے یہ بیان کیا اور سب نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا اب اس اجماع کے خلاف ایک ابراہیم نخعی کا قول کیا حجت ہو سکتا ہے اور ان حنفیہ پر تعجب آتا ہے جو صحیح اور مشہور حدیثوں کو چھوڑ کر ابوحنیفہ کے قول پر جمے رہیں اور اس سے بڑھ کر کونسی ہٹ دھرمی ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین آخر آیت تک معاذ اللہ بہت علمائے صالحین نے جو اپنے تئیں حنفی کہتے تھے اس مسئلہ میں امام بخاری کا قول ترک دیا ہے ۱۲ منہ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

بَابُ ۲۴۵ مَاجَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْا ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

باب قیامت کے قریب ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو حلال کر لیں گے۔

اور ہشام بن عمار نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن غنم نے کہا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے (ابوداؤد کی روایت میں ابو مالک ہے بغیر شک کے) اور خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو زنا اور حریر اور شراب اور باجوں کو (یا گانے بجانے) کو درست کر لیں گے[1] اور ایسا ہو گا چند لوگ ایک پہاڑ کے بازو اتریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس سے کہیں گے ارے فقیر کل آئیو لیکن (وہ کل تک بچتے کہاں ہیں) رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کا کام تمام کر دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو (جو پہاڑ گرنے سے بچ جائیں گے) بندر اور سور بنا دے گا قیامت تک اسی صورت میں رہیں گے۔

بَابُ ۲۴۶ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ۔

باب برتنوں یا پتھر (یا چینی) کے کونڈے میں نبیذ بھگونا کیسا ہے۔ ☆☆☆

---

[1] اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو کافر ہو جائیں گے پھر امت میں کیسے رہے اس لیے یستحلون سے مراد ہو گا کہ حلال کاموں کی طرح ان کی پرواہ نہ کریں گے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی شراب خوری رنڈی بازی ناچ گانا کرنے والی پر کوئی عیب نہیں کرتا بلکہ بیاہ شادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی قذف اور خسف اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے اس حدیث سے جمہور اہل حدیث نے جیسے ابن قیم وغیرہ میں باجوں کی حرمت پر دلیل دی ہے لیکن امام ابن حزم نے یہ جواب دیا ہے کہ اوّل تو حدیث منقطع ہے کس لئے کہ امام بخاری نے ہشام بن عمار سے سماع کی تصریح نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر حریر باجوں سب کو حلال کر لینے کی وجہ سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور حریر کی حلت کا کوئی قائل نہیں ہوا حافظ نے کہا امام ابن حزم نے غلطی کی اور یہ حدیث صحیح اور متصل ہے بعضوں نے کہا مسخ سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے دل مسخ ہو کر بندر اور سور کی طرح ہو جائیں گے بندر میں حرص سور میں بے حیائی ضرب المثل ہے مطلب یہ ہے دنیا کمانا بے حیائی کے کاموں میں مصروف رہنا ہی ان کا رات دن کا دھندا ہو گا ۱۲ منہ۔

٥٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

بَابٌ ٣٤٥ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ۔

٥٥٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ۔

٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ

٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سُنا انہوں نے کہا ابواسید (مالک بن ربیعہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنی شادی کی دعوت دی (آپ مع صحابہ کے تشریف لے گئے) ابواسید کی بی بی نئی دلہن وہی سب لوگوں کی خدمت کرتی رہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا اس نے آپ کے لیے رات کو تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں بھگو رکھی تھیں (انہی کا شربت پلایا)۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد کو ہر ایک برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دینا (یعنی پہلے جو ممانعت کی تھی وہ منسوخ ہوگئی)

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ ابواحمد زبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا تو انصاری نے عرض کیا ہمارے پاس تو دوسرے برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو خیر پھر اجازت ہے امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احول سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابوعیاض (عمرو بن اسود یا قیس بن ثعلبہ) سے انہوں نے

عَمْرٍو رض قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

عبداللہ بن عمروؓ ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا[۱] تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا (ایک اعرابی نے) یارسول اللہ ہر کسی کو مشک کہاں سے مل سکتی ہے اس وقت آپ نے بن لاکھ لگے گھڑے میں نبیذ بھگونے کی اجازت دی۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رض نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے[۲] انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن مہران اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا[۳]

۵۵۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

۵۵۵ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور بن معتمر نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے میں نے اسود بن یزید سے کہا تم نے حضرت عائشہ سے یہ پوچھا کہ کن برتنوں میں نبیذ بھگونا مکروہ ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ام المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے خاص ہم لوگوں کو کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا کیا انہوں نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے جتنا سنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا گیا جو میں نے نہیں

---

[۱] لفظی ترجمہ تو یوں ہے آپ نے مشکوں میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیوں کہ آگے یہ مذکور ہے کہ ہر شخص کو مشکیں کیسے مل سکتی ہیں اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے نہی عن الانتباذ الا فی الاسقیۃ اس لیے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے ۱۲ منہ [۲] یا سفیان بن عیینہ سے ۱۲ منہ [۳] کیوں کہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنا کرتا تھا ۱۲ منہ

أَفَنُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا۔

بَابُ ۳۴۶ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ۔

بَابُ ۳۴۷ الْبَاذِقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

مِنَ الْأَشْرِبَةِ وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ

سنا وہ بھی بیان کروں (جھوٹ بولوں)

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے (میں نبیذ بھگونے) سے منع فرمایا شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا ہم سفید گھڑے میں نبیذ بھگو کر (اس کو) پئیں انہوں نے کہا نہیں [1]۔

باب کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک اس میں نشہ نہ پیدا ہو۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری انہوں نے ابوحازم سے کہا میں نے سہل بن سعدؓ سے سنا ابواسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کی دعوت دی (آپ تشریف لائے) سب کام اس دن انہی کی بی بی (ام اسید سلامیہ) جو دلہن تھی کرتی رہی سہل نے کہا تم کو معلوم ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت بنایا تھا رات کو اس نے تھوڑی کھجوریں ایک کونڈے میں آپ کے لیے بھگو دی تھیں دوسرے دن ان ہی کا شربت پلایا۔

باب باذق کا بیان [2] جو کہتا ہے ہر نشہ لانے والا حرام ہے اور حضرت عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبلؓ نے طلاء (مثلث [3]) کا پینا درست رکھا ہے اور براء بن عازب اور ابوجحیفہ (صحابیوں) نے جب

---

[1] بعض علماء نے ان ہی حدیثوں کی رو سے گھڑوں اور لاکھی برتنوں اور کدو کے تونبے میں اب بھی نبیذ بھگونا مکروہ رکھا ہے لیکن اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ ممانعت آپ نے اس وقت کی تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تھا آپ کو ڈر تھا کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں جب ایک مدت کے بعد شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے یہ قید اٹھا دی ہر برتن میں نبیذ بھگونے کی اجازت دے دی ابن مسعودؓ سے منقول ہے ان کا نبیذ سبز ٹھلیاں میں تیار کیا جاتا بعضوں نے کہا خاص سبز گھڑے میں نبیذ بنانا مکروہ ہے اگر سفید گھڑا ہو تو قباحت نہیں ۱۲ منہ

[2] باذق۔ معرب ہے بادہ کا باذق وہ شراب ہے کہ انگور کا شیرہ نکال کر اس کو پکا لیں یعنی تھوڑا سا پکائیں کہ وہ رقیق اور صاف رہے انگریزی میں اس کو برانڈی کہتے ہیں اگر اتنا پکائیں کہ آدھا جل جائے تو وہ منصف ہے اگر اور زیادہ پکائیں کہ دو تہائی جل جائے اس کو مثلث کہیں گے ۱۲ منہ

[3] جس کی دو تہائی جل جائیں ایک تہائی رہ جائے اس کو طلاء اس لیے کہتے ہیں کہ گاڑھا ہو کر وہ اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹوں پر لگاتے ہیں حضرت عمر کا قول امام مالک نے مؤطا میں نکالا (باقی آئندہ)

عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَادَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ۔

آدھا جل گیا آدھا رہ گیا (نصف ہوگیا) اس وقت پیا[1] اور ابن عباسؓ نے کہا انگور کا شیرہ اس وقت تک پی جب تک وہ تازہ رہے[2] اور حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی میں اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ لانے والا شراب تھا تو اس کو حد لگاؤں گا۔

۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِی الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقَ فَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو الجویریہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے باذق شراب کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں (یا باذق شراب نکلنے سے پہلے آپ کی وفات ہو چکی ہے) جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (باذق ہو یا اور کچھ) ابو الجویریہ نے کہا وہ (باذق تو حلال طیب ہے (اس میں ہے کیا انگور کا شیرہ) ابن عباسؓ نے کہا انگور حلال طیب تھا جب شراب ہو گیا تو حرام خبیث ہے (نہ حلال طیب)[3]

۵۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند کرتے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور عبیدہ اور معاذ بن جبلؓ کا امام ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور ابو مسلم کجی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ھذا) [1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا حافظ نے کہا جریر اور انسؓ اور تابعین میں سے ابن حنفیہ اور شریح بھی اس کے قائل ہیں کہ منصف کا پینا درست ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے [2] یعنی ایک دو دن کا یا حد تین دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو امام نسائی نے وصل کیا ابو ثابت سے ہیں ابن عباس کے پاس تھا ایک مرد آیا اس نے پوچھا انگور کے شیرے میں آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت تک پی جب تک تازہ ہو اس نے کہا میں نے ایک شراب پکایا اب مجھے اس کے باب میں شک ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے تو اس کو پیتا یا نہ پیتا اس نے کہا نہیں چوں کہ اس میں جوش آگیا ہو گیا انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام چیز کو حلال کر دے گی یہ ممکن نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو امام مالک نے وصل کیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا معلوم ہوا وہ نشہ لانے والا شراب تھا آپ نے ان کو پوری طرح حد لگائی عبد الرزاق نے بھی اس کو معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب سے نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں باذق شراب بنو امیہ کے امرا نے نکالا نام بدلنے کو اس کو باذق کہنے لگے ۱۲ منہ [5] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید مطلب یہ ہو کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جاوے کہ جم کر گاڑھا ہو جائے تو وہ حلوا ہو گیا اور حلوا حلال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہ بھی حلال ہو گا یعنی اسی صورت میں جب اس میں نشہ نہ ہوا اگر کوئی نشے کا حلوا ہو جیسے بھنگ کی مٹھائی بناتے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہو گا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۲۸ مَنْ رَّاٰی اَنْ لَّا یُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ اِذَا کَانَ مُسْکِرًا وَّاَنْ لَّا یُجْعَلَ اِدَامَیْنِ فِیْ اِدَامٍ

باب گدر اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے یا تو نشہ کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ دو سالن ملانا ہے۔[1]

۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَاَنَا سَاقِيْهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ اَنَسًا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور سہل بن بیضاء کو گدر اور پختہ کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا (جس کو خلیط کہتے ہیں) اتنے میں شراب کی حرمت کا حکم آ گیا میں نے اس کو پھینک دیا میں ہی ساقی تھا اور چونکہ میں عمر میں سب سے کم تھا اور ہم اسی خلیط کو ان دنوں شراب سمجھتے اور عمرو بن حارث راوی نے یوں کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَّقُوْلُ نَهَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطا ابن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور اور کھجور اور گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور گدر کھجور اور کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

---

[1] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو خلیطین یعنی انگور اور کھجور یا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ آ جاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملانا یعنی ملا کر کھانا خلاف سنت ہے ابن بطال نے جو اعتراض امام بخاری پر کیا کہ خلیطین ہر طرح منع ہیں خواہ ان میں نشہ آیا ہو یا نہ آیا ہو اس لیے اذا کان مسکرا کی قید غلط ہے تو یہ اعتراض ساقط ہے کیونکہ مسکرا کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ آئندہ اس میں نشہ پیدا ہونے والا ہو خلیطین سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے تو احتمال ہے کہ نشہ پیدا ہو گیا ہو اور پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو وہ غفلت میں پی لے اور امام بخاری نے بیان بڑی باریکی سے کی ہے یعنی اس اعتراض کو دفع کیا کہ خلیطین سے مطلق ممانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ تازہ ہوں اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کی وجہ سے ہو کہ دو سالن ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حذیفہؓ سے پوچھا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تو منافق نہیں فرمایا وہ کہتے نہیں پھر حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا اچھا تم کوئی نفاق کی نشانی مجھ میں پاتے ہو انہوں نے کہا نہیں صرف ایک بات ہے کہ تم دو سالن ملا کر کھاتے ہو اس روز سے حضرت عمرؓ نے نذر کر لی کہ اب ساری عمر ایک ہی سالن کھایا کروں گا چنانچہ یہ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے یا نمک سے ۱۲ منہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۴۹ شُرْبِ اللَّبَنِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِيْنَ۔

باب دودھ پینے کا بیان (اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں) فرمایا گوبر اور خون کے درمیان سے تم کو اپوٹ دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کو خوب رچتا پچتا ہے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّقَدَحِ خَمْرٍ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا معراج کی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا ایک پیالہ شراب کا لایا گیا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيٰنَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَيْرًا مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيٰنُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم کو سالم ابوالنضر نے خبر دی انہوں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل (ابن عباسؓ کی والدہ) کا غلام تھا وہ ام الفضل سے نقل کرتا تھا لوگوں نے اس میں شک کی کہ عرفہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے ایک برتن میں دودھ آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو پی لیا حمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے تھے لوگوں نے عرفہ کے دن یہ شک کی کہ آپ کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے (ایک دودھ کا برتن) آپ کے پاس بھیجا کبھی سفیان اس حدیث کو مرسلا یعنی صرف جبر سے روایت کرتے تھے ام الفضل کا نام لیتے جب ان سے پوچھتے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ اس وقت کہتے (مرفوع متصل ہے) ام فضل سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاَبِيْ سُفْيٰنَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) اور ابوسفیان (طلحہ بن نافع قرشی) سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ابوحمید

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کو بیہقی نے وصل کیا اس سے قتادہ کا سماع انس رضی اللہ تعالیٰ سے کھل گیا ۱۲ منہ۔

بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَّذْكُرُ اُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا وَّحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْيٰنَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

۵۶۷۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَّعَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّرَرْنَا بِرَاعٍ وَّقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فِیْ قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ وَاَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ اِلَيْهِ سُرَاقَةُ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساعدیؓ نقیع[1] سے ایک دودھ کا پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر لاتا تھا اگرچہ کچھ نہ ملا تو ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا تھا[2]۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے تھے ابو حمید ایک انصاری مرد نقیع سے دودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے فرمایا تو ڈھانپ کر کیوں نہیں لایا اگر (کچھ نہ ملتا تھا) تو ایک لکڑی آڑی اس پر رکھ دیتا[3] اعمش نے کہا ابوسفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[4]

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت سے پہلے) مکہ سے نکلے تو ابو بکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے ابو بکر بیان کرتے تھے کہ ہم کو رستے میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تھی میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دوہا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (سمجھا کہ آپ نے سیر ہو کر پیا) اور رستے میں سراقہ بن جعشم بھی (ہم کو پکڑنے کی نیت سے آن پہنچا) آنحضرت نے اس پر بدعا کی[5] آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی آپ بد دعا نہ فرمائیے میں لوٹے جاتا ہوں[6] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (بد دعا موقوف کر دی)

---

[1] جو ایک مقام ہے وادی عقیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چراگاہ مقرر کیا تھا ۱۲ منہ [2] آڑی لکڑی رکھ دینا گویا علامت ہے بسم اللہ کی تو شیطان اس سے دور رہے گا دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے خرابی ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیڑے اڑ کر گرتے ہیں ۱۲ منہ [3] بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا کہ کھلے برتنوں میں وبا کا سمی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لیے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے اور پانی پینے کے گھڑے اور صراحیاں کھلی رکھنا بڑی بدتمیزی اور بد سلیقگی ہے ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا یا گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا ۱۲ منہ [6] اور سب کو اور آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی لوٹا دوں گا ۱۲ منہ

۵۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ صدقہ ہے بہت دودھ والی اونٹنی کسی کو (اللہ کے لیے) دودھ پینے کے واسطے دینا اسی طرح بہت دودھ والی بکری دینا جو صبح کو برتن بھر دودھ دے شام کو برتن بھر دودھ دے۔

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے (اس کو ابوعوانہ اور اسمٰعیلی اور طبرانی نے وصل کیا) شعبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج میں) سدرۃ المنتہیٰ[1] تک اٹھایا گیا وہاں کیا دیکھتا ہوں۔ دو ندیاں تو کھلی ہیں دو ڈھنپی ہوئی کھلی ندیاں تو نیل اور فرات تھیں[2] اور ڈھنپی ہوئی دو بہشت کی ندیاں (سلسبیل اور کوثر) تھیں پھر تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اس کو پی گیا اس وقت آواز آئی تو اصل پیدائش پر چلا اور تیری امت بھی[3] ہشام اور سعید اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے ان میں ندیوں کا ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں

---

[1] سدرۃ المنتہیٰ اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم وہیں تک جا کر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جا سکتا نہ کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں کا حال معلوم ہے ہمارے پیغمبر صاحب اس مقام سے بھی آگے بڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۱۲منہ

[2] یعنی ان کا نام بھی نیل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی دو ندیاں اس نام کی ہیں وہیں سے آرہے ہیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ خوب جانتا ہے ۱۲منہ [3] آپ نے دودھ کو شہد پر ہی مقدم کیا اس لیے کہ دودھ فطری غذا ہے اور شہد سے تغذیہ نہیں ہو سکتا دوسرے شہد لذیذ ہے اور زیادہ لذائذ دنیاوی میں غرق ہونا ہی اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ۱۲منہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم فی الانھار نحوہ ولم یذکروا ثلاثۃ اقداح

باب ۳۵۰ استعذاب الماء

۵۷۰ - حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحاق بن عبد اللہ انہ سمع انس بن مالک یقول کان ابو طلحۃ اکثر انصاری بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب مالہ الیہ بیرحاء وکانت مستقبل المسجد وکان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماء فیھا طیب قال انس فلما نزلت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ ارجو برھا وذخرھا عند اللہ تعالی فضعھا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ ذلک مال رابح او رایح شک عبد اللہ وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلھا فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمھا ابو طلحۃ فی اقاربہ وفی بنی عمہ وقال اسمعیل ویحیی بن یحیی رایح

باب ۳۵۱ شوب اللبن بالماء

۵۷۱ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزھری قال اخبرنی انس

ذکر نہیں ہے (ان روایتوں کو امام بخاری نے بدء الخلق میں وصل کیا۔

باب میٹھا پانی ڈھونڈھنا:۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے (ابو طلحہ) انصاری کے سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں باغات تھے ایک باغ ان کا جو ان کو بہت پسند تھا بیرحاء کہلاتا تھا وہ مسجد نبوی کے سامنے ہی واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا جب یہ آیت (سورۂ آل عمران کی) اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ یہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے سب باغوں میں بیرحاء باغ بہت پسند ہے میں نے اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا میں اس کو اپنا ذخیرہ کرتا ہوں اور اس کا اجر اللہ کے پاس پانے کی توقع رکھتا ہوں اب آپ کو اختیار ہے اس باغ کو جس کام چاہیے لگائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ بڑے نفع کا[1] یا بہت چلتا مال ہے (اس کا فائدہ سردست موجود ہے) یہ شک عبد اللہ بن مسلمہ کو ہوئی میں نے تیرا کہنا سنا میں ایسا مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے (غریب) ناطہ داروں کو دے دے دوہرا ثواب ہوگا) ابو طلحہؓ نے کہا بہت خوب اور وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کی اور وہیں تقسیم کر دیا اسمٰعیل اور یحیٰی بن یحیٰی نے (امام مالک سے) رایح (یائے تحتیہ سے) روایت کیا ہے[2]۔

باب دودھ میں پانی ملانا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انسؓ نے انہوں نے

[1] کہ رابح بائے موحدہ سے کہا یا رایح یائے تحتیہ سے ۱۲ منہ [2] اسمٰعیل کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر میں اور یحیٰی بن یحیٰی کی روایت کو وصایا میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَاَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر کنوئیں سے پانی نکال کر اس میں ملایا آپ نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا اس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے لیکن ایک اعرابی (گاؤں والا) آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا آپ نے پی کر اپنا جھوٹا اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنے طرف والے کو پہلے دینا چاہیے پھر اس کے داہنے طرف والے کو۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَّهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد (ابو الہیثم بن تیہان) کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تھے۔ آپ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی مشک میں ہو تو ہم کو پلا نہیں تو منہ لگا کر اس سے پی لیں گے وہ انصاری پانی نکال رہا تھا درختوں کو پانی دے رہا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلئے غرض وہ انصاری دونوں صاحبوں کو اس جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک قدح میں پانی اوپر سے ایک گھر کی بکری کا دودھ دوہ کر ڈالا پہلے آپ نے پیا پھر ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے)۔

بَابُ ۳۵۲ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِاَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي السَّكَرِ اِنَّ اللّٰهَ

باب میٹھا شربت یا شہد پینا اور زہری نے کہا اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی نہ ملے تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ وہ نجس ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال ہوئیں ہیں[1] اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا[2] اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا ان چیزوں،

---

[1] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا زہری کا استدلال صحیح نہیں ہے کیوں کہ اضطرار کی حالت میں مردار کھانا درست ہے مردار بھی نجس ہے تو پیشاب بھی پینا درست ہوگا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [2] جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ بیماری کے لئے مجھ کو حکیم نے شراب پینے کی رائے دی ہے ۱۲ منہ۔

لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں۔[1]

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔

بَابُ ۳۵۲ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب کھڑے کھڑے پانی پینا کیسا ہے؟

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ (کوفہ میں جو مسجد ہے اس کے) چبوترے کے دروازے پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا کہنے لگے بعضے لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے جیسے تم نے مجھ کو دیکھا (یعنی کھڑے کھڑے پانی پیتے ہوئے)

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رضـ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا، ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے میں نے نزال بن سبرہ سے سنا وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کوفہ میں، ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کے چبوترے پر لوگوں کے کام کاج (یعنی خلافت کے کام) کرنے کے لئے بیٹھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا اس وقت ان کے پاس پانی آیا انہوں نے پیا اور منہ ہاتھ دھوئے راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا[2] پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد کہنے لگے

---

[1] اس کو علی بن حرب طائی نے فوائد میں نکالا۔ حقیقت میں عبداللہ بن مسعود کا کہنا درست ہے شراب اول تو دوا نہیں ہے کمبخت نری بیماری ہے دوسرے مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور ضرور پیدا ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا اپنے اما لک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے نووی نے کہا اگر کوئی عضو کاٹنے کی ضرورت ہو تو عقل معدوم کرنے کے لیے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کی بھی ضرورت نہ رہی کلوروفارم اور کوکین ایسی دوائیں نکلی ہیں کہ بلا تکلیف ان سے اپریشن ہو جاتا ہے اور یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے بندوں پر اور حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کی حالت میں درست ہے مثلاً گلے میں نوالہ اٹک جائے اور پانی نہ ہو یا حکیم حاذق کہے کہ اس بیماری کے لئے سوا شراب کے اور کوئی دوا نہیں ۱۲ منہ

[2] جمہور علماء کے نزدیک اس میں کوئی قباحت نہیں، جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے کھڑے پینے پر جھڑکا جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ نہی تنزیہا ہے اور بیٹھ کر پینا مستحب ہے۔ ۱۲ منہ۔

ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَّاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا[۱]۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا۔

بَابٌ ۳۵۴ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

باب اونٹ پر سوار رہ کر پینا

۵۷۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَشَرِبَهٗ ـ زَادَ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا ہم کو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے خبر دی انہوں نے عمیر سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث (ابن عباسؓ کی والدہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو عرفات میں تھے اس وقت ام فضل نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کو بھیجا آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لے کر پیا امام مالک نے اپنی روایت میں ابوالنضر سے یوں نقل کیا ہے آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے[۲]۔

بَابٌ ۳۵۵ اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ ـ

باب پہلے وہ پیے جو داہنے طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو اسی طرح۔

۵۷۸ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۳ کہ ان پر مسح کیا شاید پاؤں میں موزے ہوں گے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱ جو لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ وضو سے بچا ہوا پانی اسی طرح زمزم کا پانی کھڑے ہی کھڑے پینا سنت ہے ۱۲ منہ ۲ بعضوں نے امام بخاری پر یہاں اعتراض کیا ہے کہ اونٹ پر تو آدمی بیٹھا ہوتا ہے نہ کھڑا پھر اس باب کے لانے سے یہ کہاں نکلا کہ پانی کھڑے کھڑے پینا درست ہے میں کہتا ہوں یہ اعتراض لغو ہے امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ اونٹ پر سوار رہ کر کھانا پینا ہے اور یہ ایک الگ مطلب ہے اور یہ باب اس لئے لائے ہو کہ اونٹ پر سوار ہونا کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہے تو شاید کوئی خیال کرے کہ سوار رہ کر بھی کھانا پینا مکروہ ہوگا ۱۲ منہ ۳ وضو سے بچا پانی کھڑے کھڑے پیا ۱۲ منہ۔

قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ

داہنے طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا نام نامعلوم)، اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ تھے آپؐ نے پیا پھر (وہ پیالہ) اعرابی کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف[1]

بَابٌ ۳۵۶ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ۔

باب اگر آدمی داہنی طرف والے سے اجازت لے کر پہلے بائیں طرف والے کو دوں جو عمر میں بڑا ہو۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهٖ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ نے پی اس وقت آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف بوڑھے بوڑھے لوگ (خالد بن ولید وغیرہ)، آپ نے لڑکے سے اجازت لی میاں لڑکے تم اجازت دیتے ہو میں پہلے بوڑھوں کو دے دوں وہ بولا ہرگز نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم میں تو آپ کے جھوٹے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے پر راضی نہ ہوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

بَابُ ۳۵۷ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

باب منہ لگا کر (جانور کی طرح) حوض میں سے پینا

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے پاس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابو بکر صدیق) تھے دونوں صاحبوں نے اس انصاری کو سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے اس وقت گرمی کی شدت ہو رہی تھی اور وہ اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ درختوں کو پانی پلا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اگر کوئی شخص اس کے داہنے طرف بیٹھا ہو ۱۲ منہ [2] حالانکہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں جب پانی کنوئیں میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکل کر درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ باغ والا اپنے درختوں کو پانی دے رہا تھا ۱۲ منہ۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

بَابُ ۲۵۸ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

بَابُ ۲۵۹ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۵۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو (جو ٹھنڈا ہوتا ہے تو لا) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے (یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس مشک میں باسی پانی موجود ہے پھر وہ جھونپڑی میں گیا (جو ہر باغ میں آرام کے لئے ہی ہوتی ہے) اور ایک قدح میں پانی ڈال کر لایا اوپر سے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا پھر پیا۔ پھر ان صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے

باب چھوٹے کم عمر لوگ بڑے بوڑھوں کی خدمت کریں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں کھڑا ہوا اپنے قبیلے کے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب میں کم عمر تھا یہ شراب کچی پکی کھجوروں کو توڑ کر بنایا گیا تھا۔ اتنے میں خبر آئی کہ شراب حرام ہو گیا تو میرے چچاؤں نے (جو شراب پی رہے تھے) یہ کہا اب جو شراب باقی ہے اس کو بہا دے[1] سلیمان نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا یہ شراب کاہے کا تھا انہوں نے کہا کچی پکی کھجور کا۔ ابوبکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان دنوں یہی شراب (مدینہ میں) رائج تھا[2] انسؓ نے ان کی بات کا انکار نہ کیا بکر بن عبداللہ مزنی یا قتادہ نے کہا اور مجھ سے بعضے لوگوں نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ان دنوں بھی فضیخ[3] ان کا شراب تھا۔

باب رات کو برتن ڈھانپ دینا۔

ہم سے اسحاق بن منصور کوسج نے بیان کیا۔ کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو جریج نے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو (عشاء کا

[1] سبحان اللہ حکم کی تعمیل اسی طرح کرنا چاہیے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] انگور کا شراب نہ تھا ۱۲ منہ [3] جو کچی پکی کھجوروں سے بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ

إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔

وقت آنے لگے اندھیرا شروع ہوا) یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو پکڑ رکھو باہر نہ پھرنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں (آتے جاتے ہیں) جب ایک گھڑی رات گزرے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا[1] اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اللہ کا نام لیکر برتنوں کو ڈھانپ دو اگر ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو اللہ کا نام لے اور چراغ سوتے وقت بجھا دو[2]۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو (ان میں کیڑا پتنگا نہ گھسے) اور کھانے پینے کے برتن ڈھانپ دیا کرو جابر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا[3] ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو بسم اللہ کہہ کر۔

بَابُ ۳۶ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

---

[1] یہ اس کا قاعدہ نہیں کھلے دروازے میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ [2] سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چوہا کیا کرتا ہے بتی منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر یہ ڈر نہ ہو جیسے ہمارے زمانے کے لیمپ ہوتے ہیں کہ چوہا ان کے پاس نہیں جا سکتا یا بند قندیل ہو تب بجھانا ضروری نہ ہوگا لیکن ہر حال میں مستحب یہی ہے کہ چراغ بجھا کر سوئے بعض لوگ تو جب تک چراغ نہ بجھائیں نیند ہی نہیں آتی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو حکم دیے ہیں ان میں دین دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں ۱۲ منہ [3] اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ ہو ۱۲ منہ [4] اس سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسرے لوگوں کو گھن پیدا ہوتی ہے اور کبھی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا ہوتا ہے وہ منہ میں چل دیتا ہے یہی حکم صراحی میں بھی ہے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحی اٹھائی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں زہریلا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان جاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی ہے پانی کو باہر نکال کر گلاس یا پیالہ میں پینا چاہیے اگر گلاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کپڑا لگا کر پئے یا پانی ہاتھ میں ڈالتا جائے اور چلو سے دیکھ دیکھ کر پئے ایسی جلدی جلدی غٹاغٹ ایک دم پانی پینے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ یَعْنِیْ اَنْ تُکْسَرَ اَفْوَاھُھَا فَیُشْرَبَ مِنْھَا۔

انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کا منہ مروڑ کر ان میں سے پانی پینا منع کیا ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ مَعْمَرٌ اَوْ غَیْرُہٗ ھُوَ الشُّرْبُ مِنْ اَفْوَاھِھَا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ مشکوں کا منہ مروڑنے سے (مروڑ کر پانی پینے سے) منع کرتے تھے عبد اللہ بن مبارک نے کہا معمر وغیرہ نے اس حدیث میں یوں کہا مشک کے منہ سے پانی پینا۔[1]

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

باب مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت[2]

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ قَالَ لَنَا عِکْرِمَةُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشْیَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِھَا اَبُوْ ھُرَیْرَةَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ یَّمْنَعَ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَہٗ فِیْ دَارِہٖ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے کہا ہم سے عکرمہ نے کہا میں تم کو (معاشرت کی) چھوٹی چھوٹی باتیں بتلاؤں جو ابو ہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں (ہم نے کہا، بتلاؤ) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں نہ گاڑنے دے[3]

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَاءِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی مشک کے منہ سے پانی پئے۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم

---

[1] اختناث کے یہ معنی بیان کئے ۱۲ منہ [2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ اگر کوئی مشک کا منہ نہ مروڑے بلکہ یوں ہی اس کا منہ کھول کر پانی پئے جب بھی منع ہے اور اگلے باب میں اس کی صراحت نہ تھی بلکہ اس میں مشک کا منہ مروڑ کر پانی پینے کا ذکر تھا ۱۲ منہ [3] ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی چھوٹی باتوں میں اپنے بھائی مسلمانوں سے لڑتے ہیں اور مقدمہ بازی کرتے ہیں کافروں کے فائدے کراتے ہیں ان کی وکالت کا پیسہ اور معلوم نہیں کیا کیا دیتے ہیں لیکن اپنے بھائی مسلمانوں کا اتنا فائدہ بھی منظور نہیں کرتے کہ وہ ہماری دیوار میں لکڑیاں گاڑ لے واہ رے مسلمانی (باقی بر صفحہ آئندہ)

زُرَیۡعٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنۡ عِکۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرۡبِ مِنۡ فِي السِّقَاءِ

کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینا منع فرمایا۔

بَابُ ۳۶۴ التَّنَفُّسِ فِي الۡإِنَاءِ

باب پینے میں برتن کے اندر سانس نہ لے (ایسا نہ ہو کوئی چیز برتن میں نکل کر گرے دوسروں کو گھن آئے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوۡ نُعَيۡمٍ حَدَّثَنَا شَيۡبَانُ عَنۡ يَحۡيٰى عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنۡ أَبِيۡهِ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمۡ فَلَا يَتَنَفَّسۡ فِي الۡإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمۡ فَلَا يَمۡسَحۡ ذَكَرَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمۡ فَلَا يَتَمَسَّحۡ بِيَمِيۡنِهٖ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کچھ پی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے[1] اور جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو داہنا ہاتھ ذکر پر نہ پھیرے اور جب استنجا کرے تو داہنے ہاتھ سے نہ کرے۔

بَابُ ۳۶۵ الشُّرۡبِ بِنَفَسَيۡنِ أَوۡ ثَلَاثَةٍ

باب تین سانس یا دو سانس میں پانی پینا (یہ نہیں کہ غٹا غٹ ایک دم میں اڑا جانا)

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوۡ عَاصِمٍ وَأَبُوۡ نُعَيۡمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزۡرَةُ بۡنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخۡبَرَنِي ثُمَامَةُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الۡإِنَاءِ مَرَّتَيۡنِ أَوۡ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

ہم سے ابو عاصم اور ابو نعیم نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے کہا مجھ کو ثمامہ بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے انسؓ برتن میں (پیتے وقت) دو بار یا تین بار سانس لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے[2]۔

بَابُ ۳۶۶ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

باب سونے کے برتن میں پانی یا کوئی اور چیز پینا۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفۡصُ بۡنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہمدردی ایسی ہمدردی پر اسلام کا دعویٰ کیا زیب دیتا ہے حیدرآباد میں ایک ہمارے ہمسایہ تھے ان کے علاقہ کی زمین بیچ اجاڑ پڑی ہوئی تھی میں اپنا مکان بنانے لگا تو میں نے ان سے کہا ہماری دیوار ذرا کج آتی ہے آپ گز آدھ گز زمین دیجئے تو دیوار سیدھی ہو جاتی ہے اس کے بدل دوسری جانب کی زمین آپ کی زمین میں آجاتی ہے وہ لے لیجیے اگر یہ منظور نہیں ہے تو زمین کے دام لے لیجئے انہوں نے شرما شرمی اجازت تو دی مگر میں نے دیکھا ان کے چہرے پر کراہت تھی جیسے جبر سے اجازت دی تھوڑا زمانہ نہیں گزرا کہ زمین جائیداد سب چھوڑ کر عالم آخرت کو چل بسے وہی قبر کی زمین دو گز ان کو ملی باقی سب دوسروں نے لے لی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] منہ سے باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور آدمی خوب سیراب ہوتا ہے طبرانی نے بسند حسن روایت کیا کہ آپ تین سانسوں میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے تو بسم اللہ اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ کہتے تین بار ایسا ہی کرتے ۱۲ منہ۔

الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

بَابٌ ۳۶۵ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلے سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمانؓ مدائن میں تھے (جو مشہور شہر ہے دجلہ کے کنارے بغداد سے سات فرسخ پر) انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان (نام نامعلوم) چاندی کے کٹورے میں پانی لایا انہوں نے وہ کٹورہ اس پر پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس لئے اس کو پھینک مارا میں اس کو منع کر چکا تھا لیکن باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اسی طرح سونے چاندی کے برتن میں پینے سے یہ برتن کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کو آخرت میں ملیں گے۔

باب چاندی کے برتن میں پینا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ (دیہات کی طرف) نکلے (پانی مانگنے کا قصہ بیان کیا پھر کہا کہ حذیفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو (نہ کھاؤ) اور حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) نہ پہنو یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویسؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام

---

[1] قسطلانی نے کہا کھانے اور پینے پر دوسری طرح استعمال کا قیاس کیا گیا ہے مثلاً چاندی کی کٹوری میں سے تیل لگانا یا چاندی کی سلائی سرمہ دانی سے سرمہ لگانا میں کہتا ہوں قیاس سے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور دلیل شرعی صرف کھانے پینے میں وارد ہے تو اس کے سوا دوسری طرح کے استعمالات جائز ہوں گے، رہا زیور سونے چاندی کا پہننا تو سونے کا زیور تو بالاتفاق مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے باب میں اختلاف ہے لیکن راجح یہ ہے کہ عورتوں کو سونے کا زیور پہننا درست ہے اور چاندی کا زیور مرد اور عورت دونوں کو پہننا درست ہے اور چاندی میں مرد کے لئے قید لگانا کہ چار ماشے سے زیادہ نہ ہو یا چار انگل سے زیادہ چلکہ نہ ہو یہ حنفیہ کی نکالی ہوئی باتیں ہیں حدیث میں تو یوں ہے ولکن الفضۃ العبوا بہا کیف شئتم یعنی چاندی سے تم جس طرح چاہو کھیلو تو چاندی کا استعمال مرد اور عورت سب کے لئے جائز ہے صرف چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے یہی قول ہے محققین اہل حدیث کا اور معاویہ بن قرہ نے اس کو بھی جائز رکھا ہے اور شاید ان کو ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی ۱۲ منہ۔

بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے زید بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی (یا سونے کے مسلم برتن میں پیئے (یا کھائے)، وہ اپنے پیٹ میں دگویا دوزخ کی آگ غٹ غٹ آتارتا ہے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ اَوْ قَالَ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا حکم تو ان باتوں کا دیا بیمار کو پوچھنے کے لئے جانا جنازے کے ساتھ (دفن یا نماز تک) رہنا چھینک کا جواب دینا دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا[1] مظلوم کی مدد کرنا (ظالم کو روکنا سزا دینا)، اگر کوئی قسم دے کر کسی بات کی درخواست کرے تو اس کو مان لینا اس کی قسم سچی کرنا (یا اپنی قسم سچی کرنا)، منع ان باتوں سے کیا سونے کی انگوٹھیاں (چھلے) پہننا، چاندی کے برتنوں میں پانی پینا اور زین پوش ریشمی حریر اور دیبا اور ریشمی کپڑے

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْاَقْدَاحِ ۳۶۶

باب کٹوروں میں پینا

۵۹۵۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَهُ۔

مجھ سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سالم ابوالنضر سے انہوں نے عمیر سے جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے لوگوں کو عرفہ کے دن شک ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر دودھ کا ایک کٹورا کسی نے آپ کو بھیجا آپ نے پی لیا۔

بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِيَتِهٖ ۳۶۷ -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کٹورے یا برتن میں پیا ہے تبرک کے لئے اس میں پینا ابوبردہ (عامر بن ابی موسیٰ الاشعریؒ)

[1] آتے جاتے جب کوئی مسلمان ملے اس کو سلام کرنا ۱۲ منہ۔

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

۵۹۶ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رض قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا قَالَتْ لَا۔ قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ

لے کہا عبد اللہ بن سلام نے مجھ سے کہا میں تجھ کو اس کٹورے میں پانی پلاؤں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا اس کو امام بخاری نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا[1]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان، (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عربی عورت کے حسن وجمال کا ذکر کیا گیا آپ نے ابو اسید صحابی کو اس کے پاس کسی کو بھیجنے کا اور اس کو بلا کر آنے کا حکم دیا ابو اسید نے کسی کو بھیج کر اس کو بلایا وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے مکانوں میں اتری (اس کا نام امیمہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور اس عورت کے پاس گئے جب اندر پہنچے دیکھا تو ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آپ نے اس سے کچھ فرمایا (اپنے تئیں مجھ کو بخش دے) وہ بدبخت کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو پناہ دی (جا اپنے لوگوں میں چلی جا) پھر دوسرے لوگوں نے اس عورت سے کہا اری کمبخت تو جانتی ہے یہ جو شخص تیرے پاس آئے تھے کون تھے وہ کہنے لگی نہیں میں نہیں جانتی انہوں نے کہا، اللہ کے رسول تھے اور تجھ کو نکاح کا پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے اور تب تو وہ پشیمان ہوئی، کہنے لگی ہاں میں بد نصیب تھی[2] پھر اس دن آپ آکر بنی ساعدہ کے منڈوے میں بیٹھ گئے اور سہل سے فرمایا پینے کا پانی لا سہل نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو سب کو کٹورے میں پانی پلایا سہل نے وہ کٹورہ نکال کر بتایا ابو

---

[1] اس باب میں امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کٹورے یا اور کسی چیز کا استعمال آپ کی وفات کے بعد درست ہے اور جس نے اس سے منع کیا ہے اس بناء پر کہ یہ تصرف ہے غیر کی ملک میں بغیر اجازت کے کیونکہ آپ کا مال صدقہ تھا اس کا قول غلط ہے کس لئے کہ ہر مسلمان جو محتاج ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس شخص کے قبضے میں ہو وہ اس کا امین ہوگا اور اسی لئے عبد اللہ بن سلام کے پاس یہ پیالہ تھا اور اسماء بنت ابی بکر رض کے پاس آپ کا جبہ تھا ۱۲ منہ [2] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بننے سے محروم رہی ۱۲ منہ ❖ ❖ ❖ ❖

لنا سهلٌ ذٰلكَ القدحَ فشربنا منهُ قالَ ثمَّ استوهبهُ عمرُ بنُ عبدِ العزيزِ بعدَ ذٰلكَ فوهبهُ لهُ۔

حازم کہتے ہیں ہم لوگوں نے بھی (تبرکاً) اس میں پانی پیا اس کے بعد ایسا ہوا عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے سہل سے درخواست کی وہ کٹورہ مجھ کو دے ڈالو سہل نے ان کو دے دیا۔[1]

۵۹۷ ۔ حدَّثنا الحسنُ بنُ مُدرِكٍ قالَ حدَّثني يحيى بنُ حمّادٍ اخبرنا ابو عوانةَ عن عاصمٍ الاحولِ قالَ رأيتُ قدحَ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ عندَ انسِ بنِ مالكٍ وكانَ قدِ انصدعَ فسلسلهُ بفضَّةٍ قالَ وهوَ قدحٌ جيِّدٌ عريضٌ من نُضارٍ قالَ قالَ انسٌ لقد سقيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في هٰذا القدحِ اكثرَ من كذا وكذا قالَ وقالَ ابنُ سيرينَ انَّهُ كانَ فيهِ حلقةٌ من حديدٍ فارادَ انسٌ ان يجعلَ مكانَها حلقةً من ذهبٍ او فضَّةٍ فقالَ لهُ ابو طلحةَ لا تغيِّرنَّ شيئاً صنعهُ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فتركهُ۔

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹورہ انس بن مالک کے پاس دیکھا وہ تڑخ گیا تھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا انس نے چاندی کی تار سے جڑا لیا تھا۔ عاصم نے کہا وہ کٹورا اچھا چوڑا تھا عمدہ لکڑی کا ہوا عاصم نے کہا انسؓ کہتے تھے میں نے تو اس کٹورے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی اتنی بار سے بھی زیادہ پلایا ہے[2] عاصم نے کہا ابن سیرین کہتے تھے اس کٹورے میں ایک کنڈا لوہے کا لگا تھا۔ انسؓ نے چاہا کہ اس کے بدل سونے یا چاندی کا کنڈا لگادیں اس ابو طلحہؓ نے ان کو سمجھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بنائی ہوئی چیز کو مت بدل (اسی حالت میں رہنے دی)، تب انسؓ نے اسی طرح رہنے دیا۔

باب ۳۶۸ شربِ البركةِ والماءِ المباركِ

باب برکت دار اور متبرک پانی پینا

۵۹۸ ۔ حدَّثنا قتيبةُ بنُ سعيدٍ حدَّثنا جريرٌ عنِ الاعمشِ قالَ حدَّثني سالمُ بنُ ابي الجعدِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ هٰذا الحديثَ قالَ قد رأيتني معَ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وقد حضرتِ العصرُ وليسَ معنا ماءٌ غيرُ فضلةٍ فجُعلَ في اناءٍ فأُتيَ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بهِ فادخلَ يدهُ فيهِ وفرَّجَ اصابعهُ ثمَّ قالَ حيَّ على اهلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا انہوں نے جابرؓ سے یہ حدیث روایت کی جابر کہتے تھے میں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت عصر کی نماز کا وقت آ چکا تھا اور ہمارے پاس پانی بھی نہ تھا ایک ذرا سا بچا کھچا پانی تھا خیر وہی پانی ایک برتن میں ڈال کر لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھول لیں پھر

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے اور آپ کی ہر چیز تبرک تھی ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کٹورے میں آپ کو شہد پلایا دودھ پلایا نبیذ پلایا ۱۲ منہ

اَلْوُضُوْءِ اَلْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ ـ

(لوگوں سے) فرمایا چلو آؤ وضو کرو اللہ برکت دے گا جابرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا آخر سب لوگوں نے وضو کیا (جن کو پینا تھا) انہوں نے پیا میں نے بھی پھر کمی نہیں کی اس پانی کو برکت سمجھ کر خوب اپنے پیٹ میں ڈال لیا پی لیا، سالم نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا اس دن تم لوگوں کا کیا شمار تھا انہوں نے کہا ایک ہزار پانچ سو آدمی تھے سالم کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی جابر سے روایت کیا (اس کو امام بخاری نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا) اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم سے نقل کیا انہوں نے جابر سے کہ پندرہ سو آدمی تھے سعید بن مسیب نے بھی اس کو جابرؓ سے روایت کیا اور سالم کی متابعت کی[1]۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمَرْضٰى[1]

بیماروں کا بیان

بَابُ ۳۷۶ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ

۵۹۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ

باب بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان[3] اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جو کوئی برا کرے گا اس کا بدلہ ملے گا[4]۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

---

[1] حصین کی روایت کو امام بخاری نے مغازی میں اور عمرو بن مرہ کی روایت کو مسلم اور امام احمد نے وصل کیا قسطلانی نے کہا اس مقام پر صحیح بخاری کے تین ربع ختم ہوئے ہیں یا اللہ چوتھی ربع کو بھی اسی طرح تمام کرا دے آمین یا رب العلمین ۱۲ منہ [2] بعضے نسخوں میں ہے کتاب الطب ۱۲ منہ [3] یعنی ہمارے گناہ اتر جاتے ہیں ایسی حالت میں دکھ بیماری اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھا چاہیے نہ عتاب اور اسی لئے بزرگوں اور پیغمبروں نے بڑی بڑی شدت کی بیماریاں اٹھائی ہیں ان کے حق میں بیماری کفارہ نہ تھی بلکہ باعث رفع درجات تھی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے یہ آیت اس مقام پر لا کر گویا معتزلہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں ہر گناہ کے بدل اگر توبہ نہ کرے تو آخرت کا عذاب لازمی ہے اور اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بدلہ سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ دنیا ہی میں گناہ کے بدل بیماری یا تکلیف پہنچ جائے گی تو گناہ کا بدلہ ہو گیا اصل صورت میں آخرت کا عذاب ہونا لازم نہیں امام احمد اور عبد بن حمید اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے جب یہ آیت اتری تو ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو عذاب سے چھٹنے کی کوئی شکل نہ رہی آپ نے فرمایا ابو بکر اللہ تجھ کو بخشے کیا تجھ کو بیماری نہیں آتی تکلیف نہیں آتی رنج نہیں آتا مصیبت نہیں آتی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بس یہی بدلہ ہے اور امام احمد اور بیہقی اور ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا میں نے اس حدیث کا مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا رنج اور غم یہاں تک کہ کوئی چیز جو آدمی کے ہاتھ میں ہو وہ کھو جائے پھر اس کو گھبرا کر ڈھونڈھے اور پالے یہ سب بدلہ میں داخل ہیں اخیر میں ان بیماریوں کی وجہ سے آدمی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے سرخ سونا بھٹی سے پاک ہو کر نکلتا ہے ۱۲ منہ۔ ٭ ٭ ٭

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں چبھے۔

۶۰۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن عمرو نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان پر دکھ آئے تکلیف آئے رنج آئے غم آئے صدمہ پہنچے ایذا ہو یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اگر چبھے ہر بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے والدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کی مثال تازے کھیت کی طرح ہے ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے دلہلہانے لگتا ہے، اور منافق کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے کبھی جھکتا ہی نہیں بس ایک ہی بار دھکتا ہے، جب گر پڑتا ہے (تو پھر نہیں اٹھتا)[۳]

[۱] اس کی وجہ سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۲] کعب بن مالک انصاری ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر طرح طرح کی فکریں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرکے جھیلتا ہے ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتا اکثر بیمار ہوتا ہے دبلا پتلا ہو جاتا ہے پھر سنبھل جاتا ہے طاقت آ جاتی ہے اور کافر یا منافق ہمیشہ آرام میں خوب تندرست اور موٹے تازے رہتے ہیں ایک ہی ایکا موت کا وقت آ پہنچا ہے اس وقت گرتے ہیں تو پھر نہیں اٹھتے بعضوں نے کہا مسلمان کو چونکہ تقدیر پر اعتماد اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہوتا ہے اس پر کیسی مصیبت آئی لیکن اس کا دل قوی رہتا ہے اس وجہ سے تندرست ہو کر پھر تر و تازہ ہو جاتا ہے لیکن کافر اور منافق تو معاذاللہ خدا کا قائل نہیں ہوتا اس پر جہاں سخت بیماری آئی پس سمجھتا ہے کہ اب میں چلا اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے وہ کیا خاک جئے گا ہو گا بس جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا چلو خس کم جہاں پاک میں نے حیدر آباد میں بچشم خود دیکھا وہ لوگ جن کو خداوند کریم کی طرف توجہ نہیں ان کو مصیبت آئی نوکری یا خدمت سے الگ کئے گئے یا بادشاہ وقت کا ان پر عتاب ہوا بس چند ہی روز میں رنج میں مبتلا ہو کر دنیا سے چلتے ہوئے کسی طرح ان کا غم غلط نہیں ہوا اور جن لوگوں کو خداوند کریم کے فضل و کریم (باقی بر صفحہ ۴۱۵)

حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور زکریا بن ابی زائدہ نے کہا اس کو امام مسلم نے وصل کیا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن کعب نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[1]

۶۰۲ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لوئے کے قبیلے سے تھا ان کا مولیٰ تھا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال جیسے کھیت کا ہرا بھرا نرم پودا ہوا آئی تو جھک گیا پھر جب ہوا تھم گئی تو سیدھا ہو گیا ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے (پھر بلا رفع ہو جاتی ہے سیدھا ہو جاتا ہے) اور بدکار (منافق یا کافر) کی مثال سخت شمشاد کی درخت کی طرح (کبھی جھکتا ہی نہیں) جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ پر سے اس کو اکھاڑ ڈالتا ہے[2]

(بقیہ صفحہ سابقہ) پر اعتماد رہتا ہے وہ دنیا کے واقعات کو یا دنیا دار بادشاہوں کے عتاب یا عنایت کو محض لاشے اور لغو سمجھتے ہیں ان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کہ ہمارا بادشاہ حقیقی ہم سے ناراض نہ ہو ان کا عہدہ جائے خدمت جائے نکالے جائیں ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا ہر حال میں خوش اور مگن رہتے ہیں جب میں حیدرآباد میں بلاوجہ اور بلا سبب محض بادشاہ وقت کے حکم سے اپنے عہدہ عالیہ سے جدا کیا گیا تو میرے دشمن یہ سمجھے کہ اب میری زندگی محال ہے اور شاید میں بھی دوسرے وزراء امراء اور عہدہ داروں کی طرح چند ہی روز کا مہمان ہوں مگر حق تعالیٰ نے مجھ پر وہ عنایت فرمائی کہ اس زوال عہدہ اور خدمت کا مجھ پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا پہلے سے زیادہ میں کھانے لگا اور افکار اور محنت کی کمی سے میری صحت اور قوی جسمانی میں خوب ترقی ہوئی الحمدللہ میں اب تک اچھا ہوں اور نوکری کے زمانہ کی بہ نسبت کہیں زیادہ خوش رہتا ہوں خوب کھاتا ہوں بے فکری کے ساتھ پاؤں پھیلا کر سوتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان دنیا دار بادشاہوں کی نوکری جاتے ہی مجھ کو اپنی نوکری میں رکھ لیا اور نہایت عالی شان خدمت تفویض فرمائی کہ ویسی کسی دنیا دار کو نصیب ہونا مشکل ہے اور اس خدمت کی نوکری انجام دہی بھی مجھ ضعیف اور پیر اور ناکارہ سے اپنی طرف سے طاقت اور قوت دے کر کرائی جس کو دیکھ کر تمام دنیادار متحیر ہیں تیس جلدوں کی کتاب ترجمہ صحیح بخاری مع شرح اور عظیم الشان جلدوں کی کتاب تیسیر وحیدی سب تین سال میں پوری کرا دیں پھر میرے پاس نہ منشی نہ محرر نہ مددگار آپ ہی سب اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں آپ ہی آپ صاف کر لیتا ہوں آپ ہی مسودہ بناتا ہوں آپ ہی اجزا مرتب کرتا ہوں آپ ہی تمام کتب سے مطالب کا انتخاب کرتا ہوں کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے اور کیا بغیر تائید الٰہی اور مدد خداوندی کوئی جوان سے جوان مستعد شخص بھی کئی آدمیوں اور عملہ سے مدد لے کر اتنے بڑے کاموں کو تین سال میں پورا کر سکتا ہے حاشا وکلا ہرگز ممکن نہیں ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء میں خود حیران ہوں کہ جب میں ان متبرک کتابوں کو لکھنے بیٹھتا تھا تو جیسے کوئی مجھ کو مضمون بتلا جاتا تھا میرا قلم روانی کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک صفحہ مجھ کو لکھنا دشوار تھا ایک ایک جز لکھ ڈالتا اور خبر نہ ہوتی ۱۲ منہ ۞ ۞ ۞ (حواشی صفحہ ہذا) [1] اس میں سفیان کے سماع کی سعد سے صراحت ہے ۱۲ منہ [2] حیدر آباد میں شمشاد کی طرح لمبا ایک سخت مزاج اکھل کھرا امردی شخص ہے اس پر کوئی آفت ہی نہیں آتی نہ کبھی بیمار ہوتا ہے ایک دن اس کے باب میں متفکر تھا اس وقت (باقی برصفحہ آئندہ)

٦٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن یسار سے ابو الحباب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے (آخرت میں اس کے لئے بڑے بڑے درجے رکھے ہیں) تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے۔

بَابُ ۳۷ شِدَّةِ الْمَرَضِ۔

باب بیماری کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے۔

٦٠٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے بیماری کی سختی اتنی کسی پر نہیں دیکھی جتنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔

٦٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے کہا حارث بن سوید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ کو سخت تپ چڑھی ہوتی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے اس لئے کہ آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ پڑتے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث کا خیال اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا مجھ سے کہا گیا تھا کہ بے فکر رہو ایک بار گی اس پر آفت آئے گی پھر نہیں اٹھے گا ۱۲ منہ

لے (حواشی صفحہ ہذا) لے طرح طرح سے آزماتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

بَابُ ۳۷۱ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ بِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

باب سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے[1] پھر اسی طرح جتنا آدمی زیادہ مرتبے والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو تپ چڑھی ہوئی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے آپ کو بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا ہاں تم میں سے دو شخصوں کے برابر مجھ اکیلے پر تپ کی سختی ہوتی ہے میں نے کہا یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے آپ کے لئے دوہرا اجر رکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں تپ پر کیا موقوف ہے اور مجھ پر کیا منحصر ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچی ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے بھی کم زیادہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے (ایک پتہ بھی نہیں رہتا بالکل ٹھونٹھ رہ جاتا ہے[2])

بَابُ ۳۷۲ وُجُوْبِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

باب بیمار پرسی کرنا واجب ہے[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اگرچہ کوئی بیماری ہو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ[4]۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

ہم سے حفص بن معتمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

---

[1] ان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب اس طرح پر نکلا کہ پیغمبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب پیغمبروں پر بوجہ انبیاء قرب الٰہی کے مصائب زیادہ ہوئے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت رہے گی جتنا قرب الٰہی زیادہ ہوگا تکالیف اور مصائب زیادہ آئیں گے ہمارے امام احمد بن حنبل اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر جو مصائب گزرے ہیں ان کو دیکھ لو اور اسی سے ان کا تقرب الٰہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے جو ترجمہ باب قائم کیا ہے وہ خود ایک حدیث ہے جس کو دارمی نے نکالا سعد بن ابی وقاص سے امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو نہ لا سکے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا فرض ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِیَةَ بْنَ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ۔ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَةِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُوْدَ الْمَرِیْضَ وَنُفْشِیَ السَّلَامَ۔

بَابُ ۳۷ عِیَادَةِ الْمُغْمٰی عَلَیْهِ

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ كَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ بِشَیْءٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ۔

بَابُ ۳۷ فَضْلِ مَنْ یُّصْرَعُ مِنَ الرِّیْحِ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلَا اُرِیْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ

کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی (یا چھلہ) پہننے سے اور حریر اور دیبا اور استبرق اور قسی[۱] سے (یہ چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) اور ریشمی زین پوش سے اور حکم دیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کا (دفن تک) اور بیمار کو پوچھنے کا اور سلام کو فاش کرنے کا[۲]۔

باب جو آدمی بیہوش ہو جائے اس کو دیکھنے جانا

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ پیدل چلتے ہوئے میرے دیکھنے کو آئے تو دیکھا میں بیہوش ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آ گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کو کیا کروں[۳] آپ نے کچھ جواب نہ دیا اس کے بعد میراث کی آیت اتری (یوصیکم اللہ اخیر تک)

باب ریاح رک جانے سے جس کو مرگی کا عارضہ ہو اسکی فضیلت

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عمران بن مسلم سے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ کو ایک بہشتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا ضرور دکھلایئے انہوں نے کہا دیکھو یہ سانولی عورت (سعیرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) داؤدی کا یہی قول ہے جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن مراد مسلمان کی بیمار پرسی ہے کافروں کی بیمار پرسی واجب نہیں ۱۲ منہ [۴] جس طرح مہر سکے یعنی جو ظلم سے قید کیا گیا ہو ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] اس روایت میں راوی نے بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں ساتویں بات جو منع ہے وہ چاندی کے برتن میں پینا جیسے دوسری روایت میں مذکور ہے جو اوپر گذری ۱۲ منہ [۲] باقی چار باتیں دوسری روایت میں مذکور ہیں جو اوپر گذری [۳] اللہ کی راہ میں دے جاؤں یا تقسیم کروں تو کیوں کر تقسیم کروں ۱۲ منہ

السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا۔

علیہ وسلم کے پاس آئی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو مرگی کا عارضہ ہے (بیہوش) ہو کر گر پڑتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ سے دعا فرمایئے میرا عارضہ جاتا رہے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تجھ کو (آخرت میں) بہشت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو اچھا کر دے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں[1] مگر میرا بدن کھل جاتا ہے (یعنی بیہوشی میں) آپ اللہ سے یہ فرمایئے کہ میرا ستر نہ کھلے کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّہٗ رَاٰی اُمَّ زُفَرَ تِلْکَ امْرَاَۃٌ طَوِیْلَۃٌ سَوْدَاءُ عَلٰی سِتْرِ الْکَعْبَۃِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے اس عورت کو جس کی کنیت ام زفر تھی کعبے کے پردے کے پاس دیکھا ایک لمبی کالی عورت تھی[2]

بَابُ ۳۷۵ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ

باب جس کی بینائی جاتی رہے اس کا ثواب

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْھَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَی الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ تَابَعَہٗ اَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَّاَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی سے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے انہوں نے عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو میں ان کے بدل اس کو بہشت دیتا ہوں عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس رض سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت سے

[1] دنیا کی تکلیف رہے تو رہے چند روزہ ہے ۱۲ منہ [2] بزار کی روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان خبیث سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو ننگا نہ کرے آپ نے فرمایا جب تجھ کو یہ ڈر ہو تو کعبے کے کپڑے کو آن کر پکڑ لیا کر وہ جب یہ ڈرتی تو آن کر کعبے کے پردوں سے لگ جاتی بعضوں نے کہا اس عورت کے سینے پر آپ نے ہاتھ ملا وہ اچھی نہ ہوتی بات جس مجنون کے سینے پر آپ ہاتھ مار دیتے وہ اچھا ہو جاتا اس عورت کو جن کے پٹنے سے مرگی کا عارضہ ہونا ہوگا اور (؟) لا علاج ہے امام ابن قیم نے کہا جب پچیس برس کی عمر میں دماغی وجہ سے مرگی کا عارضہ پیدا ہو تو وہ لاعلاج ہے مولوی عبد الحی صاحب مرحوم جو فرنگی محل کے علماء میں علم حدیث کا بہت شوق رکھتے تھے اسی عارضہ میں مبتلا ہوئے آخر عین جوانی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ منہ

بَابُ ٣٧٦ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

٦١٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ ؓ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

باب عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جا سکتی ہیں اور ام درداء (ہجیمہ) نے مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کی (اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں ان کے دیکھنے کو گئی میں نے والد سے کہا باوا کیوں کیسا مزاج ہے بلال کیوں تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے۔

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر اک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلالؓ کا جب بخار اتر جاتا تو یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب آگے ہوگی میرے چاروں طرف اذخر جلیل
کب مجنہ پانی دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل[1]

حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر دی (کہ بلالؓ کا یہ حال ہے) مکہ (لوٹ جانے کی آرزو کر رہے ہیں) آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ یا اللہ مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دی اور اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

---

[1] شامہ اور طفیل دونوں مکہ کی پہاڑیاں ہیں ۱۲ منہ۔

بَابُ ۳۷۷ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

باب بچوں کی بیمار پرسی کو جانا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عاصم بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سُنا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیا حضرت زینب) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو (چاہے) لے لے جو چاہے دے دے اور ہر شخص کی زندگی ایک میعاد اس نے ٹھہرا رکھی ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب مانگو صاحبزادی صاحبہ نے پھر قسم دے کر کہا بھیجا کہ نہیں تشریف لائیے آخر آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے (علیا حضرت زینب کے مکان پر پہنچے) بچی کو اٹھا کر آپ کی گود میں ڈال دیا اس کا اخیر وقت تھا) سانس اٹک رہی تھی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

بَابُ ۳۷۸ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى

باب گنواروں کی بیمار پرسی کرنا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حازم) کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بیمار تھا) آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اس کے پوچھنے کو تو فرماتے

مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمًّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذًا

کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی فرمایا) وہ (کمبخت) کیا کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے ہرگز اچھا نہیں ہوں گا یہ تو ایک (سخت) بخار ہے (جاتے والا نہیں) جو ایک بوڑھے پر جس کو قبر تک پہنچا کر رہے گا جوش ہو رہا ہے یا حملہ کر رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی (یعنی مر جائے گا)

بَابُ ٣٧٩ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے ایک یہودی کا لڑکا (عبدوس نامی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے کو تشریف لائے اور فرمایا ارے مسلمان ہو جا وہ مسلمان ہو گیا[1] اور سعید بن مسیب نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے نقل کیا جب ابو طالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دیکھنے کو تشریف لائے[2]

بَابُ ٣٨٠ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً

باب اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے بیمار نماز پڑھائے تو کیسا۔

[1] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہو گیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لا کر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ عزیب مسلمانوں کی افسوس ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں عیادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر والے دنیاداروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھا لی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کیسے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے معنے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بلیٰ من اسلم وجہہ للہ یعنی شریعت کے تمام احکام بدل و جان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

[2] یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

٦١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ کے اصحاب پوچھنے کو گئے (نماز کا وقت آگیا تو) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارے سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو امام بخاری نے کہا عبداللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے یہ حدیث منسوخ ہے کس لیے کہ مرض موت میں اخیر نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے[1]

بَابُ ۳۸۱ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا۔

٦١٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ فَقَالَ

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا میں مکہ میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرتؐ حج وداع میں تشریف لے گئے تھے) تو آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں مالدار ہوں اور ایک بچی (ام حکم کبریٰ) کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے آپ فرمائیے تو میں دو تہائی اپنے مال (اللہ کی راہ میں دینے کی) وصیت کر جاؤں ایک تہائی (بچی کے لیے) چھوڑ جاؤں آپ نے

[1] اس کی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ مرض موت کی حدیث اس قولی حدیث کی ناسخ نہیں ہو سکتی کیوں کہ احتمال ہے کہ غلبہ بیماری میں آپ کو یہ خیال نہ رہا ہو کہ صحابہ کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیں دوسری اس حدیث کے بعض طرق میں یہ ہے کہ ابوبکر صدیق امام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے بازو بٹھلا دیے گئے تھے بعضوں میں یوں ہے کہ صحابہ ابوبکرؓ کی اقتدار کر رہے تھے اور ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اب اگر کوئی کہے کہ پھر ابوبکرؓ کو بیٹھ کر پڑھنا لازم تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکرؓ کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے نہیں بیٹھے ۱۲ منہ

لَا قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالنِّصْفِ وَاَتْرُكُ النِّصْفَ قَالَ لَا. قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِيْ جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهُ عَلٰى كَبِدِيْ فِيْمَا يُخَالُ اِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی وصیت کر جاؤں دو تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتا ہے تہائی بہت ہے پھر آنحضرتؐ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھرایا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ سعدؓ کو شفا دے، اس کی ہجرت پوری کر دے (کہ میں اس کو مت ماریہاں سے ہجرت کر چکا تھا) سعد کہتے ہیں اب تک جب مجھے خیال آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر پاتا ہوں[۵]

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں آپ کے پاس گیا اور ہاتھ لگایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو (عجب تپ آتی ہے) بہت سخت تپ آتی ہے آپ نے فرمایا ہاں (صحیح ہے) مجھ پر اتنی سخت تپ آتی ہے جتنی تم میں سے دو آدمیوں کی تپ ملاؤ (یعنی تمہاری دونی) میں نے کہا آپ کو ثواب بھی دوہرا ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ارشاد فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا جیسے درخت (خزاں کے موسم میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

بَابُ ۳۸۴ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيْضِ وَمَا يُجِيْبُ

باب بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے کہا آپ کو

[۵] سبحان اللہ زہے قسمت سعد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار ہاتھ پھرانا ساری عمر تک کلیجہ ٹھنڈا رہنے کا باعث ہوا ۱۲ منہ سید۔

شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَّذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

بہت سخت بخار چڑھا کرتا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کو یہ منظور ہے آپ کو دوہرا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد ابن عبداللہ طحان نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (گنوار قیس بن ابی حازم کے) پاس اس کے پوچھنے کو گئے (وہ بیمار تھا) آپ نے (عادت کے موافق) فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا وہ (کم بخت) کیا کہنے لگا واہ اچھا ہونے کی ایک ہی کہی یہ تو بخار کا جوش یا حملہ ہے ایک بوڑھے (فرتوت) پر اس کو قبروں کی زیارت کرا کر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہے تو خیر یہی سہی (تیری قسمت میں مرنا ہے تو مر)

بَابُ ۳۸ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا وَّرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ۔

باب پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلٰى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان کو اسامہ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی پھر فدک کی چادر اس پر ڈالی[1] اور اسامہ کو اپنے پیچھے (گدھے پر) بٹھلایا آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے چلے (وہ بیمار تھے) یہ واقعہ بدر کی لڑائی سے پہلے کا ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مشہور) بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک عبداللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی بھی) وہیں بیٹھے تھے خیر

---

[1] فدک ایک مشہور بستی ہے وہاں چادریں بنتی تھیں ۱۲ منہ

فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور گرد اڑ کر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا بھائی ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کا اخلاق دیکھئے آپ) نے مجلس والوں کو سلام کیا (حالانکہ ان میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اترے ان کو اللہ کے (سچے دین کی طرف) بلایا قرآن پڑھ کر سنایا اس وقت عبداللہ کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر کیا کلام ہوگا (مردود نے ٹھٹھے سے کہا) اگر یہ حق ہے تو تو بھی ہماری مجلسوں میں ہم کو مت چھیڑو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہاں تمہارے پاس کوئی آئے تو اس کو یہ کہانی سناؤ یہ سن کر عبداللہ بن رواحہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں ضرور آکر سنایا کیجئے ہم کو یہ کلام (قرآن شریف) بہت پسند ہے اب آپس میں (بحث ہو کر) گالی گلوچ ہونے لگی مسلمان مشرک یہود لڑنے لگے قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں (ہتھیار چلنے لگے) آپ ان کو سمجھانے لگے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے (جو خزرج کے رئیس تھے) آنحضرت نے سعد سے فرمایا (آج) تم نے ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں[۳] سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ جانے دیجئے درگزر فرمائیے اللہ نے جو آپ کو دیا ہے۔ وہ دیا ہے (کہ آپ کو ہم سب کا سردار بنایا) ہوا یہ تھا کہ (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ چاہا تھا کہ عبداللہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اس کے سر پر بادشاہی کا تاج اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو منظور نہ تھا آپ سچا دین لے کر تشریف لائے یہ تجویز موقوف رہی تو وہ جل گیا ہے (اس کو حسد ہو گیا ہے) اسی حسد کی وجہ سے اس نے ایسے

---

[۱] مردود بڑا النفیس مزاج بنا یہ نہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک اور عنبر سے بدرجہا عمدہ ہے ۱۲ منہ [۲] بھائی فتنے کیوں ہو اس میں لڑائی کا کیا کام ہے ۱۲ منہ [۳] اس نے کیسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ۱۲ منہ۔

بِهِ مَا رَأَيْتَ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

بَابُ ۳۸ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّا

(بے ادبی کی) باتیں کہیں۱؎

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے پوچھنے کو تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ پا پیادہ تشریف لائے تھے)

باب بیماریوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں یا ہائے (سر گرے) ہرا جاتا ہے پھٹا جاتا ہے یا بھائی بہت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا پروردگار مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح اور ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا آپ نے فرمایا تجھے جوؤں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں (بڑی تکلیف ہے) آپ نے حجام کو بلایا اس نے میرا سر مونڈ ڈالا اور آپ نے مجھ کو فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

ہم سے ابوزکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو سلیمان بن بلالؓ

۱؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم وکرم ملاحظہ فرمائیے سعد کے ایسا کہنے پر آپ نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا مردود نے وہ شرارتیں کیں ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ احد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ آیا حضرت عائشہؓ پر سخت طوفان لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذل کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیخرجن الاعز منہا الاذل مگر آپ نے اس کے مرنے تک ہمیشہ چشم پوشی کی مردود مرگیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز ادا کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا، قدرت رکھ کر ایسے اخلاق بجز پیغمبر کے اور کون کر سکتا ہے اگر آپ ذرا اشارہ فرماتے تو صحابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے اڑا دیتے خود اس کا بیٹا جو پکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا ۱۲ منہ۔

۲؎ جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں۔ ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔

خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ (کے سر میں درد تھا وہ) کہہ رہی تھیں ہائے سر پھٹا جاتا ہے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھ کو کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مرجائے گی میں تیرے لیے دعا اور استغفار کروں گا تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی سوں آپ میرا نام چاہتے ہیں میرے مرتے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا آپ) اسی دن شام کو مزے سے ایک بی بی سے صحبت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا (تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر عائشہؓ تو دیکھ میں نے یہ قصد کیا کہ کسی کو بھیج کر ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے عبد الرحمٰن کو بلا بھیجوں اور ابو بکرؓ کو اپنا جانشین کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کرنیوالے کسی اور بات کی آرزو کریں (ہم خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا (اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابو بکرؓ کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ مسلمان اور کسی کی خلافت قبول کریں گے[2]

قسم

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ أَجَلْ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مَرَضٌ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے ابراہیم بن یزید تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ پر تپ چڑھی تھی میں نے ہاتھ پھیرا اور عرض کیا آپ کو (ہمیشہ) بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا (ہاں) جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ملا کر میں نے کہا آپ کو اجر بھی دونا ملے گا فرمایا ہاں (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ اللہ اس کے

[1] پھٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کے وفات کی بیماری تھی ۱۲ منہ۔ [2] جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، مسلمانوں نے ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ کیا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف و صریح سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر منشاء خداوندی یہی تھا کہ ابو بکر خلیفہ ہوں ان کے بعد عمرؓ ان کے بعد عثمانؓ ان کے بعد علیؓ وہ پہلا ہوا رافضی جل کر مرجائیں ۱۲ منہ۔

فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي، قَالَ لَا۔ قُلْتُ بِالشَّطْرِ، قَالَ لَا۔ قُلْتُ الثُّلُثُ، قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ۔

برائیاں اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) جب میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو تشریف لائے (یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس حد پر پہنچ گئی ہے جینے کی توقع نہیں) اور میں مالدار آدمی ہوں میری وارث بس ایک لڑکی ہے (ام حکم) میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو ایس سے بہتر ہے کہ تو ان کو نادار تلاش چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے (پلو پسارتے) پھریں اور اللہ کے لیے جو خرچ کرے اس پر تجھ کو خیرات ہی کا سا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[1]

بَابٌ ٣٨٥ قَوْلِ الْمَرِيضِ قُومُوا عَنِّي

باب بیمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے

---

[1] کیونکہ انما الاعمال بالنیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کرکے اپنے جورو بچوں کو پالے اور ان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے گا ایک اس پر کیا موقوف ہے جو شخص دن کو اس لیے سوئے کہ رات کو تہجد اور عبادت کے لیے آنکھ کھلے اس لیے کھائے کہ عبادت کی طاقت ہو اس لیے کسرت کرے کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا کھانا پینا سونا کسرت کرنا سب عبادت ہی عبادت ہو گا ١٢ منہ

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بغیر ہوگئی (وفات کی نوبت آن پہنچی) اس وقت کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت عمر رض بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لیے ایک وصیت نامہ لکھوں اور جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اس پر حضرت عمر رض (دوسرے حاضرین سے) کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تم لوگوں کے پاس عمل کرنے کے لیے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے[۱] کوٹھڑی میں جو لوگ تھے انہوں نے اس رائے سے خلاف کیا اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا تھا لکھنے کا سامان لاؤ (دوات قلم کاغذ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے۔ جس کے بعد (اچھا ہے)۔ تم گمراہ نہ ہوگے اور کوئی حضرت عمر رض کے ساتھ متفق ہوا انہی کی رائے دینے لگا) جب بہت کلخپ ہونے لگی اور جھگڑا بڑھ گیا تو آپ نے (ان لوگوں سے جو حجرے میں موجود تھے) فرمایا چلو اٹھو جاؤ (پیغمبر کے پاس لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔ عبید اللہ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں ابن عباس رض (یہ حدیث بیان کرکے) کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس ان لوگوں نے کلخپ اور بک بک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا[۲]

---

[۱] اب بیہ کر دوسرا کوئی وصیت نامہ لکھوانے کے لیے وہ بھی ایسی سخت بیماری کی حالت میں تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ ۔

[۲] الخیر فیما وقع مرضی الٰہی یہی تھی۔ شیعہ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت علی رض کی خلافت لکھوانے والے تھے مگر لوگوں کے اختلاف اور بک بک کی وجہ سے آپ نہ لکھوا سکے محض لغو ہے کس لیے کہ آپ اس واقعہ کے بعد تین روز تک زندہ رہے اگر آپ کو یہی منظور ہوتا کہ وصیت نامہ لکھا جائے تو اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے دوسرے آپ کو اس سے کون سا امر مانع تھا کہ اس وقت تجز سے فرماتے نہیں دوات قلم لاؤ وصیت نامہ ضرور لکھوایا جائے گا اگر آپ اس طرح سے قطعی حکم دیتے تو حضرت عمر رض یا اور کسی کی مجال تھی کہ اس کا خلاف کرتا بالفرض اگر حضرت عمر رض پیغمبر صاحب کی مخالفت کرتے تو صدہا انصاری لوگ موجود تھے وہ حضرت عمر رض کے ٹکڑے اڑا دیتے اس کے علاوہ اگر آپ کو یہی لکھوانا منظور تھا کہ میرے بعد علی رض خلیفہ ہوں تو زبان سے فرما دینے میں کیا تامل تھا اس وقت بہت سے صحابہ حاضر تھے سب گواہ ہو جاتے اور جب آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ پر کی خلافت پر نص کر جاتے تو ایک بچہ بھی ابوبکر صدیق رض سے بیعت نہ کرتا

بَابٌ ۳۸۶ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ.

۶۲۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

باب بچے کو کسی بزرگ پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہؒ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم ابن اسمٰعیل نے کہا انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو بچپن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے (سائب کی ماں کا نام علبہ بنت شریح تھا) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں پی گیا اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے[۱]۔

بَابٌ ۳۸۷ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

۶۳۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

باب بیمار موت کی خواہش نہ کرے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس ابن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو موت کی آرزو نہ کرنا چاہیے اگر ایسی ہی مجبوری ہو (آدمی سے نہ رہا جائے) تو یوں دعا کرے یا اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھا لے۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جب ہم خباب بن ارت (صحابی) کے پوچھنے کو گئے انہوں نے (سخت بیماری کی وجہ سے) پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے

[۱] یا جیسے حجل ایک پرندہ ہوتا ہے اس کا انڈا ۱۲ منہ

تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔

اور دنیا ان کا اجر اور ثواب کچھ گھٹا نہ سکی (کیوں کہ وہ دنیا میں مشغول نہیں ہوئے) اور ہم نے تو دنیا کی دولت اتنی پائی کہ اس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی (اور پانی) کے سوا اور کوئی محل نہیں پایا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا پھر ہم دوبارہ خباب کے پاس آئے وہ دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے مسلمان کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے (گو اپنی جورو بچوں پر خرچ کرے) مگر اس (کم بخت) عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا[1]

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوعبیدہ نے خبر دی جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کسی شخص کو اس کا عمل بہشت میں نہیں لے جانے کا (بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم درکار ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اعمال بھی آپ نے فرمایا ہاں میرے اعمال بھی مجھ کو بہشت میں نہیں لے جانے کے مگر یہ کہ اللہ اپنا فضل و کرم کرے جب یہ حال ہے[2] تو جو اعمال کرو وہ اخلاص کے ساتھ کرو[3] اور اعتدال سے محنت کرو[4] اور کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے میں فائدہ ہے) اور نیکیاں کرے گا اور اگر بد ہے تو بھی (زندہ رہنے میں) یہ امید ہے کہ شاید اللہ کی درگاہ میں توبہ کرے۔

---

[1] یعنی ضرورت سے زیادہ بیفائدہ عمارتیں بنواتے ہیں ۱۲ منہ [2] کہ اعمال سے بہشت نہیں ملتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو ۱۲ منہ [3] سنت کے موافق گو تھوڑا ہی ہو ۱۲ منہ [4] یہ نہیں کہ بے حد عبادت کرنے لگے پھر چند ہی روز میں تھک کر چھوڑ دے سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہے جو کوئی دوڑ کر چلتا ہے وہ گر پڑتا ہے سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا اس مجاہدے اور ریاضت سے کہیں بہتر ہے جو ہمیشہ نبھ نہ سکے آدمی اگر پانچ نمازوں کو جماعت سے پڑھ لے اگر ہو سکے تو رات کو کسی وقت اٹھ کر تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھ لے وظیفہ اتنا کافی ہے کہ قرآن مجید کے ایک دو رکوع روز سمجھ کر پڑھے خدا کے فضل سے اب تفسیر وحیدی چھپ گئی ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے قرآن شریف کا صحیح مطلب اس سے خوب سمجھ میں آجاتا ہے اور صحیح بخاری کے دو چار ورق دیکھ لیا کرے بس اتنی عبادت کافی ہے رمضان کے روزے رکھے مقدور ہو تو زکوٰۃ دے حج بھی کرے ۔۔۔۔۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ۔

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اخیر وقت مرض موت میں) میرے سینے پر ٹیکا دیے ہوئے ہے فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ رکھ)[1]

بَابٌ ۳۸۷ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب جو شخص بیمار کی عیادت کو جائے وہ کیا دعا کرے اور عائشہؓ نے جو سعد بن ابی وقاص کی بیٹی تھیں اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یوں دعا کی یا اللہ سعد کو تندرست کر دے (یہ حدیث بھی موصولاً گزر چکی ہے)

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس (اس کی عیادت کو) جاتے یا بیمار آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یوں دعا کرتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں تو ہی شفا دینے والا ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے عمرو بن ابی قیسؒ اور ابراہیم بن طہمان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے ابوالضحیٰ سے اس حدیث میں یوں روایت کیا ہے جب بیمار آپ کے پاس لایا جاتا[2] اور جریر بن عبدالحمید نے منصور سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے

---

[1] امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لیے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں نہ پیدا ہوئی ہوں لیکن جب موت بالکل سر پر آن کھڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرتے ہی ہیں اس وقت دعا کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی سبحان اللہ پروردگار جلشانہ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبر جو ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر ۱۲ منہ

[2] عمرو بن ابی قیس کی روایت کو ابوالعباس بن ابی نجیح نے اپنے فوائد میں اور ابراہیم بن طہمان کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا۔

اکیلے یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے[1]

بَابُ ۳۸۹ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب عیادت کرنے والا بیمار پر وضو کا پانی ڈالنے کے لیے وضو کرے۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنے کو تشریف لائے میں بیمار (بیہوش پڑا تھا) آپ نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی میرے اوپر ڈالا یا اس کے ڈالنے کا حکم دیا اسی وقت مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلالہ ہوں جس کی کوئی اولاد نہ ہو میرے ترکہ میں کیسی تقسیم ہو گی اس وقت فرائض کی آیت اتری[2]

بَابُ ۳۹۰ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

باب وبا یا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کر کے) تو ابو بکر اور بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان دونوں کے پاس گئی میں نے (ابو بکرؓ سے) کہا ابا جان آپ کا مزاج کیسا ہے بلال سے کہا بلالؓ کیسے ہو حضرت عائشہ کہتی ہیں ابو بکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کے جوتے کے تسمے سے ہے نزدیک تر

اور بلالؓ کا جب بخار اترتا تو وہ چلا کر یہ شعر پڑھتے۔

کب الٰہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک رات
جب اگے ہوگی میرے چاروں طرف اذخر جلیل

[1] اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یوصیکم اللہ فی اولادکم اخیر تک ۱۲ منہ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

کب مجنہ چشمہ دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الٰہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیل

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں (میں ان دونوں کا یہ حال دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ کو خبر کی آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ مدینہ سے بھی ہم کو ویسی ہی محبت دے جیسے مکہ سے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مدینے کی ہوا صحت خیز کرے اور وہاں کے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما اور وہاں کی بیماری (بخار) جحفہ میں بھیج دے[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الطِّبِّ

کتاب دوا علاج کے بیان میں

بَابُ ۳۹۱ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

باب اللہ نے جتنی بیماریاں آتاری ہیں ہر ایک کی دوا بھی رکھی ہے[2]۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

ہم سے مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد (محمد بن عبداللہ) زبیری نے کہا ہم سے عمر بن سعید نے کہا ہم سے عطا بن ابی رباح نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری (اپنے بندوں پر) ایسی نہیں اتاری جس کی دوائی نہ اتاری ہو۔

بَابُ ۳۹۲ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

باب مرد عورت کی دوا کر سکتا ہے اور عورت مرد کی دوا کر سکتی ہے۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہتیں

[1] یہ دعا آپ کی قبول ہوئی مدینہ کی ہوا نہایت عمدہ ہو گئی اور جحفہ اب تک بدہوائی میں مشہور ہے جس نے وہاں کا پانی پیا بخار آیا ۱۲ منہ

[2] مگر آدمی کو بہت سی دوائیں معلوم نہیں ہیں ۱۲ منہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ

مجاہدین کو پانی پلاتیں ان کی خدمت کرتیں (کھانا وغیرہ پکاتیں) اور مقتول اور مجروح لوگوں کو لے کر مدینہ میں آتیں۔

بَابُ ۳۹۲ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ

باب تین چیزوں میں اللہ نے شفا رکھی ہے۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَّشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَّكَيَّةِ نَارٍ وَّاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيْثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

مجھ سے حسین بن محمد بن زیاد (یا حسین بن یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن منیع نے کہا ہم سے مروان بن شجاع نے کہا ہم سے سالم بن عجلان افطس نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا تین چیزوں میں شفا ہے شہد پینے میں پچھنے لگانے میں اور آگ سے داغ میں اور (آنحضرتؐ نے فرمایا) میں اپنی امت کو داغ سے منع کرتا ہوں[1] ابن عباسؓ نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے اور یعقوب بن عبداللہ قمی نے اس کو لیث سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صرف شہد پینے اور پچھنے لگانے کا ذکر ہے[2]

۶۴۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ اَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو الحارث شریح بن یونسؒ نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع جزری نے بیان کیا انہوں نے سالم افطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

---

[1] مسلمانو! دیکھو تم وہ قوم ہو کہ تمہاری عورتیں بھی جہاد میں جایا کرتیں مجاہدین کے کام کاج خدمت وغیرہ علاج معالجہ کا کام کیا کرتیں ضرورت ہوتی تو ہتھیار لے کر کافروں سے مقابلہ بھی کرتیں خولہ بنت ازور کی بہادری مشہور ہے کہ کس قدر نصاریٰ کو انہوں نے تیر اور تلوار سے مارا شیرنیاں کی طرح حملہ کرتیں صفیہ بنت عبدالمطلب گزرے کر بنی قریظہ کے یہود کو مارنے کے لیے مستعد ہوئیں یا اب تمہارے مردوں کا یہ حال ہے کہ توپ بندوق کی آواز سنتے ہی یا تلوار کی چمک دیکھتے ہی اوسان خطا ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شرعی پردہ صرف اسی قدر ہے کہ عورت اپنے اعضاء جن کا چھپانا غیر محرم سے فرض ہے چھپائے رکھے نہ یہ کہ گھر سے باہر نہ نکلے ترجمہ باب کا ایک جزو یعنی مرد اور عورت ایک دوسرے کی مدد کریں گو حدیث میں صراحت مذکور نہیں ہے لیکن یہ قیاس کیا گیا ہے دوسرے جزو پر قسطلانی نے کہا عورت جب مرد کا دوا علاج کرے گی تو اگر مرد محرم ہے تو کوئی اشکال نہیں اگر غیر محرم ہے جب بھی ضرورت کے وقت بقدر احتیاج چھونا درست اور دیکھنا درست ہے ۱۲ منہ [2] یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی بے ضرورت شدید داغ نہ دینا چاہیے کیوں کہ اس میں مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے دوسرے آگ کا استعمال ہے اور آگ سے عذاب دینا منع آیا ہے حقیقت میں داغ دینا آخری علاج ہے جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو اس وقت دیں جیسے دوسری حدیث میں ہے آخری دوا داغ دینا ہے کہتے ہیں طاعون کی بیماری میں داغ دینا مفید ہے جہاں ورم نمودار ہو اس کو فوراً آگ سے جلا دینا چاہیے عرب میں اکثر طاعون کے مریض داغ دینے سے بچ گئے ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَ اَنْهٰى اُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو پچھنی لگانے میں دوسرے شہد پینے میں تیسرے آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ ۳۹۴ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ

باب شہد سے علاج کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نحل میں) فرمایا اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا[1]۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ اَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن غسیل نے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری کسی دوا میں فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں میں سے پچھنی لگانے یا شہد پینے یا انگار جلا دینے میں جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا[2]

۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا۔ ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا۔ ثُمَّ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے ابوالمتوکل ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی (نام نامعلوم) کا پیٹ خراب ہو گیا ہے (دست آ رہے ہیں) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے وہ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد

---

[1] شہد بڑی عمدہ دوا اور غذا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ پسند آنا عام ہے شامل ہے دوا اور غذا دونوں کو شہد بلغم کو کاٹتا ہے اور اس کا شربت امراض باردہ میں بہت مفید ہے خالص شہد آنکھوں میں لگانا بصارت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اسی طرح اس میں سینکڑوں فائدے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی بلاضرورت ورنہ ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذؓ کو داغ دیے تھے۔ ۱۲ منہ۔

أَتَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

بَابُ ٣٩٥ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ

شہد پلانے سے تو اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا شہد پلا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا مگر فائدہ نہ ہوا) آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے (جو فرماتا ہے شہد میں شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا (جس کو دوا فائدہ نہیں دیتی) اور شہد پلا اس نے پلایا وہ اچھا ہو گیا[1]۔

باب اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن مسکین نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انسؓ سے (عکل یا عرینہ) کے چند لوگوں کو (پیٹ کی) بیماری ہو گئی انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو رہنے کا ٹھکانا بتلائیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجئے (آپ نے سب بندوبست کر دیا) جب (ذرا) اچھے ہوئے تو کہنے لگے مدینہ کی آب ہوا غلیظ[2] ہے آپ نے ان کو حرہ[3] میں اتارا وہاں صدقہ کے اونٹ رہا کرتے تھے آپ نے فرمایا ان کے دودھ پیا کرو جب وہ (پورے) چنگے ہو گئے[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا[6] آپ نے ان کے

---

[1] یہ حدیث ہُمیو پاتھک طبابت کی اصل اصول ہے اس میں ہمیشہ علاج بالموافق ہوا کرتا ہے یعنی مثلاً کسی کو دست آ رہے ہوں تو اور مسہل دوا دیتے ہیں اسی طرح اگر بخار آ سا ہو تو وہ دوا دیتے ہیں جس سے بخار پیدا ہو ایسی دوا کا ری اکشن یعنی دوسرا اثر مریض کے موافق پڑتا ہے گو ابتداء میں مرض کو بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ادویہ میں عجیب تاثیر رکھی ہے ارنڈی کا تیل اسی طرح شہد مسہل ہے پر جب کسی کو دست آ رہے ہوں اور یہی دوائیں دو تو اخیر میں قبض کر دیتی ہیں یونانی اور ڈاکٹر طبابت میں علاج بالضد کیا جاتا ہے یعنی کسی کو دست آ رہے ہوں تو قابض دوا دیتے ہیں اسی طرح قبض ہو تو مسہل دوا دیتے ہیں گرمی ہو تو سرد اور سردی ہو تو گرم دوا یہی علاج بہت مشہور ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے علاج الحار بالبارد والبارد بالحار والرطب بالیابس والیابس بالرطب ۱۲

[2] ہم لوگ گاؤں گنوین کے رہنے والے ہیں ہم کو موافق نہیں آتے کی ۱۲ منہ [3] جو مدینہ کے باہر پتھریلا میدان ہے ۱۲ منہ [4] نیکی کا بدلہ برائی انہوں نے کیا کیا ۱۲ منہ [5] سچ ہے عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ٭ ٭ اگرچہ با آدمی بزرگ شود یا یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور رہزن تھے گو بہ تقیہ آن کر مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی اصلی خصلت کہاں جانے والی تھی موقع پایا تو پھر ڈاکہ مارا عرن کیا کہتے ہیں افغانستان میں ایک ملا صاحب ہمیشہ مسجد کی دیوار پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرتے بڑے پابند صوم وصلوٰۃ تھے لوگوں کو اسی سے اعتقاد پیدا ہو گیا تھا کہ بڑے بزرگ آدمی ہیں ایک دن ایسا ہوا ان کی قوم کے چند شخص مسجد پیچھے سے گزرے ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا ڈاکہ مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا ڈاکہ مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے با افسوس کہا اگر مجھ میں ڈاکہ مارنے کی طاقت باقی ہوتی تو مسجد میں بیٹھ کر قرآن کیوں پڑھتا رہتا ۱۲ منہ [6] کرز بن جابر یا سعد بن زید کو وہ پکڑے ہوئے آئے ۱۲ منہ ٭ ــــ ٭ ــــ ٭ ــــ ٭

اَعْيُنَهُمْ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِلِسَانِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِاَشَدِّ عُقُوْبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهٗ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّهٗ لَمْ يُحَدِّثْهُ۔

ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی انس کہتے ہیں میں نے ان ڈاکوؤں میں سے ایک کو دیکھا تھا کمبخت (پیاس) کے مارے اپنی زبان سے زمین چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ مر گیا سلام بن مسکین سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن یوسف (ظالم مشہور) نے انسؓ سے پوچھا مجھ سے سخت سزا بیان کرو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو انسؓ نے یہی حدیث بیان کی یہ خبر امام حسن بصری کو پہنچی انہوں نے کہا کاش انسؓ یہ حدیث حجاج سے بیان نہ کرتے تو بہتر ہوتا۔

بَابُ ۳۹۶ الدَّوَآءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب اُونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا مدینہ میں کچھ لوگوں کو ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تم اونٹ کے چرواہے کے پاس چلے جاؤ اور وہاں جا کر (اونٹوں میں رہو) ان کا دودھ اور موت پیو وہ گئے اور اونٹ کا دودھ موت پیتے رہے جب اچھے چنگے بھلے ہوئے تو چرواہے کو جان سے مار کر اونٹ بھی بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے تعاقب میں روانہ کیا وہ ان سب کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری (اندھا کیا) قتادہ نے کہا مجھ سے

ف۱ انہوں نے بھی غریب چرواہے کو اسی طرح مارا تھا ۱۲ منہ ف۲ اور اسی سند سے ۱۲ منہ ف۳ کیوں کہ وہ کم بخت ناحق بھی لوگوں کو ایسی سخت سزائیں دینا شروع کر دے گا اور کہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں ایسا ہی ہوا حجاج نے یہ حدیث سنتے ہی منبر پر خطبہ سنایا کہنے لگا انس نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑیں ہم بھی ایسی سزائیں کیوں نہ دیں اسے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت قصور پر یہ سخت سزا دی یہ عین عدل و انصاف تھا بقول شخصے ع نکوئی با بدان کردن چناں ست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں ٭٭٭ اور تو تو ناحق ناروا بندگان خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کر کے قتل کرے گا تو اور زیادہ دوزخ میں جلے گا تجھ کو اس حدیث سے سند لینا کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ ف۴ معلوم ہوا دعا کے لیے حلال جانور کا پیشاب پینا درست ہے ۱۲ منہ ف۵ کرز بن جابر کو بیس سواروں کے ساتھ ۱۲ منہ ٭ ۔ ٭ ۔ ٭ ۔ ٭

فَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ۔

محمد بن سیرین نے بیان کیا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ڈاکہ اور رہزنی کی سزا قرآن میں نہیں اتری تھی۔

بَابُ ۳۹۷ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب کلونجی کا بیان

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ اَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي اَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ۔

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ کوفی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) نکلے ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ رستے میں بیمار ہو گیا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی تھا تو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر اس کے پوچھنے کو آئے اور کہنے لگے تم یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیسو اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے اس نتھنے میں چند قطرے ٹپکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے یہ کالا دانہ ہر بیماری کی دوا ہے مگر سام کی خالد بن سعد نے کہا سام کیا چیز عبد اللہ نے کہا موت[1]

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ان کو ابوہریرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے مگر سام کی ابن شہاب نے کہا سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے۔

بَابُ ۳۹۸ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

باب بیمار کو تلبینہ پلانا (آٹا دودھ شہد ملا کر حریرہ)

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک

---

[1] یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے لیے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو زکام بیماری ہو گئی تھی اس میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر ناک میں ٹپکانا بہت مفید ہے اس کے سوا کلونجی میں بڑے فوائد ہیں جو طب کی کتابوں میں مذکور ہیں میں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ اور کوئی دوا کا استعمال کبھی نہیں کرتے تھے جہاں کوئی شکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھا لی اللہ ان کو شفا دیتا ہے ۱۲ منہ۔

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتیں اسی طرح اس شخص کو جس کو کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کرتا ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ

ہم سے فردہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں اور کہتیں گو وہ بیمار کو ناپسند ہوتا ہے مگر اس کو فائدہ دیتا ہے۔

بَابُ السَّعُوطِ

باب ناک میں دوا ڈالنا

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائی اور پچھنے لگوانے والے کو اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ مِثْلُ كُشِطَتْ وَقُشِطَتْ نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ قُشِطَتْ

باب قسط ہندی اور قسط بحری کی (کوٹھ کی جو سمندر سے نکلتا ہے) ناس لینا اس کو کست بھی کہتے ہیں جیسے کافور کو قافور اور قرآن میں بھی (سورت میں) کشطت اور قشطت دونوں قراتیں ہیں اور عبداللہ بن مسعودؓ نے قشطت (قاف ہی سے) پڑھا ہے۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ام قیس بنت محصن نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی (کوٹھ) کا ضرور استعمال کیا کرو یہ سات بیماریوں میں مفید پڑتا ہے حلق کی ورم (یعنی خناق) اس کی ناس لی جاتی ہے اور ذات الجنب میں حلق میں ڈالی جاتی ہے ام قیس کہتی ہیں

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ۔

میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ابھی وہ کھانا بھی نہیں کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر پیشاب کے مقام پر بہا دیا۔

بَابٌ ۴۰۱ اَيَّةَ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

وَاحْتَجَمَ اَبُوْمُوْسٰى لَيْلًا۔

باب پچھنی کس وقت لگائے[1] اور ابو موسیٰ اشعری نے رات کو پچھنی لگائی[2]

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنی لگائی (یعنی دن کو)۔

بَابٌ ۴۰۲ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْاِحْرَامِ

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سفر میں یا احرام کی حالت میں پچھنی لگانا یہ ابن بحینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے یہ حدیث آگے آتی ہے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس اور عطا بن ابی رباح سے ان دونوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنی لگائی[3]

بَابٌ ۴۰۳ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

باب بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان سے کسی نے پوچھا پچھنی لگانے والے کی اجرت حلال ہے یا حرام انہوں نے کہا ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائے

---

[1] یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بعض ضعیف حدیثوں میں پچھنی لگانے کی تاریخیں وارد ہیں یعنی سترہویں انیسویں اکیسویں ایک روایت میں دن معین ہے یعنی پنج شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ اور باقی دنوں میں ممانعت آئی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عمداً حدیث کا خلاف کرنے کو چہار شنبے کو پچھنی لگائے وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن ہر ہر وقت پچھنی درست ہے ۱۲ منہ [2] یہ کتاب الصیام میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اور احرام سفر میں تھا تو باب کا پورا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

وَاَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ وَقَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔

آپ نے اس کو (اجرت میں) کھجور کے دو صاع دیے اور اس کے مالکوں بنو حارثہ سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول کم کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے علاجوں میں عمدہ پچھنے لگانا اور عمدہ دوا عود ہندی ہے اور آپ نے فرمایا (حلق کی بیماری میں) بچوں کو (ان کا تالو دبا کر) تکلیف مت دو قسط لگاؤ (اس سے ورم جاتا رہے گا)۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث وغیرہ نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے بیان کیا کہا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے مقنع بن سنان (تابعی) کی عیادت کی پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت تک نہیں جانے کا جب تک تو پچھنے نہ لگائے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پچھنے میں شفا ہے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّاْسِ

باب سر پر پچھنے لگانا۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَاْسِهِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَاْسِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلالؒ نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے سنا انہوں نے عبداللہ بن بحینہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ مکہ کے بیچ میں مکہ کے رستے میں) اپنی چندیا پر پچھنے لگائے اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے اور محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے کہا اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر پچھنے لگائے۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيْقَةِ وَالصُّدَاعِ

باب آدھا سیسی (آدھے سر کے درد) اور سارے سر کے درد میں پچھنے لگانا۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ بِمَآءٍ يُّقَالُ لَهٗ لَحْیُ جَمَلٍ وَّقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِیْ رَاْسِهٖ مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درد کی وجہ سے جو آپ کے (سر میں) تھا لحی جمل میں ایک چشمے پر اپنے سر میں پچھنے لگائے (اور محمد بن سواء نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے (اس کی اسمٰعیل نے وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر احرام کی حالت میں پچھنے لگائے ۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِیْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ لَذْعَةٍ مِّنْ نَّارٍ وَّمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِیَ ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی دوا مفید ہے تو وہ شہد کا پینا اور پچھنے لگانا ہے یا انگار سے جلسنا اور میں اس کو پسند نہیں کرتا ۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْاَذٰی

باب تکلیف کی حالت میں سر منڈانا

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَّالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَّاْسِیْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةً اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً ۔ قَالَ اَيُّوْبُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے ٹپ ٹپ گر رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے تجھ کو ان جوؤں سے تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال اور اس کا کفارہ دے تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو

۱ـــہ اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ جب پچھنے لگانا بہترین علاج ٹھہرا تو سر کے درد میں بھی لگانا مفید ہوگا ۱۲ منہ ۲ـــہ مثلاً پچھنے لگوانے میں بالوں سے تکلیف ہو ۱۲ منہ

لَا أَدْرِيْ بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ

بَابُ ۴۰۷ مَنِ اكْتَوٰى أَوْ كَوٰى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَّمْ يَكْتَوِ

۶۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمٰنَ بْنِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَّمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ

۶۶۱ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا أُمَّتِيْ هٰذِهٖ قِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ قِيْلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِيْ آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيْلَ هٰذِهٖ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ

کھانا کھلادے یا بکری قربانی کرا یوب نے کہا میں نہیں جانتا ان تینوں چیزوں میں کس کا نام پہلے لیا۔

باب داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگائے (اللہ پر بھروسا کرے) اس کی فضیلت

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن غسیل نے کہا ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں شفا ہو تو پچھنے لگانے میں یا انگار سے چرکا دینے میں ہو گی اور مجھ کو آگ سے چرکا دینا (داغ لگانا) پسند نہیں[1] ہے۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمن نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا منتر تو یا نظر سے کرنا چاہیے (جب بد نظر لگے) یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے حصین نے کہا میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں تو ایک پیغمبر اور دو پیغمبر گزرنے لگے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی امت کے لوگ تھے کوئی پیغمبر ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی میں سمجھا میری امت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰؑ ہیں اور ان کی امت (بنی اسرائیل کے لوگ) پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنے بہت آدمی ہیں کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا فرشتوں نے کہا

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] شب معراج کو یا دوسری کسی رات کو ۱۲ منہ

الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَاَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا نَحْنُ الَّذِيْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَاِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمِنْهُمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

بَابُ الْاِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

فِيْهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوْا لَهُ الْكُحْلَ وَاَنَّهٗ يُخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا

یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت میں جائیں گے یہ فرما کر آپ (حجرے کے) اندر تشریف لے گئے یہ نہیں بیان کیا کہ وے ستر ہزار آدمی کون لوگ ہوں گے اب صحابہ قیاس دوڑانے لگے اور کہنے لگے یہ ستر ہزار ہم لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اس کے پیغمبر کی پیروی کی یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام ہی کے دین پر پیدا ہوئی کیوں کہ ہم لوگ تو جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ برآمد ہوئے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو نہ شرک کرتے ہیں نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں نہ داغ لگواتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں وہی شافی مطلق ہے) یہ سن کر عکاشہ بن محصن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ان ستر ہزار میں سے ہوں آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ایک اور صحابی (سعید بن عبادہ) کھڑے ہوئے وہ بھی پوچھنے لگے کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ ان لوگوں میں ہو چکا[1]

باب اثمد[2] اور سرمہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں اس باب میں ام عطیہ سے روایت[3] ہے

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حمید بن نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے ایک عورت (عاتکہ) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا تھا۔ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو لوگوں نے کہا سرمہ لگانا ضروری ہے نہیں تو آنکھیں جاتے رہنے کا ڈر[4] ہے فرمایا پہلے[5] جب عورت (خاوند کے مرنے پر پھٹے پرانے

---

[1] اب کھڑے کھڑے ہر شخص تھوڑے ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے [2] اصفہانی سرمہ کا پتھر ۱۲ منہ [3] یہ روایت موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] لیکن آپ نے عدت کے اندر سرمہ کی اجازت نہ دی ۱۲ منہ [5] جاہلیت کے زمانہ میں کس طرح گزارہ کرتے تھے ۱۲ منہ

فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

بَابُ ۴۹ الْجُذَامِ

وَقَالَ عَفَّانُ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

بَابُ ۵۰ الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ

خراب کپڑے پہن کر ایک سڑے گھر میں (سال بھر تک) پڑی رہتی تھی (سال کے بعد) جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی مینگنی اس پر پھینکتی[1] چار مہینے (دس عدت کے) پورے ہونے تک وہ سرمہ نہیں لگا سکتی

باب جذام کا بیان[2] اور عفان بن مسلم (امام بخاری کے شیخ) نے کہا اس کو ابو نعیم نے وصل کیا۔

ہم سے سلیم بن حیان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن مینا نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چھوت لگنا بدشگونی لینا الّو کا منحوس ہونا صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی شخص سے ایسا بھاگنا رہ جیسے شیر سے بھاگتا ہے[3]۔

باب من (یعنی کھنبی) آنکھ کی شفا ہے۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے کہا میں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا میں نے سعید بن زید سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کھنبی من میں داخل[1] ہے اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے (اسی سند سے) شعبہؓ نے

---

[1] اس وقت کہیں عدت سے باہر آتی اتفاق سے اگر کتا نہ نکلا تو اس کے انتظار میں اور پڑی سڑی رہتی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ درد چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت دیتے باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

[2] یہ ایک خراب مشہور بیماری ہے خون بگڑ کر سارا بدن سڑنے لگتا ہے اخیر میں انگلیاں ہاتھ پاؤں جھڑ جاتے ہیں اعاذنا اللہ منہ ومن کل مرض ودجع ۱۲ منہ

[3] اس میں جذام شیری کا عارضہ ہے چنانچہ اس کو داء الاسد بھی کہتے ہیں ہر چند مرض کا پیدا ہونا بحکم الٰہی ہے مگر جذامی کے ساتھ خلط ملط اور یک جائی اس کا سبب ہے اور سبب سے پرہیز رکھنا مقتضائے دانشمندی ہے یہ توکل کے خلاف نہیں ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب مسبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا چھوت لگنا کچھ نہیں ہے پھر فرمایا جذامی سے بھاگتے رہو یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ ہو جائے تو علت اس کی جذامی کا قرب قرار دیں اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جذامی سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جذامی کے ساتھ کھانا کھا لیا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃً باللہ وتوکلاً علیہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ طاعون زدہ اشخاص سے الگ ہو جانا اور طاعون زدہ جگہ سے چلے جانا درست ہے جیسے جذامی کے پاس سے بھاگ (باقی بر صفحہ آئندہ)

الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ۔

کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے حسن بن عبداللہ عرنی سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث شعبہ نے کہا جب یہ حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبدالملک کی روایت کا اعتبار ہوگیا کیوں کہ عبدالملک کا حافظہ اخیر میں بگڑ گیا تھا شعبہ کو صرف اس کی روایت پر بھروسہ نہ ہوا۔

بَابُ ۴۱۱ اللَّدُوْدِ

باب حلق میں دوا ڈالنا[1] اس کو لدود کہتے ہیں۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ اَبِي عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَآءِ فَقَالَ لَا يَبْقٰى فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا (آپ کی نعش کو) حضرت عائشہؓ کہتی تھیں ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوا ڈالی آپ اشارے سے فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے نفرت کرتا ہے خیر جب آپ کو ہوش آیا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو حلق میں دوا ڈالنے سے منع کیا تھا[2] تا گھر میں جتنے آدمی ہیں ان سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے میں دیکھتا رہوں گا ایک[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) جانے کی اجازت ہے اور دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور اگر تمہارے ملک میں ہو تو بھاگو بھی نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارا ملک چھوڑ کر دوسرے دور دراز ملکوں میں بھاگنا نادرست ہے ایسا نہ ہو وہاں بھی لوگوں کے بھاگ آنے سے یہ بیماری پیدا ہو اور مسلمان کو نقصان پہنچے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس محلہ یا جس مکان یا جس گاؤں میں طاعون ہو تو وہاں سے نکل کر تبدیل مکان یا تبدیل محلہ کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ +

(حواشی صفحہ ہذا)

[1] جو بن محنت بنی اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھمبی بھی خود اگ آتی ہے (یعنی گر مہتا) ۱۲ منہ [2] اس طرح کہ بیمار کے منہ میں ایک طرف لگا دیں ۱۲ منہ [3] پھر تم نے کیوں ڈالی اچھا اب تمہاری سزا یہ ہے ۱۲ منہ ÷ ÷ - ÷ - ÷

الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

عباس کو چھوڑ دودھ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے (بعد میں آئے)

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ام قیس بنت محصن سے انہوں نے کہا میں اپنا ایک بچہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) میں نے اس کی ناک میں بتی ڈالی تھی اس کا حلق دبایا تھا چونکہ اس کو گلے کی بیماری ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتے ہو یہ عود ہندی لو (کوٹ) اس میں ایک ذات الجنب بھی ہے (پسلی کا ورم) اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو (لدود کرو) سفیان کہتے ہیں میں نے زہری سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ بیماریاں بیان نہیں فرمائیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے کہا معمر تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے اعلقت علیہ انہوں نے کہا معمر نے یاد نہیں رکھا مجھے یاد ہے زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچہ کی پیدائش کے وقت کی جاتی ہے سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوے کو انگلی سے اٹھایا[1] انہوں نے یہ نہیں کہا اعلقوا عنہ شیئا۔

باب[2]

٦٦٧۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے کہ زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبید اللہ بن عتبہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں

---

[1] تو سفیان نے اعلاق کے معنے بھی وہی بیان کیے جیا پچر بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر اس کا کوا اٹھانا ۱۲ منہ [2] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کا تتمہ ہے ۱۲ منہ

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّاٰخَرَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍؓ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَآئِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى جَعَلَ يُشِيْرُ اِلَيْنَآ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ وَخَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے اپنی دوسری بیبیوں سے یہ اجازت چاہی کہ بیماری کے دن میرے گھر میں گزاریں انہوں نے اجازت دے دی آپ اس حال سے برآمد ہوئے کہ آپ کے (ضعف سے) دونوں پاؤں زمین پر لکیر بناتے جاتے تھے ایک طرف عباسؓ آپ کو تھامے تھے ایک طرف اور ایک شخص عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا تجھ کو معلوم ہے وہ دوسرے شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آپ میرے گھر میں آچکے اور بیماری کی بہت شدت ہو گئی (آپ کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ نے فرمایا ایسا کرو سات مشکیں پانی کی لاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہاؤ شاید (میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ وصیت کرسکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپؐ کو حفصہؓ کے گنگال میں بٹھلایا اور اوپر سے یہ مشکیں ڈالنا آپ پر شروع کر دیں یہاں تک کہ آپ اشارے سے فرمانے لگے بس کرو بس پھر آپ باہر نکلے اور نماز پڑھائی لوگوں کو خطبہ سنایا۔

بَابٌ ۴۱۳ الْعُذْرَةِ۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ اَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَاشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَآ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب عذرہ کا بیان[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ یعنی اسد قبیلہ کی جو خزیمہ قبیلے کی شاخ ہے (یہ اس لیے کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلہ بھی ہیں) جو اگلی مہاجرات میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی

---

[1] حلق کی بیماری کا یعنی کوا گر جانا جس کو عربی میں سقوط اللہاۃ کہتے ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

(نام نامعلوم) اس نے عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دبایا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کا اس طرح علاج کرکے کیوں گلہ دباتی ہو انگلی سے کوا اٹھاتی ہو عود ہندی (کوٹ) کیوں نہیں لیتیں وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ذات الجنب کی بھی عود ہندی سے کست مراد تھا یعنی ہندوستان کا عود) اور یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس روایت میں بجائے علقت علیہ نقل کیا[1] ہے۔

بَابُ [۴۱] دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

باب پیٹ کے عارضہ میں کیا دوا دی جائے (یعنی دستوں میں)

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ چل نکلا ہے (دست آ رہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد تو میں نے پلایا مگر اس سے اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا اللہ سچا[2] ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا[3] ہے محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی شعبہ سے روایت کیا[5]

بَابُ [۴۱] لَا صَفَرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

باب صفر کوئی چیز نہیں صفر پیٹ کی ایک بیماری[4] ہے۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب

---

[1] اور لغت کی رو سے اعلقت صحیح ہے خود اعلاق سے اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق کو دبانا اور ملتا یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق کی روایت کو آگے چل کر خود امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] جس نے شہد کو شفا فرمایا ۱۲ منہ [3] جس پر دوا کا اثر نہیں ہوتا لیکن یہ جھوٹ کہاں تک چلے گا اخیر میں اللہ کا یہ فرمانا سچ ہوگا ایسا ہی ہوا شہد پلاتے اس کے دست بند ہو گئے جب سب مادہ نکل گیا تو شہد نے اپنی تاثیر کی اثر کیا یعنی روک دیے ۱۲ منہ [4] بعضے کہتے ہیں ایک کیڑا ہے جو پیٹ میں بند ہو جاتا ہے آدمی کا رنگ زرد ہو کر آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

[5] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

[6] نام نامعلوم ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ.

کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور صفر کا متعدی ہونا (ایک سے دوسرے کو لگنا) اور الو کا منحوس ہونا یہ باتیں کچھ نہیں محض لغو خیالات ہیں) اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یارسول اللہ پھر اونٹوں کا کیا حال ہے ریگستان میں ایسے صاف چکنے ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ ان میں سے مل جاتا ہے تو سب خارشی کر دیتا ہے[1] آپ نے فرمایا یہ تو کہو اس پہلے اونٹ کو کسی نے خارشی کیا[2] اس کو زہری نے ابوسلمہؓ اور سنان بن ابی سنان (دونوں سے) روایت کیا ہے (یہ روایت آگے آئے گی)۔

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب ذات الجنب کا بیان[3]

۶۷۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ۔

مجھ سے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن راشد سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ ام قیس بنت محصن جو اگلی مہاجر عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محصن کی بہن تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنا (چھوٹا) بچہ لے کر آئی، عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس کا گلہ دبایا تھا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو (معصوم بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو) تم یہ گلا کیوں دباتی ہو عود ہندی لو وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ان میں ایک ذات الجنب بھی ہے عود سے مراد آپ کی کست بحری تھا یعنی قسط قسط اور کست دونوں کہتے ہیں۔

۶۷۲- حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلٰى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ

ہم سے عارم ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کہا ایوب سختیانی پر ابوقلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں

---

[1] اور آپ فرماتے ہیں کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] پسلی کا ورم جو بڑی سخت بیماری ہے دق اور سل کی طرح ۱۲ منہ

مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي۔

ان میں بعضی حدیثیں تو وہ تھیں جن کو ایوب نے خود ابو قلابہ سے سنا تھا اور ابو قلابہ سے ان کو روایت کرتے تھے[1] یہ حدیث ان کی کتاب میں تھی ابو قلابہ نے انسؓ سے روایت کی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر (جو انس بن مالکؓ کے والد تھے) دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انسؓ کو داغ دیا ابو طلحہؓ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا اور عباد بن منصور نے ایوب سختیانی سے روایت کیا انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری گھر والوں (عمرو بن حزم کے خاندان مسلم) کو سانپ بچھو کے زہر میں منتر کرنے کی اجازت دی اسی طرح کان کے درد میں انسؓ نے کہا میں نے ذات الجنب کی بیماری میں داغ لگوایا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے (آپ نے انکار نہیں فرمایا) داغ دینے کے وقت ابو طلحہؓ اور انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے ابو طلحہؓ نے (اپنے ہاتھ سے) مجھ کو داغا۔

بَاب ۴۱۲ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

۶۷۳ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ

باب بوریاں جلا کر خون بند کرنا۔

مجھ سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (پتھر مار کر) خود توڑا گیا (مردود ابن قمیہ نے پتھر مارے تھے) اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت توڑا گیا (خون آپ کے زخم میں سے بہ رہا تھا) تو حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے تھے اور جناب فاطمہ زہرا (آپ کی صاحبزادی) منہ پر سے خون دھو رہی تھیں جب جناب فاطمہؓ زہرا نے دیکھا کہ پانی سے اور خون بڑھتا جاتا ہے

[1] اور بعضی حدیثیں ایسی نہیں جو ان کتابوں میں ہیں لیکن ایوب نے ان کو خود ابو قلابہ سے نہیں سنا تھا ۱۲ منہ

كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَأَ الدَّمُ.

بَابٌ ۸۷۴ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۶۷۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ.

۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

۶۷۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے جھٹ ایک بورے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر چپکا دیا اسی وقت خون بند ہو گیا[1]

باب بخار دوزخ کی بھاپ ہے[2]

مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے تو اس کو پانی سے بجھاؤ نافع نے کہا (اسی اسناد سے) عبداللہ بن عمرؓ کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے اپنا عذاب دفع کر[3]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی (بی بی) فاطمہ بنت منذر سے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ (ان کی دادی) کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو[4][5]

---

[1] معلوم ہوا بوریے کی راکھ خون بند کرنے کے لیے عمدہ دوا ہے ۱۲ منہ۔ واللہ اعلم بالصواب [2] گویا بخار دنیا میں دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے ڈرانے اور عبرت دلانے کے لیے بھیجا ہے ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ہے کہ زمزم کے پانی سے مراد وہ بخار ہے جو صفرا کے جوش یعنی حرارت سے ہو۔ اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا ہاتھ پاؤں دھونا بے حد مفید ہے ۱۲ منہ [4] حالانکہ بخار پر صبر کرنے میں بڑا ثواب ہے مگر تندرستی کی دعا مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللهم انی اسالک العفو والعافیۃ ۱۲ منہ [5] بعضوں نے کہا یہ تشبیہ ہے بدن کی حرارت کو دوزخ سے تشبیہ دی ۱۲ منہ

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے کہا ہم نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ۔

باب جہاں کی آب و ہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اپنے ملک میں جانور والے تھے (ان کے دودھ وغیرہ پر بسر کرتے ہیں ہم لوگ کسان نہیں ہیں ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹ ایک چرواہا ساتھ کر کے ان کو دیے کہ ان کو لے کر باہر جنگل میں جائیں اور وہاں ان کا دودھ موت پیتے رہیں (چونکہ بیمار ہو گئے تھے) خیر وہ گئے جب حرہ کے کنارے پر پہنچے تو دل میں بے ایمانی آئی) پھر کافر ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جان سے مار کر اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں (سواروں) کو روانہ کیا (وہ گرفتار ہو کر آئے) آپ نے حکم دیا آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ہاتھ کاٹ دیے گئے اور وہیں حرہ پتھریلے میدان کے میدان میں ڈال دیے گئے اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے[۱]

[۱] کسی نے پانی تک نہ دیا یہ بے رحمی نہیں تھی بلکہ عین رحم تھا ہزاروں خلق پر کیوں کہ اگر ایسے موذیوں کو عبرت خیز سزا نہ دی (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابُ ۴۲ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

باب طاعون کا بیان[1]

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ، قَالَ نَعَمْ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا کہا میں نے اسامہ بن زید سے وہ میرے والد سعد سے بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ملک میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس ملک میں طاعون آئے جس میں تم ہو تو وہاں سے نکلو بھی نہیں حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے کہا کیا تم نے یہ حدیث اسامہ سے سنی وہ تمہارے باپ سعد سے بیان کرتے تھے اور سعد نے اس کا انکار نہیں کیا انہوں نے کہا ہاں[2]

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) جائے تو ان کے ہاتھوں ہزاروں مخلوق تباہ اور برباد ہو گی ۱۲ منہ ۔۔۔

(حواشی صفحہ ہذا) [1] جس کو انگریز لوگ پلیگ اور بیوبانگ فیوز کہتے ہیں یہ بیماری بہت قدیم ہے اور اکثر کتابوں میں اس کا ذکر کچھ نہ کچھ موجود ہے قسطلانی نے کہا طاعون کیا ہے ایک پھنسی ہے یا ورم جس میں بہت سوزش ہوتی ہے اور بخار سخت عارض ہوتا ہے اکثر یہ ورم بغل اور گردن میں ہوتا ہے اور کبھی اور مقاموں میں بھی ہوتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون مدینہ میں نہیں آنے کا تو معلوم ہوا کہ طاعون اور ہے اور وبا تو مدینہ میں اس وقت موجود تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے وہاں آئے تھے جیسے حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ طاعون کونچا ہے تمہارے دشمن جنوں کا یہ حدیث آکام المرجان میں نقل کی گئی اور اس کو نسبت دی امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی الدنیا کی طرف لیکن قسطلانی نے حافظ سے نقل کیا کہ ان کتابوں میں باوصف تلاش یہ حدیث نہیں ملی اور غالب قیاس یہی ہے کہ طاعون جنوں ہی کا کونچا ہے کیونکہ جس ملک کی ہوا اچھی اور پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے وہاں بھی طاعون آتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو یکساں برابر رہتا لیکن طاعون کبھی آتا ہے کبھی بالکل چلا جاتا ہے کبھی ہر سال باری باری آیا کرتا ہے کبھی کئی سال تک نہیں آتا پھر دفعتہً آن موجود ہوتا ہے اور اگر فساد ہوا سے ہوتا تو سب کو ہو جاتا خاص کر ایک ہی گھر یا ایک ہی گاؤں میں بعضوں کو ہوتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا بلکہ ایک بستی میں ایک محلہ میں رہتا ہے ایک محلہ میں نہیں رہتا ۱۲ منہ ۔ اللھم اغفرلی ۔۔۔

[2] حدیث کا مطلب یہی ہے کہ اس ملک میں سے مت نکلو جہاں طاعون آچکا ہے کیوں کہ دوسرے اچھے ملک میں جانے سے احتمال ہے کہ وہاں بھی طاعون پھیل جائے اور مخلوقِ خدا کو نقصان پہنچے مگر اسی ملک میں اگر آدمی بستی یا محلہ چھوڑ کر جنگل یا دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ منع نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ والوں کو مدینہ کے باہر بھیج دیا اور ایک گھر کے حق میں فرمایا دعوھا ذمیمۃ ۱۲ منہ

مٰلِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِاَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْنَا لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰى اَنْ نَّرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ

امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت عمرؓ (سنہ ۱۸ ہجری میں دورہ کے لیے اور رعیت کا حال دیکھنے کے لیے) شام کے ملک کو روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے[1] تو لشکر کے سردار ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ان کے ہمراہی ملے انہوں نے کہا شام کے ملک میں وبا شروع ہو گئی ہے[2] ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ سن کر مجھ سے کہا اگلے مہاجرین کو بلا لے (میں نے بلایا) حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا[3] ان سے بیان کیا کہ وہاں طاعون شروع ہو گیا ہے انہوں نے اختلاف کیا کوئی کہنے لگا ہم ایک ارادے سے نکلے ہیں اب طاعون سے ڈر کر ہم کو لوٹ جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا کسی نے کہا آپ کے ساتھ وہ بڑے بڑے صحابہ ہیں جو باقی رہ گئے ہیں (ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں جانتے کہ آپ ان کو وبائی ملک میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب تم جاؤ (میں نے تمہاری رائے سن لی) پھر مجھ سے کہا اب انصار کو بلا میں نے ان کو بلایا حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا (کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ) حضرت عمرؓ نے ان سے بھی کہا جاؤ پھر کہا کہ یہاں قریش کے کچھ بوڑھے لوگ ہوں تو ان کو بلا لے یعنی ان مہاجرین میں سے جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے (یا مکہ فتح ہوتے پر) ہجرت کی تھی میں نے ان کو (چن چن کر بوڑھوں کو) بلایا انہوں نے متفق اللفظ

[1] ایک مقام ہے شام کے رستے میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ۱۲ منہ [2] وبا سے مراد یہاں طاعون ہے ہیضہ کو بھی وبا کہتے ہیں اس طاعون کا نام طاعون عمواس تھا حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فوج کا سردار تھا خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص یہ سب وہاں کے سردار فوج تھے ۱۲ منہ [3] کہ شام کے ملک کو جائیں یا مدینہ میں لوٹ چلیں ۱۲ منہ

تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

یہی رائے دی کہ آپ کا لوٹ جانا مناسب ہے اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر ڈالنا ہرگز مناسب نہیں یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے لکپ میں منادی کردی میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ کی طرف مراجعت کروں گا صبح کو ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ مع ساتھیوں کے مدینہ کی طرف لوٹ کر چلے ابو عبیدہ بن جراح کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمرؓ نے کہا اگر یہ کلمہ اور کوئی کہتا (تو میں اس کو سزا دیتا) البتہ ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں مگر کدھر بھاگتے ہیں) اسی کی تقدیر کی طرف[1] ابو عبیدہ یہ تو بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک نالے میں پہنچو جس کے دو کناروں میں ایک کنارہ تو سرسبز ہو ایک سوکھا خشک اور تم سرسبز کنارہ میں اونٹ چراو تو یہ اللہ کی تقدیر سے ہوگا اگر سوکھے کنارے میں چراؤ جب بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا (بہرحال تقدیر سے نکل جانا تو ہو نہیں سکتا) ابن عباسؓ نے کہا (اس کے بعد ایسا ہوا) عبدالرحمٰن بن عوفؓ آئے وہ ان مشوروں میں شریک نہیں ہوئے تھے کہیں کام کاج کے لیے گئے ہوئے تھے انھوں نے یہ سب باتیں سن کر کہا میرے پاس تو اس مسئلہ میں دلیل موجود ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگ کر وہاں سے نکلو بھی نہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ اللہ کا شکر بجا لائے (کہ ان کی رائے حدیث کے موافق ہوئی) اور مدینہ کو لوٹ گئے۔

۶۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام

---

[1] حضرت عمرؓ نے ایسا ہی جواب دیا جو لاجواب تھا یعنی یہ بھاگنا بھی تقدیر الٰہی ہے کیونکہ کوئی کام دنیا میں جب تک تقدیر میں نہ ہو واقع نہیں ہوتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی ملک ضلع میں وبا واقع ہو تو وہاں نہ جانا لوٹ آنا درست ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا گو حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی ان کی رائے ہمیشہ حکم الٰہی کے موافق ہوا کرتی اس مسئلہ میں بھی موافق ہوئی ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرغ میں پہنچے تو ان کو یہ خبر آئی کہ شام کے ملک میں طاعون پھیل گیا ہے پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور تمہارے ملک میں (جہاں تم ہو) وبا آئے تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نکلو بھی نہیں ۔

۶۸۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں نہ دجال آسکے گا نہ طاعون[1] ۔

۶۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَحْيٰى بِمَا مَاتَ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا مجھ سے حفصہ بنت سیرین نے انہوں نے کہا انسؓ نے مجھ سے پوچھا تیرا بھائی یحییٰ کاہے سے مرا میں نے کہا طاعون سے انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے[2] ۔

---

[1] دوسری روایت میں مکہ کا ذکر ہے تو یہاں طاعون سے وہی پلیگ مراد ہے کیونکہ ہیضہ تو مکہ اور مدینہ میں آتا ہے اب یہ نقل کہ ۱۰۴۰ھ ہجری میں بھی مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صحیح نہیں ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے جو روایت متن میں نکالی اس میں انشاءاللہ کا لفظ ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا واللہ اعلم ۱۲ منہ ۔

[2] حضرت خواجہ محمد صادق خلف حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوئی تو میں نے کہا طاعون کا شکار ہوگے کہنے ہیں اگر کوئی کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھے (الٰہی بحق حضرت خواجہ محمد صادق از شر طاعون نگاہدار) تو وہ اللہ کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجھ کو ایک تعویذ طاعون کا پہنچا ہے مگر اس شرط پر ہے کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جائے جس میں سے آمد و رفت ہو اور پھر سوا اس کے اور کوئی دروازہ آمد و رفت کے لیے نہ کھولا جائے اس بیرونی دروازہ کے دونوں پٹوں پر پاک روشنائی سے پاک کاغذ پر دو نقش اس طرح سے لکھے اور ہر پٹ پر لگا دے انشاءاللہ تعالیٰ اس گھر میں نہیں جانے کا وہ نقش یہ ہے یا حافظ یا حافظ بحول اللہ الملک المتعال لایدخلہ الطاعون ولا الدجال یا حفیظ یا حفیظ اور سورہ تغابن کو بھی ہر روز آدمی پڑھتا رہے تو بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ یہ سورۃ طاعون کے لیے ہے ۱۲ منہ

٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ۔

بَابُ ٤٢١ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

٦٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ

بَابُ ٤٢٢ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

٦٨٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی پیٹ کے عارضے سے یا طاعون سے مرے اس کو شہید کا درجہ ملیگا

باب جو شخص طاعون میں صبر کرکے وہیں رہے اگر اس کو طاعون نہ ہو اس کی فضیلت۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے داود بن ابی الفرات نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا (یہ کیا بیماری ہے) آپ نے فرمایا اصل میں یہ ایک عذاب ہے اللہ جن بندوں پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لیے وہ اللہ کی رحمت ہے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون آئے وہ صبر کرکے وہیں رہے اس کو یہ یقین ہو کہ جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہوگا مگر اس کو شہید کا سا ثواب ملے گا۔ حبان بن ہلال کے ساتھ اس حدیث کو نضر بن شمیل نے بھی داؤد سے روایت کیا[1]

باب قرآن اور معوذات (فلق اور ناس اور اخلاص) پڑھ کر جھاڑ پھونک کرنا۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے

[1] یہ روایت اوپر موصولاً گزر چکی ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں زنا اور بدکاری کا شیوہ ہو جاتا ہے مولانا روم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ہے ع وز زنا خیزد وبا اندر جہات ÷ ÷ امام احمد نے روایت کیا طاعون سے مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جھگڑیں گے طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو پھر دیکھیں گے تو ان کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہوگا ان کو بھی شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ نسائی نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی روایت کی ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ والمؤمنین ÷ ÷ ÷ ÷

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھراتی برکت کے لیے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کیونکر پھونکتے تھے انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ان کو منہ پر پھیرتے[1]

بَابُ ۴۲۳ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر اس باب میں ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کہا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز پر تم اجرت لو اللہ کی کتاب[2] ہے

۶۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ پر پہنچے انہوں نے (دستور کے موافق) ان کی ضیافت نہیں کی خیر اسی حال میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا (اب سٹ پٹائے صحابہ کے پاس دوڑے آئے کہنے لگے) بھائیو تمہارے پاس بچھو کاٹے کی کوئی دوا یا منتر ہے انہوں نے کہا ہے کیوں نہیں) مگر تم نے ہماری ضیافت تک نہیں کی ہم تو بے اجرت ٹھہرائے منتر نہیں کریں گے آخر انہوں نے (جھک مار کر) کچھ بکریاں دینی قبول کیں تب ایک صحابی نے (خود ابو سعید نے) سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی وہ کیا کرتے (سورۂ فاتحہ پڑھ کر) تھوک منہ میں اکٹھا کر کے تھوک دیتے

[1] قسطلانی نے کہا اس سے منتر اور تعویذ کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اسماء یا صفات سے ہو اور عربی زبان میں ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں بہ شرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ منتر اور تعویذ بذاتہ مؤثر ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے مؤثر ہو سکتے ہیں جیسے دوا ابن وہب نے امام مالکؒ سے نمک اور ہتھیار وغیرہ سے منتر کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح تاگے میں گرہیں دینا مگر شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں چیچک کے لیے سورۂ رحمان کا گنڈہ تجویز کیا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

حَتّٰی نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ فَضَحِكَ وَقَالَ وَمَآ اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ

آخر وہ سردار جس کو بچھو نے کاٹا تھا اچھا ہو گیا اس قبیلہ کے لوگ بکریاں لے آئے لیکن صحابہ کو تردد ہوا انہوں نے کہا ہم یہ بکریاں اس وقت تک نہیں لینے کے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں پھر انہوں نے آپ سے پوچھا آپ ہنس دیے فرمایا ارے تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر بھی ہے بکریاں (شوق سے) لے لو اور میرا بھی حصہ لگاؤ۔

بَابُ ۴۲ الشَّرْطِ فِی الرُّقْیَةِ بِقَطِیْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ

باب اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط کرے۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنِیْ سِیْدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَصْرِیُّ هُوَ صَدُوْقٌ یُّوْسُفُ بْنُ یَزِیْدَ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ الْاَخْنَسِ اَبُوْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَآءٍ فِیْهِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَآءِ فَقَالَ هَلْ فِیْكُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِی الْمَآءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰی شَآءٍ فَبَرَاَ فَجَآءَ بِالشَّآءِ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْٓا اَخَذْتَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰہِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَآ اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰہِ۔

مجھ سے ابو محمد باہلی سیدان بن مضارب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معشر بصری یوسف بن یزید براء نے وہ پہنچا تھا (لیکن یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا) کہا مجھ سے عبید اللہ بن اخنس نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب ایک چشمہ پر پہنچے وہاں ایک شخص تھا جس کو بچھو نے کاٹ کھایا تھا تب ان چشمہ والوں میں سے ایک شخص ان صحابہ کے پاس آیا کہنے لگا تم میں کوئی بچھو کا منتر بھی جانتا ہے اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے آخر صحابہ میں سے ایک شخص (ابو سعید خدریؓ) اس کے ساتھ گیا اور چند بکریاں اجرت ٹھہرا کر سورۂ فاتحہ اس پر پڑھی وہ اچھا ہو گیا یہ شخص بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابہؓ) پاس آیا انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہنے لگے اللہ کی کتاب پر اجرت لینا یہ کیا معنی جب مدینے پہنچے تو انہوں نے آنحضرتؐ سے کہہ دیا یا رسول اللہ اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی آپ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق تو اللہ کی کتاب [1] ہے۔

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا مہر تعلیم قرآن ٹھہرا دیا تھا اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۴۲۵ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ

۶۹۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ۔

بَابُ ۴۲۶ الْعَيْنُ حَقٌّ

۶۹۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

باب بدنظر کا منتر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن شداد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا (یا مجھ کو حکم دیا) کہ بدنظر کا منتر کیا جائے[1]

مجھ سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن وہب نے کہا ہم سے محمد بن حرب نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی (نام نامعلوم) اس کے منہ پر چھائی تھی[2] آپ نے فرمایا اس پر منتر کراؤ اس کو نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلا) روایت کیا[3] محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا[4]۔

باب نظر لگ جانا سچ ہے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور آپ نے گودنا گودنے سے منع فرمایا[5]

---

[1] نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے عمدہ منتر یہ ہے کہ یہ آیت وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارہم اخیر تک اس شخص پر پڑھ کر پھونکے جس کو نظر لگ گئی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ [2] کالے یا سرخ داغ جو منہ پہ پیدا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [3] اس کو حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے ان بدعقیلوں کا رد ہوا جو نظر کے اثر سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے اثر رکھے ہیں بعضوں نے کہا اگر نظر لگانے والا کسی کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا ۱۲ منہ

بَابٌ ۴۲۷ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ

باب سانپ اور بچھو کا منتر

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن فیروز نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن اسود نے انہوں نے اپنے والد سے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا سانپ بچھو کاٹے کا منتر کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ بچھو ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں منتر کی اجازت دی[۱]۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى

اللہ کے فضل و کرم سے تیئسواں پارہ تمام ہوا اب چوبیسواں پارہ اس کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

[۱] شاید پہلے آپ نے منتر سے مطلقاً منع فرمایا ہوگا پھر سانپ بچھو کا زہر دفع کرنے کے لیے اس کی اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جس کو بچھو نے کاٹا تھا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکتا سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو پہنچا اگر کوئی شام کو یوں کہہ لے سلام علی نوح فی العالمین تو اس کو بچھو نہیں کاٹنے کا۔ ۱۲ منہ

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

چوبیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۴۲۸ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے لیے کیا منتر پڑھا ہے

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں اور ثابت بنانی دونوں انس بن مالکؓ کے پاس گئے ثابت نے کہا ابوحمزہ (یہ انس کی کنیت ہے) میں بیمار ہو گیا ہوں انسؓ نے کہا میں تجھ پر وہ منتر (دعا) پڑھ دوں جو آنحضرت بیماری دور کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے میں نے کہا ہاں پڑھ دو انہوں نے کہا یا اللہ لوگوں کے مالک بیماری کے دور کرنے والے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی چنگا کرنے والا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ پھر کوئی دکھ نہ رہے۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی[1] کے لیے یوں تعویذ کرتے تھے درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور کہتے یا اللہ پالنے والے لوگوں کے دکھ درد دور کر دے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے جو تو عنایت فرمائے (دوا تو ایک بہانہ ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے

[1] ان بی بی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

النَّضۡرُ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ اَبِیۡ عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرۡقِیۡ يَقُوۡلُ اَمۡسِحِ الۡبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنۡتَ

انہوں نے ہشام ابن عروہ سے انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں منتر کرتے فرماتے پروردگار لوگوں کے دکھ درد دور کر دے تندرستی تیرے ہی ہاتھ میں ہے دکھ درد دفع کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں[1]

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیۡ عَبۡدُ رَبِّهٖ بۡنُ سَعِيۡدٍ عَنۡ عَمۡرَةَ عَنۡ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوۡلُ لِلۡمَرِيۡضِ بِسۡمِ اللّٰهِ تُرۡبَةُ اَرۡضِنَا بِرِيۡقَةِ بَعۡضِنَا يُشۡفٰی سَقِيۡمُنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے عبدربہ بن سعید نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ) کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ (ہمارے مالک کے حکم سے) چنگا کر دے گی[2]

۶۹۷۔ حَدَّثَنِیۡ صَدَقَةُ بۡنُ الۡفَضۡلِ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ عُيَيۡنَةَ عَنۡ عَبۡدِ رَبِّهٖ بۡنِ سَعِيۡدٍ عَنۡ عَمۡرَةَ عَنۡ عَائِشَةَ قَالَتۡ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ فِی الرُّقۡيَةِ تُرۡبَةُ اَرۡضِنَا وَرِيۡقَةُ بَعۡضِنَا يُشۡفٰی سَقِيۡمُنَا بِاِذۡنِ رَبِّنَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے منتر کے لیے یوں فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو ہمارے مالک کے حکم سے شفا ہو جائے گی۔

بَابٌ ۴۲۹ النَّفۡثِ فِی الرُّقۡيَةِ

باب منتر پڑھ کر پھونکنا تھو تھو کرنا[3]

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بۡنُ مَخۡلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيۡمٰنُ عَنۡ يَحۡيَی بۡنِ سَعِيۡدٍ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ الرُّؤۡيَا مِنَ اللّٰهِ وَالۡحُلۡمُ مِنَ الشَّيۡطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمۡ شَيۡئًا يَكۡرَهُهٗ فَلۡيَنۡفِثۡ حِيۡنَ يَسۡتَيۡقِظُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّيَتَعَوَّذۡ مِنۡ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَقَالَ اَبُوۡسَلَمَةَ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا کہا میں نے ابوقتادہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو جاگتے ہی تین بار بائیں طرف (تھو تھو کرے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس خواب سے

---

[1] یہ فرما کر آپ نے شرک کی جڑ بنیاد اکھیڑ دی جب اللہ کے سوا کوئی درد دکھ تکلیف رفع نہیں کر سکتا تو اس کے سوا اور کسی کو پکارنا محض نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمارے مالک کے حکم سے بیمار چنگا ہو جائے گا نودی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تھوک کلمے کی انگلی پر لگا کر اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم یا درد کے مقام پر لگا دیتے اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ۱۲ منہ

[3] اس طرح کر ذرا سا تھوک بھی نکلے ۱۲ منہ

وَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا اُبَالِيْهَا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ قَالَ يُوْنُسُ كُنْتُ اَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا اَتٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْقِيْ

اس کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا پہلے بعضا خواب پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر گراں گزرتا جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے لگا) اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے (آرام کرنے کیلئے) تو قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر ان کو اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی مرض موت میں) تو مجھ کو ایسا کرنے کا حکم دیتے یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو البشر (جعفر) سے انہوں نے ابو المتوکل (علی بن داؤد) سے انہوں نے ابو سعید خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تیس نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب کے ایک قبیلے پر اترے ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا انہوں نے ہزار جتن کیے لیکن خاک فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے بھئی ان لوگوں کے پاس تو جاؤ جو یہاں آکر اترے ہیں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے لگے یارو ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے ہم نے لاکھ جتن کیے پر خاک فائدہ نہ ہوا تم میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے ان صحابہ میں سے ایک شخص (خود ابو سعید خدری) بولے اللہ کی قسم

ل۵ حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اللہ کی پناہ چاہنا یہی منتر ہے تو منتر میں پھونکنا دمقصو تعوذ کرنا) ثابت ہوا ۱۲ منہ

وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفِلُ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى لَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ اِنَّهَا رُقْيَةٌ اَصَبْتُمُ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

میں بچھو کا منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست پر بھی ہماری مہمانی نہ کی اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک تم اس کی مزدوری نہ ٹھہرا لو آخر انہوں نے مجبور ہو کر (چپکے منہ) کچھ بکریاں دینا قبول لیں (تیس بکریاں) جب ابوسعید ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے کیا کیا سورۂ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر تھوکتے پڑھتے پڑھتے ان کا سر ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہو اس کو چھوڑ دیں (فاطمی رح) چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی دکھ نہ تھا اس وقت انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا (تیس بکریاں ان صحابہ کے حوالے کیں) اب یہ صحابی آپس میں کہنے لگے بھائی یہ بکریاں بانٹ لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا وہ کہنے لگا ابھی مت بانٹو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں آپ سے بیان کریں دیکھیں آپ کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان کیا آپ نے ابوسعید سے جنہوں نے یہ منتر پڑھا تھا ابوسعید تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے (بیماری کی دوا ہے تم نے) بہت اچھا کیا یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ان میں ایک حصہ لگاؤ۔

بَابُ ۴۳ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى

باب درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرنا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهٗ بِيَمِيْنِهٖ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهٗ لِمَنْصُوْرٍ

ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے (حافظ مشہور تھے جن کا مصنف ہے) بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے لوگوں پر یوں تعویذ کرتے ان پر داہنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے اور تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے جو تو عنایت فرمائے (دوا سے کیا ہوتا ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری نہ رہے سفیان

ل یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

نحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة بنحوه.

باب ۴۳۱ في المرأة ترقي الرجل.

۷۰۲ - حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه في مرضه الذي قبض فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت انا انفث عليه بهن فامسح بيد نفسه لبركتها فسألت ابن شهاب كيف كان ينفث قال ينفث على يديه ثم يمسح بهما وجهه.

باب ۴۳۲ من لم يرق

۷۰۳ - حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال عرضت على الامم فجعل يمر النبي معه الرجل والنبي معه الرجلان والنبي معه الرهط والنبي ليس معه احد ورايت سوادا كثيرا سد الافق فرجوت ان يكون امتي فقيل هذا موسى وقومه ثم قيل لي انظر فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل لي انظر هكذا وهكذا فرايت سوادا كثيرا سد الافق فقيل هؤلاء امتك ومع

نے کہا میں نے حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی

باب عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام ابن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا اس میں معوذات (سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے اوپر آپ پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہو گئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا (مبارک) ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھیرتی معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کس طرح آپ پھونکتے تھے زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ پر پھیرتے۔

باب منتر نہ کرنے کی فضیلت۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (باہر) ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (خواب میں) تمام اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں میں نے کوئی پیغمبر ایسا دیکھا جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا (بس یہی امت اس کی تھی) کسی پیغمبر کے ساتھ دو ہی آدمی تھے کسی کے ساتھ دس سے کم (یا چالیس سے کم) کوئی پیغمبر ایسا تھا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھنپ گیا تھا میں سمجھا یہ میری امت ہو گی پھر فرشتوں نے یہ کہا موسےٰ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس سے آسمان کا کنارہ ڈھانپ گیا ہے فرشتوں نے کہا

ے۱ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ۔

یہ تمہاری امت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے تھے جو بے حساب بہشت میں جائیں گے[1] اس کے بعد لوگ اٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا (یہ ستر ہزار کون لوگ ہونگے) اب اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر کی حالت میں پیدا ہوئے پر (ایک مدت بعد) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہونگے جو پیدائش سے مسلمان ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) بدفالی نہیں لیتے (برا شگون) نہ داغ لگاتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں[2] یہ سن کر عکاشہ ابن محصنؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میں ان ستر ہزار میں ہوں آپ نے فرمایا ہاں پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا میں بھی ان میں ہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا[3]

بَابُ الطِّيَرَةِ

باب شگون لینے کا بیان[4]

۴۰۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا انہوں نے سالم

---

[1] یہ بڑے بڑے کاملین صحابہ اور اولیائے امت ہوں گے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو کروڑوں اربوں گزر چکی ہے اور ہر وقت دنیا میں بیس کروڑ سے زیادہ رہتی ہے ستر ہزار کا ان آدمیوں میں کیا شمار ۱۲ منہ [2] داغ کی مثل ہر دوا اور علاج یا منتر کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں یا کفر کے الفاظ نہ ہوں تو مراد آپ کی دوا اور علاج اور منتر نہ کرنے سے یہ ہے کہ دوا یا علاج یا منتر کو بالذات مؤثر نہیں جانتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اگر دوا اور علاج اور منتر کریں مگر اعتقاد ان کا یہ ہے کہ اگر خدا چاہے گا تو ان میں اثر بخشے گا ورنہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے اس تاویل کی ضرورت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا اور علاج اور منتر کیا ہے اگر یہ توکل کے خلاف ہوتا تو آپ کیوں کرتے بعضوں نے کہا آپ عام خاص سب کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے تو آپ نے بیان جواز کے لیے یہ کام کیے مگر یہ اولیاء اللہ سے ہدایت عام متعلق نہیں ہے اس لیے بعضے اولیاء نے نہ دوا کی نہ معالجہ کیا نہ منتر کیا مصیبت اور بیماری سے اور زیادہ خوش ہوئے کہ وہ خالص محبوب کی مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] اس روایت کا مطلب دوسری روایت سے کھلتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ستر ہزار میں کرے آپ نے دعا فرمائی پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمائیے اس وقت آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ کے لیے دعا قبول ہو چکی مطلب یہ ہے کہ دعا کی اجابت کی ساعت گزر گئی یہ کامیابی عکاشہ کی قسمت میں تھی اس کو حاصل ہو چکی [4] یہ سمجھ کر کہ داغ سے ضرور تندرست ہو جائیں گے جیسے جاہلیت والوں کا اعتقاد تھا ۱۲ منہ [5] جس کو عربی میں طیرہ کہتے ہیں عرب لوگ کسی کام کے لیے باہر نکلتے تو پرندہ اڑاتے داہنے طرف اڑتا تو نیک فال سمجھتے بائیں طرف اڑتا تو منحوس جان کر لوٹ آتے ہمارے زمانہ میں اب تک جاہل جب باہر نکلتے ہیں اور بھی یا عورت سامنے آجاتی ہے یا کانا شخص نمودار ہو جاتا ہے یا چھینک کی آواز سنتے ہیں تو منحوس جانتے ہیں کہتے ہیں یہ کام نہ ہوگا کوئی گدھا ہوا کا اگر منحوس جانتا ہے نہ معلوم کیا کیا واہیات خیالات میں پھنسے ہوئے ہیں اگر اللہ اور رسول کی جانب دیکھتے قرآن آیتوں میں کیوں پھنستے ۱۲ منہ

عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِى ثَلٰثٍ فِى الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّآبَّةِ

سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت[1] بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے (محض لغو اور واہی خیال[2]) ہماری نحوست تو (صرف) تین چیزوں میں ہوتی ہے (اگر ہو) عورت اور گھر اور گھوڑے میں[3]

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے لوگوں نے کہا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سُننا[1]۔

بَابُ ۴۳ الْفَالِ

باب نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال نیک کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِى الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا[4] بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک مجھ کو اچھی لگتی ہے وہ کیا ہے اچھی بات

---

[1] بدشگونی کے لغو ہونے پر تو سب عقلا کا اتفاق ہے مگر چھوت کے مقدمہ میں بعضے اطبا اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعضے امراض متعدی ہوتے ہیں جیسے خارشت جذام طاعون وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ تمہارا وہم ہے اگر درحقیقت متعدی ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شہر کے سب لوگ مبتلا ہو جاتے ۱۲ منہ

[2] نحوست سے یہاں بدشگونی مراد نہیں ہے کیونکہ اس کی تو اوپر نفی ہو چکی ہے بلکہ نحوست سے برائی مراد ہے وہ یہ کہ عورت زبان دراز فاحشہ بدسلیقہ مسرف ہو گھر تنگ ہو یا گندے مقام پر واقع ہو گھوڑا شریر ہو یا مٹھا کھائے بہت پر محنت نہ کر سکے ۱۲ منہ [3] مثلاً بیمار سالم کا لفظ سنے یا لڑائی پر جانے والا فتح خان نامی شخص سے ملے ۱۲ منہ

[4] ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا ۱۲ منہ

بَابُ ۴۳۵ لَا هَامَةَ

۷۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب الو کو منحوس سمجھنا لغو ہے[1]

ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو ابوحصین (عثمان بن عاصم سدی) نے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا الو یا صفر کی[2] نحوست یہ کچھ چیز نہیں ہے۔

بَابُ ۴۳۶ الْكِهَانَةِ

۷۰۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ

باب کہانت کا بیان[3]

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل[4] کی دو عورتوں کے جھگڑے کا فیصلہ کیا جو آپس میں لڑیں تھیں ان میں ایک (ام عفیف بنت مسروح) نے دوسری (ملیکہ بنت عویمر) کو پتھر مارا وہ پیٹ سے تھی اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو انہوں نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دے غلام یا لونڈی یہ سن کر مارنے والی عورت کا خاوند (حمل بن مالک بن نابغہ) کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا (لغو ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہن کا بھائی معلوم ہوتا ہے[5]۔

---

[1] الو یعنی بوم ایک شکاری پرندہ ہے اس کو دن کو نہیں سوجھتا تو بیچارہ رات کو نکلا کرتا ہے آدمیوں کے ڈر سے اکثر جنگل ویران میں رہتا ہے عرب لوگ الو کو منحوس سمجھتے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ آدمی کی روح مرنے کے بعد الو کے قالب میں آ جاتی ہے اور پکارتی پھرتی ہے کیا خوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لغو خیال کا رد کیا ابتک لوگ گھر میں الو کا آنا اور بیٹھنا منحوس سمجھتے ہیں ۱۲ منہ [2] صفر پیٹ کا ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت پیٹ نوچتا ہے کبھی آدمی اس کی وجہ سے مر جاتا ہے عرب لوگ اس بیماری کو متعدی جانتے تھے امام مسلم نے جابرؓ سے صفر کے یہی معنی نقل کیے ہیں بعضوں نے کہا صفر سے وہ مہینہ مراد ہے جو محرم کے بعد آتا ہے اس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ابتک ہندوستان میں جاہل لوگ تیرہ تیزی کو منحوس جانتے ہیں ان دنوں میں شادی بیاہ کوئی خوشی کی رسم نہیں کرتے ۱۲ منہ [3] کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو آئندہ کی باتیں لوگوں کو بتایا کرتے اور ہر ایک شخص سے اس کی قسمت کا حال کہتے یونان سے عرب میں کہانت آئی تھی یونان میں کوئی کام بغیر کاہن سے مشورت کئے نہ کرتے بعضے کاہن یہ دعویٰ کرتے کہ جنات ان کی تابع ہیں وہ ان کو آئندہ کی بات بتا دیتے ہیں عرب میں شق اور سطیح مشہور کاہن تھے مترجم کہتا ہے یہ سب دھوکا بازی اور دغابازی تھی ہمارے زمانہ میں کاہن تو نہیں ہیں نجومی اور پنڈت اور رمال اور جفار اور صاحب سنگ زرد برادر شغال ان کے بھائی ہیں ان لوگوں کا سارا علم جھوٹا اور لغو ہے یہ کیا کرتے ہیں حالات اور اسباب اور قرائن سے ایک بات کی پیشین گوئی کرتے ہیں اگر ہو گئی تب تو کیا کہنا بڑے پھول جاتے ہیں اور جو نہیں ہوتی تو اپنی بات جمانے کے لیے جھوٹے عذرات کر لیتے ہیں کہ فلاں تارہ مقام پر آ جانے سے یہ بات رک گئی ہے۔ لعنة اللہ علی الکاذبین المفترین الآکلین للسحت ۱۲ منہ [4] ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ منہ [5] جب تو کاہنوں کی طرح مقفیٰ اور مسجع فقرے بولتا ہے ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا پیٹ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دلایا لونڈی یا غلام اور اسی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بردہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام پھر جس کو آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابومسعود انصاری (عقبہ بن عمرو) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور کاہن (نجومی) کی شیرینی سے منع فرمایا[1]۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلمی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاہنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں[2] آپ نے فرمایا ان کی باتیں محض لغو ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے وقت تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں

[1] یہ سب حرام کی کمائیاں ہیں ۱۲ منہ [2] اعتبار رکھنے کے قابل ہیں یا نہیں ۱۲ منہ

يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ

سے سن کر اڑا لیتا ہے) پھر اس کو اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے یہ کاہن کیا کرتے ہیں اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)[1]

۷۱۳ - قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ -

علی بن مدینی نے کہا عبدالرزاق اس فقرے کو تلک الکلمۃ من الحق مرسلا روایت کرتے تھے پھر انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبدالرزاق نے اس کے بعد اس کو مسنداً حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔

بَابُ ۴۳ السِّحْرِ

باب جادو کا بیان[2]۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى وَقَوْلِهٖ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا لیکن شیطان کافر ہو گئے وہی لوگوں کو جادو سکھلاتے ہیں اور وہ علم جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا تھا اور ہاروت ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھلاتے جب تک وہ کہہ نہیں دیتے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو (جادو سیکھ کر) کافر مت بن (کیا فائدہ دنیا چند روزہ ہے) مگر لوگ (ہاروت ماروت کے اس کہہ دینے پر بھی) ان سے وہ علم سیکھتے ہیں جس کے ذریعہ سے عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دیتے ہیں[3] اور یہ جادوگر جادو کی وجہ سے بے اللہ کے حکم کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض وہ علم سیکھتے ہیں جس سے فائدہ تو کچھ نہیں الٹا نقصان ہے (دنیا میں ذلیل آخرت میں تباہ) اور یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو کوئی جادو سیکھے اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا[4] اور (سورۂ طٰہٰ میں)

[1] اس لیے اکثر باتیں ان کی جھوٹ نکلتی ہیں ایک آدھ بات تو سچی ہو جاتی ہے وہ وہی شیطان فرشتوں سے اڑا لیتا ہے قسطلانی نے کہا یہ کہانت یعنے شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اڑا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے موقوف ہو گئی اب آسمان پر ایسا چوکی پہرہ ہے کہ شیطان وہاں پھٹکنے نہیں پاتے نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے ہمارے زمانہ کے کاہن محض اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہیں ۱۲ منہ [2] جادو وہ خلاف عادت امر ہے جو شریر اور بدکار شخص سے صادر ہو جادو میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں نرے اوہام اور خیالات ہیں اور صحیح قول جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مزاج کی حالت بدل جائے اس میں کوئی بیماری پیدا ہو یا جادو سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پتھر آدمی بن جائے یا مرد عورت یا عورت مرد بن جائے جمہور کا یہ قول ہے کہ جادو کا اثر صرف تغیر مزاج میں ہوتا ہے لیکن حقیقت کا بدلنا کہ جماد حیوان ہو جائے یا حیوان جماد یا مرد عورت یا عورت مرد یہ جادو سے نہیں ہو سکتا اب معجزہ اور کرامت اور جادو میں یہ فرق ہے کہ جادوگر سفلی اعمال کا محتاج ہوتا ہے اور سامان کا مثلاً نا پلید مردے کی ہڈیاں وغیرہ ان چیزوں کا اور کرامت میں اس سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور معجزے میں پیغمبر کا ... ہے اور اظہار اور مقابلہ مخالفین سے اور کرامت کو اولیاء اللہ چھپاتے ہیں دعویٰ اور مقابلہ کیسا چنانچہ ایک بزرگ کہتے ہیں الکرامۃ حیض الرجال ۱۲ منہ [3] ایک دوسرے سے دشمنی اور نفرت پیدا ہو

[illegible]

أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ وَقَوْلِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ وَقَوْلِهِ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُونَ تُعَمَّوْنَ۔

فرمایا اور جادوگر جہاں جائے کمبخت بامراد نہیں ہوتا اور سورہ انبیاء میں فرمایا کیا تم دیکھ سمجھ کر جادو کی پیروی کرتے ہو[1] اور (سورۂ طٰہٰ میں) فرمایا موسٰی کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں اور (سورۂ فلق میں) فرمایا اور بدی سے ان عورتوں کے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں[2] اور سورۂ مومنون میں فرمایا فانی تسحرون پھر تم پر کیا جادو کی بلا ہے[3]۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا عِيسَىٰ بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّىٰ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو عیسٰے بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی زریق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن الاعصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا آپ کا یہ حال ہو گیا آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ نے نہیں کیا ہوتا[4] ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا آپ میرے پاس تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے بس دعا کر رہے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہؓ میں اللہ تعالٰے سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلا دی میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل میکائیل) ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائینتی اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو کہو ان صاحب کو (یعنے حضرت محمد کو) کیا بیماری ہو گئی ہے اس نے جواب دیا

[1] یعنے پیغمبر کی جس شخص کو جادوگر سمجھتے تھے ۱۲ منہ [2] یا جو لوگ گرہ دے کر اس پر پھونکتے ہیں ۱۲ منہ [3] کہ اللہ تعالٰی کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شرک کرتے ہو ۱۲ منہ

[4] جو لوگ کہتے ہیں جادو محض تخییل اور تمویہ یعنے خیال دلانا اور تصور کرانا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے مسمریزم جو آج کل انگریزوں میں شائع ہے وہ بھی جادو کی قسم ہے اسی طرح تسخیر کواکب و ارواح کا علم جو فخرالدین رازی نے کشف مکتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی صریح سحر ہے اور فخرالدین رازی سے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب کیسے لکھی جس میں علاوہ سحر کے صریح شرک اور کفر کے مضامین ہیں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ فلاں کوکب کی تسخیر میں زنا اور لواطت کرے معاذ اللہ کتاب جلانے کے قابل ہے اور فخرالدین رازی نے اس کتاب کو لکھ کر اپنا سارا اعتبار کھو دیا ایسے شخص کی تفسیر کا بھی ہم کیا اعتبار کریں چنانچہ اہل حدیث نے ان کی تفسیر کی نسبت کہا ہے کل شیء فیہ الا التفسیر اب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو چند روز تک اس جادو کا اثر رہا اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ کا جادوگر نہ ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادوگر پر نہیں ہوتا ۱۲ منہ

فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ
بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ
وَّمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ
وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَأَتَاهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ
مِّنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ
مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ
نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي
اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ
فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ
أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ هِشَامٍ وَّقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ يُقَالُ
الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ
وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ

بیماری نہیں) ان پر جادو ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا
ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز
میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر کھجور
کے خوشہ کے غلاف میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں یہودی نے کہاں رکھی
ہیں دوسرے نے کہا بئر ذروان میں[1] پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے کئی اصحاب کو ساتھ لے کر اس کنوے پر تشریف لے گئے[2] وہاں سے
لوٹ کر آئے تو عائشہؓ سے فرمانے لگے عائشہؓ اس کنوئے کا پانی ایسا (رنگین)
تھا جیسے مہندی کا پانی (سرخ ہوتا ہے) اس پر کھجور کے درخت ایسے بھیانک
اور بے رونق) تھے گویا سانپوں کے پھن ہیں[3] حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا
رسول اللہ آپ منتر کر کے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے[4] آپ نے فرمایا
(کیا فائدہ) اللہ نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور
نہیں پھیلانا چاہتا[5] پھر آپ نے حکم دیا وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا
غلاف) سب گاڑ دیا گیا عیسٰے بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ
اور ابو ضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت
کیا[6] اور لیث بن سعد[7] اور سفیان بن عیینہ[8] نے ہشام سے یونہی روایت کیا
ہے فی مشط و مشاقۃ[9] مشاطہ اس کو کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں،
(سر یا ڈاڑھی کے) اور مشاقۃ روئی کی تار (یعنے سوت)

بَابٌ ۴۳۸ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

باب شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں

۱۵۱۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان
بن ہلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے (جو عبد اللہ

[1] جو ایک اندھا کنواں تھا مدینہ کے اطراف میں ۱۲ منہ [2] ابن سعد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ اور عمار کو اس کنوئیں پر بھیجا کر جا کر یہ جادو کا سامان اٹھا لائیں ایک روایت میں ہے کہ جبیر بن ایاس زرقی کو بھیجا انہوں نے یہ چیزیں کنوئیں سے نکالیں بعضوں نے کہا قیس بن محصن زرقی نے نکالیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا ہو پھر خود بھی تشریف لے گئے ہوں ۱۲ منہ [3] یا جنوں کے سر الیسہ بصورت ۱۲ منہ [4] تیسیر القاری میں اس کا ترجمہ کیا ہے آپ جادوگر کو شہر بدر کیوں نہیں کرتے ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج سحر اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ دوسرے عمل سے کرانا بعضوں نے کہا یہاں استخراج سے اس سامان کا کنوئیں سے نکلوانا مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیونکہ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنوئیں سے نکلوایا تھا اور شاید غلاف میں سے نکلوانا مراد ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [5] آپ کا قاعدہ تھا اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے ۱۲ منہ [6] ابو اسامہ اور ابو ضمرہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اس کتاب میں وصل کیا ہے اور ابن ابی الزناد کی روایت حافظ صاحب کہتے ہیں مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [7] یہ روایت بدء الخلق میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [8] یہ روایت آگے آتی ہے ۱۲ منہ [9] قاف سے مشاطہ کے بدل ۱۲ منہ

أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكَ بِاللهِ وَالسِّحْرَ

بن مطیع کا غلام تھا) انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو جادو اور شرک سےؒ۔

بَابٌ ۳۹ هَلْ يُسْتَخْرَجُ السِّحْرُ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ۔

باب جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان (اپنی جگہ سے نکلوانا اور قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا (اس کو اثرم نے سنن میں وصل کیا) اگر کسی پر جادو ہوا ہو یا ٹوٹکا کر کے اس کو اپنی بی بی سے روک دیا ہو (اس سے صحبت نہ کر سکے) تو اس کا دفعیہ کرنا جادو کے باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو دفع کرنے والوں کی تو نیت بخیر ہوتی ہےؒ اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا ہے جس میں فائدہ ہوؒ۔

۱۶ ۱۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ

مجھ سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے پہلے جس نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریج تھے کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے پھر میں نے ہشام بن عروہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا تھا آپ کو ایسا معلوم ہوتا عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ نہ صحبت کرتے ہوتے نہ کچھ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ جو جادو مذکور ہوا یہ بہت سخت قسم کا جادو ہے آخر (ایک مدت کے بعدؒ) آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہؓ میں نے اللہ جل شانہ سے جو بات پوچھی تھی وہ اس نے (اپنی عنایت سے) بتلا دی (ایسا ہوا) میں لیٹا تھا) اتنے میں دو فرشتے (جبریل اور میکائیل) میرے پاس آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا (جبریل) دوسرا میری پائنتیں (میکائیل) کہ پاس

ؒ دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو یہ روایت کتاب الوصایا میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؒ ایک شخص کو فائدہ پہنچانے کی اس کو تکلیف سے بچانے کی ۱۲ منہ ؒ بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی وجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لیے کیا جاتا ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جادو کا توڑ جس عمل سے ہوتا ہے اس کے کرنے میں قباحت نہیں وہب بن منبہ سے منقول ہے سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں کچل کر ان پر پانی ڈالے اور آیۃ الکرسی اور وہ سورتیں جن کے سرے پر قل ہے پڑھے (یعنے چاروں قل) پھر تین چلو اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلا دے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اللہ چاہے گا تو جادو کا اثر چلا جائے گا اسی طرح اس ٹوٹکہ کا جس کی وجہ سے مرد اپنی عورت پر قادر نہیں ہوتا ۱۲ منہ ؒ یعنے شیطانوں کے ۱۲ منہ ؒ کہتے ہیں چھ مہینے تک آپ کی یہی حالت رہی اور چالیس روز بڑی شدت رہی ۱۲ منہ بکلا

»منزلو«

رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ لِلْاٰخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ زُرَیْقٍ حَلِیْفٌ لِّیَهُوْدَ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِیْمَ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ قَالَ وَاَیْنَ قَالَ فِیْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتّٰی اسْتَخْرَجَهٗ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُهَا وَکَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَکَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفَلَا اَیْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِیْ وَاَکْرَهُ اَنْ اُثِیْرَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا

والے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی حضرت محمدؐ کو) کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو ہوا ہے تب پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے کیا ہے دوسرا کہنے لگا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا[۱] پھر پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے[۲] دوسرا فرشتہ کہنے لگا کنگھی اور بالوں اور تاگے میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کہاں ہے میں رکھا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اور اس کو ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے تلے داب دیا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوے پر تشریف لے گئے اور اس کو نکال لیا آپ نے فرمایا میں نے جا کر اس کنوئے کو جو دیکھا تو اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے پھن یا بھوتوں کے سر[۴] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے جادو کا سامان نکلوایا میں نے آپ سے عرض کیا آپ اس کا توڑ کیوں نہیں کراتے[۳] آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی قسم سن لو اللہ سے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ایک شور مچانا پسند نہیں کرتا۔

بَابُ السِّحْرِ

باب جادو کا بیان

۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ یَفْعَلُ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّهُوَ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال آتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ اس کو کرتے نہ ہوتے[۵] ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے اللہ کو پکارا دعا کی اللہ نے آپ کی دعا قبول کی پھر آپ فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی میں نے کہا فرمائیے تو کیا بات تھی آپ نے

[۱] یعنے روایتوں میں یوں ہے کہ وہ کافر تھا بعضوں میں یہ ہے کہ یہودی تھا ۱۲ منہ [۲] یعنے جادو کا سامان کیا ۱۲ منہ [۳] جس سے جادو بالکل باطل ہو جائے ۱۲ منہ [۴] اکثر نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے حافظ نے کہا وہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ ترجمہ ایک بار اوپر مذکور ہو چکا ہے پھر دوبارہ اس کا لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے ۱۲ منہ

[۵] یا ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو کیا نہ ہوتا ۱۲ منہ

[۶] یعنے شیطانوں کے ۱۲ منہ۔

اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جَآءَنِیْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَی الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَعَلَیْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عَآئِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰهُ وَشَفَانِیْ وَخَشِیْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور میرے پاؤں کے پاس سرہانے والے نے پائنتیں والے سے پوچھا ان صاحب کو کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق قبیلے کا ہے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئے میں حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ اس کنوئے پر تشریف لے گئے اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب لوٹ کر آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہؓ خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کے پھن (یا شیطانوں کے سر) میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے وہ کنگھی بال وغیرہ (غلاف سے) نکلوا لے دیا نہیں آپ نے فرمایا نہیں[1] سن لے اللہ نے تو مجھ کو شفا دی تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں شور نہ پھیلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کے گاڑ دینے کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

باب ۴۴۱ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرٌ

باب بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَیَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَیَانِ لَسِحْرٌ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پورب کی طرف سے (ملک عراق سے) دو شخص[3] مدینہ میں آئے (سنہ ۹ ہجری میں) انہوں نے خطبہ سنایا (ایک تقریر کی) لوگوں کو ان کی تقریر پر تعجب[2] آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو ہوتی ہے۔

باب ۴۴۲ الدَّوَآءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

باب عجوہ کھجور بڑی دوا ہے۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری

---

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ جادو کا پوٹلا کنوئے سے نکلوایا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہوگا ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہتا مطلب یہ ہے کہ آپ نے وہ پوٹلا غلاف سمیت کنوئے سے تو نکلوایا مگر غلاف کو نہیں کھولا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گڑوا دیا بعضوں نے افاخرجتہ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیا یا نہیں ۱۲ منہ [2] لوگوں کے دل پر جادو کا سا اثر کرتی ہے ۱۲ منہ [3] زبرقان بن بدر بن امرء القیس بن خلف و عمرو بن اہتم ۱۲ منہ [4] نہایت فصیح اور بلیغ اور پر تاثیر تقی ۱۲ منہ ✣ ✣ ✣

هَاشِمٌ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

بَابُ ۴۴۳ لَا هَامَةَ

۷۲۱۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عتبہ نے خبر دی ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کے چند دانے (سات دانے) کھا لیا کرے اس کو اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرنے کا علی بن مدینی کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے عامر بن سعد سے سُنا انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچانے کا۔

باب الّو کا منحوس ہونا محض غلط ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں الّو کی نحوست کوئی چیز نہیں اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف چکنے بیداغ) ہوتے ہیں ان میں ایک خارشتی اونٹ آن کر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا (یہ اللہ کا حکم ہے) بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا اور (اسی سند سے) ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن

۱ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی شام کو کھالے اس کو صبح تک ضرر نہیں کرے گا ۱۲ منہ ۲ اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳ جب چھوت کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ منہ ۴ اگر کہیں کہ اس کو کسی اور اونٹ سے خارشت لگی تھی تو اس اونٹ کو کیسے لگی اخیر میں تسلسل لازم آئے گا جو محال ہے یا یہ کہنا ہوگا کہ ایک اونٹ کو خود بخود خارشت پیدا ہوئی تھی یہ آپ نے ایسی عقلی منطقی دلیل بیان کی کہ اطباء کا لشکر اس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا اب یہ جو دیکھنے میں آتا ہے کہ بعضی بیماریاں جیسے بخار آتشک طاعون ایک بستی سے دوسری بستی میں پھیلتی ہیں یا ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بیماری منتقل ہوئی بلکہ بحکم الٰہی اس دوسری بستی یا شخص میں بھی پیدا ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں بعضے طاعون سے مرتے ہیں بعضے نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانہ میں چند دایہ یا ڈاکٹر مل کر طاعون زدہ کا علاج معالجہ کرتے ہیں اس کا بدن یا کپڑا چھوتے ہیں پھر بعضے ڈاکٹر لوگ یا نرسوں کو طاعون ہو جاتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا اگر چھوت لگنا صحیح ہوتا تو سب کو ہو جاتا لہذا وہی حق ہے جو مخبر صادق نے فرمایا اور دلیل عقلی بھی مقتضی ہے مگر وہم کی دوا افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے جو لوگ وہم میں گرفتار ہیں وہ کسی طرح نہیں تو یہی سمجھ جائیں گے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری فلانے کو لگ گئی ہے ۱۲ منہ

سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ وَاَنْكَرَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ قُلْنَا اَلَمْ تُحَدِّثْ اَنَّهُ لَا عَدْوٰى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَمَا رَاَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيْثًا غَيْرَهُ۔

عوف سے روایت ہے، انہوں نے ابوہریرۃ سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر یہ سنا ابوہریرۃؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار اونٹوں والا اچھے تندرست اونٹوں والے سے اپنے اونٹ نہ ملائے[1] اور ابوہریرۃؓ نے اگلی حدیث کا انکار کیا[2]۔ ہم لوگوں نے ان سے کہا، تم نے یہ حدیث نہیں بیان کی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے[3]۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے ابوہریرۃؓ کو اس حدیث کے سوا اور کوئی بھولتے نہیں دیکھا[4]۔

بَابُ ۴۴ لَا عَدْوٰى

باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سِنَانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ اور ان کے بھائی حمزہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح بدشگونی البتہ تین چیزوں میں (اگر نحوست کوئی چیز ہو) تو ہوسکتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں[5]۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کیا کہ ابوہریرۃؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرۃ سے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار اونٹ، تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے کہا مجھ کو سنان بن ابی سنان نے خبر دی کہ ابوہریرۃؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک گنوار کھڑا ہو کر (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول

---

[1] حالانکہ چھوت کو اوپر باطل کیا پھر جو اس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں یہ حکمت ہے کہ ایسا نہ ہو تندرست اونٹ والے کا اعتقاد بگڑ جائے، وہ یہ سمجھنے لگے کہ میرے اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آنے اور ان کے ساتھ ملنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس لئے ضعیف الایمان لوگوں کا ایمان بچانے کے لئے یہ حکم دیا۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ طاعون کے بیماروں کو اچھے تندرست آدمیوں میں لانا بھی جائز نہ ہوگا اور حاکم اس کی ممانعت کرسکتا ہے ۱۲ منہ۔ [2] یعنے اس حدیث کا کہ چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ۔ [3] جس کو ہم نہ سمجھے غصہ میں معلوم نہیں کیا کہہ گئے ۱۲ منہ۔ [4] آخر ابوہریرۃ بھی آدمی بشر تھے اگر ایک حدیث بھول گئے تو کچھ تعجب نہیں، انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابوہریرۃؓ کے بھول جانے سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ متعدد ثقہ راویوں نے ان سے یہ حدیث سنی تھی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور سنان وغیرہ اور یونس بن ذیاب نے جو ابوہریرۃؓ کے چچا زاد بھائی ہیں، کہا ابوہریرۃ! تم تو ہم سے یہ حدیث بیان کرتے رہے ہو، انہوں نے انکار کیا، اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ حارث نے بھی ان سے یہی کہا تو وہ غصے ہوئے کہنے لگے میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی ابن التینؒ نے کہا شاید یہ حدیث ابوہریرۃؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر بچھانے سے پہلے سنی ہوگی اس لئے اس کو بھول گئے ۱۲ منہ [5] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهِ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ۔

۷۴۴ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ ۔

بَابُ ۴۴۵ مَا يُذْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۷۴۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ

اللہ تم بتلائیے پھر کیا وجہ ہے کبھی ریگستان میں اونٹ ایسے صاف ستھرے چکنے ہوتے ہیں جیسے ہرن ہیں پھر ایک خارشتی اونٹ آکر اُن سے مل جاتا ہے توسب خارشتی ہو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ کہو پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا[1]۔

مجھ سے محمدؐ بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمدؐ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح بُرا شگون لینا اور نیک فال مجھ کو اچھا لگتا ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے آپنے فرمایا اچھی بات[2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا تھا اس کا بیان اس قصے کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو بزار نے وصل کیا[3])۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر کا قلعہ فتح ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک بھنی) بکری بھیجی گئی اس میں زہر ملایا گیا تھا[4] آپنے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہوں ان کو جمع کرو وہ سب جمع کیے گئے آپنے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں یا ابوالقاسم آپنے فرمایا تمہارا باپ کون تھا انہوں نے کہا فلاں شخص آپنے فرمایا جھوٹ ہو تمہارا باپ تو فلاں شخص تھا کہنے لگے ہاں آپ سچ کہتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے[5] جیسے آپ

[1] جس پروردگار نے پہلے اونٹ میں خارشت پیدا کی اسی نے سب کو خارشتی کیا ۱۲ منہ [2] مثلاً جنگ کو جا رہے ہیں ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان تھا یا بیمار علاج کے لئے نکلا۔ رستہ میں ایک شخص ملا جس کا نام شفائی خاں تھا ۱۲ منہ [3] اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں فرماتے تھے عائشہؓ وہ نوالہ جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں ۱۲ منہ [4] یہ زینب بنت حارث ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر بکری بھیجی تھی اور شانہ اور دست میں اس نے خوب زہر ہلاہل ملایا تھا اس نے یہ سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں جب یہ بکری آئی تو آپ نے ایک ذرا سا گوشت اس میں سے کھایا پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کہہ رہی ہے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے (آپ نہ کھائیے) آپ نے صحابہؓ کو اس کے کھانے سے منع کر دیا ۱۲ منہ

[5] اس لئے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۲ منہ +

أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ
كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا
يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ
فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ
فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ
مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا
نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

نے ہمارے باپ کے باب میں پہچان لیا آپ نے پوچھا اچھا بتلاؤ دوزخ میں کون لوگ
جائیں گے انہوں نے کہا یہودی لوگ ایک گھڑی کے لئے دوزخ میں جائیں گے
(پھر ہم وہاں سے نکل جائیں گے) تو مسلمان ہمارے بدلے دوزخ میں بھر دیئے
جاؤ گے آپ نے فرمایا دُرْ پروردگار کی قسم ہم تمہاری جگہ دوزخ میں نہیں لینے
کے پھر آپ نے فرمایا اچھا اور ایک بات پوچھوں سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا
ہاں آپ نے فرمایا تم نے اس بکری میں جو مجھ کو تحفہ بھیجی زہر ملایا تھا یا نہیں
انہوں نے کہا بیشک ملایا تھا آپ نے فرمایا سبب انہوں نے کہا سبب یہ تھا اگر آپ
درحقیقت اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں (جھوٹ دعویٰ کرتے ہیں) تو چلو آپ کے ہاتھ
سے ہم کو فراغت ملے گی[1] اور اگر آپ حقیقت میں سچے پیغمبر ہیں تو آپ کو کوئی
نقصان ہونے والا نہیں[2]۔

بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ

باب زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا[3]

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا
فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا
مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ
فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے
کہا ہم سے شعبہ انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابوہریرہ سے
روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑ سے گرا کر
اپنے تئیں مار ڈالے وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا اور جو
زہر کا گھونٹ پی کر اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ زہر اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا
اور جو لوہے (یا اور کوئی ہتھیار) سے اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ ہتھیار اس
کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ پیٹ میں مارتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ اس کو دوزخ
میں یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ
أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو احمد بن بشیر نے خبر دی
کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے کہا میں نے اپنے والد سعد بن

۱؎ آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ۱۲ منہ ۲؎ اللہ آپ کو خبر دے گا دوسری روایت میں یوں ہے وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر ملایا تھا آپ نے میرے باپ خاوند بھائی چچا اور قوم والوں کو قتل کرایا میں نے چاہا اگر آپ پیغمبر ہیں تو خود یہ گوشت آپ سے کہہ دے گا کہ میں زہر آلود ہوں اور اگر آپ دنیا کے ایک بادشاہ ہیں تو آپ کے ہاتھ سے ہم کو فراغت اور راحت حاصل ہوگی ۱۲ منہ ۳؎ قسطلانی نے کہا شافعیہ نے ناپاک دوا کا استعمال علاج کے لئے درست رکھا ہے مترجم کہتا ہے شافعیہ کے قول پر انگریزی ٹنکچروں کا جو شراب کے جوہر سے بنائے جاتے ہیں استعمال درست ہوگا۔ باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے۔ اس لئے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے ۱۲ منہ

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَّمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

بَابُ ۴۴۷ اَلْبَانِ الْاُتُنِ۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رض قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَلَمْ اَسْمَعْہُ حَتّٰی اَتَیْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ وَسَاَلْتُہٗ ھَلْ نَتَوَضَّاُ اَوْ نَشْرَبُ اَلْبَانَ الْاُتُنِ اَوْ مَرَارَۃَ السَّبُعِ اَوْ اَبْوَالَ الْاِبِلِ قَالَ قَدْ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یَتَدَاوَوْنَ بِھَا فَلَا یَرَوْنَ بِذٰلِکَ بَاْسًا فَاَمَّا اَلْبَانُ الْاُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِھَا وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَلْبَانِھَا اَمْرٌ وَّلَا نَھْیٌ وَاَمَّا مَرَارَۃُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ۔

بَابُ ۴۴۸ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الْاِنَآءِ

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ مَّوْلٰی بَنِیْ تَیْمٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ

ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا (نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب گدھی کا دُودھ پینا کیسا ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمدؐ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابو ثعلبہ خشنی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت سے شکار کرنے والے درندے جانور کے کھانے سے منع فرمایا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی تھی جب تک میں شام کے ملک میں آیا[1] اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے پوچھا کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کرلیں یا اس کو یا درندے کے پتوں کو یا اونٹ کے پیشاب کو پییں انہوں نے کہا (اگلے) مسلمان [illegible] سے دوا کرتے رہے انہوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا گدھوں کے باب میں جو حدیث ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کا نہ آپ نے حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا[3] رہا درندوں کا پتہ تو ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابو ادریس خولانی نے خبر دی ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (پتہ بھی اسی میں داخل ہے وہ بھی حرام ہوگا)۔

باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عتبہ بن مسلم سے جو بنی تمیم کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے

---

[1] وہاں آن کر یہ حدیث سنی ۱۲ منہ [2] اس کو ذہلی نے زہریات اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] بس جس چیز سے شارع نے سکوت کیا وہ معاف ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اسی بنا پر عطا اور طاؤس اور زہری اور کئی تابعین نے کہا کہ گدھی کا دودھ حلال ہے جو لوگ حرام کہتے ہیں وہ یہ دلیل بیان کرتے ہیں کہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے پس جب گوشت حرام ہوا تو دودھ بھی حرام ہوگا میں کہتا ہوں یہ قیاس فاسد ہے آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اس کا دودھ حلال ہے حتی کہ بڑا آدمی بھی اس کو پی سکتا ہے اوپر گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کی جورو کو حکم دیا تو سالم کو دودھ پلا دے تو تیرے خاوند کا وہم جاتا رہے گا ۱۲ منہ

مَوْلٰی بَنِیْ زُرَیْقٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ شِفَاءً وَّفِی الْاٰخَرِ دَاءً

جو بنی زریق کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو اچھی طرح پوری (اس کھانے یا پانی میں) ڈبو دے پھر نکال کر پھینک دے اس کے ایک پنکھ میں تو شفا ہے ایک پنکھ میں بیماری ہے (وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا پنکھ ڈبوتی ہے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب لباس کے بیان میں

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِیْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِیْلَةٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض کُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْ مَخِیْلَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا اے پیغمبر کہہ دے کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالیں (یعنی عمدہ عمدہ لباس) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] کھاؤ پیو پہنو خیرات کرو لیکن اسراف نہ کرو (حد سے نہ بڑھ جاؤ) نہ تکبر (غرور) کرو اور ابن عباس[2] نے کہا جو تیرا جی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور جو تیرا جی ہے (مباح کپڑوں میں سے[3]) پہن اگر کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر[4] سے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ وَّزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ یُخْبِرُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اُویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے ان تینوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے[5] اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔

بَابُ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ مِنْ غَیْرِ خُیَلَاءَ

باب اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو گناہ گار نہ ہوگا)۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے احمد ابن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا

---

[1] اس کو ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] لباس کے اسراف کا بیان آگے آئے گا وہ یہ ہے کہ بے فائدہ ایک ایک تھان کے پگڑیا عمامے بنا دے جیسے افغانی ملا کیا کرتے ہیں یا بے فائدہ انگرکھوں میں بے حد چنت رکھے ان کو بنا بنائے جیسے دکھن میں دستور ہے یا بے فائدہ آستینیں کرتے کی چوڑی رکھے ۱۲ منہ [4] پاجامہ ہو یا کرتہ یا چغہ یا عمامہ یا اور کوئی کپڑا ۱۲ منہ

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

غرور کی راہ سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت کرنا کجا) ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے میرے تہ بند کا ایک جانب بن قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اس کو دیکھتا رہوں تو یہ اور بات ہے آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں تھوڑے ہو جو تکبر کی راہ سے لٹکاتے ہیں[1]۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَكْشِفَهَا۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا سورج میں گہن لگا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ کپڑا لٹکائے ہوئے جلدی سے اُٹھے مسجد میں آئے دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے چل دیئے تھے) لوٹ آئے تھے آپ نے گہن کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سورج صاف ہو گیا آپ نے ہماری طرف منہ کیا فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گھنانا دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو[2]۔

بَابُ التَّشْمِيْرِ فِي الثِّيَابِ

باب کپڑا اوپر اٹھانا۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلٰوةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنَزَةِ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی سے انہوں نے ایک قصہ بیان کر کے یہ کہا پھر میں نے بلال کو دیکھا وہ ایک گانسی لائے زمین میں گاڑ دی اس کے بعد نماز کی تکبیر کہی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (سرخ) جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے آپ نے اسی گانسی کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھائیں میں نے دیکھا آدمی جانور آپ کے سامنے سے گانسی کے پار جا رہے تھے[3]۔

[1] معلوم ہوا کپڑا لٹکانے میں جو وعید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر ہے اور غرور نہایت بری صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہوں لیکن آدمی نجات نہیں پا سکتا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنی برائیاں ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا تعلق باب سے یہ ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ

[3] جو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا ۱۲ منہ

بَابُ ۴۵۲ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

بَابُ ۴۵۳ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي

باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو (ازار یا کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائے گا (یعنے اپنے پہننے والے کو)

باب جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اس کی سزا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ازار گھمنڈ کی راہ سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت و نوازش کرنا کجا)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون یا ہیزن فارس کا رہنے والا) ایک جوڑا پہن کر بالوں میں کنگھی کئے اتراتا جا رہا تھا ایک ہی ایکا اللہ تعالیٰ[1] نے زمین میں اس کو دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا[2]۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے ان کے والد عبداللہ بن عمر نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ (کمبخت) قیامت تک اس میں دھنستا ہی[3] چلا جائے گا عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا اور شعیب نے بھی زہری سے روایت کیا مگر انہوں نے اس کو مرفوع

---

[1] اترانے کی سزا دی ۱۲ منہ [2] یہ روایت اوپر گزر چکی ۱۲ منہ [3] یا دھنستا جاوے گا ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ ۔

بَابُ ۴۵۵ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعٰوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً ۔

نہیں کیا (بلکہ ابو ہریرہ رض کا قول بیان کیا[1]۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ کو والد (جریر بن حازم) نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا جریر بن زید سے انہوں نے کہا میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا اتنے میں میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

ہم سے مطر بن فضل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دار القضا کو آ رہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کی) پوچھی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اس کو دیکھے گا بھی نہیں میں نے محارب سے کہا عبداللہ بن عمر رض نے ازار کی تخصیص کی ہے انہوں نے کہا نہ ازار کی تخصیص کی نہ قمیص کی محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمر رض سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[2] سے اور لیث نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے ایسی ہی روایت کی[3] اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یوں ہے جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے (غرور کی راہ سے[4])

باب حاشیہ دار تہ بند پہننا[5] اور زہری اور ابوبکر بن محمد اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے[6]

---

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جبلہ بن سحیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا زید بن عبداللہ کی روایت حافظ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ
[3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے ۱۲ منہ [5] جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا صرف تانا اس میں ہوتا ہے ۱۲ منہ [6] حافظ نے کہا حمزہ کا اثر تو ابن سعد نے وصل کیا باقی اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملے ۱۲ منہ

۵۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رفاعہ قرظی کی جورو (تمیمہ بنت وہب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، میں اس وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ابوبکر صدیق بھی تھے وہ کہنے لگی یارسول اللہ میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو تین طلاق دے دیئے، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے یہ حاشیہ اس نے اپنی چادر کا حاشیہ بتلایا خالد بن سعید بن عاص جو ابھی باہر کھڑے تھے ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انہوں نے باہر ہی سے اس عورت کی بات سن لی انہوں نے (پکار کر) کہا ابوبکر تم اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی (بے شرمی کی باتیں) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں جھڑکا بس مسکراتے رہے (سبحان اللہ آپؐ کرم اور رحم مجسم تھے) خیر آپ نے اس سے فرمایا معلوم ہوا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے (اس سے نکاح کرلے) یہ تو ہوتا نہیں جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے مزہ نہ اٹھائے تو اس سے مزہ نہ اٹھائے، اسی حدیث نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا[۲]

بَابُ ۴۵۵ الْأَرْدِيَةِ وَقَالَ أَنَسٌ جَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب چادر اوڑھنا انس نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی (یہ حدیث آگے آتی ہے)۔

۵۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدینؒ نے ان کو امام حسینؓ نے کہ جناب امیر حضرت علیؓ نے فرمایا (اس قصہ میں جب حمزہ نے ان کی اونٹنیاں نشہ میں کاٹ ڈالی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پاپیادہ چلے میں اور زید بن حارثہ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھر پر پہنچے جس میں جناب حمزہؓ تھے آپ نے اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی۔

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا چادر حاشیہ دار کا پہننا ثابت ہوا ۱۲ منہ [۲] جس عورت کو تین طلاق دیئے جائیں وہ پہلے خاوند سے پھر نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند سے صحبت نہ کرائے اور اس سے طلاق نہ لے ۱۲ منہ

بَابُ ۴۵۶ لُبْسِ الْقَمِيْصِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ يُوْسُفَ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔

باب قمیص پہننا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یوسف میں) حضرت یوسفؑ کا قول نقل کیا میرا یہ قمیص لے جاؤ، میرے باپ کے منہ پر ڈالو وہ انکھیارا بن کر آجائے گا۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا شخص کون کون سے کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے (اس سے یہ نکلا کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں باب کا یہی مطلب ہے) نہ پاجامہ نہ باران کوٹ نہ موزے مگر جب جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ لے (وہ بھی گویا جوتی کی طرح ہو جائیں گے)۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ قَبْرَهُ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِّيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللهُ اَعْلَمُ۔

ہم سے عبداللہ محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے جنازے پر اس وقت تشریف لائے جب وہ (کمبخت) قبر میں دفنا دیا گیا تھا، آپ نے حکم دیا اس کی نعش نکالی گئی اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دی گئی آپ نے اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا قمیص اس کو پہنایا[1] (یہ سب اس کے بیٹے کا دل خوش کرنے کیلئے جو سچا مسلمان تھا)۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ اٰذَنَهُ فَجَاءَ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا اس کا بیٹا (عبداللہ جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ اپنا قمیص عنایت فرمائیے میں (عبداللہ) اپنے والد کو اسی کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز پڑھیے اس کے لئے (مغفرت کی) دعا فرمائیے آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو اس وقت مجھ کو خبر کیجئے اس نے خبر دی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ

لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاؤُسًا

آپ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے حضرت عمرؓ نے آپ کو پکڑ کر کھینچا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے جب بھی اللہ ان کو بخشنے والا نہیں (آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کی بات نہ سنی اور نماز پڑھی[1] اس وقت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق یہ آیت اتری منافق مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیو نہ اس کی قبر پر کھڑا ہوجیو پھر حضرتؐ نے منافقوں کا جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

باب قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں (مثلاً کندھے پر) لگانا

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامرؒ نے کہا ہم سے ابراہیم ابن نافع سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور ہنسلی سے اٹکے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے وہ کرتا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کے پوروں تک پہنچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے اور بخیل جب خیرات کا قصد کرتا ہے تو وہ کرتہ اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ کرتے تھے[2] کاش تو اس کو دیکھے وہ بخیل چاہتا ہے ذرا تو کرتہ ڈھیلا ہو (کہ ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا[3] حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن طاؤس نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا ہے[4] اور ابوالزناد نے بھی اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اس روایت میں بھی جبتان کا لفظ ہے۔ یعنی دو کرتے اور حنظلہ بن

[1] آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے منع نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ بھی ستر بار کا فرمایا منافق کے لئے فائدہ نہ بخشے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اور کسی ولی یا درویش کی دعا سے کافر یا منافق کیونکر بخشا جائے گا اور جو ایسی واہی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے ۱۲ منہ ❖

[2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ آپ کے کرتہ کا گریبان سامنے سینہ پر تھا اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اور پھنس کر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یہ روایت کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ ❖

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْرَجِ جُنَّتَانِ۔

ابی سفیان نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے بھی سنا جبتان لیکن جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جنتان ہے یعنی دو زرہیں۔

بَابٌ ۴۵۸ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابوالضحیٰ نے کہا مجھ سے مسروق نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی جبہ پہنے تھے آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا منہ دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا وہ تنگ تھیں (چڑھ نہ سکیں) آخر آپ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لئے ان کو دھویا سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی۔

بَابٌ ۴۵۹ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ۔

باب اُون کا جبہ لڑائی میں پہننا

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ اپنی اونٹنی پر سے اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی باہیں ان میں سے نکال نہ سکے آخر کو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکال لئے اور باہوں کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپ کے موزے اتارنے کو نیچے جھکا آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے طہارت کی حالت میں موزے پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا

لے یہ روایت بھی موصولاً کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۴۶۰ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

۴۸ ۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

---

۴۹ ۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ۔

بَابُ ۴۶۱ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ

باب قبا اور ریشمی فروج کے بیان میں فروج بھی قبا کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا فروج وہ قبا جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں لوگوں کو تقسیم کیں[1] اور مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے (مجھ سے) کہا چلو بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرتؐ کو میرے نام سے بلا میں گیا اور کہا کہ والد آپ کو بلاتے ہیں آپ برآمد ہوئے انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے اوپر تھی[2] آپ نے (نکلتے ہی مخرمہ سے) فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی مسور کہتے ہیں مخرمہ نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے فرمایا اب مخرمہ خوش ہو گیا[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے انہوں نے کہا ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی آپ نے اس کو پہنا پھر اس کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی کراہت کرتا ہے اس کو اتار ڈالا فرمانے لگے یہ لباس پرہیز گاروں کے لائق نہیں[4]۔ قتیبہ کی اس حدیث کو عبداللہ بن یوسف نے بھی لیث سے روایت کیا[5] عبداللہ بن یوسف کے سوا اور راویوں نے[6] فروجٌ حریرٌ کہا ہے۔

باب لنبی ٹوپیوں کا بیان امام بخاری نے کہا مجھ سے مسدد نے کہا[7] ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا انہوں نے کہا میں نے

---

[1] یہ قبائیں ریشمی تھیں اُن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے ۱۲ منہ [2] اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ قبائیں ریشمی تھیں آپ نے کیونکر پہنی اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام نہ ہوا ہوگا یا آپ نے اس قبا کو بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہوگا یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو ۱۲ منہ [3] اب کیا ہے قبا ملی گئی اسی کے نہ ملنے کا غصہ تھا ۱۲ منہ [4] اس کے بعد شاید ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام ہو گیا ہوگا قسطلانی نے کہا لڑکوں کو ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے۔ بعضوں نے کہا سات برس کے بعد ان کو بھی پہننا حرام ہے ایسا نہ ہو بڑے ہو کر اس کی عادت کرلیں ۱۲ منہ [5] یہ روایت کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [6] جیسے حجاج بن محمدؒ اور قتیبہ اور یونس بن محمدؒ ۱۲ منہ۔

[7] اس کو مسدد نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ۔

انس کو ایک زرد لنبی ٹوپی جس میں ریشم اور اون ملا ہوا تھا پہنے دیکھا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اُویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرتؐ سے پوچھا احرام والا کون کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا (احرام میں) قمیص نہ پہنو نہ عمامے نہ پائجامے نہ لنبی ٹوپیاں نہ موزے مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے ان کو ٹخنے کے نیچے کاٹ لے اسی طرح (احرام میں) وہ کپڑے بھی مت پہنو جو زعفران یا ورس میں رنگے گئے ہوں (ورس ایک خوشبودار گھانس ہے)۔

بَابُ السَّرَاوِيلِ ۴۶۲

باب پائجامہ پہننے کا بیان۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے (ان کو کاٹ ڈالے)۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ لنبی ٹوپی نہ موزہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو (بہ مجبوری) موزے پہن لے مگر ان کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہو۔

بَابُ الْعَمَائِمِ ۴۶۳

باب عماموں کا بیان۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا احرام والا شخص قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ لنبی ٹوپی نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس

ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

لگی ہو نہ موزے اگر جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔

بَابُ ۴۶۴ التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ. وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ

باب سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا اور ابن عباسؓ نے کہا (یہ مناقب انصار میں موصولاً گزر چکا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ کے سر پر ایک چکنائی لگا عمامہ تھا اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک چادر کا کونا لپیٹ لیا تھا (یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہو گی)۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حبش کی طرف کئی مسلمانوں نے ہجرت کی اور ابو بکر صدیق رضؓ نے بھی (حبش) کو جانے کی تیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ذرا ٹھہرو شاید مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو ہم تم ساتھ چلیں گے) انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے کیا آپ کو ایسی امید ہے آپ نے فرمایا ہاں خیر ابو بکر آپ کے ساتھ جانے کی غرض سے رکے رہے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ خوب تیز ہو جائیں) عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین دوپہر کا وقت تھا کوئی ابو بکرؓ سے کہنے لگا یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ سامنے سے چلے آ رہے تھے سر چھپائے ہوئے اور ایسے وقت تشریف لائے کہ اس وقت کبھی ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے ابو بکرؓ نے کہا آپ پر میرے ماں باپ صدقے آپ اس وقت خلاف معمول تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی (بڑی) غرض ہے غرض (آپ روانہ ہے) پر آن پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے جب اندر آئے تو فرمایا ابو بکر ذرا لوگوں سے کہو باہر جائیں[1] انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے یہاں غیر کون ہے آپ ہی کی بی بی ہے[2] آپ نے فرمایا ابو بکرؓ کو مجھ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی انہوں نے کہا تو مجھ کو بھی ساتھ رکھیے یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا ہاں ضرور تب

---

[1] مجھے تم سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے ۱۲ منہ [2] آپ حضرت عائشہؓ سے عقد کر چکے تھے ۱۲ منہ

هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلٰثِ۔

ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ ان دو اونٹنیوں میں سے آپ ایک لے لیجئے آپ نے فرمایا میں قیمت سے لوں گا خیر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے دونوں کے سفر کا سامان جلد جلد تیار کیا (جو کچھ ہو سکا) اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کے باندھنے کو کپڑا نہ تھا) اسماء بنت ابی بکر نے کیا کیا اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر اس سے تھیلہ باندھ دیا اس لئے ان کا لقب ذات النطاق پڑ گیا (سبحان اللہ یہ شرف کہاں ملتا ہے[1]) پھر ابو بکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر جا کر ثور پہاڑ کی غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں رہے[2] رات کو عبداللہ بن ابی بکرؓ جو جوان لڑکا بڑا چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور پچھلی رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش کے کافروں کے پاس صبح کرتا ہر کوئی یہ سمجھتا کہ عبداللہ رات بھر مکہ ہی میں رہا ہے اور مکہ میں جو کوئی بات اُن دونوں کے نقصان کی سنتا اس کو یاد رکھ کر جب رات کا اندھیرا ہوتا ان کے پاس جا کر ان سے کہہ دیتا اور عامر بن فہیرہ ابو بکر کا غلام کیا کرتا دودھ والی بکریاں لے کر چراتے چراتے جب عشا کا وقت آجاتا تو ان کے پاس پہنچتا (یعنے اس غار پر) اور وہ رات کو اسی دودھ[3] پر گزر کرتے اور ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتا (جیسے اسی وقت مکہ سے نکلا ہے) تین راتوں تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

بَابُ الْمِغْفَرِ۔ (۴۶۵)

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

باب خود پہننا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خود پہنے ہوئے داخل ہوئے[4]۔

بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ (۴۶۶)

وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ۔

باب چادروں اور یمن کی چادروں اور کملیوں کا بیان اور خباب بن ارتؓ نے کہا ہم نے مشرکوں کی ایذا دہی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اس وقت آپ ایک چادر پر تکیہ کئے ہوئے تھے[5]

---

[1] مگر حجاج مردود اس کو عیب سمجھتا تھا خدا کی پھٹکار اس پر ۱۲ منہ [2] اس سے یہ مطلب تھا کہ قریش کے کافر جب تھک بیٹھ رہیں اس وقت نکل بھاگیں ۱۲ منہ [3] تازہ دودھ دوہ کر ان کو دیتا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر حج یا عمرے کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کاج یا تجارت کے لئے مکہ میں جائے تو بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۵۷۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالک سے انہوں نے کہا، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ نجران (ایک شہر ہے یمن میں) کی چادر جس کا حاشیہ موٹا (گہرا) تھا اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار (نام نامعلوم) نے (جو آپ سے کچھ مانگتا تھا) آپ کو چادر سمیت زور سے پکڑ کر کھینچا انس کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپکے مبارک جسم پر نشان ڈال دیا اتنا زور سے اس نے کھینچا اور کیا کہنے لگا محمدؐ اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے مجھے کچھ دلواؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیئے (اس کی بے ادبی اور جہالت پر) پھر اس کو حکم دیا کچھ دلوا دیں[۱]۔

۵۷۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بُردہ (جو اس نے خود بنی تھی) آنحضرت کے پاس لے کر آئی سہل نے ابوحازم سے پوچھا تم جانتے ہو بُردہ کسے کہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں چادر کو جس کے کناروں پر حاشیہ ہو خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے اتفاق سے اس وقت آپ کو چادر کی ضرورت تھی آپنے لے لی اور اسی کو باندھ کر باہر نکلے (تہبند بنایا) ہم لوگوں یعنے صحابہ میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوف) نے اس چادر کو چھوا اور کہنے لگے (کیا عمدہ چادر ہے) یا رسول اللہ مجھ کو عنایت فرمایئے آپنے فرمایا اچھا لو پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا آپ مجلس میں بیٹھے رہے اس کے بعد گھر گئے اور چادر کو تہ کر کے اس کے

[۱] یعنی پیغمبری کی نشانی اس سے زیادہ کیا ہوگی باوجودیکہ اس نے ایسی سخت بے ادبی اور جہالت کی اور آپ کو سر راہ کھینچ کر ایسی تکلیف دی لیکن آپ نے اس کو جھڑکا تک نہیں ہنس دیئے اور اس کو سرفراز فرمایا اس کا مطلب پورا کر دیا بھلا کوئی دنیا کے بادشاہوں میں سے اس کا عشر عشیر بھی تو کر کے دیکھے اب مسلمان بادشاہ اپنے تئیں فرعون سمجھتے ہیں ایک خدائی کا دعویٰ کرنا باقی ہے، کیا مجال کوئی غریب غربا ان تک پہنچ کر اپنا عرض حال کر سکے اور تو اور تکہ کرتی ان کو عرضی دینا داخل جرم سمجھا گیا ہے واہ رے انصاف اور ہمدردی ہائے اس زمانہ میں حضرت عمرؓ ہوتے جنہوں نے اتنی سی بات پر کہ سعد نے کوفہ میں اپنا ایک محل بنوایا تھا اس میں غریبوں کو وقت بے وقت نہیں آنے دیتے تھے اس محل ہی کو جلوا کر خاک سیاہ کر دیا اگر حضرت عمرؓ ان فرعونی شاہوں کا دماغ دیکھتے تو وہ سزا دیتے کہ یہ بھی عمر بھر یاد کرتے ارے مسلمانو تم اپنے بزرگوں کی تقلید تو نہیں کرتے اور نصاریٰ اور مشرکوں کی تقلید پر مرے جاتے ہو ہائے کمبختی تمہارے بزرگ حضرت عمرؓ کے پاس سارا عرب اور مصر اور ایران اور شام تھا مگر انہوں نے نہ کوئی محل بنوایا نہ کسی غریب کو اپنے پاس آنے سے روکا دن بھر غریبوں کی فریاد سنتے رات کو چھپ کر رعایا کی خبر لینے نکلتے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ۔ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

پاس بھیج دیا لوگ ان سے کہنے لگے تم نے اچھا نہیں کیا جو یہ چادر آنحضرتؐ سے مانگی، تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص کہنے لگا میں نے یہ چادر اس لئے تھوڑے مانگی کہ میں پہنوں اللہ کی قسم میں نے اس لئے لی کہ جس دن میں مروں گا تو میرے کفن کے لئے کام آئے سہل کہتے ہیں پھر اس شخص کے کفن میں وہی چادر لگائی گئی[۳]

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگوں میں سے ایک گروہ ستر ہزار آدمیوں کا بہشت میں جائے گا جن کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اس وقت عکاشہ بن محصن اپنی چادر (جو اوڑھے تھے) اٹھاتے کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کردے پھر ایک اور انصاری شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمایئے میں بھی ان میں رہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ دُعا کرا چکا (اب اس کا وقت نہیں رہا۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا بہت پسند تھا انہوں نے کہا سبز یمنی چادر (کیونکہ وہ میل خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے)۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ دستوائی نے انہوں نے اپنے والد (ہشام بن عبداللہ) سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا سب کپڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی سبز چادر پہننا بہت پسند تھی[۵]

---

[۱] یعنی عبدالرحمان بن عوف پاس ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ کیا سخاوت ہے آپ کو اس چادر کی ضرورت تھی تو آپ کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفن کے لئے بزرگوں کا مستعمل لباس بطور تبرک کے لینا جائز ہے کہتے ہیں نواب مکرم خاں کا جنازہ جو حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے مرید تھے جب تیار ہوا تو کسی نے ان کے سر پر ایک بزرگ کی کلاہ رکھ دی انہوں نے کہا میرے پیر کی کلاہ لاؤ کیونکہ پروردگار کے پاس میرے وسیلہ وہی ہیں ۱۲ منہ [۵] کیونکہ سبز رنگ بہشتیوں کا لباس ہے ۱۲ منہ

۷۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوگئی تو ایک سبز یمنی چادر آپ کی (مبارک) نعش پر ڈال دی گئی۔

بَابُ ۴۶ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

باب کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں۔

۷۶۲ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباسؓ دونوں کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی آپ کملی اپنے منہ پر ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے اُن کمبختوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا[1] آپ (مسلمانوں کو ایسا کرنے سے) ڈراتے تھے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلٰى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی آپ نے اس کے بیل بوٹوں پر (عین نماز ہی میں) ایک نظر ڈالی جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابوجہم کو جا کر (واپس) دے دو (جنہوں نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی) کیونکہ اس نے مجھ کو نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ کو لا دو۔ یہ ابوجہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی عدی بن کعب قبیلے کے تھے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے ایک موٹی کملی اور ایک موٹی ازار نکالی فرمانے لگیں آنحضرت صلی اللہ

[1] لگے مسجد کی طرح وہاں میلہ اور جاؤ کرنے یہود اور نصاریٰ سے بڑھ کر کمبخت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ان کا عرس کرتے ہیں ان کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نمازیں پڑھاتے ہیں یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لعنت کرتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی کیونکہ یہ سب بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور کفش بردار اور آپ کی مرضی پر چلنے والے ہیں ۱۲ منہ

النبي صلى الله عليه وسلم في هذين

باب ۴۶۸ اشتمال الصماء

۷۶۵ - حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن خبيب عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الملامسة والمنابذة وعن صلاتين بعد الفجر حتى ترتفع الشمس وبعد العصر حتى تغيب وأن يحتبي بالثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء بينه وبين السماء وأن يشتمل الصماء۔

۷۶۶ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد أن أبا سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين وعن بيعتين نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بيده بالليل أو بالنهار ولا يقلبه إلا بذلك والمنابذة أن ينبذ الرجل إلى الرجل بثوبه وينبذ الآخر ثوبه ويكون ذلك بيعهما عن غير نظر ولا تراض واللبستين اشتمال الصماء والصماء أن يجعل ثوبه على أحد عاتقيه فيبدو أحد شقيه ليس عليه ثوب واللبسة الأخرى احتباؤه بثوبه وهو جالس ليس على فرجه منه شيء۔

باب ۴۶۹ الاحتباء في ثوب واحد۔

۷۶۷ - حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله

علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں میں قبض ہوئی۔

باب ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں جس کو عربی میں اشتمال صماء کہتے ہیں (اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے)

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا (اس کا ذکر آگے آتا ہے اور اوپر کتاب البیوع میں بھی گزر چکا ہے) اور دو نمازوں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج ڈوب جائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر دوسرا کپڑا نہ ہو جو اس میں اور آسمان میں حائل ہو[1] اور اشتمال صماء سے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی کہ ابوسعید خدریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے یعنی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بیع ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو بس اس کو چھو لے رات کو یا دن کو اور الٹ کر نہ دیکھے (یہی شرط ہوئی) اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے[2] بس بیع پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی ہو) نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پسند کریں اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال صماء ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اس کو ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو دوسرا ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا ہے جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

[1] کیونکہ اس میں ستر کھل جاتا ہے ۱۲ منہ [2] یا اور کوئی چیز مثلاً ڈھیلا وغیرہ ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ اَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى اَحَدِ شِقَّيْهِ وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

بَابٌ ۴۷ الْخَمِيْصَةِ السَّوْدَاءِ

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَنْ نَّكْسُوَ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا فَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِيْ يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهٗ فَغَدَوْتُ بِهٖ فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ وَّعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَّهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو[۴] دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی آپ نے منع فرمایا۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

باب کالی کملی کا بیان

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے والد سعید بن فلاں سے وہ عمرو بن سعید بن عاص ہیں انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ چھوٹی کملی میں کس کو اڑھاؤں لوگ چپ رہے آپ نے مجھ کو بلوا بھیجا لوگ مجھ کو اٹھا کر لے گئے (چونکہ کم سن تھی) آپ نے وہ کملی مجھ کو اڑھا دی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ پھٹ کر پرانی ہو جائے (یعنی زندہ رہے گویا دعا دی) اس کملی میں سبز یا زرد نقش تھے آنحضرت نے (جب ام خالد کو یہ کملی اڑھائی تو) فرمایا سناہ سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے[۵]

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے جب ام سلیم (انسؓ کی والدہ) جنیں تو مجھ سے کہنے لگیں انسؓ دیکھتا رہ ابھی اس بچہ کے پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں انسؓ کہتے ہیں صبح کو میں اس بچہ کو آنحضرتؐ کے پاس لے گیا آپ ایک باغ میں تھے حریثی کملی اوڑھے ہوئے اور[۶] اونٹوں کو داغ دے رہے تھے

---

[۴] اگر پاجامہ میں گوٹ مار کر بیٹھے تو وہ منع نہ ہوگا کیونکہ اس میں ستر نہیں کھلتا ۱۲ منہ [۵] یہ ام خالد حبش ہی کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں اس لئے آپ نے حبشی زبان میں ان سے یہ کلمہ فرمایا ۱۲ منہ

[۶] حریثی نسبت ہے حریث کی طرف شاید اس نے کملیاں بنانا شروع کی ہوگی بعضی روایتوں میں خبر یہی ہے بعضی روایتوں میں جونی ہے یعنی الجون کی طرف نسبت ہے۔ حافظ نے کہا جونی کملی اکثر سیاہ ہوتی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ

الَّذِیْ قَدْ مَرَّ عَلَیْهِ فِی الْفَتْحِ۔

بَابُ الثِّیَابِ الْخُضْرِ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْقُرَظِیُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَکَتْ إِلَیْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ یَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَیْتُ مِثْلَ مَا یَلْقَی الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَیْرِهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِیْ إِلَیْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَیْسَ بِأَغْنٰی عَنِّیْ مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ کَذَبَتْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِیْمِ وَلٰکِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِیْدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ کَانَ ذٰلِكِ لَمْ تَحِلِّیْ لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِیْ لَهُ حَتّٰی یَذُوْقَ مِنْ عُسَیْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَیْنِ فَقَالَ بَنُوْكَ هٰؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هٰذَا الَّذِیْ تَزْعُمِیْنَ مَا تَزْعُمِیْنَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهٖ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ۔

جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ پاس آئے تھے۔

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ رفاعہ نے اپنی عورت تمیمہ بنت وہب) کو (تین) طلاق دیئے پھر عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا حضرت عائشہؓ نے کہا یہ عورت سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئی اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اور اپنے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے (سبز داغ) وہ بھی مجھ کو دکھلائے[1] عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں اس کا بدن اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے جیسے میں نے مسلمان عورتوں کو تکلیف پاتے دیکھا ویسی تکلیف کسی کو پاتے نہیں دیکھا عکرمہ نے کہا یہ خبر اس کے خاوند کو پہنچی کہ وہ میری شکایت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ہے وہ بھی آیا اور دو بچے ساتھ لایا جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میں نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے کہ اس کے پاس جو ہے وہ اس کپڑے کے پھندنے سے زیادہ زوردار نہیں ہے[2] اس نے اپنے کپڑے کا حاشیہ لے کر بتلایا عبدالرحمٰن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح (جماع کے وقت) ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں[3] مگر یہ شریر ہے[4] پھر رفاعہ کے اگلے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا اگر ایسا ہے[5] تو پھر تو رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہوسکتی یا اس کے پاس جانے کے قابل نہیں جبتک عبدالرحمٰن تیرا مزہ نہ اٹھائے[6] عکرمہ کہتے ہیں آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن کے ساتھ دو بچے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں اس نے کہا ہاں جب آپ نے عورت

[1] شاید عبدالرحمٰن نے اس کو مارا ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنے اس کا عضو بالکل کمزور ہے برابر جماع نہیں کر سکتا ۱۲ منہ [3] یعنے خوب زور سے جماع کرتا ہوں ۱۲ منہ [4] اس لئے شرارت کرتی ہے کہ میں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کر لے ۱۲ منہ [5] یعنے عبدالرحمٰن نے ابھی تجھ سے دخول نہیں کیا ہے ۱۲ منہ

[6] تجھ سے اچھی طرح صحبت نہ کرے ۱۲ منہ

بِالْغُرَابِ۔

سے فرمایا تو کہتی ہے عبدالرحمٰن نامراد ہے خدا کی قسم یہ بچے تو عبدالرحمٰن سے صورت میں ایسے ملتے ہیں جیسے کوّا دوسرے کوّے سے ملتا ہے۔

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ

باب سفید لباس کا بیان

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

اسحاق ابن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد (ابراہیم بن سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا میں نے (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے بائیں دو شخص دیکھے سفید کپڑے پہنے ہوئے (وہ دونوں فرشتے تھے جبرائیل اور میکائیل) میں نے ان کو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا نہ پھر اس کے بعد دیکھا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رض حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان سے ابوالاسود دیلی نے بیان کیا ان سے ابوذرؓ غفاری نے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سفید کپڑے اوڑھے ہوئے سو رہے تھے پھر (دوبارہ) آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے آپ نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر (توحید پر) مر جائے تو وہ (ایک نہ ایک دن) ضرور بہشت میں جائیگا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ زنا کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا خواہ زنا اور چوری کرتا ہو پھر (تیسری بار) میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوذر کی ناک میں مٹی لگے (یعنی ابوذر کو برا معلوم ہو تو ہوا کرے) ابوالاسود نے کہا ابوذر جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے یہ لفظ بھی کہا کرتے وان رغم انف ابی ذر امام بخاری نے کہا

لے یعنے یہ بچے عبدالرحمٰن کے معلوم ہوتے ہیں پھر تو اس کو نامرد اور سست کیسے بتلاتی ہے عبدالرحمٰن اسی لئے بچوں کو ہمراہ لائے تھے وہ سمجھ گئے تھے کہ اس نے میری نامردی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہوگی ۱۲منہ ۲ے باب کا مطلب اس سے نکلا کہ یہ فرشتے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سفید لباس بہت عمدہ لباس ہے حاکم اور اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا سفید کپڑے پہننا لازم کرو وہ بہت پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو ۱۲منہ +

عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهٗ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهٗ

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے اور شرمند ہو اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا[1]۔

بَابُ ۴۷ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ

باب ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھونا اور مردوں کو ریشمی کپڑا کتنا درست ہے۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا ہم آذربیجان میں (جو ایک ملک ہے ایران میں) عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے (وہ حضرت عمرؓ کی طرف سے سردار تھے) وہاں ہم کو حضرت عمرؓ کا پروانہ پہنچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے پاس ہیں[2] ابو عثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بوٹہ یا حاشیہ مراد ہے[3]۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم آذربیجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہم کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں اٹھا کر ہم کو بتلایا زہیر راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی اٹھائی۔

[1] میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مر جائے لیکن موحد ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہوگا خواہ اس کو معاف کرے بن عذاب دیئے بہشت میں لے جائے یا چند دن گناہ کے موافق عذاب دے کر پھر بہشت میں لے جائے بہرحال مومن موحد جو دوسرے اصول اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرتا ہو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہنے کا زنا اور چوری دو گناہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک حق اللہ ہے ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کر کے معاف کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشنے کا یہ کلمہ اس کا امام حسن بصری رح نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں جب واجد علی شاہ بادشاہ اودھ گزر گیا تو مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا واجد علی شاہ بخشا گیا ایک اور دہلی کا بادشاہ جو سخت گناہ گار تھا مرتے وقت یہ وصیت کر گیا کہ مجھ کو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کے مزار کے پاس دفن کر دینا وہیں دفن کیا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین گڑگڑا کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس امید سے آیا کہ تو اس کو بخش دے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بہرحال مومن کے لئے گو کتنا ہی گنہ گار ہو بڑی بڑی امید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لئے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان گزرے ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پر مرا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں ۱۲ منہ

[2] یعنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے ۱۲ منہ

[3] تو دو انگل چوڑا ریشمی حاشیہ لگا سکتے ہیں ۱۲ منہ ۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَّمْ يَلْبَسْ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم (آذربیجان میں) عتبہ کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کوئی ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمٰنَ وَأَشَارَ أَبُوْ عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى

ہم سے حسن بن عمر جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا ہم سے ابوعثمان نے پھر یہی حدیث نقل کی ابوعثمان نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے تلایا۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهٖ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهٗ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيْرُ وَالدِّيْبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان مدائن میں[1] تھے انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک کسان چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا انہوں نے وہی کٹورا اس کو پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس کو اس لئے پھینک مارا کہ میں (اس کٹورے میں پانی لانے سے) اس کو منع کر چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی حریر دیبا (ریشمی کپڑے) کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہم کو آخرت میں ملیں گے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَّلْبَسَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا شعبہ کہتے ہیں میں نے عبدالعزیز سے پوچھا انسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عبدالعزیز نے غصے ہو کر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی دنیا میں خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا وہ خطبہ میں یوں کہہ رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا (خالص ریشمی کپڑا) وہ آخرت میں نہیں پہننے کا۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوذبیان

[1] جو مشہور شہر ہے شاہان ایران کا ایک زمانہ میں پایۂ تخت تھا ۱۲ منہ

إِلَى ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ

بَابُ ۴۷۴ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ وَ

يُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۸۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمَسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

خلیفہ بن کعب سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں اس کو نہ پہنے گا امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابومعمر نے کہا کہتے تھے ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے یزید ضبعی سے کہ معاذہ بنت عبداللہ عدویہ نے کہا مجھ کو ام عمرو بنت عبداللہ بن زبیر نے خبر دی میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے حریر کو پوچھا انہوں نے کہا ابن عباسؓ کے پاس جاؤ ان سے پوچھو میں گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو ابوحفص یعنی حضرت عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں حریر وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملنے کا عمران نے کہا میں نے یہ حدیث سن کر کہا حضرت عمرؓ سچے ہیں انہوں نے آنحضرت پر جھوٹ نہیں باندھا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا[1] ہم سے جریر (یا حرب بن شداد) نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عمران بن حطان نے بیان کیا اور یہی حدیث نقل کی۔

باب حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہنے نہیں اس باب میں زبیدی نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی[2]

ہم سے عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اس کو چھونے اور تعجب کرنے لگے (ایسا نرم اور ملائم عمدہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اس پر تعجب آتا ہے ہم نے کہا بیشک آپ نے فرمایا سعد بن معاذؓ (جو شہید ہو چکے تھے) ان کے

[1] جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں وصل کیا ۱۲ منہ

فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا۔

بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيْرِ

وَقَالَ عَبِيْدَةُ هُوَ كَلُبْسِهٖ۔

٧٨٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَّشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَّأْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَأَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ۔

بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ فِيْهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ وَالْمِيْثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا وَقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ يَزِيْدَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيْهَا الْحَرِيْرُ وَالْمِيْثَرَةُ جُلُوْدُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيْثَرَةِ۔

٧٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ۔

بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيْرِ لِلْحِكَّةِ

پونچھنے کے رومال (تو لئے) بہشت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

باب حریر بچھانا کیسا ہے۔

عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے[1]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے ابن ابی نجیح سے سنا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے منع فرمایا اور حریر اور دیبا پہننے سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

باب قسی (مصر کا ریشمی کپڑا) پہننا کیسا ہے

عاصم ابن کلیب نے ابو بردہ سے نقل کیا (اس کو امام بخاری نے وصل کیا) میں نے حضرت علیؓ سے کہا قسی کیا کپڑا ہے انہوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں شام یا مصر کے ملک سے آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بوٹے بنے ہوئے اور میثرہ (زین پوش) جس کو عورتیں اپنے خاوند کے لئے ریشم سے بن کر بنایا کرتی تھیں (یا زرد رنگتی تھیں) جیسے اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں (حاشیہ دار) اور جریر بن یزید نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے[2]، قسی دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور میثرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش[3] امام بخاری نے کہا عاصم نے جو میثرہ کی تفسیر نقل کی وہی اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے[4]۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثا سے کہا ہم سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لال (ریشمی) زین پوشوں اور قسی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

باب خارشت کی بیماری میں مرد (دوا کے طور پر) ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

[1] اس کو حارث بن ابی اسامہ نے مسند میں وصل کیا بعضوں نے حریر پر بیٹھنا جائز رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان پر رد کیا شافعیہ نے کہا اگر دوسرا کپڑا حائل ہو تو حریر پر بیٹھنا درست ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جیسے شیر ریچھ چیتے وغیرہ کے ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا اکثر علماء کے نزدیک زین پوش وہی منع ہیں جن میں نرا ریشم ہو یا زیادہ ہو سوت کم ہو لیکن جن میں آدھا سوت آدھا ریشم ہو یا سوت زیادہ ہو ایسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کیونکہ ان کو حریر نہیں کہنے کے ۱۲ منہ

٧٨٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبدالرحمنؓ ابن عوف کو خارشت کی وجہ سے نرا ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔[1]

بَابُ ٤٧٨ الْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ

باب عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے

٧٨٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک ریشمی جوڑا (جس میں زرد دھاریاں ہوتی ہیں) عنایت فرمایا میں اس کو پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرتؐ کے چہرے پر غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اس کو ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں کو بانٹ دیئے۔

٧٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ رض رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک زرد دھاری دار ریشمی جوڑا (بازار میں) بکتا دیکھا[2] انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو خرید لیتے تو اچھا ہوتا جمعہ کے دن اور جب دوسرے ملکوں کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کرتے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا (کہ چند ہی روز کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ویسا ہی ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو پہناتے ہیں، آپ ہی نے تو (چند روز ہوئے) اس جوڑے کے باب میں ایسا ایسا فرمایا تھا[3] آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے تھوڑے دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس کو بیچ سکتا ہے یا کسی اور کو پہنا سکتا۔

٧٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیبؒ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے ام کلثوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری دار ریشمی جوڑا پہنے دیکھا[4]

---

[1] اس سے خارشت والے کو آرام ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عطارد نامی ایک شخص بیچ رہا تھا ۱۲ منہ [3] اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں ۱۲ منہ [4] یہ حضرت عثمانؓ کی بی بی تھیں انسؓ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے اُن سے پردہ نہ تھا ۱۲ منہ

بَابُ ۴۷۹ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے (یعنے آپ کی مزاج میں خواہ مخواہ تکلف نہ تھا)۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں ایک برس تک انتظار کرتا رہا (کہ موقع ہو تو) حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے ان تظاہرا علیہ لیکن میں ان سے ڈرتا رہا یہ پوچھنے میں[1] آخر ایسا ہوا (حج کے سفر میں لوٹتے وقت) وہ ایک جگہ (مر الظہران) میں اترے اور پیلو کے درخت کے تلے حاجت کے لئے گئے جب حاجت سے فارغ ہو کر آئے (میں ان کو وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے پوچھا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں جنہوں نے آنحضرت پر زور جتلایا تھا انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ اور کون پھر لگے اس کا قصہ بیان کرنے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کچھ مال نہیں سمجھتے تھے[2] جب اسلام کا زمانہ آیا[3] اور اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ان کے حقوق بیان کئے تو ہم ان حقوق کی رعایت کرنے لگے مگر جب بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں ان کو شریک نہ کرتے (بس کھانے پینے اور خانگی کام ان کے متعلق تھے) ایک بار ایسا ہوا مجھ میں اور میری جورو میں گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھ کو کہہ بیٹھی میں نے کہا اری چل دور ہو وہ کہنے لگی واہ واہ تم اتنی سی بات پر ایسے بھڑک اٹھے اپنی بیٹی حفصہؓ کی تو خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا تنگ کرتی ہے یہ سنتے ہی میں حفصہؓ کے پاس آیا میں نے کہا، بیٹی دیکھ میں تجھ کو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں

---

[1] حضرت عمرؓ کا رعب اور دبدبہ پروردگار کی طرف سے تھا باوجودیکہ کوئی ظاہری سامان شوکت اور طمطراق کا نہیں رکھتے تھے مگر جو کوئی ان کے سامنے جاتا اس پر ہیبت طاری ہوتی قیصر روم کا سفیر آیا آپ ایک درخت کے تلے سو رہے تھے تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس کے جسم پر لرزہ پڑ گیا وہ حیران تھا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا جن کے عالیشان محل تھے اور بہت کچھ دھوم دھام رکھتے تھے مگر مجھ پر رعب نہ ہوا، اس مرد درویش کے سامنے ایسا رعب پڑ رہا ہے کہ سارا بدن لرز رہا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیا کرتے تھے لوگوں نے کہا جب حضرت عمرؓ نے منبر پر متعہ کی حرمت بیان کی تھی اس وقت تم کیا کرتے تھے تم کو کہنا نہیں تھا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بڑے صاحب ہیبت آدمی تھے میں ان کے رعب سے کچھ نہ کہہ سکا ۱۲ منہ [2] لونڈی غلاموں کی طرح اُن سے سلوک کرتے ۱۲ منہ [3] اب کہاں ہیں وہ پادری جو کہتے ہیں اسلام نے تو عورتوں کو لونڈی غلام بنا دیا، اسلام نے تو ان کو طرح طرح کے حقوق عنایت فرمائے اور آزادی بخشی ۱۲ منہ +

[4] دن دن بھر آپ کو خفا رکھتی ہیں ۱۲ منہ +

لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ
دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ
بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَزْوَاجِهِ فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ
وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ
لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا
نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا
هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ طَلَّقَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ
فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى
بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَ
تَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ
وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي

آنحضرتؐ کو تکلیف دینے کا حال سن کر پہلے حفصہؓ کے[1] پاس گیا اس کے بعد آنحضرتؐ
کی دوسری بی بیوں کے پاس[2] پھر میں ام سلمہؓ پاس گیا[3] ان سے بھی میں نے وہی کہا
جو حفصہؓ سے کہا تھا وہ کہنے لگیں عمرؓ تم سے تعجب ہے[4] تم ہمارے کاموں میں بھی
دخل دینے لگے سچ ہے اب ایک ہی باقی رہا تھا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی بی بیوں کے مقدمہ میں بھی دخل دو غرض ام سلمہ نے کئی بار یہی فقرہ
کہا (اور مجھ کو خوب آڑے ہاتھوں لیا) اس زمانہ میں ایک انصاری آدمی تھا[5]۔
(وہ میرا ہمسایہ تھا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا اور میں ہوتا تو
جتنی باتیں گزرتیں[6] ان کی خبر میں اس کو آن کر دیتا اسی طرح جب میں آنحضرتؐ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا وہ ہوتا تو وہ مجھ کو خبر کر دیتا (باری باری میں اور وہ دونوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گرد و پیش (قریب قریب) عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپ کے مطیع
ہو گئے تھے ایک غسان کا رئیس (جبلہ بن ایہم) شام کے ملک میں مخالف تھا
ہم کو اس کے حملہ کرنے کا ڈر لگا رہتا ایک دن ایسا ہوا انصاری میرے پاس
آن کر کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا میں چونک گیا میں نے کہا کیا غسان کا رئیس
آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں ان کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں
ہر حجرے سے رونے کی آواز آ رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بالاخانے پر جا کر بیٹھ رہے ہیں دروازے پر ایک غلام (پہرے کے طور پر رباح
نامی) بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرتؐ
سے اجازت چاہ تو[7] میں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بوریے پر پڑے ہیں[8] اور بوریے کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ گیا ہے آپ کے سر
کے تلے ایک تکیہ بھی ہے تو چمڑے کا اس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند

[1] یا میں حفصہؓ پر پل پڑا قریب ہو گیا کہ ماروں ۱۲ منہ [2] وہ بھی حضرت عمرؓ کی رشتہ دار تھیں ۱۲ منہ [3] تم ہر کام میں دخل دیتے دیتے اب ۱۲ منہ [4] اوس بن خولی یا عتبان بن مالک ۱۲ منہ [5] قرآن کی آیتیں اتریں یا جو باتیں آپ فرماتے ۱۲ منہ [6] وہ گیا کہیں تیسری بار میں تجھ کو اجازت ملی ۱۲ منہ [7] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ کو فرش وغیرہ کے تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی بوریے پر بھی آرام فرماتے ۱۲ منہ

قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ اُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ

کچی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے کچھ پتے وہاں موجود ہیں میں نے وہ بیان کیا جو حفصہ اور ام سلمہ سے میری گفتگو ہوئی تھی اور ام سلمہؓ نے جو جواب دیا تھا اس کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ غرض انتیس راتوں تک آپ اسی بالا خانہ میں رہے اس کے بعد اتر آئے۔

۷۹۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا اَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ اَصَابِعِهَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ہندہ بنت حارث نے خبر دی انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے تو لا الٰہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات کو (پروردگار کی طرف سے) کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتریں ان حجروں والی بی بیوں کو (تہجد کے لئے) کون جگاتا ہے دیکھو بہت سی عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہونگی زہری کہتے ہیں یہ ہندہ بنت حارث اپنی آستینوں میں گھنڈیاں رکھتی تھیں اپنی انگلیوں کے درمیان۔

بَابُ ۴۸۰ مَا يُدْعٰى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے

۷۹۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَ اُتِيَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے کہا مجھ سے والد سعید بن عمرو نے کہا مجھ سے ام خالد نے بیان کیا جو خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

۱؎ جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بہلانے کو پہلے ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی ایسی باتیں کیں جس سے ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غم غلط ہوا دو بارہ آپ مسکرائے اس وقت حضرت عمرؓ بیٹھے ۱۲ منہ ۴؎ اپنی بی بیوں کے پاس نہیں آئے ۱۲ منہ ۵؎ بی بیوں کے پاس تشریف لے گئے ۱۲ منہ ۶؎ تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھلاتی ہیں وہ کمبخت آخرت میں ننگی ہونگی یہی سزا ان کو دی جائے گی افسوس ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ تھا یعنے لباس ساتر ایسا موٹا کپڑا پہننا جس میں سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جالیاں ململیں پہنانا شروع کر دیا جن میں سے ان کی چھاتیاں پیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضی عورتیں کرتا تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیٹ بلکہ سینہ بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی بھی نہیں پہنتیں صرف ساڑھی پر اکتفا کرتی ہیں جیسے دکن اور بنگالہ میں اور اسی لباس سے بلا تکلف ان مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچا زاد ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی وغیرہ اور پروردگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندوؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردے کو لازم کر لیا جو رسمی ہے یعنے گھر کے باہر نہ نکلنا کہئے اس سے فائدہ کیا ہوا، ادھر خدا کے گناہ گار ہوئے، ادھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہوئی خسر الدنیا والآخرة ذلك هو الخسران المبين یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول یہ اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں، لغو رسموں کو چھوڑیں ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوْهَا هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيْهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِيْ أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلٰى أُمِّ خَالِدٍ

کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آپ نے صحابہ سے فرمایا یہ (چھوٹی) چادر کس کو پہناؤں لوگ خاموش ہو رہے پھر آپ ہی نے فرمایا ام خالد کو بلاؤ لوگ مجھ کو لے کر آئے (میں کم سن تھی) آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھ کو پہنا دی اور دو بار فرمایا پرانی کر پھاڑ (دعادی یعنے زندہ رہ) آپ اس چادر کے بیل بوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے فرماتے ام خالد سنا سنا یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنے واہ کیا زیب دیتی ہے اسحاق بن سعید نے کہا میرے عزیزوں میں سے ایک عورت (نام نامعلوم) نے بیان کیا اس نے یہ چادر دیکھی تھی۔

بَابُ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

باب مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے (یعنے بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا[1])

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا[2]۔

بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

باب زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو[3] اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو (ورس ایک خوشبودار رنگین گھانس ہے)۔

بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب سرخ رنگ کا بیان

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق

---

[1] مگر شادی میں درست رکھا ہے جیسے اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یہ عام ہے بدن اور کپڑا دونوں کے رنگنے کو شامل ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے بن احرام منع نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو ۱۲ منہ [3] یعنے جو حج اور عمرے کا احرام باندھے ہو ۱۲ منہ [4] سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے گو کسم کا رنگ ہو، اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بیہقی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیونکہ اس کی ممانعت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ضرور ممانعت کے قائل ہوتے۔ تیسیر القاری میں ہے کہ کسم کے سوا دوسرا سرخ رنگ مثلاً مجیٹھ وغیرہ کا جس سے بانات رنگی جاتی ہے یا گیرو کا اکثر فقہاء کے نزدیک مردوں کو درست ہے بعضے فقہاء نے نرا سرخ منع کیا ہے۔ سرخ دھاری والا کپڑا درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں حدیث میں جو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنتے تھے اس سے یہی مراد ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں (بقیہ بر ص ۵۱۳)

إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ۔

سے انہوں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے) میں نے آپ کو ایک سُرخ جوڑا پہنے دیکھا اتنا خوب صورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ
باب سُرخ زین پوشش کا کیا حکم ہے۔

۷۹۶ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا اور ہم کو منع کیا خالص ریشمی کپڑا اور دیبا اور قسی اور استبرق پہننے سے اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے۔

بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا
باب صاف چمڑے کی جوتی پہننا۔

۷۹۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سعید بن ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے انہوں نے کہا ہاں۔

۷۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں تم کو چار باتیں کرتے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں کسی اور اصحابی کو کرتے نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا ابن جریج وہ کون سی باتیں ہیں انہوں نے کہا تم خانہ کعبہ کے کسی کونے کو (طواف میں) ہاتھ نہیں لگاتے صرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱۳) تعیں شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا ہے کہ کسم کا سرخ رنگ مردوں کے لئے نادرست ہے دوسرا سرخ رنگ درست ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ۔

حاشیہ صفحہ ہذا ۱ قسطلانی نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشمی ہو ۱۲ منہ ۲ باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں۔ دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم سچی کرنا، اسی طرح سات باتیں جو منع ہیں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں دو اور یہ ہیں۔ سونے کی انگوٹھی پہننا، چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ۱۲ منہ ۳ جس پر سے بال نکال لئے گئے ہوں یعنے نری کے ۱۲ منہ ۴ عرب میں اکثر لوگ بن دباغت کے چمڑے کی جس پر بال لگے رہتے جوتیاں پہنتے ۱۲ منہ ۵ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی کو شامل ہے یعنے اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں ۱۲ منہ۔

الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہو دوسرے تم صاف نری کے جوتے پہنتے ہو تیسرے تم زرد خضاب کرتے ہو[1] چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم (بے احرام ٹھہرے رہتے ہو جب آٹھویں تاریخ ہوتی ہے اس وقت احرام باندھتے ہو عبداللہ بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا ارکان یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے (میں بھی نہیں لگاتا) صاف نری کے جوتے جس پر بال نہیں رہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے ان کو پہنے پہنے وضو کرتے اس لیے میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں زرد رنگ کا خضاب کرتے[2] یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس لئے میں بھی زرد رنگ پسند کرتا ہوں[3] احرام کا جو تو نے ذکر کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب آپ اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے[4]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور کہا جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے[5]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے (اس کا کاٹنا ضرور نہیں) اور جس

---

[1] زعفران کا یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہو ۱۲ منہ [2] صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کا خضاب داڑھی میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوشبو لگایا کرتے اسی کی زردی شاید بالوں میں بھی لگ گئی ہوگی ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا زرد رنگ کا استعمال مردوں کو درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ زعفران کا زرد رنگ نہ ہو ۱۲ منہ [4] تو میں بھی جب مکہ سے منا کو جانے لگتا ہوں یعنے آٹھویں تاریخ اسی وقت احرام باندھتا ہوں لبیک پکارتا ہوں ۱۲ منہ [5] اس حدیث میں بھی جوتیوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی جوتیوں کو شامل ہے ۱۲ منہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے[1]

بَابٌ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنٰى

باب پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پسند تھا طہارت میں جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں[2]

بَابٌ يَنْزِعُ النَّعْلَ الْيُسْرٰى

باب جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے داہنا پاؤں پہننے میں تو اول رہے اتارنے میں اخیر۔

بَابٌ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

باب ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا اس طرح چلنا منع ہے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتے اتار لے یا دونوں پہن کر چلے[3]

بَابٌ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

باب ہر چپل میں دو، دو تسمے اور ایک تسمہ بھی کافی ہے

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہرا جوتی میں دو دو تسمے تھے۔

---

[1] لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسے اوپر کی حدیث میں ہے ۱۲منہ [2] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کام میں ان میں سے وہ کام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے مسجد سے باہر نکلنے پاخانہ جانے میں ۱۲منہ [3] اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنما ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا دوسرے اس میں پاؤں تلے اوپر ہو کر موچ آجانے کا ڈر ہے ۱۲منہ ◆

۸۰۵ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ طَھْمَانَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ بِنَعْلَیْنِ لَھُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ھٰذِہٖ نَعْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انسؓ دو دو جوتیاں لے کر نکلے ان دونوں میں دو تسمے تھے (ہر ایک میں ایک) ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ہے[1]

بَابُ الْقُبَّۃِ الْحَمْرَاءِ مِنْ اَدَمٍ

باب لال چمڑے کا ڈیرہ

۸۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ شَیْئًا

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد وہب بن عبداللہ سوائیؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ لال چمڑے کے ڈیرے میں تشریف رکھتے تھے میں نے دیکھا آپ کے وضو کا پانی بلال لے کر آئے لوگ اس کے لینے کو لپکے جس نے کچھ پالیا اس نے بدن پر لگالیا جس کو نہ مل سکا اس نے دوسرے ہاتھ سے تری لے کر بدن پر لگالی)

۸۰۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاَنْصَارِ وَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی **دوسری سند** لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انسؓ بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا ان کو لال چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا[2]

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَی الْحَصِیْرِ وَنَحْوِہٖ۔

باب بوریئے وغیرہ یا اس کی طرح دوسرے حقیر فرش پر بیٹھنا

۸۰۸ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِرُ حَصِیْرًا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ وَیَبْسُطُہٗ بِالنَّھَارِ فَیَجْلِسُ عَلَیْہِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِہٖ

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بوریئے کی آڑ کر کے حجرہ سا بنا لیتے اس میں تہجد کی نماز پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے لوگوں نے جمع ہونا شروع کیا (حجرے کے پرے رہ کر) آپ کی اقتداء کرتے جب بہت لوگ جمع ہونے لگے

---

[1] اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گزر چکا جب انصار نے کہا تھا آپ لوٹ کا مال قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون ٹپک رہے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ خبر سن کر کہ آپ اس حجرے میں نماز پڑھ رہے ہیں ۱۲ منہ [4] حج وداع میں ۱۲ منہ

حَتّٰى كَثُرُوْا فَاَقْبَلَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَاِنْ قَلَّ۔

باب ۴۹۲ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ اَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ اَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا بِنَا اِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَدْعُوْ لَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ مُّزَرَّرٍ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

باب ۴۹۳ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ

۸۰۹ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ

تو آنحضرتؐ ان کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا نبھ سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاؤ گے (اکتا جاؤ گے) دیکھو اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے گو تھوڑا ہی ہو[1]۔

باب اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکمے سنہری لگے ہوں (یا چاندی سونے کے بٹن ہوں) لیث بن سعد نے کہا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان کے والد مخرمہ ان سے کہنے لگے بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں آپ بانٹ رہے ہیں چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں (ہم کو بھی کوئی اچکن مل جائے) خیر ہم باپ بیٹا مل کر گئے دیکھا تو آپ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نام سے بلا لے میں نے اس کو برا سمجھا[2] اور والد سے کہا آنحضرتؐ کو دیکھو تم کو دیکھو) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے بلانے والا نہیں[3] انہوں نے کہا بیٹا آنحضرتؐ (دنیا کے رئیسوں کی طرح) مغرور نہیں ہیں خیر میں نے (والد کے کہنے سے) آپ کو بلایا آپ ایک اچکن دیبا کی جس میں سنہری گھنڈی تکمے لگے ہوتے تھے ڈالے ہوئے نکلے[4] اور فرمانے لگے مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر وہ ان کو دے دی[5]۔

باب سونے کی انگوٹھیاں (مرد کو) پہننا کیسا ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

---

[1] سبحان اللہ کیا حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ کرے آخیر میں وہی بہت ہو جاتا ہے پورا ہوتا ہے دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کئے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کیں وہ انہی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور پابندی اوقات کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے اور جلد بازوں سے کبھی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا ۱۲ منہ [2] کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے ۱۲ منہ [3] آپ ایک ادنیٰ آدمی کے بلانے پر چلے ۱۲ منہ [4] شاید اس وقت تک حریر پہننا حرام نہ ہوا ہوگا یا اس قبا کو لئے ہوئے نکلے ہونگے ڈالنے سے یہی مراد ہے ۱۲ منہ [5] پہلے مخرمہ ذرا دل میں غصے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبائیں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا جب مخرمہ نے آپ کو بلوایا تو آپ سمجھ گئے اور قبا لئے ہوئے برآمد ہوتے مخرمہ کی خواہش پوری کر دی ان کا سارا رنج جاتا رہا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنے اعلیٰ سب کا ایسا خیال تھا یہی تو وجہ تھی سب آپ پر سے اپنی جان مال نثار کرنا فخر اور سعادت سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولوکنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک مسلمان بادشاہوں کو ان حدیثوں سے نصیحت لینا چاہتے اور اپنی رعایا کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی سے پیش آنا چاہیئے کہ وہ ان کے عاشق زار بنے رہیں ہمارے زمانہ کے تو مسلمان بادشاہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ ایک فرد بشر بھی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے توشامد سے یا ڈر کر سب خیر خواہی اور محبت کا دعوے کرتے ہیں وکفے باللہ شہیدا ۱۲ منہ

سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ۔

اشعث بن سلیم نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا کہا میں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں سے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا پہننے سے اور خالص ریشمی کپڑا اور استبرق اور دیبا پہننے سے اور لال زین پوش سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا ہم کو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا (جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے) سلام کا جواب دینے کا دعوت قبول کرنے کا کسی کی قسم سچا کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور عمرو بن مرزوق باہلی نے کہا (اس کو ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا) ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر سے سنا انہوں نے بشیر سے پھر یہی حدیث نقل کی[1]

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی[2]

بَابٌ ۲۹۴ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب چاندی کی انگوٹھی کا بیان

[1] اس سند کے لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا منظور ہے چونکہ قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہننا منقول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہوگیا کہ مرد کو سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے ۱۲ منہ۔

۸۱۲ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ -

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے (یا چاندی) کی بنوائی اس کا نگ ہتھیلی کی طرف آپ اندر رکھتے اس میں یہ کندہ تھا محمدؐ رسول اللہ لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آپ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں پہنے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی فرمایا اب کبھی نہیں پہننے کا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں عبداللہ بن عمر رض نے کہا یہ انگوٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے رہے پھر آپ کے بعد ابو بکر رض پھر عمر رض پھر عثمان رض ان کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی، ہر چند ڈھونڈوایا لیکن نہ ملی[1]۔

بَابٌ[2] ۴۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ -

باب ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۸۱۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انسؓ بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی لوگوں نے کیا کیا آنحضرت کو (انگوٹھی پہنے دیکھ کر) سب نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اُتار کر پھینک دیں۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے[3] اور زیاد بن سعد نے (اس کو مسلم نے وصل کیا) اور شعیب نے بھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) زہری سے روایت کیا

[1] اسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں تزلزل شروع ہوا یہ انگشتری گویا انگشتری سلیمانی تھی ۱۲ منہ [2] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا باب سابق کی فصل ہے ۱۲ منہ +

[3] اس کو مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ایک کنواں تھا مدینہ میں ۱۲ منہ +

مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ۔

باب ۴۹۶ فَصِّ الْخَاتَمِ

۵۸۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا۔

۵۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۴۹۷ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں چاندی کی انگوٹھی (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

باب انگوٹھی کا نگینہ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے انہوں نے کہا انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشار کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں[1] آپ نے فرمایا (دنیا کے) اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم چونکہ نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو معتمر بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے حمید سے سنا وہ انسؓ سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا[2] اور یحییٰ بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا (اس کو حمید نے مسند میں وصل کیا) مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا[3] انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے[4]

---

[1] مولانا فضل الرحمان صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تصور شیخ کے جواز پر جو معمول فقرار نقشبندیہ ہے ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں میں کہتا ہوں میرے فہم ناقص میں یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ صحابہ قصد کر کے بطور عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور نہیں کیا کرتے تھے بلکہ احیانا جب آپ کا ذکر آتا تو آپ کی مبارک صورت ان کی آنکھوں میں پھر جاتی یہ اور بات ہے اس کو تصور شیخ سے کیا مناسبت لیکن شیخ کی صورت خواہ مخواہ نقش خیال میں باندھنا اور ذکر الٰہی کے وقت یہ تصور کرنا کہ فیض الٰہی شیخ کے سینے میں سے ہو کر طالب کے سینے میں آتا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ نہیں ہے اور ان فقرار مجددیہ پر تعجب ہوتا ہے جو باوجود دعوئے اتباع سنت کے یہ تصور کیا کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں یہ تصور ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور فی الجملہ اس میں مشرکین کی مشابہت ہے مشرک لوگ بتوں کو سامنے رکھ کر عبادت خدا کی کرتے ہیں یہ دلوں کے سامنے شیخ کو رکھ کر عبادت کرنا ہوا شریعت کی پیروی سب چیزوں پر مقدم ہے فقرار مجددیہ کو تصور شیخ بالکل ترک کرنا چاہیئے وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [2] جس پر محمد رسول کندہ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ عقیق کا تھا یا حبشی پتھر کا ۱۲ منہ [3] اس میں حمید کے سماع کی انسؓ سے تصریح ہے ۱۲ منہ [4] رانگ یا تانبے یا پیتل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا تجھ میں سے بتوں کی بو آتی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تجھ پر دوزخیوں کا زیور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں ابو طیبہ راوی ہے جس میں کلام ہوا ہے ۱۲ منہ

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ أُصْدِقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی پھر بڑی دیر تک کھڑی رہی آنحضرتؐ نے اس کو دیکھ کر سر جھکا لیا جب بڑی دیر کھڑے رہے تو ایک دوسرے شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپؐ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ بولا کچھ نہیں آپؐ نے فرمایا جا دیکھ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھکو تو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا (بھلے آدمی) جا کچھ تو بھی لے کر آ لوہے کی انگوٹھی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی وہ شخص صرف تہبند باندھے تھا چادر تک اس کے پاس نہ تھی کیا کہنے لگا میں یہ تہبند اس کے مہر میں دیتا ہوں آپؐ نے فرمایا (واہ کیا خوب) اگر وہ عورت باندھے تو پھر تو کیا ننگا پھرے گا اور اگر تو یہ تہبند باندھے تو پھر عورت کے پاس کیا رہے گا یہ سن کر وہ مرد (مایوس ہو کر) ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ رہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اب (بیچارہ) مایوس ہو کر پیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو اس کو بلوایا پوچھا قرآن تجھ کو کیا یاد ہے اس نے کہا فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں کئی سورتیں گنیں آپ نے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دی۔

بَابٌ ۴۹۸ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب انگوٹھی کے نقش کا بیان۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا چاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے (ضرورت سے) چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ؔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِہٖ اَوْ بَصِیْصِ الْخَاتَمِ فِیْ اِصْبَعِہٖ۔

کی انگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں یا آپ کی ہتھیلی میں۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّ کَانَ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُمَرَ ثُمَّ کَانَ بَعْدُ فِیْ یَدِ عُثْمٰنَ حَتّٰی وَقَعَ بَعْدُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، وہ (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ میں پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر پڑی اس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ۔

بَابُ ۴۹۹ الْخَاتَمِ فِی الْخِنْصَرِ

باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا چاہیئے[1]

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُہَیْبٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اصْطَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّ نَقَشْنَا فِیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ عَلَیْہِ اَحَدٌ قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرٰی بَرِیْقَہٗ فِیْ خِنْصَرِہٖ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے اس پر ایک نقش کیا یہ نقش دوسرا کوئی نہ کرائے انسؓ کہتے ہیں میں اس کی چمک گویا آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ ۵۰۰ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِیُخْتَمَ بِہِ الشَّیْءُ اَوْ لِیُکْتَبَ بِہٖ اِلٰی اَھْلِ الْکِتَابِ وَغَیْرِھِمْ۔

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لئے بنانا[2]۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَنْ یَّقْرَءُوْا کِتَابَکَ اِذَا لَمْ یَکُنْ مَّخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّنَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِہٖ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ کو نامہ لکھوانا چاہا اس وقت لوگوں نے کہا روم والے بن مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ انسؓ کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی سپیدی آپ کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ ۵۰۱ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِیْ بَطْنِ کَفِّہٖ

باب انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف ہتھیلی کی جانب رکھنا۔

---

[1] داہنے ہاتھ کے بہی سنت ہے اور کلمہ کی انگلی یا بیچ کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بائیں ہاتھ کے چھنگلیا میں پہنے ۱۲ منہ

[2] بعضے لوگوں نے باب کی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جن کو مہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں کو بلا ضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور یہ مضمون صراحۃً ابو ریحانہ کی حدیث میں ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف ہے قسطلانی نے کہا اور لوگوں کے لئے اولیٰ کے خلاف ہوگا ۱۲ منہ

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگ آپ اندر کی طرف (پہننے میں) رکھا کرتے تھے یعنی ہتھیلی کی طرف اب لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگشتریاں بنوائیں اس وقت آپ منبر پر چڑھے خطبہ سنایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگشتری بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو (کبھی) نہیں پہنوں گا یہ فرما کر آپ نے اُتار کر ڈال دی لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں اور جویریہ نے اس روایت میں یہی کہا میں سمجھتا ہوں نافع نے یہ بھی کہا تھا آپ نے داہنے ہاتھ میں پہنی [1]

بَابُ ۵۰۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْقَشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگوٹھی کا نقش (یعنے محمد رسول اللہ) اور کوئی نہ کرائے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ نقش کرایا ہے تم میں کوئی اپنی انگوٹھی پر یہ نہ کھدوائے (اور کوئی عبارت کھدوا سکتا ہے۔

بَابُ ۵۰۳ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ

باب انگوٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا

۸۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس) نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انسؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسئلے لکھوا دیئے اور مُہر میں یہ کندہ تھا محمدؐ رسول اللہ محمدؐ ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ایک سطر میں امام بخاری نے کہا مجھ سے

[1] ایک روایت میں عبداللہ بن عمرؓ سے یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں انگشتری پہنی مگر حافظ نے کہا داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں" منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [2] یہی اولیٰ ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت لکھی جائے تو انگوٹھی بدنما اور لمبی ہو جائے گی گو درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ + اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین +

اَبِیْ عَنْ ثُمَامَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِہٖ وَفِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْدَہٗ وَفِیْ یَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا کَانَ عُثْمٰنُ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ قَالَ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ یَعْبَثُ بِہٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْہُ۔

امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں پھر عمرؓ کے ہاتھ میں ابوبکرؓ کے بعد پھر جب عثمانؓ خلیفہ ہوئے وہ بئر اریس پر بیٹھے تھے انگشتری کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے) وہ کنویں میں گر پڑی انس کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمانؓ کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈھتے رہے کنویں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی۔

بَابٌ ۵۰۴ الْخَاتَمِ لِلنِّسَآءِ وَکَانَ عَلٰی عَائِشَۃَ خَوَاتِیْمُ ذَھَبٍ۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَھِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَزَادَ ابْنُ وَھْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ فَاَتَی النِّسَآءَ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

باب عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں حضرت عائشہؓ سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتیں (اس کو ابن سعد نے وصل کیا)۔

ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں عیدالفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا۔ ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے اتنا اور بڑھایا ہے خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے[3] وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

بَابٌ ۵۰۵ الْقَلَآئِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَآءِ یَعْنِیْ قِلَادَۃً مِّنْ طِیْبٍ وَّسُکٍّ۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَۃَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عِیْدٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ

باب زیور کے ہار اور خوشبو سک یا مشک کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں[4]

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن نکلے (آپ نے عید کی نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) آپ عورتوں کے پاس آئے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی

---

[1] چھ برس تک ان کے ہاتھ میں رہی ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا عورتیں سونے کا زیور پہن سکتی ہیں بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی مکروہ جانا ہے ۱۲ منہ [3] ان کو خیرات کرنے کی ترغیب دی ۱۲ منہ [4] سک بہ ضمہ سین و تشدید کاف ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۱۲ منہ

تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا۔

بَابُ ۵۰۶ اِسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ۔

بَابُ ۵۰۷ الْقُرْطِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ قُرْطَهَا

بَابُ ۵۰۸ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

بالی ڈالنے لگی کوئی اپنا ہار۔ کوئی اپنا ہار۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے (یا اور کوئی زیور)۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس اسما (میری بہن) کا ایک ہار تھا (جو میں نے مانگ کر لیا تھا وہ رستے میں) گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈنے کے لئے کئی شخصوں کو بھیجا نماز کا وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا آخر انہوں نے بن وضو نماز پڑھ لی پھر (آن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ابن نمیر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے یہ ہار اسماء (اپنی بہن) سے مانگ کر لیا تھا[1]۔

باب بالی کا بیان[2]

اور ابن عباس رضؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کے لئے)۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبہ کے بعد) عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی ڈالنے لگی۔

باب بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں[3]

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا

---

[1] یہ روایت تیمم میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] بالی سے مراد یہاں کان کا زیور ہے بالی ہو یا انتی یا چاندی بالی یا جھمکے یا بھٹے ۱۲ منہ [3] جو بچے نابالغ ہوں ان کو زرا ریشمی کپڑا اسی طرح سونے کا زیور پہنا سکتے ہیں اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْقٍ مِّنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ اَيْنَ لُكَعُ ثَلٰثًا اُدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِيْ وَفِيْ عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَالْتَزَمَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ۔

ہم سے ورقا ابن عمر نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید مکی سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے ایک بازار (بنی قینقاع کے بازار) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں آپ بازار سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا (حضرت علی رض کے گھر پر پہنچے) آپ نے تین بار پکارا ارے پیارا لاڈلا کہاں ہے یعنے امام حسنؓ کو بلا لے (میں نے بلایا) وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے ان کے گلے میں ہار پڑا تھا (خوشبو لونگ وغیرہ کا) آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے (گلے لگانے کے لئے) امام حسنؓ نے بھی پھیلائے آپ نے ان کو چمٹالیا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ[1] ابوہریرہ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھ کو امام حسن علیہ السلام سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہیں رہی (ایمان داری اسے کہتے ہیں)۔

بَابُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ۔

باب جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

[1] سبحان اللہ کیا فضیلت ہے اس حدیث میں بشارت ہے محبان امام حسن علیہ السلام کیلئے کہ وہ محبوب الٰہی ہیں یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو امام حسنؓ سے بیحد محبت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب تو ہم کو آخرت میں امام حسنؓ کے ساتھ رکھ ہمارا درویشی کا خاندان بھی امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے اور ہم کو بڑی امید ہے کہ اللہ جل جلالہٗ امام حسن علیہ السلام کے صدقے میں ہم کو دوزخ سے اور عذاب قبر سے بچاوے گا مرزا مظہر علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ایک بار ایک رافضی نے جناب امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حق میں بدگوئی کی مجھ کو غصہ آیا خنجر لے کر اس کو مارنے دوڑا وہ گر پڑا عاجزی کرنے لگا امام حسن کی طفیل معاف کر مجھ پر رحم کر وہ بجرد امام حسنؓ کے نام مبارک سننے کے میرا غصہ جاتا رہا میں نے اس کو چھوڑ دیا اہل سنت و جماعت وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت سے بیحد محبت رکھتے ہیں خصوصاً امام حسنؓ اور امام حسین علیہما السلام سے جو قرۃ العین اور جگر گوشہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو لوگ آپ کے اہل بیت سے الفت اور محبت نہیں رکھتے وہ سنی کاہے کو ہیں ناصبی اور خارجی ہیں معاذ اللہ خدا اس سے بچائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر اہل بیت سے محبت رکھنا رفض ہے تو سارا عالم گواہ رہے میں رافضی ہوں میں نے ایک ثقہ سے سنا وہ کہتے تھے لکھنؤ میں ایک سنی کو میں نے دیکھا وہ کیا کہتا تھا جب تک انڈے برابر حضرت علیؓ کا بغض دل میں نہ ہو اس وقت تک آدمی سنی نہیں ہو سکتا لعنت ہے ایسے سنی ہونے پر ایسا سنی پنا انہی کو مبارک رہے ہم دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبروں کے اہل بیت کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ اور جو اہل بیت کا دشمن ہے اس کے قتل کرنے اور مارنے کو حاضر ہیں کانامن کان حیدرآباد میں ایک مسجد شیعوں نے بنائی وہ اذان میں کہنے لگے اشہد ان علیا ولی اللہ اس پر ایک سنی کو غصہ آیا میں نے کہا تمہارا غصہ بیجا ہے بیشک یہ صحیح ہے کہ اس کلمہ کا اذان میں کہنا بدعت ہے مگر اس کا مضمون صحیح ہے اگر ہمارے سامنے وہ موذن یوں پکارتا تو ہم کہتے صدقت و بررت اشہد ان علیا امام الاولیاء اور تم کہاں کے ایسے متقی آئے کہ ایک بدعت پر یوں غصہ کرتے ہو سارے دن تو تمام بدعات میں گرفتار رہتے ہو قبروں پر طواف سجدے کرتے پھرتے ہو صندل عرس (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کریں (زنانے بنیں) اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی روایت کیا (اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا)۔

بَابٌ ۵۱ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوْتِ۔

باب زنانوں اور ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکال دینا۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت کی، اسی طرح ان عورتوں پر جو مرد وا بنیں اور آپ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں کے باہر کرو ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے شخص کو نکلوا[1] دیا اور حضرت عمر رض نے فلانے کو نکالا (مانع یا بدم ہیجڑے کو)

۸۳۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِيْ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِيْ أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَإِنِّيْ أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِيْ أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِيْ أَطْرَافَ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے ان کو عروہ نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام سلمہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اس وقت ایک ہیجڑا ہیت نامی بھی گھر میں تھا وہ عبداللہ ام سلمہ کے بھائی سے کیا کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ نے طائف فتح کرا دیا تو میں غیلان کی بیٹی (بادیہ) تجھ کو دکھلاؤں گا (کیا موٹی گیدی عورت ہے) سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں نظر آتی ہیں (چار اس طرف چار اس طرف) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے) یہ تم عورتوں کے پاس نہ آنے پائے امام بخاری نے کہا تقبل باربع وتدبر بثمان کا مطلب ہے کہ اس کے پیٹ پر (مٹاپے کی وجہ سے) چار بٹیں ہیں سامنے آتی تو چاروں بٹیں نظر آتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو وہی چار بٹیں آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) چراغاں میلے گانے بجانے کی محفلیں مزے سے کرتے رہتے ہو ایک شیعہ بیچارے نے ایک کلمہ کہا جس کا مضمون سچ ہے تو تم ایسے غصے میں آئے جامہ سے باہر ہو گئے واہ کیس انصاف ہے دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۱۲ (حواشی ہذا) [1] انجشہ حبشی غلام کو جو عورت بنتا تھا ۱۲ منہ [2] عرب لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں ۱۲ منہ

هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتّٰى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَّ وَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ۔

بَابُ ۵۱۱ قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهٗ حَتّٰى يُنْظَرَ إِلٰى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ۔

بَابُ ۵۱۲ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔

طرف سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جا کر مل گئے ہیں اور حدیث میں ثمان کا لفظ ہے حالانکہ از روئے قاعدۂ نحو کے ثمانیۃ ہونا تھا کیونکہ مراد آٹھ اطراف یعنی کنارے ہیں اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکر ہے مگر چونکہ اطراف کا لفظ مذکور تھا اس لئے ثمان بھی کہنا درست ہوا[1]۔

باب مونچھوں کا کترنا اور حضرت عمرؓ (یا ابن عمرؓ)[3] اتنی مونچھ کترتے[2] تھے کہ کھال کی سپیدی دکھلائی دیتی اور مونچھ اور داڑھی کے بیچ میں (ٹھڈی پر جو بال ہوتے ہیں یعنی عنفقہ) اس کے بھی بال کتر ڈالتے۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن ابی ہانی سے انہوں نے نافع سے امام بخاری نے کہا اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مونچھ کے بال کترنا پیدائشی سنت[4] ہے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے (آنحضرتؐ سے) روایت کی آپ نے فرمایا پیدائشی سنتیں[5] پانچ ہیں ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا بغل کے بال اکھیڑنا (اگر اکھیڑنے میں تکلیف ہوتی ہو تو منڈانا) ناخون کترانا مونچھ کترانا۔

باب ناخون کترانے کا بیان۔

ہم سے احمد بن ابی رجار نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے کہا میں نے حنظلہ سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیر ناف کے بال منڈانا ناخون کترانا مونچھ کترانا پیدائشی سنتیں ہیں۔

۱؎ کیونکہ جب تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر اور تانیث دونوں درست ہیں ۱۲ منہ ۲؎ اتنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہی سنت ہے کہ اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچھ کے بال جڑ سے کتر ڈالنا چاہئیں کہ کھال کھل جائے اور یہ بھی بعضے صحابہ سے منقول ہے مگر امام مالک نے کہا جو کوئی مونچھ کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو سزا دی جائے میں کہتا ہوں مونچھ بالکل جڑ سے نکال ڈالنے میں آدمی بدصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاتے اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا ۱۲ منہ ۳؎ صحیح ابن عمرؓ ہے کیونکہ حضرت عمرؓ تو مونچھ کے بال رکھتے تھے ۱۲ منہ ۴؎ کیونکہ مونچھ بڑھانے سے آدمی بدصورت اور مہیب ہو جاتا ہے جیسے ریچھ کی شکل دوسرے کھانا کھاتے وقت تمام مونچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلاظت ہے ۱۲ منہ ۵؎ جن پر سب اگلے پیغمبر چلتے آئے ۱۲ منہ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ باتیں پیدائشی سنتیں ہیں ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا مونچھ کترنا، ناخون کترنا[1]، بغل کے بال نوچنا۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مشرکوں کا خلاف کرو داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کترڈالو اور عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے تھامتے جتنی زیادہ ہوتی اس کو کتروا دیتے[2]۔

بَابٌ ۵۱۳ اِعْفَاءِ اللِّحٰى

باب داڑھی کا چھوڑ دینا (بالکل قینچی نہ لگانا[3])

۸۳۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو عبید اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

بَابٌ ۵۱۴ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

باب بڑھاپے کا بیان۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے انہوں نے

---

[1] نووی نے کہا ناخون کترانے میں یہ مستحب ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں داہنے میں چھنگلیا سے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھنگلیا تک میں کہتا ہوں اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوتی البتہ حضرت عائشہ کی حدیث سے داہنی طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لئے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تشہد میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ابن دقیق العید نے کہا جمعرات کے دن ناخون کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے۔ لیکن مختار یہ ہے کہ داڑھی کا چھوڑ دینا افضل ہے اس کو بڑھنے دینا اور شیعہ امامیہ نے ایک مٹھی سے زیادہ بڑھانا ناجائز رکھا ہے ۱۲ منہ۔

[3] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے عفوا کثروا وکثرت اموالہم یعنی قرآن میں جو آیا ہے حتی اذا عفوا اس کا معنی یہ ہے جب ان کا شمار بڑھ گیا اور ان کے مال بہت ہو گئے ۱۲ منہ۔

الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيْلًا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِيْ أَهْلِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيْلُ ثَلٰثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ۔

نے کہا آپ کے بال کہاں سفید ہوئے تھے کچھ کچھ سفیدی تھی[1]۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپ کو اتنی سفیدی کہاں تھی کہ خضاب کرتے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا مجھ کو میرے گھر والوں نے ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس ایک پیالی پانی کی دے کر بھجوایا اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں[2] یہ پیالی چاندی کی تھی[3] اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ڈال دیئے گئے عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ اپنا لنگھال پانی کا بی بی ام سلمہ کے پاس بھیجتا[4] عثمان نے کہا میں نے جھلے کو جھانک کر دیکھا[5] تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے[6]۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھ کو بتائے) یہ بال خضاب کئے ہوئے تھے اور[7] امام بخاری نے کہا ہم سے ابونعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی اشعث نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن وہب سے کہ بی بی ام سلمہؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھلاتے وہ سُرخ تھے۔

[1] انیس یا بیس یا پندرہ یا سترہ یا اٹھارہ بال آپ کی داڑھی میں سفید تھے ۱۲ منہ [2] یعنی اتنی چھوٹی پیالی تھی یا تین بار بھجوایا ۱۲ منہ [3] اتنی چھوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ جائز رکھتی ہوں گی جیسے اور جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا ملمع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من فضۃ ہو اکثر نسخوں میں من قصۃ ہے تو معنے یہ ہوگا اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا ۱۲ منہ [4] وہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ڈبو دیتیں ۱۲ منہ [5] جس میں موئے مبارک جڑے تھے ۱۲ منہ + + +

[6] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے بڑھاپے میں پہلے بال سرخ ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ موئے مبارک سے برکت لینا اور بیماری یا نظر کے لئے اس کو پانی میں ڈبو کر اس کا استعمال کرنا یا پینا درست ہے ۱۲ منہ [7] یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب تھا امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مسلم نے انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے خضاب کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سرخ اس لئے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوشبو لگایا کرتے ۱۲ منہ +

باب ۵۱۵ الخضاب

۸۴۲ - حدثنا الحمیدی حدثنا سفین حدثنا الزھری عن ابی سلمة وسلیمٰن بن یسار عن ابی ھریرة رض قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصٰری لا یصبغون فخالفوھم۔

باب ۵۱۶ الجعد

۸۴۳ - حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک بن انس عن ربیعة بن ابی عبد الرحمٰن عن انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامھق ولیس بالادم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنة فاقام بمکة عشر سنین وبالمدینة عشر سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنة ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرة بیضاء۔

۸۴۴ - حدثنا مالک بن اسمٰعیل حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق سمعت البراء یقول ما رایت احدا احسن فی حلة حمراء من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعض اصحابی عن مالک ان جمتہ لتضرب قریبا

باب خضاب کا بیان[1]۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے ابوسلمہ رض اور سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو[2]۔

باب گھونگر بالوں کا بیان۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے نہ تھے نہ بونے (ٹھگنے) اور آپ کا رنگ نہ چونے کی طرح سفید تھا نہ گندم گون (بلکہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) آپ کے بال نہ تو حبشیوں کی طرح سخت گھونگھر تھے نہ بالکل سیدھے تھے[3] چالیس برس ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر کیا اس کے بعد دس برس مکہ میں اور دس برس مدینہ میں رہے (صحیح یہ ہے کہ تیرہ برس مدینہ میں رہے) ساٹھویں برس کے ختم[4] پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو (دنیا سے) اٹھالیا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں پورے بیس بال بھی سفید نہ تھے[5]۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سرخ جوڑا پہنے کسی کو اتنا خوب صورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام بخاری کہتے ہیں میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسمٰعیل سے یوں نقل کیا کہ آپ

۱؎ لال یا زرد خضاب کرنا یا مہندی اور وسمہ کا خضاب جس سے بال میں کالک اور نرمی آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا ممنوع ہے دوسری حدیث سے کہتے ہیں بالکل کالا خضاب پہلے فرعون نے کیا امام حسن علیہ السلام مہندی وسمہ کا خضاب کیا کرتے ۱۲ منہ۔

۲؎ معلوم ہوا یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کی مخالفت آپ کو پسند تھی اور بہتر بھی یہی ہے کہ جب اسلام کی نیشن یعنے قوم علیحدہ ہے تو دوسری نیشن کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں، اس میں ضعف اور جبن پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ہم کو ایک نئی وضع کی ٹوپی نکال کر پہننے سے کیا مانع ہے ۱۲ منہ۔

۳؎ بلکہ ان میں ایک گھونگھرائی تھا ۱۲ منہ ۴؎ صحیح یہ ہے کہ تریسٹھویں برس ۱۲ منہ۔

۵؎ طبرانی کی روایت میں تیس بال سفید مذکور ہیں مگر وہ ضعیف ہے ۱۲ منہ۔

مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ اِلَّا ضَحِكَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے ابواسحاق کہتے ہیں میں نے براء سے اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اس کو بیان کرتے تو ہنستے ابواسحٰق کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اس میں یوں ہے آپ کے بال کانوں کی لو تک تھے [۱]

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے خواب دیکھا جیسے میں کعبے پاس گیا ہوں وہاں میں نے ایک شخص دیکھا گندم گوں جیسے اچھے گندمی رنگ کے لوگ ہوتے ہیں اس کے بال ایسے عمدہ بہت عمدہ ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ان میں سے ٹپک رہا ہے (ایسے تروتازہ بال ہیں) دو آدمیوں پر یا یوں فرمایا دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا [۲] یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسٰی ہیں مریم کے بیٹے ان کے بعد ایک اور شخص دیکھا (کمبخت) ایسے سخت گھونگر بال والا جیسے حبشی ہوتے ہیں داہنی آنکھ کا کانا اس میں پھلے جیسے پھولا ہوا انگور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے [۳]

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے اسحاق بن منصور (ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحیٰی نے بیان کیا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

---

[۱] دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ جب آپ کنگھی کرتے یا بال نہ کتراتے تو مونڈھوں تک رہتے اور جب کنگھی نہ کرتے یا بال کتر ڈالتے تو کانوں تک رہتے ۱۲ منہ [۲] جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے ۱۲ منہ [۳] جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔ دجال تو خدائی کا دعوٰی کرے گا وہ تو ابھی نہیں نکلا مگر دجال کے نائب نکل چکے ہیں جو پیغمبری اور مثیل مسیح ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں مگر وہ اپنے تئیں مسیح دجال کا مثیل کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے اختلاف نہیں ہے لیکن اگر حضرت عیسٰی کا مثیل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسٰی تو مُردوں کو اللہ کے حکم سے جلا دیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کرکے مار رہے ہیں ۱۲ منہ۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض عَنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے والد جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال کیسے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال سیدھے (ذرا خم لئے ہوئے) تھے نہ بالکل سیدھے نہ سخت گھونگرا اور کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَّا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوبصورت) نہیں دیکھے اور آپ کے بال سیدھے (ذرا پیچدار) تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل ہی سیدھے (تیر کی طرح)۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پُر گوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے تو ویسا خوبصورت نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں پھیلی ہوئیں کشادہ تھیں۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہانی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ بن مالک سے یا ایک شخص سے (شاید سعید بن مسیب ہوں) انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پُر گوشت تھے، چہرہ نہایت خوبصورت میں نے آپ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا (اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں اور ابو ہلال (محمد بن سلیم) نے کہا[1] ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے یا جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] اس کو بیہقی نے دلائل میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهٗ شِبْهًا لَّهٗ۔

ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے میں نے تو آپ کے بعد پھر کوئی آدمی آپ کی صورت کا نہیں دیکھا۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهٗ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلٰى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسٰى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی تو آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیم پیغمبر کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے پیغمبر کو دیکھو[1] اور موسٰی پیغمبر تو ایک گندم گون گھونگر بال والے آدمی ہیں اونٹ پر سوار اس نالہ میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں جیسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں ان کے اونٹ کی نکیل رسی کھجور کی چھال کی ہے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ

باب تلبید یعنی بالوں کا (خطمی یا گوند سے) سر پر جما لینا

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض يَقُولُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی اُن کے والد عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے کہا میں نے (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوندلے وہ (حج یا عمرے سے فارغ ہو کر سر منڈا دے[2] اور جیسے احرام میں بالوں کو جما لیتے ہیں اس طرح (غیر احرام میں) نہ جماؤ اور ابن عمرؓ کہتے تھے میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بال جمائے دیکھا[3]۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

مجھ سے حبان بن موسٰے اور احمد بن محمدؒ نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں

---

[1] یعنے حضرت ابراہیم میری صورت پر تھے ۱۲ منہ [2] بال کترانا اس کو کافی نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] ابن عمرؓ نے گویا آنحضرتؐ کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی حالانکہ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبید نہ کرو ۱۲ منہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ الْکَلِمٰتِ۔

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) یوں لبیک کہہ رہے تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک بس اس سے زیادہ نہیں پڑھا تے تھے۔

۸۵۵ - حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَّلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُّ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُّ ھَدْیِیْ فَلَآ اَحِلُّ حَتّٰٓی اَنْحَرَ۔

مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جمالیا تھا اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا (اس کو ساتھ لایا) میں جب تک قربانی کا نحر نہ ہولے احرام نہیں کھول سکتا۔

بَابُ الْفَرْقِ

باب مانگ نکالنا۔

۸۵۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتٰبِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ وَکَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَھُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَھُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَہٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس بات میں آپ کو (اللہ کی طرف سے) کوئی حکم نہ دیا جاتا اس میں آپ اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے اور اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لا کر) سامنے لٹکایا کرتے مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے[1][2]

۸۵۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَآءٍ

ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا دونوں نے کہا

---

[1] جیسے ہمارے زمانہ میں بھی اب تک نصاریٰ کی یہی وضع ہے ۱۲ منہ [2] شاید آپ کو اس بات میں کوئی حکم آگیا ہوگا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا ہے کوئی سامنے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ کرتا نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں مترجم کہتا ہے یہ جو ہمارے زمانہ میں بعضے جاہلوں نے تشدد اختیار کیا ہے کہ جو شخص سامنے پیشانی پر بال لٹکائے جیسے نصاریٰ کیا کرتے ہیں تو اس پر بڑا عیب لگاتے ہیں ان کا یہ تشدید بالکل بے محل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر سدل نصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عرب اور ہند کے مشرکوں کا طریقہ ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو دونوں مروی ہیں گو ایک اول ایک بعد مگر آپ نے سدل سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے رہے اس لئے اس کے جواز میں کیا شک ہے ۱۲ منہ +

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں عبداللہ بن رجاء نے بجائے مانگوں کے مانگ کہا ہے (بہ صیغہ مفرد)

بَابُ ۵۱ الذَّوَائِبِ

باب گیسوؤں کے بیان میں (یعنی بالوں کی لٹیں)

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن عتیبہ نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابوبشر (جعفر) نے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث پر رہ گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس رات انہی کی باری تھی، آپ وہیں تشریف رکھتے تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا گیسو پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کر لیا۔

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهَذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوبشر نے خبر دی پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے۔

بَابُ ۵۲ الْقَزَعِ

باب کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنا

۸۶۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبیداللہ ابن حفص نے ان کو عمر بن نافع نے انہوں نے نافع سے روایت کی جو عبداللہ بن عمرؓ کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے عبیداللہ کہتے ہیں میں نے عمر بن نافع سے پوچھا قزع کسے کہتے ہیں عبیداللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا

[1] اس کو عربی میں قزع کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لئے مکروہ ہے کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہود کی مشابہت ہے ۱۲ منہ۔

قَالَ إِذَا حُلِقَ الصَّبِيُّ وَتُرِكَ هٰهُنَا شَعَرَةٌ وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا۔

سر منڈایا جاوے اور ادھر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں ادھر کچھ اُدھر کچھ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی یعنے پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں سر کے دونوں کونے پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا (شاید ابن جریج نے پوچھا ہو) یہی حکم جوان لڑکی اور لڑکے کے لئے بھی ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا نافع نے لڑکے کا لفظ کہا عبید اللہ نے کہا میں نے پھر عمر بن نافع سے اس باب میں پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں قباحت نہیں قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سارا سر منڈا ہو اسی طرح سر کے اس جانب یا اس جانب میں۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالکؓ نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

باب ۵۲۱ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

باب عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگائے

۸۶۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ۔

مجھ کو احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمدؒ سے) انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے احرام باندھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اسی طرح (دسویں تاریخ) منا میں طواف الزیارۃ کرنے سے پہلے۔

باب ۵۲۲ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اگر کسی ضرورت مثلاً علاج وغیرہ کے لئے ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح سارے سر منڈانے میں بھی کوئی قباحت نہیں مگر سنت نبوی سر پر بال رکھنا ہے ۱۲ منہ

كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو آپ کو مل سکتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی۔

باب ۵۲۳ الِامْتِشَاطِ

باب کنگھی کرنے کا بیان۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے ایک شخص نے دیوار کے روزن (سوراخ) میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اس وقت آپ پشت خار سے اپنا سر کھجلا رہے تھے آپ نے اس شخص سے (جب اس سے ملے) فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا ارے اذن لینا تو اسی کے لئے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے سر پر) نہ پڑے[1]۔

باب ۵۲۴ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

باب حائضہ عورت اپنے خاوند کو کنگھی کر سکتی ہے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کنگھی کیا کرتی۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے یہی حدیث۔

باب ۵۲۵ التَّرْجِيلِ

باب بالوں میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو داہنی طرف سے شروع کرنا جہاں تک ہو سکتا اچھا لگتا کنگھی کرنے

---

[1] جب بے اجازت دیکھ لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا۔ منہ۔

باب ۵۲۶ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

۸۶۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

باب ۵۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ -

باب ۵۲۸ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ -

باب ۵۲۹ الذَّرِيرَةِ

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ

ہیں وضو کرتے ہیں۔

باب مشک کا بیان (اس کا پاک ہونا)

مجھ سے عبداللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) آدمی کے جتنے اعمال ہیں اس کے لئے ہیں (ان میں دکھانے کی بھی نیت ہو سکتی) مگر روزہ وہ خاص میرے لئے ہوتا ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا[1]۔ اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

باب خوشبو لگانا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے (اپنے بھائی) عثمان بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی لگاتی۔

باب خوشبو کا پھیرنا منع ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انسؓ سے وہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے (کوئی دے تو پھیرتے نہ تھے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے۔

باب ذریرہ کا بیان (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے انہوں نے عثمان بن ہیثم سے (امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو

---

[1] روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں خالص خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا ثواب بڑا ہوا ۱۲ منہ

سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَ الْإِحْرَامِ۔

عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد سے سنا وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے تھے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ کی خوشبو لگائی۔

باب ۵۳۰ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

باب حسن کے لئے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں

۸۷۲- حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَالِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو گودنا گودے یا گدائیں اور جو چہرے کے روئیں نکالیں (جوان بننے کے لئے) اور جو حسن کے لئے دانت کشادہ کرائیں (سوہن سے رگڑ کر) اللہ کی خلقت کو بدلیں عبداللہ کہتے تھے کیوں مجھ کو کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل (کہ آنحضرتؐ کی لعنت اللہ کی لعنت ہے) خود قرآن میں موجود ہے[۱]

باب ۵۳۱ الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ

باب بالوں میں چوٹلہ لگانا (دوسرے کے بال جوڑنا)

۸۷۳- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے معاویہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ (مدینہ منورہ میں) منبر پر بیان کر رہے تھے ایک بال کا چوٹلہ ان کے محافظ خدمت گار کے ہاتھ میں تھا معاویہؓ کہہ رہے تھے (مدینہ والو) تمہارے عالم کہاں گئے[۲] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے (یعنی چوٹلہ لگانے سے) منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا (بال جوڑنے لگیں) اور ابوبکر ابن ابی شیبہ نے کہا اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا، ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن

---

[۱] اللہ نے فرمایا ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا اور فرمایا والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب عظيم۔ اس حدیث سے ان مردودوں کا رد ہوا جو قرآن کی طرح حدیث کو واجب العمل نہیں جانتے ۱۲ منہ
[۲] تم کو ایسی بری باتوں سے منع نہیں کرتے ۱۲ منہ

بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سلیمان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطار بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے حسن بن مسلم بن نیاق سے سنا وہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انصار کی ایک لڑکی (نام نامعلوم) نے نکاح کیا پھر وہ بیمار پڑگئی اس کے سر کے بال گر گئے اس کے عزیزوں نے چاہا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی پر شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے[1]

۸۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بچی کا (نام نامعلوم) نکاح کیا وہ بیمار ہو گئی، (بیماری سے) اس کے بال جھڑ گئے اس کا خاوند مجھ کو تنگ کر رہا ہے (وہ اپنی عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے) کیا میں اس کے سر میں چوٹلہ لگا دوں یہ سن کر آپ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں کو برا کہا (ان پر لعنت کی)۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی جورو فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اس کو محاملی نے اپنی امالی میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی نافع نے کہا گدنا کبھی مسوڑے پر بھی گودا جاتا ہے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کہا معاویہؓ جب آخری بار ۵۱ھ ہجری میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے (منبر نبوی پر) ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکالا کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو فریبی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

بَاب ۵۳۲ الْمُتَنَمِّصَاتِ

باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والیوں کا بیان

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ وَفِي كِتَابِ اللهِ قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رض نے گودنا گودنے والیوں پر اور چہرے کے (یا ابرو کے) بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلے کی تھی) بولی یہ کیا ہے جو اُن عورتوں پر تم لعنت کرتے ہو (یعنے اس کی سند کیا ہے) انہوں نے کہا کیوں میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی (ان پر لعنت) موجود ہے ام یعقوب نے کہا میں نے تو دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے عبداللہ نے کہا واہ واہ خدا کی قسم تو قرآن میں یہ پڑھ چکی ہے پیغمبر جو تم کو حکم دے اس پر عمل کرو جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔

باب ۵۳ الموصولة

۸۸۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِبْنَتِیْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَ اِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِیْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ۔

۸۸۲ - حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ یعنی لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۸۳ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِیْ لَآ اَلْعَنُ

باب جس عورت کے بالوں میں جوڑا لگایا جائے (دوسرے کے بال جوڑے جائیں)

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدلانے والی عورت پر لعنت کی۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اسماء بنت ابی بکر سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری لڑکی کو چیچک نکلی تو اس کے بال اتر گئے اور میں اس کا نکاح کر چکی ہوں کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن دکین نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گدلانے والی اور جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی سب پر لعنت کی [1]

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں اور چہرے کے بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرانے والیوں پر لعنت

[1] ابوذر کی روایت میں یوں ہے اللہ نے لعنت کی ان چاروں پر پھر اخیر میں یہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان میں ان پر لعنت کی یا اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ سے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان پر لعنت کی ۱۲ منہ

مَنْ لَعَنَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔

کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے لعنت کی اور خود قرآن شریف میں اس کی دلیل موجود ہے[1]

باب ۵۴ الْوَاشِمَۃِ

باب گودنے والی عورت کا بیان۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَیْنُ حَقٌّ وَ نَهٰی عَنِ الْوَشْمِ۔

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا سچ ہے[2] اور آپ نے گدنا گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنِیْ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ذَکَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِیْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ اُمِّ یَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا میں نے عبد الرحمن ابن عابس سے منصور کی یہ حدیث انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے (جو اگلے باب میں گزر چکی) بیان کی انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَ اٰکِلِ الرِّبٰا وَ مُوْکِلِہٖ وَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (وہب بن عبد اللہ سوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اُجرت (یعنی پچھنی لگانے والی کی اُجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتے کی قیمت

---

[1] یعنی وہی آیت ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۱۲منہ [2] جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں مسمریزم کا جادو صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر فلسفہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو تیرہ سو برس پہلے فرمایا گیا تھا وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں گڑے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت کی کل فی فلک یسبحون تاویل کرتے تھے اب نئے فلسفہ سے معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلے فضا میں پھر رہے ہیں اسی طرح وجعلنا الریاح لواقح کا مطلب اگلے حکیم نہیں سمجھتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں نر درخت کا مادہ اڑ کر مادہ درخت میں جاتا ہے۔ گویا ہوائیں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں لواقح کے معنے یہی ہیں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب قلیل کثیر سب حرام کر دیا گیا اس کو رجس فرمایا اگلے حکیم کہتے تھے تھوڑے شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیونکہ تھوڑا شراب پیتے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تئیں خراب کرتا ہے۔ قرآن میں چار بیبیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی۔ اب تمام ملک کے عقلاً تسلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں وقس علے ہذا ۱۲منہ

اَلْوَاشِمَۃِ وَالْمُسْتَوْشِمَۃِ۔

سے اور آپ نے سود کھانے والے کھلانے والے کو گودنے والی عورت اور گدانے والی پر لعنت کی)۔

بَاب ۵۳۵ الْمُسْتَوْشِمَۃِ

باب گدانے والی عورت کا بیان

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَ لَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت کو لے کر آئے جو گدنا گودتی تھی وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں تم میں سے کس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے باب میں کچھ سنا ہے ابوہریرہؓ کہنے لگے میں کھڑا ہوا میں نے کہا امیرالمومنین میں نے سنا ہے انہوں نے پوچھا کیا سنا ہے میں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتو نہ گودنا گودو نہ گداؤ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی لگوانے والی گودنا گودنے والی گدانے والی پر لعنت کی۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں گدانے والیوں چہرے کے بال نکالنے والیوں دانتوں کو حسن کے لئے کشادہ کرانے والیوں پر لعنت کی جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلتی ہیں کیا وجہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس کی دلیل اللہ تعالےٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

بَاب ۵۳۶ التَّصَاوِيْرِ

باب تصویروں کا بیان۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوطلحہ (زید بن سہل) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے[1] اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت ہو[2] اور لیث بن سعد نے کہا[3] مجھ سے یونس بن سعد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۵۳۷ عَذَابِ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب (جاندار کی) مورت بنانے والوں کی سزا[4]۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے کہا میں یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق بن اجدع (تابعی مشہور) کے ساتھ تھا انہوں نے گھر کے سائبان میں چند مورتیں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبداللہ بن مسعودرض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن مورت بنانے والوں کو سخت سے سخت عذاب ہوگا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمررض

---

[1] جو محبت سے مسلمانوں کے پاس آتے جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا فرشتوں سے جبرائیل میکائیل مراد ہیں مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہوگا آنحضرت کی حیات سے کیوں کہ آپ کی وفات پر وحی اترنا موقوف ہوگیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی غرض وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر معین ہیں یا جو فرشتے مامور بکار حکم الٰہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ مورت سے مراد جاندار کی مورت ہے ایک نیچری صاحب نے مجھ سے اعتراض کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتا ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس آہی نہ سکے میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری جان نکالنے کے لئے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر وہ لاجواب ہوگئے ۱۲ منہ

[3] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] شاید مراد وہ مورتیں ہیں جو پوجنے کیلئے بنائی جائیں ایسی مورتیں بنانے والے تو کافر ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوجنے کے لئے نہ بنائے تب بھی جاندار کی مورت بنانا کبیرہ گناہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے نوویؒ نے کہا جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے خواہ کپڑے یا بچھونے یا روپیہ یا اشرفی یا دیوار یا برتن وغیرہ پر بنائے البتہ بے جان چیز کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے جیسے مکان یا درخت یا پہاڑ یا قلعہ وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں نووی کی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت ہر طرح کی بنانا حرام ہے مجسم ہو یا نقشی یا عکسی اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے عکسی اور نقشی تصویر بنانا ناجائز رکھا ہے بشرطیکہ پرستش کیلئے نہ بنائی جائے اور اس زمانہ میں بلا ایسی عام ہوگئی ہے کہ شاذ و نادر ہی خدا کے بندے اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاریٰ کی تقلید سے عکسی تصویروں یعنے فوٹو کا بے حد رواج ہوگیا ہے ۱۲ منہ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

بَابُ ٥٣٨ نَقْضِ الصُّوَرِ

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ إِلَّا نَقَضَهُ۔

۸۹۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى

نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان مورتوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو۔

باب مورت کو توڑ ڈالنا چاہیئے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاریٰ رکھتے ہیں) تو اس کو توڑ ڈالتے۔[1]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو) نے انہوں نے کہا میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر میں گیا (وہ مروان بن حکم کا گھر تھا) انہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو مورتیں بنا رہا تھا تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنائیں پھر انہوں نے پانی کا ایک کونڈا منگوایا، اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں) ابوزرعہ نے کہا میں نے ان سے یہ پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے (کہ بغلوں

---

[1] حالانکہ صلیب جان دار چیز نہیں ہے مگر نصاریٰ کمبخت خصوصاً رومن کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے۔ اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دینا چاہیئے، تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے۔ صلیب پر تعزیہ کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیہ میں تو یہ بات بھی نہیں ہے۔ وہ صرف ایک مقبرہ کی نقل ہوتی ہے لیکن عوام اس کی پرستش کرتے ہیں اس کے سامنے جھکتے ہیں اس پر نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ اسی طرح شدے علم وغیرہ ان سب کا توڑ کر پھینک دینا ضرور ہے۔ اسلام کی شریعت میں اللہ کے سوا اور کسی کا پوجا نہ ہونا چاہیئے اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبریں اگر لوگ ان کی پرستش کرنے لگیں تو توڑ ڈالی جائیں یا نہیں۔ صحیح مذہب یہی ہے کہ توڑ ڈالی جائیں اور ان کا نشان بالکل میٹ دیا جائے تاکہ لوگ شرک میں مبتلا نہ ہوں۔ اور آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کو حکم دیا تھا کہ بلند قبر دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں حضرت علی رضؓ نے اپنے زمانہ میں ابوالہیاج اسدی کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ ہمارے امام ابن قیمؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن بعضے لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے قبور واجب التعظیم ہیں توڑنے میں ان کی اہانت ہے۔ ہم کہتے ہیں نہ توڑنے میں پروردگار کی اہانت ہے کہ اس کے سوا دوسروں کا پوجا ہوا کرے۔ ہم دیکھتے رہیں بس پروردگار کی اہانت کو روکنے کے لئے ان کی اہانت کی کچھ پروا نہ کرنا چاہیئے ۱۲ منہ۔

الْحِلْيَةِ۔

بَابٌ ۵۳۹ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيْرِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِّيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَّ عَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْزِعَهٗ فَنَزَعْتُهٗ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بَابٌ ۵۴۰ مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ۔

تک وضو میں ہاتھ دھونا بہتر ہے)۔ انہوں نے کہا میں نے جہاں تک میں نے جہاں تک زیور پہنایا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا[1]

باب اگر مورتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا ان دنوں مدینہ میں ان سے بڑھ کر (عالم فاضل نیک) کوئی نہ تھا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (غزوۂ تبوک سے) تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا سخت سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں (ان کی مورت اتارتے ہیں) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں پھر میں نے کہا کیا (پھاڑ کر) اس کی توشک بنائی[2] یا دو توشکیں (گدی)[3]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں مورتیں تھیں، آپ نے فرمایا اس کو اتار ڈال میں نے اتار ڈالا اور میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر جنابت کا غسل) ایک برتن سے کیا کرتے۔

باب اس شخص کی دلیل جس نے توشک اور تکیہ اور فرش پر بھی جب اس پر تصویریں بنی ہوں بیٹھنا مکروہ رکھا ہے[4]۔

---

[1] ابوہریرہ نے گویا اس حدیث سے یہ استنباط کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ ہوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یحلون فیہا اساور من ذہب ۱۲ منہ [2] تکیہ بنایا یا دو تکیے بنالئے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ہم ان پر بیٹھا کرتے مسلم کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے ۱۲ منہ [4] بظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہ رضؓ نے اس کو پھاڑ کر گدہ بنا ڈالا تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھتے ہوں آپ نے انکار نہ فرمایا ہو ۱۲ منہ۔

٨٩٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ -

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابی قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو رہے اندر نہ آئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ م میں اپنی تقصیر سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا یہ گدہ کیسا میں نے کہا میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے اس کو مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا اب جو تم نے بنایا ان میں جان بھی ڈالو اور فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورتیں ہوں۔

٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے ابوطلحہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں بسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کے پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر مورت بنی ہے ہم نے عبید اللہ بن اسود سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پالکڑے تھے کیا زید بن خالد نے اول دن ہم سے مورت کی حدیث نہیں بیان کی تھی (پھر خود ہی مورت دار پردہ لگایا کیا بات) عبید اللہ نے کہا تم نے زید سے یہ نہیں سنا تھا انہوں نے کہا البتہ جو مورت کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے[1]) اور

[1] نووی نے کہا احادیث میں جمع کرنا ضرور ہے اس لئے اس حدیث میں جس میں الا رقما فی ثوب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہوں جیسے درخت وغیرہ کی میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کاغذ میں منقوش ہو یا مجسم ہو پھر خاص نقشی کا استثنار اس کا کوئی معنے نہ ہوگا ابن عربی نے کہا مجسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویریں (اسی طرح عکسی میں) چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے، اگر گردن تک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکیہ پر ہو جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق ہو تو جائز نہیں لیکن لڑکیاں جو گڑیاں بنا کر کھیلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں ۱۲ منہ

زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے ابو طلحہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۵۴۱ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي التَّصَاوِيْرِ

۸۹۹ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيْطِيْ عَنِّيْ فَإِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ۔

باب جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔مسلم) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی مورتیں میرے نماز میں سامنے آتی ہیں (اور دل اچاٹ ہوتا ہے)۔

بَابٌ ۵۴۲ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

۹۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهٗ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ۔

باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن محمدؒ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن دیر لگائی (اس وقت پر نہیں آئے) آپ کو یہ (وعدہ خلافی) گراں گزری، آپ باہر نکلے تو جبرئیل ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی (تم وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا۔[2]

بَابٌ ۵۴۳ مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ

۹۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

باب جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا[3]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ

---

[1] یہ روایت بدء الخلق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گزر گیا اور جبرئیل نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر جو دیکھا تو چارپائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ پلا کب آگیا انہوں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وہاں سے نکالا ۱۲ منہ [3] بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو اوپر گزری کہ حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید وہ پردہ بے جان چیزوں کی مورتوں کا ہو اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو جان دار کی مورتیں ہوں گی ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

۹۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ ۔

بَابُ ۵۴۵ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ۔

۹۰۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ

سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے (اندر تشریف نہ لائے) میں آپ کے چہرے پر ناراضی پہچان گئی میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے گناہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میرا کیا گناہ ہے (جو آپ اندر تشریف نہیں لائے) آپ نے فرمایا یہ گدہ تو نے کیسا بچھایا ہے میں نے کہا میں نے تو اس لئے مول لیا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں، آپ نے فرمایا ان مورتوں کو جن لوگوں نے بنایا ہے ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو مورتیں بنائیں اب ان میں جان بھی ڈالو آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خریدا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور گودنا گودنے والی عورت اور گدانے والی اور مورت بنانے والی پر لعنت کی[2]

باب جس نے (جاندار کی) مورت بنائی قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا اور جان ڈال نہ سکے گا۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے میں ابن عباس رض کے پاس بیٹھا تھا

---

۱ یہ ان سے ہو نہ سکے گا عذاب ہوتا رہے گا ۱۲ منہ ۲ وہب نے اس غلام کے ہتھیاروں کو جن سے پچھنی لگاتا تھا توڑ ڈالا ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا[1] اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی دنیا میں (جاندار کی) تصویر بنائے گا اس کو قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں جان بھی ڈال اور وہ جان ڈال نہ سکے گا اس لئے برابر عذاب ہوتا رہے گا[2]

باب ۵۴۶ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

۹۰۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهٗ ۔

باب جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھا لینا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان[3] نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک[4] کی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا[5]۔

باب ۵۴۷ الثَّلٰثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ ۔

باب تین آدمی کا ایک سواری پر چڑھنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب فتح مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا (یہ سب بچے تھے) آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا لیا[6]۔

---

[1] میں تصویر بنایا کرتا ہوں تصویر کا کیا حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس شخص کے باب میں جو جان دار کی مورت بنانا حلال جانتا ہو یہ حدیث مشکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہو اور جاندار کی مورت بنانا حرام جانتا ہو پر شامت نفس سے بنائے اس کے باب میں مشکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک ہی عذاب ہوتا رہے گا گو مومن گناہ گار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہ سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث میں وہ مصور مراد ہے جو بت پرستی کے لئے تراشے ایسا مصور تو کافر ہی ہوگا ۱۲ منہ [3] عبد اللہ بن سعید بن عبد الملک بن مروان ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے مگر کتاب اللباس سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [5] اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا محمول ہے اس حالت پر جب جانور ناتواں ہو۔ نووی نے کہا جانور طاقت ور ہو تو اکثر علماء کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے ۱۲ منہ [6] ایک گاؤں ہے خیبر میں ۱۲ منہ [7] یہ دونوں فضل اور قثم حضرت عباس رض کے بیٹے تھے ۱۲ منہ

باب ۵۴۸ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ۔

٩٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ۔

باب اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھالے (تو جائز ہے)

اور بعضوں نے (عامر شعبی نے) کہا جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے البتہ اگر آگے بیٹھنے کی دوسرے کو اجازت دے تو یہ جائز ہے[1]۔

مجھ سے محمد بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا عکرمہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت برا ہے تو انہوں نے کہا ابن عباسؓ بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے آپ نے قثم بن عباسؓ کو سامنے اور فضل بن عباسؓ کو پیچھے بٹھالیا تھا یا یوں کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھالیا۔ اب ان میں کون برا تھا کون اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے تو یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا بیچ والا یا پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔

باب ۵۴۹ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

٩٠٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ

باب ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے بیچ میں پالان کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اس کے بجالانے کو مستعد ہوں (آپ خاموش ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد اس کے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجالاتا ہوں پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں، آپ کی خدمت کرنے کو مستعد ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ (خالص)

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ . فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ ـ

اسی کی عبادت کریں اس کے ساتھ شرک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اس کا حکم بجالائیں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

بَابٌ ٥٥٠ . إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

باب عورت مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے

٩٠٨ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّيْ لَرَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِيْنَةَ قَالَ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ـ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو یحییٰ بن اسحاق نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ہم خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور میں اس وقت ابوطلحہ کے ساتھ ایک سواری پر تھا وہ چل رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر آپ کی ایک بی بی (حضرت صفیہؓ) بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی گر پڑی میں نے کہا ارے عورت گر پڑی اور میں اترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری ماں ہے (اس کا ذکر ادب سے کرو) پھر میں نے پالان مضبوط باندھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں، اس کو پوجنے والے ہیں، اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں۔

بَابٌ ٥٥١ . الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرٰى

باب چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا[3]

٩٠٩ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے

---

[1] دوسرے کسی کو نہ پوجیں ۱۲ منہ [2] یعنے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کمبخت معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ پر مطیع کو ثواب دینا اور گناہ گار کو سزا دینا واجب ہے ارے مردود و اس پر واجب کرنے والا کون ہے کسی کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ بھی سکے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں بحق محمدؐ و آل محمدؐ یا بحق اولیاء و انبیاء کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا اور ممانعت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْطَجِعُ فِی الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے دیکھا (یعنے چت لیٹے) آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کِتَابُ الْاَدَبِ

کتاب اخلاق کے بیان میں[1]

بَابٌ ۵۵۲ اَلْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ۔

باب احسان اور ناطہ پروری کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا[2] ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَیْزَارٍ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ۔

ہم سے ابوالولید بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ ولید بن عیزار نے کہا میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اس گھر والے نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنی (سنت کے موافق جماعت سے) میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں[3] جہاد کرنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں[4] آپ نے اتنی ہی باتیں بتلائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ باتیں بتلاتے۔

بَابٌ ۵۵۳ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

باب سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا تیری ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری

---

[1] یعنے لوگوں کے ساتھ معاشرت کے آداب اور طریقے ۱۲ منہ [2] کئی سورتوں میں جیسے لقمان احقاف وغیرہ ۱۲ منہ [3] اس کا بول بالا ہونے کے لئے اور شرک بدعت مٹنے کے لئے ۱۲ منہ [4] پھر میں خاموش ہو رہا کہ اب کہاں تک پوچھے جاؤں اس لئے ۱۲ منہ

قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهُ۔

ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیرے باپ کا[1] اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا کہا ہم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

بَابٌ ۵۵۴ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ

باب ماں باپ کی اجازت بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیئے[2]

۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُجَاهِدُ قَالَ اَلَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ سے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا **دوسری سند** اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابوالعباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری نیت جہاد کو جانے کی ہے آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو انہی کی خدمت کر یہی جہاد ہے۔

بَابٌ ۵۵۵ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

باب آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے (یعنی گالی نہ دلوائے)

۹۱۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا اپنے ماں باپ کو کون گالی دے گا (اس میں خود اپنی ہی ذلت ہے) آپ نے فرمایا مطلب

[1] ماں کو باپ سے تین درجے بڑھ کر رکھا کیونکہ ماں بچہ پر بہت مصیبت اٹھاتی ہے نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے پھر پیدا ہونے کے بعد ایک مدت تک دودھ پلاتی ہے گوہ موت صاف کرتی ہے۔ جب بڑا ہو جاتا ہے تو باپ صرف تعلیم و تربیت کرتا ہے اور اگر ماں تعلیم یافتہ ہوئی تو بچہ کی تربیت اور تعلیم بھی ماں سے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی بچے لائق نکلتے ہیں جن کی مائیں صاحب علم ہوتی ہیں ورنہ جاہل مائیں بچہ کو ضعیف اور ناتوان کر دیتی ہیں۔ اس کے قوائے دماغیہ اور بدنیہ سب خراب کر دیتی ہیں اس لئے جو قوم اپنی بھلائی اور ترقی چاہتی ہو اس کو سب سے پہلے تعلیم نسواں کا اہتمام کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے ماں باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا۔ اویس قرنی جو خیر التابعین تھے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل نہ کر سکے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً کافر مسلمانوں کے ملک میں گھس آئیں اس وقت اجازت ضرور نہیں ہے ۱۲ منہ

أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔

بَابُ ۵۵۶ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ

یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے،[1] دوسرے کی ماں کو گالی دے وہ اس کی ماں کو گالی دے۔

باب جس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل کے) تین شخص رستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ شروع ہوا (برسات آ گئی) وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں (غار میں) گھس گئے اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آ گرا منہ بند ہو گیا اب کیا کریں آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ کے لئے کیے ہوں ان کے وسیلہ سے دعا مانگو شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے (تم کو نجات دلوائے[2]) پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا اور دودھ دوھتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانور ایک دور دراز درخت

[1] تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ اس کا سبب ہی پڑا ۱۲ منہ [2] اعمال صالح سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا توسل کرنا یہ بھی حضرت عمر رض کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اپنے پیغمبر کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا توسل تو بالاتفاق جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء یا اولیاء کا جن کی وفات ہو گئی وسیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں، ابن تیمیہؒ اور ابن قیم اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمر رض کے واقعہ سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر توسل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمر رض حضرت عباس رض کا کیوں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرتؐ ہی کا کرتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض نے یہ نہیں کہا کہ پیغمبر صاحب کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباس رض کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرانا چاہتے تھے جیسے آنحضرت سے دعا کرایا کرتے تھے، جزری نے حصن حصین کے شروع میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ والصلحین من عبادہ اور ایک جماعت اہل حدیث اس کے جواز کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جب اصل توسل جائز ہوا تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہوگا احیاء کی تخصیص پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبور میں احیاء ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین۔

فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلِبُ
فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ
أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ
بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ
قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً
نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً
حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ
إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا
يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا
فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا
تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ
الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي
حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ
عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا
تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى
ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا

چرنے کے لئے چلے گئے اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا جب
گھر پہنچا) دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے عادت کے موافق دودھ
دوھا اور صبح تک دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا
نہیں معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ
پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں گو رات بھر بچے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے
چلاتے رہے دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا) صبح
تک یہی حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری
رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر میں روزن کر دے کہ ہم ذرا آسمان
کو تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا روزن کر دیا کہ وہ آسمان کو اس
میں سے دیکھنے لگے[1] دوسرے شخص نے یوں دعا کی یا اللہ میرے چچا
کی ایک بیٹی تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر
فریفتہ (دلدادہ) ہوتا ہے آخر میں نے اس سے وصال کی درخواست کی
اس نے کہا سو اشرفیاں لا تو میں قبول کروں گی میں نے محنت مزدوری کر
کے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب اس کی ٹانگوں کے
بیچ بیٹھا (اب جماع کرنا چاہتا تھا) وہ کہنے لگی ارے خدا کے بندے
اللہ سے ڈر خلاف شرع اس مہر کو مت کھول میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا
یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضامندی کے لئے باز
رہا تو اس پتھر میں اور زیادہ روزن کر دے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ روزن
کر دیا اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا
تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری کا ٹھہرا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا
تو کہنے لگا میری مزدوری دلاؤ میں جو غلہ ٹھہرا تھا وہ اس کو دینے لگا لیکن
اس نے نفرت کر کے نہ لیا چل دیا میں نے وہ غلہ بو دیا اور برابر اس
میں زراعت کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے نفع میں سے میں نے گائے
بیل چرواہے خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا

[1] مگر ابھی باہر آنے کے موافق روزن نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

ثُمَّ أَبِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اللہ سے ڈرو میرا حق مت مارو میری مزدوری دلادے میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل ان کے چرواہے لے لے تیرے ہی ہیں وہ کہنے لگا بھلے آدمی اللہ سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا ٹھٹھا نہیں وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لے کر چل دیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تو جتنا روزن ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے وہ بھی کردے اللہ نے وہ بھی کردیا (اور تینوں غار سے باہر نکل آئے)۔

بَابٌ ۵۵۷ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب والدین کی نافرمانی کرنا اور اُن کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے،

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے وراد مغیرہ کے منشی سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانا) حرام کیا ہے اور جو چیزیں دینا چاہیئے ان کو روکنا (جیسے آگ، پانی، برتن، باس وغیرہ) اور لوگوں سے مانگنا اور بیٹیوں کو جیتا گاڑنا اور بے فائدہ بک بک لگانا اور بے ضرورت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا (اسراف کرنا)

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ بتلاؤں ہم لوگوں نے عرض کیا بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا[1] والدین کی نافرمانی کرنا اس وقت آپ تکیہ لگائے

---

[1] اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنے اللہ کے سوا دوسرا بھی کوئی خدا سمجھنا جیسے بعضے مجوس کہتے ہیں یا چین کے بعضے مشرک دوسرے اللہ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا گو اس کو خدا نہ سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی بزرگ یا ولی یا پیر یا پیغمبر کے لئے علم محیط یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا تیسرے شرک فی العبادۃ یعنے اللہ کے سوا کسی دوسرے کا پوجا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اس کو پکارنا، اسی کو مشکل کشا یا حاجت روا سمجھنا ان سب صورتوں میں آدمی مشرک ہو کر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر مرے تو ابد الآباد دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ ؛

فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ۔

بَابُ ۵۵۵ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَاءُ ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

بَابُ ۵۵۶ صِلَةِ الْمَرْاَةِ اُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ اِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ

تھے یا بیٹھ گئے (تکیہ چھوڑ دیا) فرمانے لگے اور جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا سن لو جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا برابر یہی فرماتے رہے میں سمجھا اب خاموش ہی نہ ہوں گے۔

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکرہ نے کہا میں نے انسؓ بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں وہ کیا ہے جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا شعبہ راوی نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا[1]۔

باب اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی کہا مجھ کو اسماء بنت ابی بکرؓ نے انہوں نے کہا میری ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آئی (وہ کافر تھی) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑتے[2]۔

باب اگر خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسماء سے میری ماں ان دنوں میں (مدینہ میں) آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں آئی ہے اس کو اسلام سے نفرت ہے کیا میں اس سے سلوک

---

[1] حالانکہ شرک بالاجماع سب گناہوں سے بڑا ہے مگر آپ نے جھوٹی گواہی کو اس لئے بڑا فرمایا ہوگا کہ اس وقت ضرورت ہوگی ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں گو والد کا ذکر نہیں ہے مگر والد کو والدہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ۔

وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ

بَابُ ۵۵ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

بَابُ ۵۶ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ۔

۹۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کروں آپ نے فرمایا البتہ اپنی ماں سے سلوک کر (گو وہ مسلمان نہیں)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی اُن کو ابوسفیان نے کہ ہرقل (بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے) اس میں یہ ہے کہ ابوسفیان نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے خیرات دینے زنا سے بچنے ناطے والوں سے سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں[1]

باب مشرک بھائی سے سلوک کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کاڑی دار جوڑا (بازار میں) بکتا دیکھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ یہ خرید لیجیے اور جمعہ کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس کو پہنا کیجیے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمرؓ کو بھی بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا دے (جو یہ پہن سکتا ہے) آخر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کو مکہ میں تحفہ بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

باب ناطہ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں ناطے والوں سے سلوک کرنے کا ذکر ہے اس میں ماں بھی آ گئی ۱۲ منہ

قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ۔ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَاَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهُ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

عثمان نے خبر دی کہا میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلائیے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد بصری نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان نے دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلائیے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے اس پر لوگ کہنے لگے اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا ہو گیا ہے (کچھ خبط تو نہیں ہوا ہے) آپ نے فرمایا کیوں ہو کیا گیا ہے اجی اس کو ضرورت ہے (اس لیے بے چارہ پوچھتا ہے) پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو پوج اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور ناطہ والوں سے سلوک کر (بس یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لے جائیں گے)[1] چل اب نکیل چھوڑ دے راوی نے کہا شاید اس وقت آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

بَابُ ۵۶۲ اِثْمِ الْقَاطِعِ

باب قطع رحم کا گناہ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا مجھے (والد) جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے رحم کا قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

بَابُ ۵۶۳ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ۔

باب ناطہ والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا ہے۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن معن نے

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اونٹ کی نکیل تھام لی سواری روک لی اور آپ سے یہ سوال کیا صحابہ نے اس لیے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا ضروری نہ تھا اس لیے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ [2] شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا ۱۲ منہ کرمانی۔

ابن معن قال حدثني سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره ان يبسط له في رزقه وان ينسأ له في اثره فليصل رحمه۔

کہا مجھ سے والد معن بن محمدؒ نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو روزی کا کشادہ ہونا اور عمر کا زیادہ ہونا اچھا لگے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے[1]

۹۲۳ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب ان يبسط له في رزقه وينسأ له في اثره فليصل رحمه

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے

باب ۵۶۴ من وصل وصله الله۔

باب جو شخص ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے گا (اس پر عنایت فرمائے گا)

۹۲۴ - حدثني بشر بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا معاوية بن ابي مزرد قال سمعت عمي سعيد بن يسار يحدث عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ من خلقه قالت الرحم هذا مقام العائذ بك من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فهو لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقرءوا ان شئتم فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ نے کہا ہم سے معاویہ بن ابی مزرد نے بیان کیا میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو ناطہ کھڑا ہوا[2] اور کہنے لگا یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے پروردگار نے فرمایا بے شک کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں بھی جوڑوں گا (ملاپ کروں گا) اور جو کوئی تجھے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کروں گا ناطہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تجھ کو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورۂ محمدؐ کی) یہ آیت پڑھو کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں دھند مچا دو

---

[1] صلہ رحم سے عمر زیادہ ہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یوں ہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی ہوگی بہرحال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ منہ۔

[2] دوسری روایت میں یوں ہے کہ ناطہ نے پروردگار کی کمر تھام لی اور یہ عرض کیا ۱۲ منہ۔

وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَكُم۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ مَخلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيمٰنُ حَدَّثَنَا عَبدُ اللهِ بنُ دِينَارٍ عَن اَبِي صَالِحٍ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجنَةٌ مِّنَ الرَّحمٰنِ فَقَالَ اللهُ مَن وَّصَلَكِ وَصَلتُهُ وَمَن قَطَعَكِ قَطَعتُهُ۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ اَبِي مَريَمَ حَدَّثَنَا سُلَيمٰنُ بنُ بِلَالٍ قَالَ اَخبَرَنِي مُعٰوِيَةُ بنُ اَبِي مُزَرِّدٍ عَن يَزِيدَ بنِ رُومَانَ عَن عُروَةَ عَن عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجنَةٌ فَمَن وَّصَلَهَا وَصَلتُهُ وَمَن قَطَعَهَا قَطَعتُهُ۔

بَاب ۵۶۵ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا

۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن اِسمٰعِيلَ بنِ اَبِي خَالِدٍ عَن قَيسِ بنِ اَبِي حَازِمٍ اَنَّ عَمرَو بنَ العَاصِ قَالَ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيرَ سِرٍّ يَقُولُ اِنَّ اٰلَ اَبِي قَالَ عَمرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ بَيَاضٌ لَيسُوا بِاَولِيَائِي اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ المُؤمِنِينَ زَادَ عَنبَسَةُ بنُ عَبدِ الوَاحِدِ عَن بَيَانٍ عَن قَيسٍ عَن عَمرِو بنِ العَاصِ قَالَ سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ

اور ناطے رشتے توڑ ڈالو۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ناطہ رشتہ پروردگار سے جڑا ہوا ہے اللہ تعالٰے نے اس سے فرمایا جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں گا اور جو کوئی تجھ کو توڑے (قطع کرے) میں بھی اس سے توڑ دوں گا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطہ رشتہ اللہ تعالٰی سے جڑا ہوا ہے اور اللہ تعالٰے فرماتا ہے جو کوئی اس کو جوڑے (ملائے) میں بھی اس سے ملاپ کروں گا اور جو کوئی اس کو قطع کرے میں بھی اس سے قطع کروں گا۔

باب آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ناطہ اگر تر رکھا جائے (یعنی ناطہ کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی تر رکھے گا[۱]

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ عمرو بن عاصؓ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ یہ فرماتے سنا فلانے کی اولاد (یعنی ابوسفیان یا حکم بن عاص یا ابو لہب کی) عمرو بن عباسؓ نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں اس مقام پر سفید جگہ خالی تھی (یعنی تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان سے رشتہ ہے) میرا دلی تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں (گو ان سے نسبی رشتہ نہ ہو) عنبسہ بن عبدالواحد نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا بڑھایا ہے میں نے

[۱] مطلب یہ کہ ناطہ پروری دونوں طرف سے ہونا چاہیے اگر وہ ناطہ کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں گا ۱۲ منہ

سَلَّمَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا يَعْنِيْ اَصِلُهَا بِصِلَتِهَا۔

بَابٌ ۵۶۶ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَّفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيٰنُ لَمْ يَرْفَعْهُ حَسَنٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَّفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

بَابٌ ۵۶۷ مَنْ وَّصَلَ رَحِمَهٗ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ هَلْ لِّيْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ قَالَ حَكِيْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَّيُقَالُ اَيْضًا عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں البتہ ان سے ناطہ ہے اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی تر رکھوں گا یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑ دوں گا[1]

باب ناطہ جوڑنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کر دے (بلکہ برائی کرنے والے سے بھلائی کرے)

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش اور حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ سے ان تینوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سفیان کہتے ہیں اعمش نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا (بلکہ عبد اللہ بن عمرو کا قول بیان کیا) اور حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوع کیا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطا جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ کر دے (احسان کے بدل احسان کرے) بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار اس کا اس سے ناطہ قطع کرے تو وہ جوڑے۔

باب جس نے کفر کی حالت میں ناطہ پروری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کا ثواب قائم رہے گا[3]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو کام عبادت کے طور پر کیے ہیں جیسے ناطہ جوڑنا بردہ آزاد کرنا خیرات دینا ان کا کچھ ثواب (مسلمان ہونے کے بعد) مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا، جب تو اسلام لایا تو تیری اگلی نیکیاں سب قائم رہیں[4] بعضوں نے ابو الیمان سے بجائے اتحنث کے اتحنت روایت کیا ہے اور معمر اور صالح

---

[1] بعض نسخوں میں یہ عبارت زیادہ ہے۔ قال ابو عبد اللہ ببلاها كذا وقع وببلالها اجود واصح وببلاها لا اعرف له وجها یعنی امام بخاری نے کہا بعضی روایتوں میں بجائے ببلالها کے ببلاها ہے لیکن ببلالها زیادہ صحیح ہے اور ببلاها کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] کیونکہ اسلام نیکیوں کا تلف کرنے والا نہیں ہے معلوم ہوا کافر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ [illegible]

أَبِي الْيَمَانِ اتَّحَنَّثَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ اَتَحَنَّثَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ۔

اور ابن مسافر نے بھی اتحنث روایت کیا ہے ابن اسحاق نے کہا اتحنث تحنث سے نکلا ہے اس کا معنے نیکی اور عبادت کرنا ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان لوگوں کی متابعت کی ہے[1]۔

بَابٌ ۵۶۸ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهٖ حَتّٰى تَلْعَبَ بِهٖ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا۔

باب دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے اور اس کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسنا[2]۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ نے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد سے جو خالد بن سعید کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی میں ایک زرد قمیص پہنی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا واہ واہ کیا کہنا واہ واہ کیا کہنا سنہ سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہے (میں کم سن بچی تو تھی ہی) میں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھیلنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر پھاڑ پرانا کر پھاڑ تین بار یہی فرمایا عبداللہ کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رکھا رہا یہاں تک کہ کالا پڑ گیا۔

بَابٌ ۵۶۹ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهٖ وَمُعَانَقَتِهٖ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

باب بچہ پر شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا گلے لگانا اور ثابت نے انس سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا سونگھا (یہ امام بخاری نے کتاب الجنائز میں وصل کیا)

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون ازدی سے کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے کہا میں موجود تھا ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ

---

[1] یعنی زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ [2] باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو قیاس کیا ۱۲ منہ

[3] یعنے زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ

رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

سے پوچھا اگر کوئی احرام کی حالت میں مچھر کو مار ڈالے انہوں نے کہا تو کس ملک کا رہنے والا ہے اس نے کہا عراق کا عبداللہ نے لوگوں سے کہا اس شخص کو دیکھو مجھ سے یہ پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے۔ (گویا مچھر کی جان لینا بڑا گناہ سمجھتا ہے) اور اس کے ملک والوں نے آنحضرتؐ کے نواسے (امام حسین علیہ السلام) کو (بے تکلف) مار ڈالا حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسن اور حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا میں۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی ان نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو عروہ ابن زبیر نے خبر دی ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا میرے پاس ایک عورت کچھ مانگنے کو آئی اپنی دو بیٹیاں لیے ہوئے اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی میں نے اس کو دے دی اس نے کیا کیا اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دیے (آپ کچھ نہیں کھائی) پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں میں پھنس جائے پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے کہا ہم سے عمرو بن سلیم نے کہا ہم سے ابوقتادہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے آپ کے کندھے پر آپ کی نواسی امامہ بنت زینب تھیں آپ نے نماز پڑھائی شروع کی جب رکوع کرتے تو امامہؓ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے فراغت کر کے کھڑے ہوتے تو ان کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتے[2]

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

۱؎ شفقت سے ان کو پالے ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

نے زہری سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے یارسول اللہ میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کراہت سے) ان کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اس پر (خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے کہا عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک گنوار[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں (تیرے دل میں رحم تھوڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ تعالٰے نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوغسان (محمد بن مطرف) نے خبر دی کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں جھونک دے گی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے فرمایا بس یہ سمجھ لو اللہ تعالٰے اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے[2]۔

[1] اقرع بن حابس یا قیس بن عاصم یا عیینہ بن حصن ۱۲ منہ [2] یا اللہ ہم گناہ گار اسی حدیث کے بھروسے پر جیتے ہیں ہم کو تیرے (باقی برصفحہ آئندہ)

بَابُ ۵۷۰ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

باب اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

ہم سے حکم بن نافع بہرانی نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (مادیاں) اپنے بچہ کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھالیتی ہے کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

بَابُ ۵۷۱ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ۔

باب اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا ان کو اپنے ساتھ کھلانا پڑے گا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو کرنا حالانکہ اللہ تے ہی تجھ کو پیدا کیا ہے[1] پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ ہمارے ساتھ کھائے پیئے گا[2] میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا[3] پھر اللہ نے (سورۂ فرقان میں) اس کی تصدیق اتاری فرمایا والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر اخیر تک۔

بَابُ ۵۷۲ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ

باب لڑکے کو گود میں بٹھلانا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے والد (عروہ) نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ (عبد اللہ بن زبیر) کو اپنی گود میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) رحم وکرم سے بڑی بڑی امیدیں ہیں یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر کافر اور مشرک بھی تو اللہ کے بندے ہیں اللہ ان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا بلکہ ان کے اعمال ان کو دوزخ میں ڈالیں گے جیسے بچہ کو ورم ہو جائے تو ماں اس کو زخم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] وہی کھلاتا پلاتا مارتا جلاتا ہے پھر اللہ کے برابر کسی کو کرنا معاذ اللہ بڑی نمک حرامی اور شورہ پشتی ہے ۱۲ منہ [2] گو زنا مطلق حرام ہے مگر ہمسایہ کی جورو سے اور سخت گناہ ہے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا امام حسین کو حکم نے یہی روایت کی الخ

صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ۔

بَابُ ۵۷۳ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ۔

بَابُ ۵۷۴ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا

بٹھایا کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی انہوں نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

باب بچہ کو ران پر بٹھانا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عارم (محمد بن فضل) نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہا میں نے ابو تمیمہ (طریف ابن مجالد) سے سنا وہ ابو عثمان نہدی سے روایت کرتے تھے وہ اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو لے کر اپنی ران پر بٹھا لیتے تھے اور امام حسن علیہ السلام کو دوسری ران پر پھر دونوں کو چمٹا لیتے اور دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں اور علی بن مدینی سے روایت ہے کہا مجھ کو یحییٰ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابو عثمان نہدی سے اسی حدیث کو روایت کیا سلیمان تیمی نے کہا جب ابو تمیمہ نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی ابو عثمان نہدی سے تو میرے دل میں شک پیدا ہوئی میں نے ابو عثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں پر یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو اس میں حدیث ابو عثمان سے لکھی ہوئی ملی (اس وقت میری شک دور ہو گئی)

باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے[1]۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی بی بیوں میں کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آئی حالانکہ میرے نکاح سے تین برس قبل ان کا انتقال ہو چکا تھا (اور مرے ہوئے شخص پر رشک کم آتی ہے) اس کی وجہ

[1] یعنی جس شخص سے بہت دنوں تک یک جائی اور دوستی رہی ہو اس کا خیال وضعدار آدمی کو ہمیشہ رکھنا چاہیے اس کے عزیزوں اور دوستوں سے بھی سلوک کرتے رہنا چاہیے نیک بخت لوگ اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی اپنے والدین کے دوستوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان سے حسن سلوک کرتے رہتے ہیں ۱۲ منہ

وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا۔

یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کا (اکثر) ذکر کیا کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو خولدار موتی کا ہے اور آنحضرتؐ کبھی بکری کاٹتے پھر اس میں سے خدیجہؓ کی دوستوں کو حصہ بھیجتے۔

بَابٌ فَضْلِ مَنْ يَّعُوْلُ يَتِيْمًا۔

باب یتیم کو پالنے والے کی فضیلت۔

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا مجھ سے والد نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب) ہونگے آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا[1]۔

بَابٌ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ۔

باب بیواؤں کی پرورش کرنے والے کا ثواب

۹۴۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین اور بیواؤں کے لیے کوشش کرنے والا درجہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کی برابر ہے جو (ہر روز) دن کو روزہ رکھتا ہے اور (ہر) رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلٰى بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث سے جو ابن مطیع کا غلام تھا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور انکی خبرگیری بڑی عبادت ہے جہاد کے برابر اس میں ثواب ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو جہاد کا موقع مشکل سے مل سکتا ہے اس لیے ان کو لازم ہے کہ ہر ہر بستی میں مسلمان بیواؤں اور یتیموں کے لیے ایک ایک یتیم خانہ بنائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں تھوڑا چندہ حسب استطاعت دیا کریں جو مسلمان مفلس مرجائے اس کی بیوہ یا یتیم اولاد کو کوئی ذریعہ پرورش اور معاش نہ ہو اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ ایک مدرس بھی مقرر کریں واعظ زبانی وعظ و نصیحت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان بیواؤں اور یتیموں کو عقاید اور احکام شرعیہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ثواب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ۔ اللھم اغفر لکاتبہ و لوالدیہ و المؤمنین اجمعین یا رب العلمین۔ آمین۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَابُ ۵۷۷ السَّاعِيْ عَلَى الْمِسْكِيْنِ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

بَابُ ۵۷۸ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيْقًا رَحِيْمًا فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

سے یہی حدیث نقل کی[۱]

باب مسکین اور محتاجوں کی پرورش کرنے والا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور محتاجوں کی خبرگیری کرنے والا درجہ میں اس شخص کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر جو (نماز میں) کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر کھے جاتا ہے[۲] افطار ہی نہیں کرتا۔

باب آدمیوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوسلیمان مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم جب (اپنے ملک سے مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے ہم بیس راتوں تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے پھر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم کو اپنے عزیزوں سے ملنے کا شوق ہے آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو (اپنے ملک میں) چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کر دیا آپ بہت نرم دل اور رحم والے تھے آپ نے فرمایا بس اب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہاں اپنے ملک والوں کو (دین کی باتیں) سکھلاؤ ان کو حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھ کو دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں (عمر میں) بڑا ہو وہ امامت کرے[۳]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک

---

[۱] یہ موصول ہے پہلی روایت مرسل ہے ۱۲ منہ [۲] دین کے فرائض بجالانے کا ۱۲ منہ [۳] آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ امامت کرے کیوں (باقی صفحہ آئندہ)

عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

نے انہوں نے سمی سے جو ابوبکرؓ کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص رستے میں جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں اترا پانی پیا جب باہر نکلا دیکھا تو ایک کتا پیاس کے مارے (پانی نہیں ملتا تو کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہو گی جیسے مجھ پر گزر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو جانوروں پر بھی رحم کرنے میں ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہر تازہ کلیجے والے پر ثواب[1] ملے گا۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلوٰةٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اتنے میں ایک گنوار (ذوالخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی میں دعا مانگنے لگا یا اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر بس اور کسی پر مت کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے فرمایا ارے تو نے کشادہ کو (یعنے اللہ کی رحمت کو جو کشادہ تھی) تنگ کر دیا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر سے انہوں نے کہا میں نے نعمان ابن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضا کو چین نہیں پڑتا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب بیس دن تک آپ کی صحبت میں رہ چکے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] یعنے جس میں جان ہے رحم کرنے سے اس کو آرام دینے سے ۱۲ منہ ✦✦✦✦

تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔

نیند نہیں آتی بخار چڑھ آتا ہے[1]۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان اگر کوئی (میوہ دار) درخت جمائے پھر اس میں سے کوئی آدمی کھائے یا جانور اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے گا پروردگار بھی اس پر رحم نہیں کرے گا

بَابُ ۵۷۹ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِلٰى قَوْلِهٖ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو[2] اخیر آیت مختالاً فخوراً تک۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو ابوبکر بن محمد نے خبر دی انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریلؑ برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے[3]

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید) سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ایک مسلمان کو اگر تکلیف ہو تو جہان بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چین نہ آنا چاہیے جب تک اس کی تکلیف رفع نہ کریں ۱۲ منہ

[2] اس آیت میں ذکر بھی ہے کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۲ منہ

[3] اور عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہوگا ۱۲ منہ

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

بَابُ ۵۸۰ اِثْمِ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ يُوْبِقُهُنَّ يُهْلِكُهُنَّ مَوْبِقًا مَهْلِكًا۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ تَابَعَهٗ شَبَابَةُ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَعُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض۔

بَابُ ۵۸۱ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

بَابُ ۵۸۲ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

نے فرمایا جبرئیل برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے۔

باب جس شخص کی تکلیف سے ہمسایوں کو ڈر ہو وہ کیسا گنہگار ہوگا قرآن شریف میں جو یوبقہن ہے اس کا معنی ان کو ہلاک کر ڈالے موبقا ہلاکت[1]۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو شریح سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم وہ شخص (کبھی) مسلمان نہیں ہے جس کے ہمسایوں کو اس سے (بجائے آرام کے) ایذا ہی کا ڈر ہو عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن الاسود اور عثمان ابن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذئب سے یوں روایت کیا ہے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے[2]

باب کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھے[3]

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے اگر وہ (حصہ میں) ایک بکری کا کھر بھیجے۔

باب جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ کو نہ ستائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ

[1] چونکہ حدیث میں بوائق کا لفظ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں لفظوں کی بھی جن کا مادہ وہی ہے تفسیر کر دی ۱۲ منہ [2] بجائے ابو شریح کے انہوں نے ابوہریرہؓ کا نام لیا ۱۲ منہ [3] ایسا کلمہ نہ کہے جس سے اس کی حقارت نکلے ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

۹۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

بَابٌ ۵۸۳ حَقُّ الْجِوَارِ فِيْ قُرْبِ الْاَبْوَابِ

۹۵۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

بَابٌ ۵۸۴ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

۹۶۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو (وہ بری باتیں منہ سے نہ نکالے) اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے ابوشریح عدوی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تو میرے کانوں نے سُنا آنکھوں نے دیکھا آپ فرماتے تھے جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر کرے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ دستور کیا ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات تک (دو وقت کا کھلانا کھلائے) اور تین دن تک بھی (نفل طور پر) مہمانی ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان نہیں خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

باب پڑوسیوں میں کونسا پڑوسی مقدم ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابوعمران نے خبر دی کہا میں نے طلحہ بن عبداللہ بن عثمان سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں میں (پہلے) کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔

باب ہر ایک اچھی حق بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان نے کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک اچھی بات میں صدقہ کا ثواب ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیَاْمُرُ بِالْخَیْرِ اَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

بَابُ ۵۸۵ طِیْبِ الْکَلَامِ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ ذَکَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ شُعْبَةُ اَمَّا مَرَّتَیْنِ فَلَا اَشُکُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ۔

بَابُ ۵۸۶ الرِّفْقِ فِی الْاَمْرِ کُلِّهٖ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَیْکُمُ السَّامُ وَ

سعید بن ابی بردہ نے ابن ابی موسیٰ اشعری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید (دادا) (ابوموسیٰ اشعریؓ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے کہا اگر مقدور نہ ہو آپ نے فرمایا ہاتھوں سے محنت کرکے اپنے تئیں فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہوسکے یا نہ کرے آپ نے فرمایا دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے، انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا برائی سے بچا رہے اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

باب خوش کلامی کا ثواب ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو نے خبر دی انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا شعبہ نے کہا دو بار میں تو شک نہیں[1] پھر فرمایا تم دوزخ سے (صدقہ دیکر) بچو اگر کچھ نہیں ملتا تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اچھی ملائم بات کہہ کر[2]

باب ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور (مردود) کیا کہنے لگے السام علیکم (یعنی تم مرو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السام واللعنۃ (تم ہی مرو پھٹکار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] بقول شخصے عمر بخیر تو امید نیست شر مرساں ۱۲ منہ [2] مجھ کو یقیناً یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک ہے ۱۲ منہ [3] شیریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا عورت غیر محرم مرد سے بات کرسکتی ہے ۱۲ منہ

اللَّعنَةَ قَالَت فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَهلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفقَ فِي الأَمرِ كُلِّهِ فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَم تَسمَع مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَد قُلتُ وَعَلَيكُم

۵۶۳ - حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ عَن ثَابِتٍ عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعرَابِيًّا بَالَ فِي المَسجِدِ فَقَامُوا إِلَيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تُزرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلوٍ مِن مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيهِ-

بَابُ ۵۸۷ تَعَاوُنِ المُؤمِنِينَ بَعضِهِم بَعضًا-

۵۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن أَبِي بُردَةَ بُرَيدِ بنِ أَبِي بُردَةَ قَالَ أَخبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُردَةَ عَن أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ المُؤمِنُ لِلمُؤمِنِ كَالبُنيَانِ يَشُدُّ بَعضُهُ بَعضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَينَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذ جَاءَ رَجُلٌ يَسأَلُ أَو طَالِبُ حَاجَةٍ أَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ فَقَالَ اشفَعُوا فَلتُؤجَرُوا وَليَقضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

عائشہ ٹھہر (اتنا غصہ مت کر) اللہ تعالیٰ نرمی اور ملائمت کو ہر کام میں پسند کرتا ہے میں نے کہا یارسول اللہ آپ نے ان (کمبختوں) کی بات نہیں آپ نے فرمایا (میں نے سنی) جواب تو دے دیا فقط وعلیکم کہہ دیا (اس کا یہی مطلب ہوا کہ جو تم نے کہا وہ تم ہی پر ہو)۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے (اس کو ماریں گھُرکیں) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (جب وہ پیشاب کر چکا) آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا وہاں بہا دیا گیا[1]

باب ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے انہوں نے ابی بردہ بن برید بن ابی بردہ سے کہا مجھ سے میرے دادا ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے اس طرح ہے جیسے عمارت اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) پھر آپ نے انگلیوں کو قینچی کر لیا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کچھ مانگتا یا حاجت طلب کرتا آیا آپ نے ہم لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو) غریب اور حاجت مندوں کی سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا ثواب مل جائیگا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا (جیسا چاہے گا ویسا حکم دے گا تم اپنا ثواب کیوں کھوؤ)

[1] سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کتاب الطہارت میں ۱۲ منہ

تَمَّ الجُزءُ الرَّابِعُ وَالعِشرُونَ يَتلُوهُ الجُزءُ الخَامِسُ وَالعِشرُونَ إِن شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے چوبیسواں[۲۴] پارہ تمام ہوا۔ اب اسی کے فضل و کرم کے بھروسے پچیسواں[۲۵] پارہ شروع ہوتا ہے۔

پچیسواں ۲۵ پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ ۵۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا كِفْلٌ مِّنْهَا نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے ثواب[1] سے ملے گا۔ اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی اس آیت میں حصہ۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کفلین حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی دو اجر۔

۹۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت والا آتا تو آپ (صحابہ سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا۔ اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے گا[2]

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی ہوگا تو وہی جو حکم الٰہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کروگے تو تم کو اس کا اجر مل جائے گا گو اس کا مطلب پورا نہ ہو اور اولیاء اللہ نے ارباب حاجات کی مطلب براری اور سفارش میں ہمیشہ کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ دنیاداروں کے پاس جانا بھی انہوں نے قبول کیا ہے مگر اسی غرض سے کہ حاجت مندوں کے حاجات پورے ہوں اور ان کو سفارش کا ثواب ملے اپنی ذاتی غرض سے کر وہ کبھی دنیاداروں کے پاس نہیں جاتے اور جو نام کے درویش اپنے ذاتی مطالب اور اغراض کے لیے دنیاداروں کے دروازوں پر گھومتے رہتے ہیں وہ درویش نہیں ہیں مکار اور فریبی ہیں خدا ان سے بچائے رکھے کہتے ہیں لکھنؤ میں ایک بزرگ تھے وہ ایک غریب مسلمان کی مطلب براری کے لیے ایک نواب کے پاس گئے جو رافضی تھا اس نے مذر سے کہہ دیا اس وقت فرصت نہیں ہے وہ بزرگ لوٹ کر چلے آئے دوسرے دن پھر گئے پھر یہی جواب ملا اسی طرح سات دن تک اس نے دوڑایا اخیر میں آٹھویں دن جب یہ بزرگ پھر گئے تو اندر سے باآواز بلند کہنے لگا یہ فقیر کتنا بے حیا ہے کہ بار بار میں اس کو پھیر دیتا ہوں لیکن اس کو شرم نہیں آتی پھر آن موجود ہوتا ہے بلاؤ جب یہ اندر گئے تو بکمال بشاشت اور فرحت اس سے ملاقات کی اس کی بے اعتنائی کا ذرا بھی ملال ان کے چہرے پر نہ تھا چلتے وقت کہنے لگے کہ آپ میرے بار بار آنے سے خفا نہ ہوں میں تو ایک کتا ہوں اگر سو بار آپ اس کو دھتکار دیں گے تو برا نہیں ماننے کا چلا جائے گا پھر جب بلایئے تو چلا آئے گا اس نواب پر ان کے کلام کی ایسی تاثیر ہوئی کہ سارا بدن میں رعشہ پڑ گیا اور ٹوپی ان کے قدموں پر رکھ کر عذر تقصیر کا خواہاں ہوا انہوں نے گلے سے لگایا اور کہا تم نے کوئی تقصیر نہیں کی میں معاف کروں بلکہ مجھ پر احسان کیا اگر تم بار بار مجھ کو نہ پھیرتے تو مجھ کو اتنا ثواب کبھی نہ ملتا اب اس غریب کا مطلب پورا کر دو نواب نے فوراً اس غریب کا کام نکال دیا اور وہ دعا دیتے چلے گئے ۱۲ منہ رحمہ

بَابُ ۵۸۹ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا

۹۶۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ

۹۶۸- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔

ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن عمروؓ معاویہؓ کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم ان کے پاس گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہنے لگے آپ سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہود (مردود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے السام علیکم (یعنی مرو) حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم مرو اللہ تم پر لعنت کرے اللہ کا غضب تم پر اترے آنحضرت نے فرمایا عائشہؓ ٹھہر نرمی اور ملائمت اختیار کر اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز رکھ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا انہوں نے جو بہت لیے کہا تھا میں نے وہی ان پر پھیر دیا (آپ نے وعلیکم فرمایا تھا) اور بات یہ ہے۔ کہ میری بددعا ان کے اوپر اثر کرے گی قبول ہوگی۔ ان کی بددعا مجھ پر قبول نہیں ہونے کی۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا ہم کو ابو یحییٰ فلیح ابن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے

قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ۔

۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ۔

بَاب ۵۹۰ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گالی باز اور سخت گو بد زبان لعنت کرنے والے نہ تھے۔ اگر کبھی آپ کو ہم میں سے کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے۔ اس کو کیا ہو گیا۔ اس کی پیشانی میں خاک لگے[1]۔

ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سواء نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی آپ نے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ (اندر آن کر) بیٹھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھل کر خندہ پیشانی سے ملے جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے تو پہلے اس کو دیکھتے ہی یوں فرمایا تھا۔ کیا بُرا آدمی ہے پھر آپ اس سے کھل کر بخندہ پیشانی کیوں ملے آپ نے فرمایا، عائشہؓ تو نے کب مجھ کو بدزبانی کرتے ہوئے پایا سب سے بڑا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جس کی بدی سے لوگ ڈر کر اس کی ملاقات چھوڑ دیں[2][3]۔

باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان بخیلی کی بُرائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے[4] اور ابو ذر غفاریؓ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم ذرا سوار ہو کر اس ملک میں (یعنی مکہ میں) جاؤ اور اس شخص کی پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باتیں

---

[1] پس یہی آپ کی خوبی تھی اس کے سوا نہ آپ نے کسی کو گالی دی نہ کسی کو سخت سست کہا ۱۲ منہ

[2] یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے اس کی غیبت کیسے کی حالانکہ غیبت سخت گناہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ فرمایا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے مسلمان کو بچانا منظور تھا کیونکہ انما الاعمال بالنیات۔ اگر واقع میں کوئی آدمی فریبی یا مکار ہو اور یہ ڈر ہو کر مسلمان اس کے فریب میں آ کر نقصان اٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کی شر سے بچے رہیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ ثواب ہوگا ۱۲ منہ

[3] یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ۔

سن کر تو آؤ (وہ مکہ میں آئے) اور لوٹ کر گئے تو (ابوذر سے کہنے لگے) وہ صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں[1]۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر (جری) تھے ایک رات ایسا ہوا مدینہ کے لوگ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے۔ اور آواز کی طرف چلے (خبر لانے کو) کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آرہے ہیں۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ فرماتے جاتے ہیں کوئی ڈر کی بات نہیں آپ ابو طلحہؓ کے گھوڑے (مندوب) پر سوار تھے ننگی پیٹھ پر اس پر زین بھی نہ تھا اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی[2] فرمایا یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے (ایسا تیز اور بے تکان جاتا ہے)[3]

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے نہیں، نہیں کی[4]

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ روایت بھی طول کے ساتھ اوپر مرمولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] پہلے گھوڑا بالکل سلھا تھا جب آپ سوار ہوئے تو ۱۲ منہ [3] اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور ریاضت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین ہیں عفت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و جمال یہ فضیلت رہتی ہے تو آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری اور کسبی تھی سبحان اللہ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ [4] یہ آپ کی مروت کا حال تھا بلکہ اگر ہوا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ میں عنقریب تجھ کو دوں گا اطمینان رکھ ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا۔

۹۷۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكْسُوْكَ هٰذِهٖ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَاٰهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَحْسَنَ هٰذِهٖ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوْا مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّيْ أُكَفَّنُ فِيْهَا۔

فحش گو بدزبان نہ تھے (کہ گالیاں منہ سے نکالیں) آپ فرمایا کرتے تھے تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا کہا انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بردہ لے آئی سہل نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا ہاں لنگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے۔ خیر وہ عورت کہنے لگی یارسول اللہ یہ میں آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت لنگی کی احتیاج تھی آپ نے لے لی اور پہن لی آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوفؓ) نے یہ لنگی آپ کو پہنے دیکھ کر کہا یارسول اللہ کیا عمدہ لنگی ہے یہ مجھ کو عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا لو جب آپ مجلس سے اٹھے (اور اندر جاکر وہ لنگی تہہ کرکے عبدالرحمن کو بھیج دی) تو لوگوں نے ان کو ملامت کی ان سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لنگی کی احتیاج ہے۔ اس پر تم نے آپ سے کاہے کو مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے عبدالرحمن نے کہا میں نے یہ لنگی (کچھ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ) برکت کے خیال سے مانگی چونکہ آپ اس کو پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن اس لنگی میں کیا جائے[1]۔

[1] ہمارے مرشد مولینا فضل رحمٰن صاحب کا قاعدہ تھا لوگ صدہا طرح کے تحائف اور ہدایا آپ کے واسطے لاتے میں بھی جب گیا تھا ڈیرہ تحفہ کے ایک لنگی بھی لے گیا تھا اس کو دیکھ کر کہنے لگے بھائی یہ تحفہ خوب لائے اور اپنے خادم جان محمد سے فرمایا دیکھو یہ لنگی اندر چھپا کر رکھو یہ میں پہنوں گا کسی کو دینا نہیں میں آپ کے پاس سے اٹھ کر آیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ایک مسافر شیخ محمد کی اترے ہوئے تھے وہ لنگی ان کے ہاتھ میں ہے میں نے پوچھا یہ تم کہاں سے لائے انہوں نے کہا ابھی تو مولانا صاحب نے مجھ کو بلایا اور یہ لنگی عنایت فرمائی معلوم ہوا کہ مولانا صاحب لوگوں کا دل خوش کرنے کے لیے فرما دیتے تھے کہ یہ تحفہ بہت عمدہ ہے خاص میں پہنوں گا پھر جب وہ چلے جاتے تو اس کو بھی تقسیم کر دیتے کٹھڑی میں بس دو جوڑے کپڑوں کے رہتے ایک تو بدن میں ایک دھوبی کے پاس اس سے زیادہ جتنے پارچے اور تحفہ نقد و ہدایا میں آتے وہ سب غرباء اور مسافروں کو تقسیم کیے جاتے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ (یعنی غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہوگی عمر گزر جائے گی) اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا[1]۔ اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی[2] اور ہرج بہت ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا خون ریزی خون ریزی[3]۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے سلام بن مسکین سے کہا میں نے ثابت سے سنا کہا مجھ سے انسؓ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُف کا کلمہ نہیں فرمایا[4]۔ نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا[5]

بَابٌ ۵۹۱ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي اَهْلِهٖ

باب آدمی گھر میں کیا کرتا رہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي اَهْلِهٖ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے رہتے اور کیا کرتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے اٹھتے[6]

بَابٌ ۵۹۲ اَلْمِقَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی

---

[1] لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن و حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۱۲ منہ [2] ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہوگا ۱۲ منہ [3] ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی لڑائیوں کا میدان گرم ہوگا ۱۲ منہ [4] جو عربی میں جھڑکی کا کلمہ ہے ۱۲ منہ [5] سبحان اللہ یہ حسن خلق اور اس قدر صبر اور وقار وصاف نبوت کی دلیل ہے ۱۲ منہ [6] دوسری روایت میں ہے کہ آپ سودا بازار سے خود لے آتے اور اپنا جوتا خود ٹانک لیتے ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہےلہ۔ اللہ فلانے شخص سے محبت کرتا ہے۔ تو بھی اس سے محبت رکھ یہ سُن کر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل سارے آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتا ہے۔ تم سب بھی اس سے محبت رکھو۔ اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت رکھو۔ اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول (اور محبوب) ہو جاتا ہےلہ۔

بَابُ ۵۹۳ اَلْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب اللہ کے لیے (نہ دنیا کی غرض سے) محبت رکھنے کی فضیلت۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَحَتّٰی اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایمان کی حلاوت (شیرینی) اس وقت تک نہ پائے گا جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی آدمی سے محبت نہ رکھے اور اس کو آگ میں جانا اچھا لگے پر ایمان کے بعد جب

لہ اس حدیث میں صاف ندا کا لفظ ہے کہ یہاں وہ تاویل بھی نہیں چل سکتی جو معتزلہ وغیرہ نے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کرنے میں درخت میں کلام کی قوت پیدا کر دی تھی۔ بس ان لوگوں کا مذہب باطل ہو جو کہتے ہیں۔ اللہ کے کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے۔ معلوم نہیں یہ مزخرفات انہوں نے کہاں سے نکالے ہیں ۱۲ منہ لہ یہی مضمون مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے ے از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بعضے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہو گئے ہیں ان کو طرح طرح کی ایذائیں دی ہیں کیونکہ زمین والوں سے ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں اس کے علاوہ ایسے محبوب اور مقبول بندوں کی حیات میں گو بعضے بدکار اور فجار اور فساق حسد اور بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں لیکن اخیر کو خود بھی انکی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ اس کی مثال دیکھو امام حسینؓ کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں ہر شخص کی زبان پر آپ کا ذکر خیر رہتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کی زندگی میں معتزلہ اور جہمیہ ان کے دشمن رہے کوئی مجسمہ کہتا رہا کوئی مشبہہ لیکن وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے مداح اور ثنا خواں ہیں اور مذہب اسلام کا بڑا امام اور پیشوا ان کو جانتے ہیں امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو ان کے زمانہ کے مولویوں نے حسد سے کیسی کیسی تکلیفیں دیں لیکن بعد از وفات دشمن اور دوست سب متفق اللفظ کہتے لگے ہائے دین کا علم دنیا سے اٹھ گیا اتنا بڑا عالم امت محمدی میں بہت کم پیدا ہوا ہے جو علوم نقلیہ و عقلیہ سب میں ایک دریائے بے پایاں تھا رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲ منہ۔

إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا۔

جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے اس کو سب سے بڑھ کر زیادہ محبت ہو[۱]

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں کوئی لوگ دوسرے لوگوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ان کو حقیر نہ جانیں کیا معلوم شاید وہ ان سے (اللہ کے نزدیک) اچھے ہوں۔ اخیر آیت فاولئک ھم الظالمون تک۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ قَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے گوز لگاتے پر ہنسنے پر منع فرمایا[۲] آپ نے یہ بھی فرمایا کوئی تم میں سے (صبح کو) اپنی جورو کو ایسے زور سے مارتا ہے۔ جیسے نر اونٹ کو (جو شریر ہو) پھر (شام کو) اسے گلے لگاتا ہے[۳] اور سفیان ثوری[۴] اور وہیب بن الو معاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ان کی روایتوں میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا (حجۃ الوداع میں) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

---

[۱] اس حدیث سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیے جب تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ ایمان پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہونا اس کے معنے کیا ہیں۔ یہی کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان و مال قربان کرے جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے بس اب کسی کا قول نہ ڈھونڈھے امام ہو یا پیر یا مجتہد یا غوث یا قطب کوئی اس کے خلاف کہے تو کہا کرے اللہ اور رسول کی پیروی سب پر مقدم رکھے اگر سچ پوچھیے تو ایمان کامل اہل حدیث ہی کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اور زبانی ڈھونگ تو حنفی، شافعی سب لگاتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کے نثار ہیں مگر جہاں اپنے امام کا قول حدیث کے خلاف پایا تو حدیث کی تاویل کرنے لگتے ہیں کبھی کہتے ہیں منسوخ ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [۲] کیونکہ گوز ایک فطری چیز ہے اس پر ہنسنا نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ [۳] یہ بھی ایک نادانی اور بد وضعی ہے ۱۲ منہ [۴] ثوری اور وہیب کی روایتوں کو خود امام بخاری نے نکاح اور تفسیر میں وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے ۱۲ منہ۔

فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَتَدْرُوْنَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

یہ حرمت والا دن ہے پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو یہ مہینہ کونسا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے (ذیحجہ کا) پھر فرمایا اللہ نے تم مسلمانوں کے خون اور آبروئیں (عزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کردی ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں۔

بَابُ ۵۹۵ مَا يُنْهٰى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے کہا میں نے ابو وائل (شقیق) سے سنا وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے[1]۔ غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِىَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَرْمِىْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود دیلی نے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت

[1] یعنی ناحق پر لڑنا مثلاً ایک مسلمان نے کسی کا خون نہیں کیا ہے نہ ڈاکہ مارا ہے نہ زنا کی ہے نہ چوری نہ شراب خوری نہ کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو مارپیٹ کرنا اس کو ستانا صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہے صریح کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو واقع میں کافر ہے لیکن ظاہر میں لوگوں کے دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی بو تک نہیں ہے اگر سچا مسلمان ہوتا تو مسلمان سے بے وجہ شرعی ہرگز نہ لڑتا اس حدیث سے وہ لوگ نصیحت لیں جو کسی مسلمان بھائی کو آمین یا رفع یدین کے ترک پر ستائیں اور ماریں دونوں کا درجہ کہاں تک پہنچتا ہے غور کرو مولانا فضل رحمان صاحب فرماتے تھے کہ جو لوگ ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ والغفران یعنی امام حنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کو برا کہتے ہیں یہ چھوٹے رافضی ہیں رافضی صحابہ کو برا کہتے ہیں یہ تابعین اور تبع تابعین کو میں کہتا ہوں جو لوگ حدیث اور قرآن کو چھوڑ کر مجتہدین کا قول فعل آنحضرت کے قول فعل پر مقدم رکھتے ہیں رافضی سے بھی کئی درجہ بدتر ہیں اس لیے کہ رافضیوں نے اپنے اماموں کو جو اہل بیت نبوی تھے اور جن کی اتباع کا حکم آنحضرت نے دیا ہے فرمایا تمسکتم بہا لن تضلوا پیغمبر کے برابر کر دیا پیغمبر کی طرح ان کو خطا سے معصوم جانتے ہیں اور ان مقلدوں نے تو ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کو جن کی پیروی کا کوئی حکم آنحضرتؐ نے نہیں دیا پیغمبر صاحب سے بھی بڑھا دیا ہے جیسے کہتے ہیں مرا قال ابوحنیفہ درکار است قال قال درکار نیست اگر امام ابو حنیفہؒ زندہ ہوتے تو وہ ایسے لوگوں کے قتل کا حکم دیتے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔ اللہم اغفر لکاتبہ۔

ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ ۔

فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

۹۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں بکنے والے آپ کو بہت غصہ آتا تو اتنا فرماتے ارے اس کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی میں خاک لگے[۱]

۹۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہ ثابت بن ضحاک جو ان صحابہ میں تھے جنہوں نے شجرہ رضوان کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ۔ وہ بیان کرتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کی وہی نذر صحیح ہوتی ہے ۔ اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو[۲] ۔ اور جو شخص دنیا میں کسی چیز سے[۳] اپنے تئیں مارے اس کو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوتا رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا ۔

۹۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَنَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے سلیمان بن صرد سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے ایسا ہوا دو شخصوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ

[۱] یعنی اس پر محتاجی آئے یا ذلت اور خواری آپ کا یہ فرمانا بھی بطریق بددعا کے اثر نہ کرتا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اللہ جل جلالہ سے یہ عرض کر لیا تھا یارب اگر میں غصے میں کسی کو کچھ برا بھلا کہوں تو تو اس کے لیے بہتری کیجیو مولانا فضل رحمن صاحب بھی غصے میں لوگوں کو کہہ بیٹھتے خدا کرے تم تباہ ہو ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت آپ بزرگ آدمی ہیں آپ کے ایسا فرمانے سے ہم لوگوں کو ڈر ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا نہیں میں نے پروردگار سے یہ دعا کر لی ہے کہ میں جس کسی کو ایسا کہوں تو اس کو نیک اور خوبی عطا فرما اس وقت سے لوگوں کو اطمینان ہو گیا ۱۲ منہ [۲] مثلاً کہے میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہی کام کرے ۱۲ منہ [۳] نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھا لوں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلانے کی جورو کو طلاق دے دوں گا یا فلانے کا بردہ آزاد کر دوں گا ۱۲ منہ [۴] مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے یا ڈوب کر یا پانی کر ...

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ.

کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا غصہ آیا کہ اس کا منہ پھول کر رنگ بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصہ کرنے والا شخص اس کو کہے تو (ابھی) اس کا غصہ جاتا رہتا ہے ایک دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی خبر اس کو کر دی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کیا کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے[1]۔

۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن مفضل نے خبر دی انہوں نے حمید سے کہ انس نے کہا مجھ کو عبادہ بن صامتؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) باہر نکلے لوگوں کو شب قدر بتلانے کے لئے اتنے میں دو مسلمان شخص (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک) بڑ پڑے (غل مچانے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو (شب قدر) بتلانے کے لئے نکلا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا شاید اللہ نے اسی میں تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب ایسا کرو شب قدر (رمضان کے اخیر دہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو[2]۔

۹۸۷ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری کو دیکھا وہ چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑھے تھا۔ میں نے کہا اگر تم غلام کی چادر لے کر پہن لو تو تمہارا جوڑا ایک رنگ ہو جائے گا غلام کو دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا بھائی ایسا ہوا آنحضرتؐ کے عہد میں مجھ میں اور ایک شخص (بلالؓ) میں سخت گفتگو ہو گئی اس کی ماں عربی نہ تھی دوسرے ملک کی تھی میں نے اس کو ماں کی گالی دی (یہ کہا تیری ماں شریف ہوتی تو تو ایسا کیوں نکلتا) اس نے جا کر آنحضرتؐ صلی اللہ

[1] کہیں اعوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور روگی تو تھا ہی اتنا غصہ بھی جنون ہے اس سے زیادہ کونسا روگ ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں رات کو ۱۲ منہ [3] میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم سے عرض کرو آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے فلاں شخص سے گالی گلوچ کی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کی ماں کو تو نے برا کہا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جہالت باقی ہے[۱] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تک باقی ہے اور میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اب تک دیکھو غلام لونڈی (آدم کی اولاد اصل میں) تمہارے بھائی ہیں[۲]۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا تابعدار کر دیا ہے بس جو تم کھاؤ وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہی ان کو بھی پہناؤ[۳] اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک جائیں) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم بھی خود ان کی مدد کرو (ان میں شریک ہو جاؤ)

بَابُ ۵۹۶ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ۔

باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ لمبا ہے یا ٹھنگنا ہے (بشرطیکہ اس کی تحقیر کی نیت نہ ہو) غیبت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے ہاتھ والا کیا کہتا ہے[۴]۔ اسی طرح ہر بات جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو[۵]۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد کے سامنے ایک لکڑی (اڑی) لگی تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپ کھڑے ہو رہے اس وقت لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے لیکن ان کو بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی[۶]۔ اور جلد باز لوگ مسجد کے باہر نکل گئے کہنے لگے شاید نماز میں (پروردگار کی طرف سے) تخفیف ہو گئی اس وقت لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو لمبے ہاتھ ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ

۱؎ یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ماں باپ کی شرافت جتا کر فخر کیا کرتے تھے ۱۲ منہ ۲؎ تمہاری طرح وہ بھی انسان ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ۱۲ منہ ۳؎ گویا ابوذرؓ نے وجہ بیان کر دی کہ میں نے جو اپنی ہی چادر کی طرح غلام کو چادر دی ہے اس کی وجہ یہ حدیث ہے ۱۲ منہ ۴؎ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے تو ایسا فرمانے سے یہ نکلا کہ اس قسم کے کلمے غیبت نہیں ہیں ۱۲ منہ ۵؎ بلکہ پہچاننے کی نیت سے یا اور کسی ضرورت سے کہی جائے ۱۲ منہ ۶؎ دوسری روایت میں اس کی وجہ مذکور ہے کہ آپ کے چہرے پر اس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا اب کہاں ہیں وہ رافضی جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوانے نہ دیا بھلا حضرت عمرؓ یا کسی اور کی یہ مجال تھی کہ غصے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوانے دینے کی ایک ہی کہی ۱۲ منہ

يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

بَابٌ ۵۹۷ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

بَابٌ ۵۹۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے[۱] اس نے (جرأت کرکے) عرض کیا[۲] یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز میں کمی ہوئی اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی) آپ نے (باقی کی) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا[۳]۔

باب غیبت کے بیان میں[۴]۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا تم میں کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم اچھا نہ سمجھو گے اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے رحم والا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ طاؤس سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ میں یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے بات یہ ہے کہ ان میں ایک شخص تو پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا[۵] دوسرا چغل خور تھا (لوگوں کی غیبت کرتا پھرتا) اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اس کو چیر کے دو کرکے آدھی ایک قبر پر گاڑ دی آدھی دوسری قبر پر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا رہے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا انصار کے گھرانوں میں

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور ابوبکرؓ سے زیادہ بہادر ہوگیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین بارگاہ رسالت میں مقرب شخص نہ تھا ایک عامی آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن مقرب لوگ بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑی محنت اٹھاتے ۱۲ منہ [۳] بس اب اس کے بعد پھر قعدہ نہیں کیا نہ دوسرا سلام پھیرا جیسے حنفیہ کیا کرتے ہیں اس کی بحث اوپر گزر چکی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھولے سے اگر نماز میں بات کرلے یا یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوگئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور حنفیہ نے اس میں بھی خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو ۱۲ منہ [۵] یا پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۲ منہ

خير دور الانصار۔

۹۹۰۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفين عن ابي الزناد عن ابي سلمة عن ابي اسيد الساعدي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنو النجار۔

باب ۵۹۹ ما يجوز من اغتياب اهل الفساد والريب۔

۹۹۱۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة سمعت ابن المنكدر سمع عروة بن الزبير ان عائشة اخبرته قالت استاذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له بئس اخو العشيرة او ابن العشيرة فلما دخل الان له الكلام قلت يا رسول الله قلت الذي قلت ثم النت له الكلام قال اي عائشة ان شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه

باب ۶۰۰ النميمة من الكبائر۔

۹۹۲۔ حدثنا ابن سلام اخبرنا عبيدة بن حميد ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم من بعض حيطان المدينة فسمع صوت انسانين يعذبان في قبورهما

فلانا گھرانہ بہتر ہے۔[۱]

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے۔

باب مفسد اور شریر لوگوں کی یا جن پر گمان غالب برائی کا ہو ان کی غیبت درست ہونا۔[۲]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایک شخص (عیینہ بن حصن یا مخرمہ بن نوفل) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی (آپ نے جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس برے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اس سے باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ شخص (اپنی قوم میں) برا آدمی ہے پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی آپ نے فرمایا ہاں عائشہ بات یہ ہے کہ جس شخص کو لوگ اس کی سخت کلامی سے (اکھڑ کھرے پن) کی وجہ سے چھوڑ دیں وہ برا آدمی ہے۔[۳]

باب غیبت اور چغل خوری کبیرہ گناہ ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعبدالرحمٰن عبیدہ بن حمید نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ

۱؎ اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا داخل غیبت نہیں ہے۔

۲؎ تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے بچے رہیں۔ ۱۲ منہ ۳؎ تو اس کے برے ہونے سے میں کیوں برا ہو جاؤں ۱۲ منہ۔

فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

میں نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط (یا پیشاب کرتے وقت آڑ) نہیں کرتا تھا۔ دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر دوسرا دوسری قبر پر لگا دیا فرمایا شاید جب تک یہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو۔

بَابُ ۶۰۱ مَا يُكْرَهُ بِالنَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ يَعِيبُ۔

باب غیبت اور چغل خوری کی برائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(سورۂ نون میں) عیب جو چغل خور (اور سورۂ ہمزہ میں) فرمایا ہر عیب جو آوازے کسنے والے کی خرابی ہے یہمز اور یلمز اور یعیب سب کے معنے ایک ہیں عیب بیان کرتا ہے طعنے مارتا ہے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے امام بن حارث سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا ایک شخص یہاں ہے جو یہاں کی باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لگاتا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا۔

بَابُ ۶۰۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا

۱۔ یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر حد مقرر ہے جیسے زنا، چوری، رہزنی وغیرہ اس لئے ترجمہ باب کے خلاف نہ ہوگا ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنے یعنی بڑا گناہ مراد ہے ۱۲ منہ ۲۔ کپڑے یا بدن نجس کر لیتا لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا ۱۲ منہ ۳۔ اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے بعضے کہتے ہیں ہرا درخت یا ہری ٹہنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے لگانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں کھلتی ۱۲ منہ ۴۔ ولید بن مغیرہ یا ابو جہل کی شان میں ۱۲ منہ ۵۔ جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے ۱۲ منہ

يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ۔

بَابُ ۶۰۳ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ

بَابُ ۶۰۴ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

بَابُ ۶۰۵ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

۹۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

کھانا پانی چھوڑ دے[1]۔ احمد بن یونس نے کہا (یہ حدیث تو میں نے سنی تھی مگر اس کی سند (بھول گیا تھا) مجھ کو ایک شخص (ابن ابی ذئب) نے بتلا دی۔

باب دورویہ (دورخہ منافق دوغلہ) کا بیان[2]۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم اس کو سب سے بدتر دیکھو گے جو دورخہ ہو یہاں ایک منہ لے کر آئے وہاں دوسرا منہ لے کر جائے ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے[3]۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو جو اس نے کسی کی نسبت کی ہو اس سے بیان کرے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیانؒ ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص کہنے لگا[4]۔ خدا کی قسم اس تقسیم سے تو حضرت محمدؐ کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی (ارے کم بخت) میں نے اس کا یہ کلام آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔

مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ نے انہوں نے

---

[1] یعنی جب جھوٹ فریب بُری باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو ہمارے فاقہ کشی کی کوئی احتیاج نہیں وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بری باتوں اور بری عادتوں سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں ۱۲ منہ [2] دورویہ وہ آدمی ہے جو ہر فریق میں ملا رہے جس صحبت میں جائے اُن کی سی کہے یعنی رکابی مذہب ۱۲ منہ [3] اس کی نیت دو دشمنوں کو ملا دینے کی نہ ہو بلکہ لڑانے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی جہاں جائے وہاں ان کی سی کہے ۱۲ منہ [4] یہ منافق (باقی بر صفحہ ۵۹۵)

بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَّیُطْرِیْهِ فِی الْمِدْحَةِ فَقَالَ اَهْلَکْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

نے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[1] سے سنا وہ دوسرے شخص کی بے حد تعریف کر رہا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[2]۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰی عَلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ یَقُوْلُهٗ مِرَارًا اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اَنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِکَ وَحَسِیْبُهُ اللّٰهُ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا قَالَ وُهَیْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَّیْلَکَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں باقی العلم عند اللہ وہ ایسا ہے اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے اور یوں نہ کہے کہ وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے[3]۔ اور وہیب نے اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی ارے تیری خرابی تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

بَابُ مَنْ اَثْنٰی عَلٰی اَخِیْهِ بِمَا یَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

باب اگر کسی کو اپنے بھائی مسلمان کا جتنا حال معلوم ہو اتنی ہی (بلا مبالغہ) تعریف کرے (تو یہ جائز ہے) سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا[4] میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی آدمی کے متعلق یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جو زمین پر چلتا ہو کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے[5]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۴) تھا اس کا نام معتب بن قشیر تھا ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا محجن بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی شاید وہ عبداللہ ذوالبجادین مزنی ہوگا ۱۲ منہ [2] تعریف میں اسی طرح ہجو میں مبالغہ کرنا بیہودہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کرو پھول کر مغرور بن جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال مہلک ہے کیونکہ اول تو غرور ہی آدمی کو دوزخی بنانے کے لئے کافی ہے دوسرے جب وہ پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر اور رئیس جتنے خوشامد پسند ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ جہل ہے اگر دین کا علم حاصل کریں تو خوشامد گویوں کو کبھی اپنے پاس بھی پھٹکنے نہ دیں ان کو پورا دشمن سمجھیں جو خوشامد کر کے نواب صاحبوں کو تباہ اور برباد کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ خدا کے پاس جو اس کا حال ہے وہ اس کو معلوم نہیں ۱۲ منہ [4] یہ روایت موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] بظاہر سعد کے قول میں اشکال ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے صحابہ میں سے دس شخصوں کو جنت کی بشارت دی ان میں خود سعد بھی تھے اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے فرمایا سیدا شباب اہل الجنۃ اور حضرت فاطمہ کے لئے سیدہ نساء اہل الجنۃ اور حضرت خدیجہ کے لئے بیت من قصب اور بلال کے لئے سمعت دف نعلیک فی الجنۃ وغیرہ خلاف قیاس ہے کہ سعد کو ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی بعضوں نے کہا چلتے میں یہ بشارت آپ نے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو نہیں دی بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ان یہودیوں میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے یہ بشارت نہیں ہوئی واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اِزَارِيْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے میں جو فرمانا تھا وہ فرمایا[1] تو ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میری ازار (کبھی) ایک طرف سے لٹک جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں نہیں (جو غرور سے ایسا کرتے ہیں)[2]۔

بَابٌ ۶۰ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَقَوْلِهِ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللهُ وَتَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نحل میں) فرمانا اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی اور بُری باتوں سے روکتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (اور سورۂ یونس میں) تمہاری نافرمانی اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا اور (سورۂ حج میں) جس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اللہ اس کی مدد کرے گا اور اس باب میں فساد بھڑکانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر[3]۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَاْتِيْ اَهْلَهُ وَلَا يَاْتِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ اَفْتَانِيْ فِيْ اَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رَاْسِيْ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وُحبت کچھ نہ کرتے ہوتے (یہ جادو کا اثر تھا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن آپ مجھ سے کہنے لگے عائشہؓ اللہ جل جلالہٗ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اس نے مجھ کو بتلا دی ایسا ہوا میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل میکائیل) آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھا دوسرا میرے سرہانے تو پاؤں والے فرشتے نے سر والے فرشتے سے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے اس نے کہا ان پر

---

[1] کہ ایسا شخص بہشت میں نہیں جائے گا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ میں جو واقعی بات تھی اس کی تعریف کی کہ وہ غرور نہیں کرتے ۱۲ منہ [3] یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب میں نے فساد بھڑکانا اور شور پھیلانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ لبید بن اعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ۔

يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ ابْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا الْبِئْرُ الَّتِي اُرِيتُهَا كَاَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اللهُ فَقَدْ شَفَانِي وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ۔

جادو ہوا ہے پھر اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم (یہودی) نے اس نے پوچھا کاہے میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اس کے اندر کنگھی ہے اور کتان[1] کے تار ہیں اور یہ سامان اس نے ذروان کے کنوئیں میں ایک پٹان کے تلے دبا دیا ہے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اس کنوئیں پر پہنچ کر فرمانے لگے یہی وہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا تھا وہاں کھجور کے درخت ایسے ڈراونے تھے جیسے سانپوں کے پھن[2] اور اس کا پانی الیسا رنگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ آپ نے (صحابہ کو حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا[3] حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا (یا اس خبر کو مشہور کیوں نہیں کیا اس پوڑے کو کھولا کیوں نہیں) آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلاؤں[4] حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں یہ لبید کمبخت) بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا[5]

بَاب ۶۰۸ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

باب حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنا منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فلق میں) فرمایا میں تیری پناہ میں آتا ہوں حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب نہ ٹٹولو اور حسد اور بغض نہ کرو اور ترک ملاقات نہ کرو اور سب مسلمان اللہ کے

---

[1] اصل میں کتان السی کو کہتے ہیں اس کے درخت کا پوست لے کر اس میں سے ریشم کی طرح تار نکالتے ہیں یہاں مراد وہ تار ہیں کتان ایک کپڑا بھی ہے جس کی نسبت شاعر کہتے ہیں کہ وہ چاند کے سامنے لایا جائے تو پھٹ جاتا ہے مگر یہ ایک شاعرانہ بات ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ [2] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گڑوا دیا کھولا نہیں ۱۲ منہ [3] لوگ لبید کو سزا دیں پکڑیں وہ انکار کرے غل شور ہو ۱۲ منہ [4] جو قول و قرار کر کے کسی قوم میں مل جاتا ہے یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

بَابُ ۶۰۹ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

بَابُ ۶۱۰ مَا يَكُوْنُ مِنَ الظَّنِّ۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا

بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ کرو ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ وہ ترک ملاقات کرے[1]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانو بہت گمان کرنے سے بچے رہو بعضا گمان گناہ ہوتا ہے اخیر آیت تک۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے[2]۔ اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب (خواہ مخواہ) نہ ٹٹولو اور نجش نہ کرو[3]۔ اور حسد اور بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (ملاپ اور محبت سے) رہو۔

باب گمان سے کوئی بات کہنا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں[4] شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں لیث نے کہا یہ دونوں شخص منافق تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

[1] بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان سے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے ۱۲ منہ [2] کیونکہ آدمی کسی کی نسبت بدگمانی کر کے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے۔ وہ جھوٹ ہوتی ہیں۔ بدگمانی وہی بری ہے کہ آدمی کسی کی نسبت محض گمان پر کوئی بات منہ سے نکالے لیکن حزم یعنی ہوشیاری اور احتیاط عقلمندی کی دلیل ہے اس میں کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے ۱۲ منہ [3] نجش کے معنے کتاب البیوع میں گزر چکے ہیں یعنی اٹھایا پن وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے خواہ مخواہ اس کی قیمت بڑھائے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا ان کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ۔

وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ۔

پھر بھی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے۔

بَابٌ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

باب مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) سے انہوں نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری سے) انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک (برا) کام کرے اللہ نے اس کو چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو ایک ایک سے کہتا پھرے یارو میں نے گذشتہ رات کو یہ کیا یہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کے عیب کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخصؓ نے ابن عمرؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کے باب میں کیا سنا ہے (یعنے سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرتؐ فرماتے تھے (قیامت کے دن) تم مسلمانوں میں سے ایک شخص (جو گنہگار ہوگا) اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا۔ پروردگار اپنا بازو اس پر رکھ دے گا۔ اور فرمائے گا تو نے (فلاں دن دنیا میں) یہ یہ (برے) کام

لہ مثل مشہور ہے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلانا گناہ کیا فلانا گناہ کیا یہ تو بیحیائی اور بے باکی ہے ۱۲ منہ ۲ حافظ نے کہا اس شخص کا نام مجھ کو معلوم نہیں ۱۲ منہ ۳ یہ حدیث بھی (باقی برصفحہ آئندہ)

نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔

کیے تھے وہ عرض کرے گا بیشک پھر فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ (بُرے) کام کیے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (پروردگار مجھ سے خطائیں ہوئی ہیں پر تو غفور رحیم ہے) غرض سارے گناہوں کا (اس سے پہلے) اقرار کرالیگا پھر فرمائے گا دیکھ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے[۱] تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں[۲]۔

بَابُ ۶۱۲ الْكِبْرِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِطْفُهُ رَقَبَتُهُ۔

باب غرور اور گھمنڈ کی برائی مجاہد نے کہا یہ جو (سورۂ حج میں) ہے ثانی عطفہ اس سے مغرور مراد ہے عطف کے معنے گردن (یعنی گھمنڈ سے گردن موڑنے والا)۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو معبد بن خالد قیسی نے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کو بیان کروں بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (باگم نام) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ (کو ان کی اتنی خاطر ہے کہ) ان کی قسم سچی کردے اور میں تم کو دوزخی لوگ بتلاؤں ہر ایک اکھڑ بدخلق مغرور اور محمد بن عیسیٰ[۳] نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلق کا یہ حال تھا آپ) کا ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی[۴]۔

بَابُ ۶۱۳ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

باب ترک ملاقات کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے) کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے[۵]۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) احادیث صفات میں سے ہے اس میں کنف اللہ کے لئے ثابت کیا گیا جیسے سمع اور بصر اور ید اور عین اور وجہ وغیرہ اہل حدیث اس کی تاویل نہیں کرتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ کنف سے حجاب رحمت مراد ہے یعنے اپنے سایہ عاطفت میں اس کو چھپائے گا ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] تجھ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے اور شاید امام بخاری نے ان سے حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی ۱۲ منہ [۴] آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں ۱۲ منہ [۵] اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی جھگڑوں کی وجہ سے لیکن فساق اور فجار اور اہل بدعت سے (باقی برصفحہ آئندہ)

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّهَا اَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا اُنْشِدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذُرَ قَطِيْعَتِيْ فَاَقْبَلَ بِهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل بن حارث نے وہ حضرت عائشہ کے مادری بھتیجے تھے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی تو عبداللہ بن زبیر (جو ان کے بھانجے تھے) کہنے لگے حضرت عائشہؓ کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیئے نہیں تو پروردگار کی قسم میں ان پر حجر کر دوں گا[1]۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے پوچھا کیا عبداللہ بن زبیر نے ایسا کہا (کہ میں حجر کر دوں گا) انہوں نے کہا بے شک کہا تب حضرت عائشہؓ کہنے لگیں میں بھی اللہ کی یہ نذر کرتی ہوں کہ (اب ساری عمر) کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ کروں گی خیر ایک مدت اسی طرح گزری (حضرت عائشہ نے ان سے ترک کلام وسلام کیا) اس کے بعد عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے (کہ حضرت عائشہؓ کو سنا دیں) انہوں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو اس مقدمہ میں کبھی سفارش نہیں سننے کی اور نہ اپنی نذر توڑوں گی خیر پھر ایک مدت یوں ہی گزری اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے (اور آنحضرت کے ننھیال والوں میں تھے) یہ کہا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکے مجھ کو (ایک بار) حضرت عائشہ کے پاس پہنچا دو میرا اُن کا سامنا کرا دو حضرت عائشہ کو ناطہ توڑنے کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترک ملاقات کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے مولانا عبدالجبار صاحب مہاجر مکہ جو بڑے محدث تھے ان کے پاس جمال الدین خاں مدار المہام ریاست بھوپال تشریف لے گئے مولانا اوپر بنگلہ پر تھے مدارالمہام نے نیچے سے اطلاع کروائی کہ مولانا سے عرض کرو جمال الدین آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہے یہ جمال الدین بڑے دیندار موحد اور متبع سنت شخص تھے پر انہوں نے نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال سے نکاح ثانی کر لیا تھا اور چونکہ بیگم موصوفہ والیہ ریاست تھیں اس لیے حسب قاعدہ شرع جمال الدین صاحب کی اطاعت میں نہیں رہتی تھیں۔ نہ شرعی پردہ کرتی تھیں مولانا نے یہ خبر سن لی تھی تو جیسے ہی جمال الدین صاحب کی آنے کی خبر ان لوگوں کو دی گئی مولانا نے فرمایا میں اس بدعتی سے ملتا نہیں جمال الدین صاحب نے پیچھے سے مولانا کا یہ ارشاد سن لیا اور اسی وقت رونے لگے باآواز بلند عرض کیا میں نے توبہ کی اور سکندر بیگم کو طلاق دیا بس یہ سنتے ہی مولانا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میرے بھائی جمال الدین کو جلدی بلاؤ میں اس سے ملنے کا مشتاق ہوں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء مولانا ضیاء الدین سنامی کی عیادت کو گئے جو سخت بیمار تھے اور اطلاع کروائی مولانا نے فرمایا میں بدعتی فقیروں سے نہیں ملتا چونکہ حضرت سلطان المشائخ کبھی کبھی سماع میں شریک رہتے مولانا اس کو بدعت اور ناجائز جانتے تھے حضرت سلطان المشائخ نے کہا مولانا سے عرض کرو میں نے سماع سے توبہ کی یہ سنتے ہی مولانا نے فرمایا ارے میرے سر کا عمامہ اتار کر بچھا دو اور حضرت سلطان المشائخ سے کہو اس پر پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لائیں ۱۲ منہ

[1] حجر کے معنے اوپر گزر چکے ہیں یعنی حاکم کسی شخص کو کم عقل یا ناقابل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تصرف بیع ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوْا قَالُوْا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ وَتَقُوْلُ إِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا۔

نذر کرنا درست بھی نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور و عبدالرحمٰن نے کیا کیا اپنی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے (عبداللہ بن زبیر کو بھی ساتھ لے کر) حضرت عائشہؓ کے گھر پر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی کہنے لگے السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ کیا ہم (اندر آئیں انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمٰن نے کہا ہم سب آئیں انہوں نے کہا ہاں ہاں سب آؤ [1] ان کو یہ خبر نہ تھی کہ عبداللہ بن زبیرؓ بھی ان کے ساتھ ہیں خیر جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبداللہ بن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے۔ (حضرت عائشہ ان کی خالہ تھیں) اور اندر جا کر حضرت عائشہؓ کے گلے لگ گئے اور ان کو قسمیں دینے لگے اور رونے لگے ادھر مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن (پردے کے باہر سے) حضرت عائشہ کو قسم دینے لگے اب آپ عبداللہ سے بات کیجیے اس کا عذر قبول فرمایئے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات نہ کرے خیر جب ان لوگوں نے بہت مبالغہ کیا اور حضرت عائشہ کا ناطا ملانے کی حدیثیں اور ناطا توڑنے کی برائیاں یاد دلائیں وہ بھی ان کو یہ حدیثیں یاد دلانے اور رونے لگیں کہنے لگیں میں نذر کو کیا کروں نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور اور عبدالرحمٰن نے کسی طرح حضرت عائشہ کو نہ چھوڑا آخر انہوں نے عبداللہ سے بات کی اور نذر کے کفارے میں چالیس بردے آزاد کیے اس پر بھی حضرت عائشہ جب اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو دیتیں اتنا روتیں کہ آنسو سے ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں غیر محرم مردوں سے بات کرتی تھیں اور پردے میں رہ کر ان کو گھر میں بلاتی تھیں خود قرآن شریف میں ہے واذا سالتموہن متاعا فاسئلوہن من وراء حجاب۔ ۱۲ منہ [2] کہنے لگے اب جو کچھ ہوا آپ عبداللہ سے مل جایئے ۱۲ منہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو نہ حسد نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی طرح بسر کرو (دنیا چند روزہ ہے) کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ خفارہے اس کو چھوڑ دے

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان کو چھوڑ دے اس سے خفا رہے) دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیں اور ان دونوں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کی ابتدا کرے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً۔

باب اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا جائز ہے۔

اور کعب بن مالک نے کہا (وہ قصہ بیان کیا) جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے آپ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کوئی ہم سے بات نہ کرے پچاس راتیں اسی حال میں گذریں[1]

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرا غصہ پہچانتا ہوں اور تیری خوشی بھی پہچانتا ہوں میں نے کہا آپ کیوں کر پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے محمدؐ کے پروردگار کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناخوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے ابراہیم کے پروردگار کی قسم میں نے کہا جی ہاں (آپ کا فرمانا بالکل صحیح) ہے۔ میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں[2]

[1] یہ قصہ پورا اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] باقی دل سے آپ کی محبت دل سے تھوڑے جاتی ہے۔ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

باب ۶۱۵ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ۔

باب ۶۱۶ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ

باب کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز (ایک بار) یا دو بار صبح اور شام مل سکتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اتنی سمجھ آئی) ان کو اسلام) کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام دو وقت ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک دن ہم اپنے والد ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے تھے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اتنے میں ایک شخص کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ کے آنے کا یہ معمول وقت نہ تھا ابوبکر کہنے لگے اس وقت جو (خلاف معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے۔ خیر آپؐ نے فرمایا مجھ کو مکہ سے نکلنے کی اجازت مل گئی۔

باب کوئی شخص ملاقات کو جائے اور جہاں جائے کھانا بھی کھائے اور سلمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوالدرداء (صحابی) کی ملاقات کو گئے وہاں کھانا بھی کھایا[۱]

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا جب چلنے لگے تو آپ نے حکم دیا اس گھر میں ایک جگہ بچھونے پر پانی چھڑکا گیا آپ نے وہاں

بقیہ سفر سابقہ) بعضوں نے کہا جب حدیث سے بے گناہ نحفار ہنا جائز ہو تو گناہ کی وجہ سے حقارہنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا واللہ اعلم [۱] اس کو امام بخاری نے باب الہجرة الی المدینہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] آپ تشریف لائے اور ابوبکرؓ سے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] یہ عتبان بن مالک کا گھر تھا بعضوں نے کہا ام سلیم کا گھر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے لیے دعا کی تھی جیسے اوپر گزر چکا ہے۔ ۱۲ منہ [۵] جو پرانے بوریا کا تھا ۱۲ منہ

نَنضَحُ لَہٗ عَلٰی بِسَاطٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَدَعَا لَھُمْ۔

بَابٌ ۶۱۷ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُوْدِ۔

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّیْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْہُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ یَقُوْلُ رَاٰی عُمَرُ عَلٰی رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰی بِھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اشْتَرِ ھٰذِہٖ فَالْبَسْھَا لِوَفْدِ النَّاسِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَیْكَ فَقَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ فَمَضٰی فِیْ ذٰلِكَ مَا مَضٰی ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَیْہِ بِحُلَّةٍ فَاَتٰی بِھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِھٰذِہٖ وَقَدْ قُلْتَ فِیْ مِثْلِھَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَیْكَ لِتُصِیْبَ بِھَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَكْرَہُ الْعَلَمَ فِی الثَّوْبِ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ

بَابٌ ۶۱۸ - الْاِخَاءِ وَالْحِلْفِ

وَقَالَ اَبُوْ جُحَیْفَةَ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ۔

نماز پڑھی اور ان گھر والوں کے لیے دعا کی۔

باب جب دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لیے اپنے تئیں آراستہ کرنا[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے یحیٰی بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے پوچھا استبرق کونسا کپڑا ہے میں نے کہا سنگین عمدہ ریشمی کپڑا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد) کے پاس ایک ریشمی جوڑا دیکھا وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ یہ آپ مول لے لیجئے اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس دن پہنا کیجئے[2] آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا خیر اس بات کو ایک مدت گذر گئی پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم کا ایک ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجا وہ اس جوڑے کو لے کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ کو بھیجا ہے اور پہلے آپ اسی قسم کے جوڑے میں ایسا فرما چکے ہیں (کہ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے (نہیں بھیجا ہے کہ تو خود اس کو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ اس کے ٹکڑے کرے[3] ابن عمر اسی حدیث کی رو سے ریشمی بیل بوٹا بھی کپڑے میں برا مانتے تھے۔

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا

اور ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنادیا تھا[4]۔ اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا جب ہم مدینہ میں (ہجرت کرکے) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنادیا۔ (یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے)۔

---

[1] عمدہ کپڑے پہننا ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ [3] بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائے [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

١٠١٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا جب عبد الرحمن ابن عوف (مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں) ہم لوگوں کے پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا (پھر عبد الرحمن نے شادی کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری کا سہی۔

١٠١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا میں نے انس بن مالک رضؓ سے کہا کیا تم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے (یعنی قول اقرار کر کے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے جاہلیت میں دستور تھا) انہوں نے کہا (واہ) آنحضرت صلعم تو خود قریش اور انصار کے لوگوں میں حلف کرائے خاص میرے گھر میں۔

بَابُ ٦١٩ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔

باب مسکرانا اور ہنسنا اور جناب فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی (یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے) ابن عباس رضؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نجم میں فرمایا ہے وہی خدا ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

١٠١٨۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی جورو کو تین طلاق دے دیئے پھر عبد الرحمن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن اس نے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق بھی مجھ کو دے دیا میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم یا رسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کا کنارہ ہے اس نے اپنی اوڑھنی کا کنارہ (سرا) دکھلایا (جو بالکل نرم ہوتا ہے) اس وقت ابو بکر صدیقؓ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ
الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ
خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ
عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي
إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ
عُسَيْلَتَكِ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ رض عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ
عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ
عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ
أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ
عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا
سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ
أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ
فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي
وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

سعید بن عاص کے بیٹے خالد آپ کے دروازے پر کھڑے اندر
آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی پر سے ابوبکرؓ
کو پکارنے لگے کہنے لگے ابوبکرؓ تم اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسی
(بے شرمی کی) باتیں پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی
ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانے کے سوا اور کچھ نہیں
کیا (نہ اس عورت کو ڈانٹا نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا معلوم ہوا
شاید یہ چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے یہ اس وقت تک
نہیں ہو سکتا جب تک تو عبدالرحمن سے مزا نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے (یعنی دخول نہ ہو)

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد
نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے انہوں نے محمد بن سعد سے
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی
بیبیاں جو قریش قبیلہ کی تھیں آپ کے پاس بیٹھی تھیں (آپ پر خرچ دینے کے
لیے تقاضا کر رہی تھیں) پکار کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں اتنے میں
حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سنتے ہی سب پردے
میں لپک کر (چھپ) گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر
آئے آپ ہنس رہے تھے[۱]۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ آپ کو ہمیشہ
ہنستا (خوش وخرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر صدقے (آپ ہنستے کیوں)
فرمایا مجھ کو یہ تعجب آیا کہ یہ عورتیں جو ابھی میرے پاس بیٹھی (تقاضا کر رہی)
تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں ہو رہیں حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول
اللہ ان کو تو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہئے پھر ان بیبیوں کی طرف مخاطب ہوئے
کہنے لگے اری اپنی جانوں کی دشمنوں تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں (حالانکہ آپ کے سامنے میری کیا حقیقت
ہے) ان بی بیوں نے کہا بے شک ہم تم سے ڈرتی ہیں) تم

[۱] جب اس عورت نے یہ باتیں کہیں تو ۱۲ منہ [۲] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا وَكَثُرَ فِيْهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكَتُوْا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِالْخَبَرِ كُلِّهٖ

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِيْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ بِعَرَقٍ فِيْهِ

اجڈ اور اکھڑ آدمی ہو کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہاں تم (آپ نرم دل اور رحم مزاج ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چپ رہو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر شیطان رستہ چلتے تم کو ملے تو (ڈر کے مارے) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) جب طائف میں تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹیں گے آپ کے صحابہ میں سے چند لوگوں[2] نے عرض کیا ہم تو طائف کو چھوڑنے والے نہیں جب تک اس کو فتح نہ کر لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح لڑائی شروع کرو صبح کو لوگ لڑائی پر گئے اور خوب لڑے بہت زخمی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سن کر لوگ خاموش رہے (اب کے یہ نہیں کہا کہ ہم بن فتح کیے جانے کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے[3] حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث پوری بیان کی[4]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایک شخص[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی بی بی سے صحبت کی آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا مجھ کو اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگا تار روزے رکھ کہنے لگا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں پھر ایک

---

[1] سبحان اللہ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے اب یہ اشکال نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ

[2] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] طول کے ساتھ جو غزوہ طائف میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ [5] ان کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا

کھجور کا تھیلا آنحضرت کے پاس آیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ کھجور فقیروں کو بانٹ دے کہنے لگا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اس کو بانٹوں خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے اخیر کے دانت کھل گئے فرمایا پھر تو تم (میاں بی بی) ہی اس کو کھالو[1]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ نجران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے (جو یمن کا ایک شہر ہے) اس چادر کا حاشیہ موٹا تھا (کھر کھرا) اتنے میں ایک گنوار[2] نے آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے گھسیٹا انسؓ کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا اس پر چادر گھسیٹنے سے نشان پڑ گیا اس زور سے گھسیٹا اس کے بعد کہنے لگا محمد اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلواؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیے اور اس کو کچھ دلوا دیا[3]

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے پاس آنے سے) کبھی نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا کر (خندہ پیشانی) اور میں[4] نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران پٹری نہیں جمتی آپ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور دعا یا اللہ اس کی ران پٹری جما دے اور اس کو راہ دکھلانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

[1] یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ قربان اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت کی دلیل ہے ۱۲ منہ [4] جب آپ نے مجھ کو بت خانہ توڑنے کے لیے بھیجا۔ ۱۲ منہ

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ۔

١٠٢٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

١٠٢٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں یارسول اللہ اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو (خواب پڑے) تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے آپ نے فرمایا بے شک جب پانی دیکھے (یعنی تری کپڑے پر) یہ سن کر ام سلمہ ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے[۱]

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے نہیں دیکھا۔ (قاہ قاہ کرکے) کہ میں آپ کا کوا (تالو) دیکھتی بلکہ آپ کا ہنسنا مسکرانا تھا۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے ایک شخص[۲] مدینہ میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہنے لگا یارسول اللہ پانی کا قحط ہو گیا ہے آپ پانی کے لیے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہم کو آسمان پر (ذرا بھی) ابر نہیں نظر آتا تھا آپ نے پانی برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف جانے لگا اور پانی برسنا شروع ہوا اتنا برسا کہ مدینہ کے نالے سب بہ نکلے

۱؎ جب منی نکلی تو احتلام ہے کونسا امر مانع ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ ہنسیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

۲؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

تقلع ثم قام ذلك الرجل او غيره والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال غرقنا نادع ربك يحبسها عنا فضحك ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا مرتين او ثلثا فجعل السحاب يتصدع عن المدينة يمينا وشمالا يمطر ما حوالينا ولا يمطر منها شيء يريهم الله كرامة نبيه صلى الله عليه وسلم واجابة دعوته

باب[1] قول الله تعالى يايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصدقين وما ينهى عن الكذب

۱۰۲۷ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا۔

۱۰۲۸ حدثنا ابن سلام حدثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل نافع بن مالك بن عامر عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان

اور دوسرے جمعے تک برستا ہی رہا ابر کھلتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) یہی شخص یا اور کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے (اس قدر برسات ہو رہی ہے) دعا فرمایئے اللہ پانی کو روک دے (اب نہ برسے) یہ سن کر آپ ہنس دیئے اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے دو بار یا تین بار یہ دعا کی اس وقت مدینہ کے داہنے بائیں ابر پھٹنے لگا مدینہ کے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں نہ تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور دعا کی قبولیت تبلائی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ براءت میں) فرمانا مسلمانو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اخیر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے آخر کو اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ابو سہیل نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کہے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت رکھواؤ تو چوری کرے۔

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب ٦٢١ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٦٢٢ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابورجاء (عمران) نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے[1] ان فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا تھا اس کے جبڑے چیرے جاتے ہیں وہ دنیا میں بہت جھوٹ بولنے والا تھا جو ایک جھوٹ بات کہہ دیتا اور سارے ملک میں پھیل جاتی قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔

باب اچھی چال کا بیان

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے چال ڈھال اور وضع اور سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں جس وقت سے اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے تک یہی حال رہتا ہے لیکن گھر میں جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں (ابواسامہ نے کہا ہاں)

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے سب کلاموں میں اچھا کلام اللہ کا کلام ہے اور سب چالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال (یعنی وضع اور روش اور خصلت) اچھی ہے۔

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (سورۂ رعد میں) فرمایا صبر کرنے والے بے حد اپنا ثواب پائیں گے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے

[1] اور طویل قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے اخیر میں ۱۲ منہ

سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ وَلَیْسَ شَیْءٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ اِنَّہُمْ یَدْعُوْنَ لَہٗ وَلَدًا وَّاِنَّہٗ لَیُعَافِیْہِمْ وَیَرْزُقُہُمْ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِیْقًا یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِسْمَۃً کَبَعْضِ مَا کَانَ یَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰہِ اِنَّہَا لَقِسْمَۃٌ مَّا اُرِیْدَ بِہَا وَجْہُ اللّٰہِ قُلْتُ اَمَّا اَنَا لَاَقُوْلَنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ فِیْ اَصْحَابِہٖ فَسَارَرْتُہٗ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَغَیَّرَ وَجْہُہٗ وَغَضِبَ حَتّٰی وَدِدْتُّ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَخْبَرْتُہٗ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَصَبَرَ۔

سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بری بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں ہے لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ ہے کہ سب کو تندرستی اور روزی دیے جاتا ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے شقیق سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ حنین میں) جیسے ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے کچھ مال تقسیم کیے تو ایک انصاری شخص[1] کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے اس کی یہ بات سُن کر کہا میں تو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کروں گا آخر میں آپ پاس حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف رکھتے تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے عرض کر دی آپ کو بہت شاق گزرا چہرے کا رنگ بدل گیا غصے ہوئے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں نے آپ کو خبر نہ کی ہوتی[2] پھر آپ نے یہ فرمایا موسیٰ پیغمبر کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا (تو مجھ کو بھی صبر کرنا چاہیے۔)

بَابُ ۶۳ مَنْ لَّمْ یُوَاجِہِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

باب غصہ میں جن پر غصہ ہے ان کو مخاطب کرنا[3]

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَتْ عَائِشَۃُ صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دی لیکن بعضے لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا[4] یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا

[1] یہ معتب بن قشیر منافق تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ آپ کو گویا میں نے رنج دیا ۱۲ منہ [3] بلکہ یوں کہنا بعض لوگوں کا کیا حال ہے۔ ۱۲ منہ [4] اور کرنا خلاف تقویٰ سمجھا۔ ۱۲ منہ۔

فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

بعضے لوگوں کا کیا حال ہے میں جس کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں[1]

۱۰۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ عُتْبَةَ مَوْلٰى اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عبد اللہ بن عتبہ سے سنا جو انس کے غلام تھے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم (اور مروتؓ) اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیتے[2]

بَابُ ۶۲ مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ بِغَيْرِ تَاْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

باب جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

۱۰۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔[3]

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ بہ صیغہ غائب کہ بعضے لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے نکلا کہ اتباع سنت رسول کریم یہی تقوے اور یہی خدا ترسی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول خلاف تقوی تھا یا اس کے خلاف کو فعل یا قول افضل ہے وہ صریح غلطی پر ہے اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات الٰہی بیان کیے ہیں مثلاً اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا آنا جانا کرسی پر بیٹھنا آواز سے باتیں کرنا یہ سب صفات برحق ہیں اور جو متکلمین ان کی تاویل کرتے ہیں وہ گویا یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو آنحضرتؐ سے زیادہ پہچانتے ہیں کہو تم کیا جانو فقط اپنے اٹکلیں دوڑاتے ہو۔۱۲ منہ [2] کہ مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ [3] اگر جس کو کافر کہا وہ واقع میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا اور جو کافر نہیں وہ کہنے والا کافر ہو گیا اس لیے تکفیر میں اہل حدیث نے بڑی احتیاط کی ہے وہ کہتے ہیں ہم کسی اہل قبلہ کو یعنی جو کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں کافر نہیں کہتے لیکن متاخرین حنفیہ نے بڑا شور و شغب کر دیا ہے وہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پہ اپنی کتابوں میں مخالفین کی تکفیر کرتے ہیں روافض اور خوارج اور معتزلہ کی تکفیر کرتے ہیں تو یہ صاحب در مختار نے جو ایک لاعلم شخص ہے سوا حنفی فقہ کے اس کو دنیا و مافیہا سے خبر نہ تھی یہ لکھ مارا ہے۔ فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ۔ کہئے اس اصول کے موافق تو تمام ائمہ دین کافر ٹھہرے کیونکہ انہوں نے بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔ خود امام ابو حنیفہ کے شاگردوں نے ان کی مخالفت کی ہے تو کیا صاحب در مختار کے نزدیک یہ بھی ملعون (باقی برصفحہ ۶۱۵)

بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

بَابُ ۶۲۵ مَنْ لَّمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَاَوِّلًا اَوْ جَاهِلًا وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكَ

اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن یزید سے سُنا انہوں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے وہ کافر ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے روایت کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹ قسم کھائی (مثلاً یوں کہا اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو یہودی ہوں یا نصرانی) وہ اسی مذہب کا ہو جائے گا[1] اور جس نے اپنی جان کسی چیز سے لی (مثلاً ہتھیار وغیرہ سے) وہ اسی چیز سے دوزخ میں عذاب پاتا رہے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسا ہے جیسے اس کو قتل کیا۔

باب اگر کسی نے کوئی وجہ معقول رکھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ

تو وہ کافر نہ ہوگا اور حضرت عمرؓ نے حاطب بن ابی بلتعہ کی نسبت[2] منافق کہا[3] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا جانے اللہ تعالیٰ

(حاشیہ صفحہ سابقہ) اور مطرود تھے معاذ اللہ میں نے اس شعر کو یوں پلٹ دیا۔ فرحمۃ ربنا اعداد رمل ﷺ علی من رد قول ابی حنیفۃ؟ امام ابوحنیفہ کو معلوم نہیں ان لوگوں نے پیغمبر سمجھ لیا ہے یا خدا بنا لیا ہے یا کیا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ امام ابوحنیفہ اور علماء دین کی طرح ایک عالم تھے ان سے صدہا مسائل میں خطا ہوئی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور قیاس حدیث کے مخالف اترا اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو بلا تحقیق محض گمان پر مسلمانوں کو مشرک یا کافر کہہ دیتے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] کیوں کہ جب وہ جھوٹا ہے تو اپنے قول سے خود یہودی یا نصرانی ہوا۔ ۱۲ منہ [2] جس نے مکہ کے مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی تھی ۔۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ

لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

۱۰۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلٰوةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا۔

۱۰۴۰ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ

تو بدر والوں کو (عرش پر سے) دیکھا فرمایا میں نے تم کو بخش دیا۔

ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید نے کہا ہم کو سلیم بن حیان نے خبر دی کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا معاذ بن جبلؓ ایسا کرتے تھے کہ (فرض) نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ لیتے پھر اپنی قوم والوں میں جاتے ان کی امامت کرتے ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص نے[۱] (جماعت سے الگ ہو کر) مختصر سی نماز اکیلے پڑھ لی (اور چل دیا) یہ خبر معاذ کو پہنچی انہوں نے کہا وہ منافق[۲] ہے اس شخص نے معاذ کا کہنا سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ سارے دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں معاذ نے کیا کیا گزشتہ رات کو نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز الگ پڑھ لی تو معاذ مجھ کو منافق بتلاتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے تین بار فرمایا تو فساد کرانا چاہتا ہے ایسی سورتیں (جماعت میں پڑھا کر جیسے والشمس وضحاھا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ان کے برابر والی۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالمغیرہ (عبدالقدوس بن حجاج) نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لات اور عزیٰ (یا دوسرے بتوں کی) قسم کھائے وہ (پھر سے) لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے[۳]) اور جس مسلمان نے دوسرے سے کہا آ میں تو مل کر جوا کھیلیں

---

۱ یہ حزم بن ابی بن کعب تھا۔۱۲ منہ ۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معاذ نے نادانستہ اس کو منافق کہا۔۱۲ منہ ۳ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لات اور عزیٰ یا بتوں یا ٹھاکروں کی قسم کھانا جائز نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر بھولے سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمہ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے (باقی بر صفحہ آئندہ)

فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَّهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ۔

بَابُ ۶۲۷ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ

وہ کفارے کے طور) کچھ خیرات کرے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں پایا وہ باپ کی قسم کھا رہے تھے[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا سن لو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے[2]۔

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ میں) فرمایا اے پیغمبر کافر اور منافقوں پر جہاد کر اور ان پر سختی کر آخیر آیت تک۔

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے قاسم ابن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر مورتیں بنی تھیں آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا اور وہ پردہ لیکر اس کو پھاڑ ڈالا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ مورتیں بناتے ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا ایک شخص[3] آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر معظم سمجھا اگر اس کی نیت ایسی نہ ہو کیونکہ اگر عمداً ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت اللہ کی عظمت کی طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائے گا غیر اللہ میں سب آگئے بت ہوں یا ٹھاکر یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے۔ ۱۲ منہ۔ حواشی صفحہ ہذا [1] باپ کی قسم کھانا عرب میں رائج تھا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا غیر اللہ کی قسم بہ سبیل عادت بنیت تعظیم بھی کھانا منع ہے اور یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے افلح وابیہ ان صدق شاید اس ممانعت سے پہلے کی ہے۔ ۱۲ منہ [3] حزم بن ابی کعب یا سلیم۔ ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ
صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا
قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ
مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ
وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

۴۴٠١. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ
الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللهَ
حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي
الصَّلٰوةِ

۴۵٠١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ
اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا
فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ
أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں جو صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو اس وجہ سے کہ فلاں شخص[1] (جو امامت کیا کرتے تھے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں ابو مسعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ فرمانے لگے لوگو تم میں بعضے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (دین سے) نفرت کرا دیں[2]۔ دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ مقتدیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کسی نے بلغم تھوکا ہے آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور غصے ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے تو نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ تھوکے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے خبر دی کہا ہم کو ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد جہنی سے ایک شخص[3] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اس کا سر بند من اور ظرف پہچان رکھ اور خرچ کر ڈال اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے کام آئے گی یا تیرے بھائی مسلمان کے (جس کی وہ بکری ہے) یا بھیڑیا اس کو چٹ کر جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں

[1] معاذ یا ابی بن کعب ۱۲ منہ [2] اتنی لمبی نماز پڑھیں کہ لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں ۱۲ منہ [3] وہ عمیر ابو مالک تھے بعضوں نے کہا زید بن خالد جہنی ۱۲ منہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ
أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا
وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ
ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا
قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ
ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ
وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي
بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

یہ سن کر آپ کو غصہ آگیا اتنا غصے ہوئے کہ آپ کے دونوں گال لال ہوگئے
فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھ کو کیا کام اس کا موزہ مشکیزہ اس کے پاس
موجود ہے جب تک اس کا مالک آئے (وہ کھاتا پیتا رہتا ہے) اور مکی بن
ابراہیم نے کہا (اس کو امام احمد اور دارمی نے وصل کیا) ہم سے عبداللہ بن سعید نے
بیان کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان
کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے کہا مجھ سے
ابوالنضر سالم بن ابی امیہ نے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے
بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی چھال یا بوریے کا حجرہ سا بنا لیا وہاں آکر آپ
(تہجد کی) نماز پڑھا کرتے تھے چند لوگوں نے بھی اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا
شروع کی پھر دوسری رات کو ایسا ہوا یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برآمد ہونے میں دیر کی آپ برآمد ہی نہ ہوئے
یہاں تک کہ ان لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں
(اس لیے کہ آپ کو خبر ہو جائے) آپ غصے میں باہر نکلے اور فرمایا تم چاہتے
ہو ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو)
دیکھو اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھ لیا کرو فرض نماز کے سوا ہر نماز
گھر ہی پڑھنا بہتر ہے۔

بَابٌ ۶۲۷ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ۔

باب غصے سے پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شوریٰ میں)
فرمایا جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب
غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے) اور سورۂ آل عمران
میں فرمایا جو لوگ کشادگی اور تنگی دونوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں)
خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کر دیتے ہیں اور
اللہ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے
خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۰۴۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

۱۰۴۸ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

بَابُ الْحَیَاءِ ۶۲۸

۱۰۴۹ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو (سب کو دے مارے) پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنا مزاج تھامے رہے (بے قابو نہ ہو جائے)

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا ہم سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں دو شخصوں نے گالی گلوچ کی[1] ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر گالی دی اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصے والا شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ یہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر) اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کا ارشاد نہیں سنا (یہ کلمہ کہہ) وہ کیا کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں[2]۔

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جاریہ بن قدامہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کر بار بار آپ یہی فرماتے رہے[3]

باب حیا اور شرم کا بیان

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالسوار (حسان بن حریث) سے

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] یہ بھی غصے کی حالت میں اس نے کہا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ تھوڑے ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ کلمہ پڑھ لیا ۱۲ منہ [3] شاید وہ بڑا غصے والا ہو گا تو اسی کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو بالہام الٰہی بعضے شخصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں ویسی ہی نصیحت کرتے ہیں جو اس کے مناسب حال ہوتی ہے مولانا فضل رحمان صاحب کی عادت تھی بعد توبہ کرانے کے کسی کو نماز کی تاکید کرتے کسی کو روزے کی ایک غریب شخص آئے ان سے فرمایا دیکھو زکوٰۃ دیا کرو مجھ کو تعجب ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا سچ کہو کیا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے انہوں نے کہا اپنا راز تم سے اس وقت ظاہر کرتا ہوں میرے پاس چار یا پانچ ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے ۱۲ منہ۔

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین رضی سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم اور حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے بشیر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکیموں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حیا سے وقار اور تمکین پیدا ہوتی ہے (جلدی اور شتاب زدگی سے دور ہوتی ہے) عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی (دو ورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے[1]

۱۰۵۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو حیا کی وجہ سے دوسرے شخص (اپنے بھائی) پر غصہ کر رہا تھا کہہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے کہ اس شرم نے تجھ کو تباہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ شرم تو ایمان میں داخل ہے (ایمان کا ایک جزو ہے۔

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلًى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رض يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس کے غلام سے امام بخاری نے کہا انس کے غلام کا نام عبد اللہ بن ابی عتبہ تھا انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے۔

بَابٌ ۶۲۹ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

باب جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو جی چاہے وہ کرے

۱۰۵۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے .....

---

[1] حالانکہ بشیر بن کعب نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا آیت سننے کے بعد پھر اور کسی کلام کے سننے کی ضرورت نہیں جب آفتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے اس حدیث سے ان مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے جو حدیث کا معارضہ کسی امام یا فقیر یا پیر یا درویش کے قول سے کرتے ہیں معاذ اللہ اگر عمران رض یہ دیکھتے تو کس قدر غصے ہوتے جب ان کو اسی پر غصہ آگیا کہ حدیث سننے کے بعد پھر حکیموں کا قول کو اس کی تائید ہی میں بھی کیوں لائے۔ ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا نہ اس کا نام معلوم ہوا نہ اس کے بھائی کا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

بَابُ ٦٣٠ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

١٠٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

١٠٥٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ رض حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ رض فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ

ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے (بے حیا باش ہر چہ خواہی کن) یعنے جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو چاہے وہ کرو۔

باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیئے[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں) انہوں نے (اپنی والدہ حضرت بی بی ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو سچی بات میں شرم نہیں آتی کیا عورت کو بھی اگر احتلام ہو تو غسل کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا ہاں جب منی کی تری دیکھے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایک ہرے بھرے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں اب لوگ باتیں بنانے لگے کوئی کہنے لگا یہ درخت مراد ہے کوئی کہنے لگا نہیں وہ درخت میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں اس وقت بالکل گبرو جوان[2] تھا مجھ کو شرم آگئی آخر آنحضرتؐ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے اور (اسی سند سے) شعبہ سے روایت ہے کہ ہم سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے ذکر کیا کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا (شرم نہ کرتا) تو مجھ کو

---

[1] اسی طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم نادانی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جوہر ہے کہ جوان ہو یا بڈھا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اس سے علم حاصل کرنا چاہیئے ۱۲ منہ

[2] اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ

كَذَا۔

١٠٥٥ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

بَابُ ٦٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

١٠٥٦ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

١٠٥٧ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا

اتنا اتنا مال[1] ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی[2]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز نے کہا میں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی وہ کہنے لگی یارسول اللہ میں اپنے تئیں آپ کے حوالے کرتی ہوں اگر آپ کو میری خواہش ہو یہ حدیث سن کر انسؓ کی صاحبزادی بولیں کیسی بے شرم عورت تھی انس نے کہا تجھ سے تو (کہیں) اچھی تھی اس نے (بری بات کیا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تئیں پیش کیا[3]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں (لوگوں) پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا خوش کرتے رہنا (دین سے) نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابوموسیٰ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اس زمین میں جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنا کرتا ہے اس کو تبع کہتے ہیں اور جو کا شراب بنا کرتا ہے اس کو مزر کہتے ہیں آپ نے فرمایا (کوئی شراب ہو) جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] اتنے اتنے سرخ اونٹ ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات تبلانے میں انہوں نے کی ۱۲ منہ [3] یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو اپنی بی بی بنائیں ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲

وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

(لوگوں پر) آسانی کرو لوگوں کو تسلی اور تشفی دو۔ نفرت نہ دلاؤ

۱۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا[۱] اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساری عمر) کبھی اپنی ذات خاص کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا ہاں اللہ تعالیٰ کی عظمت میں جو لوگ خلل انداز ہوتے ہیں[۲] ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے۔

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِيْنَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيْرِهِ

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ازرق بن قیس سے انہوں نے کہا ہم اہواز میں (جو ایک شہر کا نام ہے ملک ایران میں) نہر کے کنارے پر تھے اس کا پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں ابو برزہ اسلمی (صحابی) ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا انہوں نے نماز چھوڑ دی گھوڑے کے پیچھے دوڑے اس کو پکڑ کر لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم لوگوں میں ایک شخص[۳] تھا وہ کمبخت خارجی تھا کیا کہنے لگا اس بوڑھے احمق کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی بعد اس کے ابو برزہ (نماز سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس خارجی نے کی) میرا گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا ابو برزہ نے یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں[۴]

۱۰۶۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

[۱] بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیونکہ جو کام گناہ ہوتا ہے اس کے لیے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر اختیار دیا جاتا ۱۲ منہ "کافر مشرک وغیرہ ۱۲ منہ [۳] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۴] میں اس خارجی کی بات کو کیا سمجھتا ہوں ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ نے کہ ایک گنوار[۲] نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا دو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو آسانی کرنے کو بھیجا ہے نہ سختی کرنے کو[۳]

بَابُ ۶۳۲ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

باب لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ۔

عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا لوگوں سے مل جل (ان سے باتیں کر) پر اپنے دین کو بچائے رکھ اس کو زخمی نہ کر اس باب میں اپنے گھر والوں سے مزاح (یعنی دل لگی) کا بھی بیان ہے۔

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

مجھ سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو التیاح نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے ہیں یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ابو عمیر نامی تھا آپ اس سے فرمایا کرتے کہو ابو عمیر تمہاری چڑیا نغیر تو بخیر ہے[۴]

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی میری ہجولیاں بھی ساتھ رہتیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ جاتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پھر میرے پاس بھیج دیتے وہ

[۱] اس کو ذہلی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کا نام ذوالخویصرہ یمانی تھا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں ایسی حالت میں وہاں کی مٹی نکالنا ضرور تھی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہی ابو عمیرؓ بچہ تھا جو بچپن میں مر گیا تھا اور ام سلیم نے اس کے مرنے کی خبر ابو طلحہ اس کے والد سے چھپا رکھی یہاں تک کہ انہوں نے کھانا کھایا ام سلیم سے صحبت کی اس وقت انہوں نے کہا بچہ گزر گیا اس کو لے جا کر گاڑ دو یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲

فَيَلْعَبْنَ مَعِي۔

بَابُ ۶۳۳ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ۔

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

(بیٹھ کر) میرے ساتھ کھیلتی رہتیں[۱]

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا (گو وہ دل میں اپنے سے دشمنی رکھتے ہوں)

اور ابوالدرداء صحابی سے منقول ہے ہم لوگوں سے ان کے منہ پر ہنستے ہیں (خاطر سے پیش آتے ہیں) مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں[۲]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس کو آنے دو (کمبخت) اپنی قوم کا برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں گفتگو کی آپ نے فرمایا عائشہ بات یہ ہے اللہ کے نزدیک وہ آدمی بہت ہی سب سے برا ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ملاقات ترک کر دیں یا اس سے الگ رہیں۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے (مرسلا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند قبائیں ریشمی کپڑے کی جن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے تحفہ کے طور پر آئیں آپ نے اپنے اصحاب کو تقسیم کر دیں اور

---

[۱] اسی حدیث سے بچیوں کے لیے گڑیوں سے کھیلنا بالاتفاق جائز رکھا گیا ہے اور گڑیوں کو ان مورتوں سے مستثنیٰ کیا ہے جن کا بنانا حرام ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی الدنیا اور ابراہیم حربی نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ دوست دشمن سب کے ساتھ انسانیت اور اخلاق اور محبت سے پیش آنا یہ نفاق نہیں ہے نفاق یہ ہے کہ مثلاً ان سے کہے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہو ۱۲ منہ۔

وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ اَيُّوبُ بِثَوْبِهٖ اِنَّهٗ يُرِيْهِ اِيَّاهُ وَكَانَ فِيْ خُلُقِهٖ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ۔

بَابٌ ۶۳ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

بَابٌ ۶۳ حَقُّ الضَّيْفِ

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ایک قبا مخرمہ کے لیے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی جب مخرمہ آئے تو ان کے حوالہ کی فرمایا یہ میں نے تیرے لیے چھپا رکھی تھی ایوب نے کہا یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی آپ مخرمہ کو اس کے تکمے گھنڈیاں دکھلا رہے تھے (ان کا دل خوش کرنے کو) کیونکہ وہ ذرا بدمزاج آدمی تھے۔ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی[۱] ایوب سے روایت کیا (اسی طرح مرسلاً) اور حاتم بن وردان[۲] نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں (تحفہ) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی[۳]

باب مسلمان کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں لگتا[۴]

اور معاویہ بن ابی سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا (ایک ہی بار دھوکا کھاتا ہے پھر ہوشیار رہتا ہے)۔

باب مہمان کا حق

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے حسین نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

---

[۱] اس کو خود امام بخاری نے باب قسمۃ الامام مایقدم علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشہادات میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گو حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقۃ موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں ۱۲ منہ [۴] یعنی مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا تجربہ ہو جاتا ہے اس سے نقصان اٹھاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا ہوشیار رہتا ہے بقول شخصے دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

تشریف لائے فرمایا مجھ کو یہ خبر لگی ہے کہ تو رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اتنی محنت مت اٹھا عبادت بھی کر سو بھی روزہ بھی رکھ افطار بھی کر آخر تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے[1] تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے[2] اور میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہو گی ہر مہینے میں تین روزے رکھنا تجھ کو کافی ہے اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو (تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے) گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں[3] میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر ہر ہفتے میں تین روزے رکھ میں نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار گویا آدھی عمر کے روزے۔

بَابُ ۶۳۶ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

باب مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا اس کی خاطر داری کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ کے قول ضیف ابراہیم المکرمین کی تفسیر۔

۱۰۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعبی سے

---

[1] اس سے باتیں کرے خاطر داری کرے ۱۲ منہ [2] اس سے بھی صحبت اور دل لگی کرنا ضرور ہے سبحان اللہ کیا فلسفہ ہے لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر کیا جانیں جو لوگ منتہی اور علوم و کمالات میں کامل ہیں وہی اس ارشاد کی قدر و منزلت کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انسان کو ملکی اور بہیمی دونوں قوتیں دے کر ایک معجون مرکب کیا ہے اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے آدمی فرشتہ یا جانور بن جائے تو گویا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی رہنا چاہیے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے حظوظ بھی ہوں اور جن درویشوں نے برخلاف سنت نبوی رات دن عبادت اختیار کی ہے اور جورو بچوں یار دوستوں عزیز و اقربا سب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا ہے وہ ہنوز نو آموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ پہچان لیں گے کہ سنت نبوی پر چلنا ہی افضل اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ [3] ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ [4] اس وقت جوانی کے جوش میں۔ ۱۲ منہ

اَبِیْ شُرَیْحٍ اَلْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ مِثْلَہٗ وَزَادَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَھْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رض اَنَّہٗ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا یَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰی فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی خاطر داری کرنا ضرور ہے ایک دن رات تو مہمانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے پھر صدقہ ہے مہمان کو بھی نہیں چاہئیے کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اس کو تنگ کر ڈالے[1]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ مہمان کی خاطر داری کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ ہم کو روانہ کیا کرتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کبھی ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی تک نہیں کرتے

[1] بلکہ حد درجہ تین دن تین راتیں اس کے پاس کھانا کھائے پھر اپنا کھانا پانی علیحدہ کرے مولوی عبدالحق بن فضل اللہ بنوت نوی جو امام شوکانی کے بلاواسطہ شاگرد تھے اور مترجم نے صغر سن میں ان سے تلمذ کیا ہے بڑے متبع سنت اور حق پرست تھے مولوی صاحب موصوف کا قاعدہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تو ہاں کھانا کھاتے تین دن کے بعد چوتھے روز صبح کو یک بیک غائب ہو جاتے لوگ ڈھونڈتے رہتے تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے کہ مولوی صاحب بازار سے لدے پھندے غلہ گھی لکڑی گوشت ترکاری وغیرہ سب اپنے اوپر خود لادے ہوئے ہیں لوگ کہتے اجی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ کا کھانا ہم پر بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں بس مہمانی ہو چکی اب تمہارا یہی احسان بس ہے کہ ہمارا کھانا پکوا دو فقط ۱۲ منہ۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْھُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَھُمْ۔

۱۰۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

بَابٌ ۶۳۸ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّکَلُّفِ لِلضَّیْفِ

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَۃً فَقَالَ لَھَا مَا شَاْنُکِ قَالَتْ اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَیْسَ لَہٗ حَاجَۃٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَآ اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاْکُلَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَھَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ

تو آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں کے پاس جا کر اترو اور وہ جیسا دستور ہے مہمانی کے طور پر تم کو کچھ دیں تو منظور کرو اگر نہ دیں تو مہمانی کا حق قاعدے کے موافق سے وصول کر لو[1]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطرداری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

باب مہمان کے لیے تکلف سے کھانا تیار کرنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے ابوالعمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان ابوالدرداء کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی بی بی ام درداء میلے کچیلے کپڑے پہنے ہیں سلمان نے پوچھا کیوں (بھاوج) کیا حال ہے[2] انہوں نے کہا تمہارے بھائی ابوالدرداء میں دنیاداری نہیں رہی[3] اتنے میں ابوالدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں سلمان نے کہا میں تو نہیں کھانے کا جب تک تم بھی نہیں کھانے کے ابوالدرداء نے (روزہ توڑ

[1] بعض علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجبر وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں پر تنگی تھی اس وقت مہمانی کرنا واجب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب رہ گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ [2] تم ایسی میلی کچیلی کیوں ہو ۱۲ منہ [3] وہ جورو کی طرف مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے اچھے کپڑے پہن کے کیا کروں اس روایت سے بھی غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ
نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ
الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ
لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ
يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ

باب ۶۳۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

۱۰۷۳ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ
قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا
أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا مَا
نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا
قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ
وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا
فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ
تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ

ڈالا) سلمان کے ساتھ کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابوالدرداء (تہجد
کے لیے) اٹھنے لگے سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے پھر اٹھنے
لگے تو سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے جب اخیر رات ہوئی تو
سلمان نے کہا اب اٹھو خیر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی پھر سلمان نے
ابوالدرداء سے کہا (بھائی صاحب) تمہارے پروردگار کا تم پر حق
ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جورو کا بھی تم پر
حق ہے تو ہر ایک حق والے کا حق ادا کرو ابوالدرداء یہ سن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ
کہتا ہے ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے ان کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

**باب مہمانوں کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ
ہے (کیونکہ اس سے مہمان متوحش ہوتے ہیں)۔**

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے
کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں
نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا والد (صاحب) نے چند
لوگوں کی دعوت کی اور مجھ سے کہا مہمانوں کی خبر رکھیو (ان کو تکلیف
نہ ہونے پائے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں میرے
لوٹنے سے پہلے تو ان کو کھانا وغیرہ کھلا دیجیو (یہ کہہ کر والد چلے گئے)
میں مہمانوں کے سامنے ماحضر لایا اور ان سے کہا نوش فرما لیجئے
وہ کہنے لگے ہمارے صاحب خانہ کہاں ہیں میں نے کہا آپ کھانا نوش
فرمالیجئے (ان کا انتظار نہ کیجئے معلوم نہیں وہ کب آئیں) لیکن انہوں نے
نہ مانا کہنے لگے جب تک ہمارے صاحب خانہ نہ آئیں ہم کھانا نہیں
کھائیں گے میں نے کہا نہیں آپ لوگ کھا لیجئے اگر آپ نہ کھائیں گے
اور والد آ جائیں گے تو مجھ پر خفا ہوں گے انہوں نے نہ ماننا تھا نہ
مانا اب میں سمجھ گیا کہ والد آن کر ضرور مجھ پر خفا ہوں گے
جب وہ آئے تو میں ایک طرف چلا گیا (چھپ گیا) انہوں نے

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الْأُولٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا

گھر میں آتے ہی پوچھا کیوں کیا ہوا[1] - لوگوں نے جو حال گزرا تھا وہ کہہ سنایا انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن میں (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہا پھر پکارا عبدالرحمٰن جب بھی خاموش رہا آخر کہنے لگے پاجی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو باہر آ اس وقت میں نکل کر آیا میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے تو پوچھئے[2] مہمان کہنے لگے عبدالرحمٰن سچ کہتا ہے اس کا کوئی قصور نہیں) وہ کھانا لایا تھا (مگر ہم نے نہیں کھایا) والد نے کہا تو آپ لوگ میرا انتظار کرتے رہے میں تو قسم پروردگار کی آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا مہمانوں نے کہا قسم پروردگار کی ہم بھی اس وقت تک نہیں کھانے کے جب تک آپ نہ کھائیں والد کہنے لگے بھائی میں نے ایسی خراب رات کبھی نہیں دیکھی اجی حضرت مہمان صاحبو آپ کو کیا ہو گیا ہے جو آپ ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے خیر عبدالرحمٰن تو کھانا لے کر آ میں کھانا لایا والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر اس پر ہاتھ ڈالا[3] والد نے کہا پہلی حالت[4] شیطان کی طرف سے تھی غرض[5] پھر والد صاحب نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔

بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا آكُلُ حَتّٰى تَأْكُلَ فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مہمانوں کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے اسی باب میں ابوجحیفہ کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

۴ ،۱۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے تھے ابوبکر صدیق کچھ مہمانوں کو اپنے گھر لے کر آئے اور آپ شام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے جب لوٹ کر آئے تو والدہ[6] نے کہا تم رات کو اپنے مہمانوں

[1] مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانا ۱۲ منہ [2] مجھ پر ناحق خفگی کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ [3] مہمان بھی کھانے لگے ۱۲ منہ [4] جس میں میں نے قسم کھائی تھی کہ آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا ۱۲ منہ [5] کیونکہ غصہ کی حالت تھی یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ ابوبکر صدیق نے مہمانوں کے سامنے جو عبدالرحمٰن پر غصہ کیا تھا قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا اقرار دیا تھا ۱۲ منہ [6] یعنی ام رومان نے جو بنی فراس قبیلے کی تھیں ان کا نام زینب تھا ۱۲ منہ

عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ
فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ
فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ
وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ
يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ
حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ
أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ
وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا
رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ
يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ
وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ
أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ
مِنْهَا۔

بَابُ ۶۴ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

۱۰۷۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ
بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ
بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ
فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ
فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ

کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا
والدہ نے کہا ہم نے کھانا ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کیا
نہیں کھایا یہ سن کر ابوبکر غصے ہوئے اور گالیاں دیں کوسا (خدا
کرے تیرے کان کٹیں) اور قسم کھالی میں تو کھانا نہیں کھانے کا عبدالرحمن
کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) چھپ گیا انہوں نے پکارا ارے پاجی
(کدھر ہے) ادھر والدہ نے قسم کھالی جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں
کھانے کی اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی جب تک تم نہ کھاؤ گے ہم نہیں
کھانے کے آخر ابوبکر کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی
طرف سے تھا اور کھانا منگوایا انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی
کھایا جب وہ لوگ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اس سے بھی
زیادہ بڑھتا جاتا تھا ابوبکرؓ (والدہ سے) کہنے لگے اری بنی فراس
والی دیکھ تو یہ کیا ہو رہا ہے (کھانا اور بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے
نورِ چشم (یعنی آنحضرت) کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس
سے بھی یہ کھانا اب زیادہ ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا
اور ابوبکر نے اس کو آنحضرت صلعم کے پاس بھیج دیا کہتے ہیں آنحضرتؐ نے بھی
اس میں سے کھایا۔

باب جو عمر میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا اور پہلے اسی کو بات کرنے اور پوچھنے دینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن
زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے
جو انصار کے غلام تھے انہوں نے رافع بن خدیج اور سہل بن
ابی حثمہؓ سے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل بن ابی
محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں گئے وہاں کھجور کے باغ میں جدا
جدا ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے تو عبدالرحمن بن سہل
اور حویصہ اور محیصہ مسعود کے دونوں بیٹے یہ تینوں آنحضرت

ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيٰى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيْلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ أَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِّنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَّهُمْ فَرَكَضَتْنِيْ بِرِجْلِهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيٰى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کرنے لگے پہلے تو عبدالرحمٰن نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم عمر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کرو (پہلے اس کو بولنے دے) یحییٰ بن سعید نے یوں کہا کہ آنحضرتؐ نے جو فرمایا کبر الکبر اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے آخر ان تینوں نے عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کی[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں (کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے) تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے[2] انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو آنکھ سے مارتے نہیں دیکھا (ہم کیونکر قسمیں کھائیں) آپ نے فرمایا تو پھر یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر اپنا پیچھا چھڑا لیں گے (بری ہو جائیں گے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو (کمبخت) کافر ہیں[3] آخر آپ نے عبداللہ بن سہل کے وارثوں کو اپنے پاس سے دیت دلائی سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا وہ تھان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو لگائی اور لیث نے کہا مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے بشیر سے انہوں نے سہل سے یحییٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں بشیر نے یوں کہا مع[4] رافع ابن خدیج اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے انہوں نے بشیر سے انہوں نے صرف سہل سے روایت کی (اس میں رافع کا نام نہیں ہے)۔

۱۰۷۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ مَّثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے[5] یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا بتلاؤ وہ درخت کونسا ہے جو مسلمان کی مثال ہے اللہ کے

[1] یعنی ایک بعد ایک نے ۱۲ منہ [2] یعنی چونکہ قتل بے گواہ پر دیت نہیں ہیں اس لیے قسامت ہو سکتی ہے قسامت کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ [3] ان کو جھوٹی قسم کھانے میں کیا تامل ہوگا ۱۲ منہ [4] یعنی عن سہل مع رافع بن خدیج ۱۲ منہ [5] اس کو امام نسائی اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

حکم سے ہر ہنگام پر اپنا میوہ دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا بُرا جانا کیونکہ ان صحابہ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ (جیسے بزرگ لوگ) موجود تھے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرتؐ نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے اس کے بعد میں والد کے ساتھ وہاں سے نکلا تو میں نے (رستے میں) کہا باوا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال اسباب ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ آپ نے اور ابو بکر صدیق نے دونوں نے کوئی بات نہیں کی تو میں نے (آپ کے سامنے بات کرنا) بُرا جانا۔

بَابٌ ۱۴۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

باب شعر شاعری اور رجز اور حداء کا بیان اور یہ بیان کہ کون سی شعر مکروہ ہے[2]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شعراء میں) فرمایا شاعروں کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں کیا دیکھتا نہیں کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے اعمال کمائے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا اور بدلہ لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے تھے۔ اور ابھی جان جائیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے ابن عباسؓ نے کہا فی کل واد یھیمون کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغو بیہودہ بات میں گھستے ہیں۔[3]

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبد الرحمن نے ان سے

---

[1] کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے [2] رجز وہ شعر جو میدان جنگ میں پڑھی جاتی ہے اپنی بہادری جتلانے کے لیے اور حداء وہ موزون کلام جو اونٹوں کو سنایا جاتا ہے تاکہ وہ گرم ہو جائیں اور خوب چلیں۔ یہ حداء عرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اس کو سن کر مست ہو جاتے ہیں کوسوں چلے جاتے ہیں اور تھکتے نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابن حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

مروان بن حکم نے بیان کیا اس سے عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے ان سے ابی بن کعب نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی شعر بن تو حکمت سے بھری ہوتی ہیں۔

۱۰۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ

وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) چل رہے تھے آپ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلودہ ہو گئی اس وقت آپ نے یہ شعر فرمائی۔ تو تو ایک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی ❊ کیا ہوا گر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی[1]

۱۰۷۹ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبدالملک سے کہا ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلام جو شاعروں نے کہا لبید کا یہ مصرعہ ہے[2] حق تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے معدوم ہے (یعنی فنا ہونے والا ہے) اور امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے[3]

۱۰۸۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص[4] نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنی شعریں ہم کو نہیں سناتے سلمہ کہتے ہیں عامر شاعر آدمی تھے وہ اونٹ پر سے اتر کر حدا پڑھنے لگے اور یہ شعریں گانے لگے۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات

---

[1] یہ کلام رجز ہے شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شعر تصنیف نہیں کیے یہ نہیں ہے کہ آپ نے دوسرے شاعروں کے شعر بھی نہیں پڑھے ۱۲ منہ [2] لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ [3] اس کے کلام میں توحید اور بت پرستی کی مذمت بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ [4] یہ اسید بن حضیر انصاری مشہور صحابی تھے ۱۲ منہ

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اتَّقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا

تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
تجھ پہ صدقے جب تلک دنیا میں ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات!
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون اونٹ ہانکنے والا ہے جو حدی گا رہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے یہ کلام آپ کا سن کر ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے اب تو عامر شہید ہوئے[1] یا رسول اللہ کاش (اور چند روز) آپ ہم کو عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں پھر ہم خیبر پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعہ میں تھے) اور ہم کو بڑی بھوک لگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگاریں سلگائیں (جا بجا چولہے گرم کیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگاریں کیسی ہیں کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا یہ گوشت سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ ڈالو اس پر ایک شخص[2] کہنے لگا یا رسول اللہ ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا خیر ایسا ہی کرو جب خیبر والوں سے مقابلہ ہوا تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کو مارنے گئے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی وہ اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غمگین پایا پوچھا

[1] کیونکہ آپ جس کے لیے یرحمہ اللہ فرماتے وہ شہید ہوتا یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے اعتبار کر لیا ہے کہ مرنے سے ہر شخص کو رحم کہتے ہیں ۱۲ منہ
[2] یہ حضرت عمرؓ نہ تھے۔ ۱۲ منہ۔

فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَقُلْتُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ -

١٠٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ -

بَابُ ۶۴۳ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

کیوں سلمہ کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے سب اعمال اکارت ہو گئے (وہ اپنے تئیں آپ مار کر مر گئے) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور اسید بن حضیر انصاریؓ آپ نے فرمایا غلط کہتے ہیں عامر کو تو دوہرا ثواب ملا وہ تو عابد بھی تھا اور مجاہد بھی (تو عبادت اور جہاد دونوں کا ثواب اس نے پایا) عامر کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں (ایسا بہادر اور نیک آدمی تھا)

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے پاس آئے جو اونٹوں پر جا رہی تھیں) ان کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں (انس کی والدہ) آپ نے فرمایا افسوس انجشہ[1] ارے شیشوں[2] کو آہستہ لے چل[3] ابو قلابہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا اگر تم میں کوئی ایسا فقرہ کہے تو تم اس پر عیب کرو یعنی سوقک بالقواریر[4]۔

باب مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے

[1] انجشہ وہ غلام تھا جو خوش آوازی سے حدا گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا تھا ۱۲ منہ [2] شیشوں سے مراد عورتیں جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں ۱۲ منہ

[3] انجشہ بڑا خوش آواز تھا اس کے گانے سے اونٹ مست ہو کر خوب بھاگ رہے تھے آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں گر نہ جائیں اس لیے فرمایا آہستہ لے چل بعضے لوگوں نے کہا انجشہ چونکہ خوش آواز تھا تو آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں اس کی آواز پر مفتون نہ ہو جائیں مگر یہ توجیہ صحیح نہیں ہے۔ انجشہ ایک غلام تھا اور امہات المومنین کا ایک غلام حبشی پر مفتون ہونا خلاف عقل اور خلاف قیاس ہے ۱۲ منہ [4] عیب اس طرح کرو کہ زبان عرب میں ساق خود متعدی ہے تو سوقک القواریر کہنا چاہیئے تھا بالقواریر کہنا اور ب لانا ضرور نہ تھا مگر ابو قلابہ کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا زبان عرب میں ب زائد بھی آتی ہے اور آنحضرت صلعم تو خاص عربی اور افصح الفصحا تھے آپ کے کلام پر عیب کرنا چہ معنی دارد بعضوں نے کہا عیب یہ کہ آپ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی مگر اس میں بھی کوئی عیب نہیں یہ تشبیہ بہت عمدہ ہے ۱۲ منہ۔

رَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَآئِشَةَ رَض فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا ان کا میرا خاندان تو ایک ہے (تو میں بھی اس ہجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان نے کہا میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اور اسی سند سے) ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے سامنے حسان کو بُرا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو مت بُرا کہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا[1]

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ اَبِيْ سِنَانٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ قَصَصِهٖ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ حالات اور قصے بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے آپ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو بیہودہ نہیں بکتا وہ یوں کہتا ہے آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو مراد لیا۔

ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب
اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پون پھٹتی ہے
ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلا دیا
بات ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھبتی ہے

[1] چونکہ وہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ [2] مشرکوں کی ہجو کرتا تھا آنحضرتؐ کی طرفداری کرتا تھا ان الحسنات یذھبن السیئات اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نفسی اور دینداری اور پرہیزگاری معلوم ہوتی ہے کس درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں چونکہ حسان نے اللہ اور رسول کی طرفداری اور حمایت کی تھی اس لیے اپنی ایذا کا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو بُرا کہنے سے منع فرمایا مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے تم حضرت عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت کرتے ہیں ان کو ادنیٰ وجوہ پر کہیں وہابی بتاتے ہو کہیں منکر اولیا قرار دیتے ہو اگر بالفرض وہ کسی ولی یا امام کو بُرا بھی کہتے ہیں تب بھی اللہ اور اس کے رسول سے تو محبت رکھتے ہیں تم کو اللہ اور رسول کی محبت کا خیال کر کے ان کو بُرا نہ کہنا چاہیے ۱۲ منہ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ
کافروں کی خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا[1]

١٠٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا او ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حسان بن ثابت سے انہوں نے ابوہریرہ سے گواہی چاہی حسان کہنے لگے ابوہریرہؓ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے اور آپ دعا کرتے تھے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہ نے کہا ہاں بے شک میں نے سنا ہے۔

١٠٨٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی ابن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر اور جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

بَابُ ٦٤٣ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبَ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ

باب شعر شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع ہے کہ اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن کی تلاوت

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر اور طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جب حضرت عمرؓ نے ان کو مسجد میں شعر پڑھنے پر ڈانٹا ۱۲ منہ

اللہِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ۔

کرنے سے آدمی باز رہے[1]

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے[2]

۱۰۸۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر جائے بس شعر ہی اس کو یاد ہوں اور کچھ اس کے پیٹ میں نہ ہو۔

بَابُ ۶۴۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَعَقْرٰى حَلْقٰى۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے یا تجھ کو زخم لگے تیرے حلق میں بیماری ہو[3]

۱۰۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

ہم سے یحیٰی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے حجاب کا (پردہ کا) حکم اترنے کے بعد افلح جو ابو القعیس کا بھائی تھا (اور میرا رضاعی چچا ہوتا تھا) آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہ دوں گی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھ کو دودھ نہیں پلایا بلکہ (اس کی بھاوج) ابو القعیس کی جورو نے پلایا ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

[1] رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ [2] پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہو نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث دیکھے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ [3] یعنی تجھ پر مفلسی آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیپے پوتے ۱۲ منہ [4] یا بانجھ سرمنڈی اصل میں عقرٰی حلقٰی عرب لوگ منحوس عورت کو کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَالِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى لُغَةُ قُرَيْشٍ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا۔

بَابُ ۶۴۵ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ

مجھ کو مردوئے نے تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ عورت نے (اس لیے مردوئے کے سامنے میں کیسے نکل سکتی ہوں) آپ نے فرمایا نہیں اس کو اندر آنے کی اجازت دے وہ تیرا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے عروہ نے کہا حضرت عائشہ اسی حدیث کی رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ کی طرف) کوچ کرنا چاہا (جب حج سے فراغت ہوئی) تو خیمے کے دروازے پر ام المومنین صفیہ کو رنجیدہ اور غمگین پایا کیونکہ ان کو حیض آگیا تھا[1] آپ نے فرمایا عقری حلقی[2] یہ قریش کا محاورہ ہے[3] اب تو ہم کو روک رکھے گی پھر آپ نے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارۃ کیا تھا (جو فرض ہے) انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا[4] تو کوچ کر۔

باب زعموا کہنے کا بیان[5]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں سے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی سے سنا (جو حضرت علیؓ کی بہن تھیں) وہ کہتی تھیں جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہؓ آپ کی

---

[1] وہ طواف الوداع نہیں کرسکتی تھیں ۱۲ منہ [2] تو زخمی ہو تیرے حلق میں درد ہو ۱۲ منہ [3] غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] پھر کیا غم ہے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۲ منہ [5] زعموا کا کہنا بعضے لوگوں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ لفظ اکثر ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں کہنے والے کو اپنی بات کی سچائی کا یقین نہ ہو عرب میں مثل ہے۔ زعموا جھوٹ کی سواری ہے ۱۲ منہ

ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى.

صاحبزادی ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے ہیں میں نے (پردے کے پیچھے سے) آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یعنی تم اچھی آئیں) جب غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں (چاشت کی نماز کی) پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت) یہ کہتے ہیں (زعم کرتے ہیں[1]) وہ ہبیرہ کے بیٹے فلاں شخص کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ دیں گے (ہرگز نہیں مارنے کے) ام ہانی نے کہا یہ وقت چاشت کا تھا۔

بَابُ ۶۴۷ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

باب تجھ پر افسوس کہنا درست ہے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[2] کو دیکھا اونٹ ہانکے لیے جا رہا ہے (خود پیدل چل رہا ہے) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے (جو حرم کو جا رہا ہے) آپ نے فرمایا سوار ہو جا پھر کہنے لگا وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ ام ہانی نے زعم ابن امی کہا تو زعم اکہا جاتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام حارث بن ہشام یا عبداللہ بن ابی ربیعہ یا زہیر بن ابی امیہ تھا ۱۲ منہ [3] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

اونٹ ہانکے لیے جا رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے بھی انہوں نے قلابہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ ایک غلام تھا کالا انجشہ نامی وہ حدا گا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار یہی فرمایا اگر کوئی تم میں سے کسی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا یعنی یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے[2]

مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے ان دونوں نے ابوسعید خدری سے آپ نے فرمایا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا

---

۱ حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۲ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے علم کی خبر نہیں ۱۲ منہ

يَا رَسُوْلَ اللهِ اِعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ فَلَاَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ لَآ اِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلٰى فَاُتِيَ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا کہنے لگا یارسول اللہ انصاف کیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کروں گا تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کے کچھ جوڑ والے (میری امت میں) پیدا ہوں گے (خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز ناچیز جانو گے اور ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب باتوں پر ایسی عبادت پر) دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون ہی نہ گوشت) پھر پٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر پر کو دیکھو تو حال ہے وہ تو لید خون سب کو چھوڑ کر زن سے نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک خلیفہ پر متفق نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں (سرلشکر) ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل ہل رہا ہوگا ابوسعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا)[1]

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقوی اور زہد کچھ کام نہیں آتا نہ خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے محبت نہ رکھے محبت ہی تو وہ چیز ہے جو تھوڑی سی عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی میں وہ سب کچھ ہوتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب فرماتے ہیں اللہ اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیئے بس یہی ولایت ہے سہ اے رسول من فدایت جان من بہ جملہ فرزندان و خان و مان ؛ یہ محبت صرف دعوے کرنے سے یا زبان سے کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرانے سے یا قصاید نعتیہ پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپ کی سنت اور روش پر چلنے سے گو دنیا کے تمام لوگ اور عزیز اور اقربا دوست آشنا بیزار ہو جائیں بیزار (باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہوگیا آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس (کہہ تو کیا حال ہے) وہ کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی جورو پر چڑھ بیٹھا آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کردے کہنے لگا اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ لے کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں ہے اس کے بعد ایسا ہوا آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا آپ نے فرمایا لے یہ لے جا اور فقیروں کو بانٹ دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کو چھوڑ دوں اور فقیروں کو بانٹوں خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کے دونوں طنابوں (یعنی دونوں سروں دونوں کناروں) میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا جا تو ہی لے لے اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونسؒ نے بھی زہری سے روایت کیا[2] اور عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے ویحک کے ویلک روایت کیا ہے[3] (معنی ایک ہی ہے)

بقیہ صفحہ سابقہ۔ سے سب الگ ہو جائیں گالیاں دیں بُرا بھلا کہیں مگر حدیث شریف نہ چھوٹے ہر وقت حدیث کا دور رہے سفر ہو یا حضر صبح ہو یا شام حدیث کا مطالعہ حدیث پہ چلنے کا شوق حدیث کی کتاب سے محبت حدیث پر چلنے والوں سے الفت حدیث کو شائع کرنے والوں سے عشق بس یہی شیوہ رہے زندگی حدیث پر موت حدیث پر ہر وقت بغل میں حدیث یہی تمغہ رہے یا اللہ ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو یہی قرآن کی تفسیر اور صحیح بخاری کا ترجمہ ہمارے پاس ہے جو قیامت کے دن تیرے سامنے لائیں گے تو رحیم وکریم ہے قبول کرنے والا ہے ۱۲منہ (حواشی صفحہ ہذا) ؎۱ ایک مہینے کے روزے تو نبھ نہ سکے دو مہینے برابر مسلسل کیسے روزے رکھ سکوں گا ۱۲منہ ؎۲ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲منہ ؎۳ اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲منہ ؎ سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر ۱۲منہ۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

ہم سے سلیمان ابن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا (اس کی نیت ہجرت کی تھی) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت (کو کیا سمجھا ہے) بہت مشکل ہے ارے تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے بولا جی ہاں آپ نے فرمایا بس سارے ملکوں کے پرے (سات سمندر پار) عمل کرتا رہ (دینی فرائض ادا کرتا رہ) اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد بن زید سے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے لوگو تم پر افسوس شعبہ نے کہا ان لوگوں نے (یعنی واقد وغیرہ نے) شک کی ہے کہ آنحضرت نے ویلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ اور نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم بدون شک کے نقل کیا ہے اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم [1]

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے جنگل والوں میں ایک شخص[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ (یہ تو فرمائیے) قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس تو نے قیامت کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے کہنے لگا

---

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲ منہ۔

أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

میں نے تو کوئی سامان تیار نہیں کیا صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو انہی کے ساتھ (قیامت میں) ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے[1] یہ سن کر دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا بھی یہی حال ہونا ہے آپ نے فرمایا بیشک[2] صحابہ کہتے ہیں اس دن ہم کو ایسی خوشی ہوئی بیحد خوشی اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرے ہم سن تھا (یعنی بچہ) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا آنے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی[3] شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر قتادہ سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انس سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلعم سے۔

بَابٌ ۶۴۷ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

باب اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا[4]

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھتا ہو۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید

---

[1] ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل الاصول ہے اس حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے ان خارجیوں کو جو صائم النہار اور قائم اللیل بڑے عابد زاہد تھے دوزخی فرمایا اور اس بیچارے گنوار کو بہشتی قرار دیا وجہ یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؓ سے جو خلیفہ برحق اور محبوب رسول خدا تھے مقابلہ کرتے تھے مسلمان کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لیے ان کی عبادت اور پرہیزگاری کچھ کام نہیں آئی ۱۲ منہ

[2] یعنی تم لوگ سب دنیا سے گزر جاؤ گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ باقی قیامت کبرے یعنی آسمان زمین کا پھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر صاحب بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا محبت خدا و رسول یہی اتباع شریعت ہے ۱۲ منہ

[4] تم بھی جس سے محبت رکھو گے قیامت میں اس کے ساتھ رہو گے ۱۲ منہ

[5] اب کیا ہے بیڑا پار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے نجات ملنے کا یقین ہے ۱۲ منہ

[6] وضاع ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمْ یَلْحَقْ بِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَہٗ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ وَّسُلَیْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَّاَبُوْعَوَانَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ایک شخص (ابو ذر یا ابو موسیٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ اس شخص کے باب میں کیا فرماتے ہیں جس کو کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے سے عمال نہ کر سکے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے (گو اس کے برابر نیک اعمال نہ کر سکے[1]) جریر بن عبدالحمید کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم اور سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔[2]

۱۱۰۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِہِمْ قَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ تَابَعَہٗ اَبُوْ مُعٰوِیَۃَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کبھی ایسا ہوتا ہے ایک آدمی لوگوں سے کچھ محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے سے نیک اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے بھی روایت کیا[3]

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِکٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان مروزی) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص[5] نے آنحضرت

---

[1] یا اللہ ہم امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ [2] جریر بن حازم کی روایت کو ابو نعیم نے کتاب المحبین میں اور سلیمان بن قرم نے روایت کو امام مسلم نے اور ابو عوانہ کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] امام ابو نعیم نے اس حدیث یعنی المرء مع من احب کے سب طریقوں کو کتاب المحبین مع المحبوبین میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے سبحان اللہ یہ حدیث بڑی خوش خبری کی حدیث ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور رسول کے اہل بیت اور صحابہ اور اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [4] ان دونوں کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ ذوالخویصرہ یمانی تھا جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا۔ ۱۲ منہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَلٰوۃٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے ایسا کیا سامان کیا ہے[۱] وہ بولا میں نے تو کچھ سامان نہیں کیا ہے نہ میرے پاس بہت نمازیں ہیں نہ بہت روزے نہ بہت صدقے اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا (بس یہی کافی ہے) تو اسی کے ساتھ رہے جس سے محبت رکھے[۲]

بَابٌ ۶۴۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

باب کسی کو یہ کہنا چل دور ہو۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِیْرٍ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَمَا ھُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابورجاء سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا اچھا میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بتلا تو وہ کیا بات ہے وہ کہنے لگا دخ[۳] ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو[۴]

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہ حضرت عمرؓ اور کئی اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے (جس کے دجال ہونے کا آنحضرتؐ کو گمان تھا) دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو (کھیل میں) خبر ہی نہ ہوئی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ

---

[۱] جو اس کا انتظار کر رہا ہے پوچھتا ہے کب آئے گی ۱۲ منہ [۲] بڑی محبت اللہ اور رسول کی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے جو لوگ دین اسلام پر اعتراض کریں ان کو جواب دے دین کی کتابیں پھیلائے دین کے مدرسے جاری کرے دین کے واعظ مقرر کرے جو ملکوں کا دورہ کرتے پھریں اور اسلام کی دعوت کرتے رہیں بچوں اور عورتوں کو دین کی باتیں تعلیم کرنے کا بندوبست کرے ۱۲ منہ [۳] آپ نے یہ آیت ٹھانی تھی یوم تاتی السماء بدخان مبین ۱۲ منہ [۴] پورا دخان کا لفظ بھی نہیں بتلایا گیا ۱۲ منہ [۵] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ
أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ
ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِيْنِيْ
صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا
قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ
قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ أَضْرِبُ
عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ
فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ
الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى
إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ
بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ
شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى
فِرَاشِهِ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ
فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ

گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں اس کے بعد ابن
صیاد نے آپ سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس کو ڈھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور
اس کے سب رسولوں پر ایمان[1] لایا پھر آپ نے اس سے پوچھا بتلا
تجھ کو کیا دکھلائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں
آتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گول مول ہو گیا (اب تمیز
کیسے ہو گی کونسی بات جھوٹ ہے کون سی سچ) پھر آپ نے فرمایا اچھا
میں نے تیرے (بتانے کے) لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے
بھلا بتا تو وہ کہنے لگا درخ ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو بس تیرا
اتنا ہی حوصلہ ہے اس سے بڑھ کہاں سکتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض
کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ[2] نے
فرمایا (نہیں) اگر یہ (کمبخت) دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہ سکے
گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے میں فائدہ ہی کیا ہو گا۔
سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا اس واقعہ کے بعد ایک
بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لے کر اس باغ
کے قصد سے چلے جہاں یہ ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہنچے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا
آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی
باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر اوڑھے
پڑا گن گن کر رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ ٹہنیوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے اور
ابن صیاد کو خبر کر دی ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا

ـه۱ آپ نے ایسا گول گول جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا نہ اقرار کیا نہ انکار اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہو جائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں وہ بتلاتا رہے ۱۲ منہ ـه۲ چلو خس کم جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہو جائیں ۱۲ منہ ـه۳ شاید آئندہ مسلمان ہو جائے اور ایسی کفر کی باتوں سے توبہ کرے ۱۲ منہ

وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

دیکھ یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں چپ رہتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کچھ اس کا حال معلوم ہوتا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جیسے چاہیئے پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (جن کو ہزاروں برس گزر چکے) مگر میں تم کو دجال کی ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ کیا ہے دجال (مردود) کانا ہوگا (اس پر خدائی کا دعوی کرے گا) خدا تعالیٰ کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے)[1]

بَابٌ ٦٤٣ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا

باب مرحبا کہنا ہے[2]

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ

اور حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کے لیے فرمایا (جب وہ تشریف لائیں) مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی کہتی ہیں میں (فتح مکہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ابوالتیاح (یزید بن حمید) نے انہوں نے ابوجمرہ (نصر بن عمران) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عبدالقیس قبیلے کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے نہ وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) وہ کہنے

---

[1] امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں خسأت الکلب یعنی میں نے کتے کو دھتکار دیا اسی سے ہے قرآن سورہ اعراف میں (قردۃ خاسئین) یعنی بندر دھتکارے ہوئے ۱۲ منہ [2] یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلا وسہلا یعنی تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے مطلب یہ ہے کہ آیئے آیئے تشریف لایئے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ

رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَصِلُ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

گئے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں (کمبخت) مضر کے کافر حائل ہیں[1] تو ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں آسکتے ہیں (جس میں لوٹ گھسوٹ نہیں ہوتی) ہم کو ایسی ایک جچی ہوئی بات بتلا دیجئے جس پر ہم عمل کر کے بہشت حاصل کریں اور جو لوگ ہمارے ملک میں ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں آپ نے فرمایا چار چار باتیں میں بتلاتا ہوں (چار کرنے کی چار نہ کرنے کی) نماز پڑھو زکوٰۃ دیا کرو رمضان کے روزے رکھا کرو کافروں سے جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کر دیا اور کدو کی تونبی سبز لاکھی مرتبان لکڑی کے کریدے برتن اور رال لگے ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرو[2]

بَابٌ ۶۵۰ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

باب لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر (قیامت کے دن) بلایا جانا۔

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی دغا بازی کا نشان ہے (سب لوگ اس کو دیکھ لو)

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا) انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکار دیا جائے گا یہ فلاں شخص کی جو فلاں کا بیٹا تھا اس کی دغا بازی کا نشان ہے

بَابٌ ۶۵۱ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي

باب آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیئے میرا نفس پلید ہو گیا[3]

---

[1] ان کے ملک پر سے ہو کر ہم کو آنا پڑتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے [3] کیونکہ پلید برا لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

١١٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا یوں کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہو گیا۔

بَابٌ ٦٥٢

١١٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا بلکہ یوں کہے میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی ابن شہابؒ سے روایت کیا[1]

بَابٌ ٦٥٥ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

باب زمانہ کو برا کہنا منع ہے[2]

١١١٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک تو میں ہوں رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

١١١١- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو[3] اور نہ یوں کہو ہائے زمانہ کی خرابی کیونکہ زمانہ

---

[1] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] کیونکہ زمانہ خود کچھ نہیں کر سکتا جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو زمانہ کو برا کہنا گویا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اکثر لوگوں کی عادت ہے جھٹ کہہ بیٹھتے ہیں کہ برا زمانہ ہے ۱۲ منہ [3] عرب لوگ اس کو کرم اس لیے کہتے کہ شراب پینے سے سخاوت اور بزرگی پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

باب ۶۵۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلّٰهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

باب ۶۵۴ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ

تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا:
کرم تو مسلمان کا دل ہے[1]۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا یا کشتی زن پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے تئیں تھامے رہے[2]۔ یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں اخیر میں اسی کی بادشاہت رہ جائے گی[3]۔ باوجود اس کے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں (سورۂ سبا میں) یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو (لوٹ کھسوٹ) کر خراب کر دیتے ہیں[4]۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں۔ کرم تو مسلمان کا قلب (دل) ہے۔

باب یوں کہنا میرے ماں باپ تم پر قربان اس باب میں زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[5]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پہ قربان البتہ سعد بن ابی وقاص سے

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل کے سوا اور کسی چیز کو مثلاً انگور کو کرم نہ کہنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] اس کو امام ترمذی نے وصل کیا ۱۲ [3] یہ حدیث ابوہریرہ سے اوپر موصولاً مذکور ہو چکی ہے ۱۲ منہ [4] ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ انما کا کلمہ زبان عربی میں حصر کے لیے آتا ہے جیسے ما اور الا تو جب یہ فرمایا انما الکرم قلب المومن تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب مومن کے سوا اور چیزوں کو کرم کہنا درست نہیں ۱۲ [5] تو یہاں ضرور ہے کہ بادشاہ سے معنی مجازی مراد ہو کیونکہ حقیقی بادشاہ تو فرمایا کہ سوا خدا کے کوئی نہیں ہے ۱۲ منہ [6] کہ آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں ان سے فرمایا تم پر میرے ماں باپ صدقے یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ۔

بَابُ ۶۵۵ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا۔

۱۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

بَابُ ۶۵۶ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

میں سمجھتا ہوں آپ نے احد کے دن یوں فرمایا تیر لگا تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

باب یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر سے تصدق کرے۔

اور ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے اپنے ماں باپ کو آپ پر سے تصدق کیا ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے وہ اور ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے لوٹے) آ رہے تھے آپ کے ساتھ ایک اونٹنی پر حضرت صفیہؓ سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ دونوں نیچے آ رہے ابوطلحہ نے یہ حال دیکھ کر فوراً اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا (جلدی میں اترنے کی بھی مہلت نہ لی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے کہنے لگے اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر عورت کو دیکھو (اس سے پوچھو) ابوطلحہ کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہؓ کے پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور ابوطلحہ نے آپ کے لیے پالان مضبوط باندھا دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے قریب پہنچے یا یوں کہا مدینہ دکھائی دینے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کو پوجنے والے اس کی تعریف کرنے والے یہی کلمے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

باب اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں

۱؎ یہ حدیث موصولاً ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے باب الہجرۃ میں گزر چکی ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہ

وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ يَا بُنَيَّ

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

بَابُ ۶۵۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ قَالَهٗ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوْا لَا نَكْنِيْهِ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کسی کو یوں کہنا بیٹا[1]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکاریں گے (کیونکہ ابوالقاسم آنحضرتؐ کی کنیت تھی) اس نے جا کر آنحضرت کو خبر کی آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمن رکھ[2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو[3]

یہ انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم میں ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا (تاکہ لوگ اس کو ابوالقاسم پکاریں) لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکارنے کے جب تک آنحضرتؐ سے پوچھ نہ لیں گے پھر آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی پیار سے گو وہ بیٹا نہ ہو ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا یہ نام اللہ کو پسند ہے جب تو آپ نے اس کے لڑکے کا نام یہ رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ سب ناموں میں اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ مضمون صریحاً ایک حدیث میں وارد ہے کہ احب الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمن ۱۲ منہ [4] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابوالقاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پکارا یا اباالقاسم آپ نے اس طرف منہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابوالقاسم کنیت نہ رکھے ۱۲ منہ [5] یہ روایت موصولاً کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

١١١٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

بَابُ ۶۵۸ اِسْمِ الْحَزْنِ

١١١٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ۔

١١٢٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا۔

بَابُ ۶۵۹ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

١١٢١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے کے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کرنے کے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا تو اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمن رکھ۔

باب حزن نام رکھنا ۱؎

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے باپ حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ کہنے لگے حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے ۲؎ انہوں نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے سعید بن مسیب کہتے ہیں اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں جب سے لے کر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی اور محمود بن غیلان نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب نے انہوں نے اپنے باپ ۳؎ سے انہوں نے دادا سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب برا نام بدل کر اچھا نام رکھ دینا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان

۱؎ جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ سہل حزن کی ضد ہے یعنی نرم اور ہموار زمین ۱۲ منہ ۳؎ یہ سے دادا نے جو آپ کا فرمانا نہ سنا اپنا نام سہل نہیں رکھا ۱۲ منہ

أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔

نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے آپ نے اپنی ران پر بٹھلا لیا اس وقت ابو اسید (ان کے والد بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے ابو اسید نے اشارہ کیا لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھالے گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا وہ بچہ کہاں گیا ابو اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ابو اسید نے نام بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے پھر اسی دن یہی نام رکھا گیا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا (یعنی نیک اور صالح) لوگوں نے واہ (اپنے منہ میاں مٹھو) اپنی آپ تعریف کر رہی ہے آخر آنحضرتؐ نے ان کا نام زینب رکھ دیا[1]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگے میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا بدلنے والا نہیں سعید نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی[2]

[1] بعضے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المومنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا کہ جویریہ کا بھی پہلے نام برہ رکھا گیا تھا آپ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲ منہ [2] یہ سزا ہے اس کی جو ان کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے تو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہ لیں سب باپ دادا آنحضرتؐ پر تصدق ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ ۶۶ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ.

۱۱۲۴ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جو شخص پیغمبروں کے نام رکھے

انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا[۱]

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی نے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا تم نے ابراہیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ چھٹپن میں گزر گئے (دودھ پینے میں) اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا کہ کوئی اور پیغمبر ہو تو آپکے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد تو دوسرا کوئی پیغمبر ہونے والا تھا ہی نہیں[۲]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے گزر گئے تو آپ نے فرمایا ان کو بہشت میں ایک انا دودھ پلا رہی ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں (میری زندگی میں دوسرا نہیں ہو سکتا) ہیں (اللہ کا مال) تم کو تقسیم کرتا ہوں اس حدیث کو انسؓ نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے[۳]۔

۱؎ بقیہ صفحہ سابقہ) باپ دادا نے کیا ہی کیا یہی نا کہ ہم کو خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری دین اور دنیا دونوں درست کیے ہم کو عذاب دائمی سے بچایا اس لیے آپ کا احسان باپ دادوں سے کہیں زیادہ ہے ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا ۱؎ تو آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا جو پیغمبرؑ کا نام تھا ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس لیے آپ کے صاحبزادے نہیں جیئے ۴؎ یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

١١٢٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو حصین نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو اور جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے اس نے (صحیح) مجھ ہی کو دیکھا (یعنی جب میرے حلیہ پر دیکھے) اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

١١٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھ کو دے دیا وہی لڑکا ابو موسیٰ کی بڑی اولاد تھا۔

١١٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ کہتے تھے جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اسی دن (اتفاق سے) سورج گہن بھی ہوا اس کو ابو بکرہ نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے[1]۔

بَابُ ۶۶۱ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

باب بچہ کا نام ولید رکھنا۔

١١٣٠- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور دوسرے ناتوان مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں

[1] یہ روایت باب الکسوف میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ع

بَابٌ ۶۶۲ مَنْ دَعَا صَاحِبَهٗ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهٖ حَرْفًا

وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هِرٍّ

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا نَرٰى

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَاَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ

بَابٌ ۶۶۳ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لِلرَّجُلِ

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ

کافروں کی قید سے چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو سخت پکڑ یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسف ؑ کے زمانہ میں قحط ہوئے تھے۔

باب اگر کسی کے نام میں سے کچھ حرف کم کر کے اس کو پکارے۔

ابوحازم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوہر کہہ کے پکارا (حالانکہ ان کا نام ابوہریرہؓ تھا[1])

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائش[2] یہ جبریل علیہ السلام تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ ان چیزوں کو دیکھتے تھے جن کو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ام سلیم بھی عورتوں میں تھیں (جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں) اور انجشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ان اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا انجش (انجشہ کا انجش کر دیا) ذرا اس طرح (آہستگی سے) لے چل جیسے شیشوں کو لے جاتا ہے۔

باب بچہ کی کنیت رکھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ سب لوگوں سے بہتر تھے میرا ایک بھائی تھا

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] تو عائشہ کو آپ نے عائش کر دیا اخیر میں سے تائے تانیث نکال ڈالی ۱۲ منہ

يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَيْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا۔

(کم سن) ابوعمیر (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) میں سمجھتا ہوں اس کا دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ پوچھتے کہو ابوعمیر تمہاری نغیر تو بخیر ہے نغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا کبھی ایسا ہوتا نماز کا وقت آجاتا اور آنحضرتؐ ہمارے گھر میں ہوتے تو جس بوریے پر بیٹھے ہوتے اسی کو جھڑوا کر ذرا پانی چھڑکوا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ہم کو نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۶۶۴ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرٰى

باب ابوتراب کنیت رکھنا دوسری کنیت ہوتے ساتے۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعٰى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا حضرت علی کو اپنے سب ناموں میں ابوتراب بہت پسند تھا جو کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی حضرت فاطمہ پر غصے ہو کر مسجد کی دیوار پاس جا کر لیٹ رہے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کو ڈھونڈ رہے تھے (کسی نے کہا وہ یہاں مسجد میں دیوار پاس لیٹے ہوئے ہیں) ان کی پیٹھ میں سب مٹی بھر گئی تھی آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ۔

بَابُ ۶۶۵ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ

باب اللہ کو جو نام بہت ناپسند ہیں۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ذلیل سے ذلیل نام اس شخص کا ہوگا جس کو شہنشاہ کہا جائے [1]

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

---

[1] کیونکہ شہنشاہ پروردگار ہے بندے شہنشاہ نہیں ہو سکتے افسوس ہے ہمارے زمانہ میں انگریز اور روس اور جرمن اور چین اور جاپان کے بادشاہ شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے اور یہ لقب موقوف کر دینا چاہیے۔ ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانُ شَاهْ

بَابُ ٦٦٦ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا

بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں سب سے بدتر نام کبھی سفیان نے یوں کہا سب ناموں میں بدتر اللہ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جس کو شہنشاہ کہیں حدیث میں ملک الاملاک ہے سفیان نے اس کے معنے شاہان شاہ کیے ہیں۔

باب مشرک کی کنیت کا بیان:

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے[1] ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا[2]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک فدک کی چادر پڑی تھی اور میں آپ کے پیچھے اسی گدھے پر بیٹھا آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ کی طرف چلے یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے خیر دونوں اس گدھے پر سوار چلے رستے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اس وقت تک وہ ظاہر ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ جمع تھے مسلمان مشرک بت پرست یہودی مسلمان میں عبداللہ بن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی ہم پر گرد نہ اڑاؤ

[1] جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲ منہ [2] میری بیٹی کو طلاق دے دے یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو کنیت سے یاد کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے ابوطالب کا بیٹا کہا ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ کر مرے تھے ۱۲ منہ

فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِيْ مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ اعْفُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوْهُ وَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا اور وہاں ٹھہر گئے اترے ان کو اللہ کی طرف بلایا (دین اسلام کی دعوت دی) ان کو قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا اگر یہ حق ہے جب بھی ہماری مجلسوں میں آن کر ہم کو نہ سنایا کرو اپنے ٹھکانے پر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے۔ نہیں یارسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لا کر ضرور ہم کو سنایا کیجئے کیونکہ ہم یہ کلام پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں اور مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو برابر دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اس وقت آپ اپنے جانور پر سوار ہوئے اور وہاں سے چلے سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے آپ نے سعد سے فرمایا آج تم نے سنا ابوالحباب نے کیا گفتگو کی یعنی عبداللہ بن ابی نے اس نے ایسی ایسی باتیں کیں سعد بن عبادہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے اس کا قصور معاف کر دیجئے درگزر فرمائیے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ پر کتاب اتاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیجا جو آپ پر اتارا اور (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پہ تاج رکھیں اور اس کے سر پر سرداری کا پٹکا لپیٹیں (اس کو اپنا رئیس بنائیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیج دیا اور یہ تجویز موقوف رہی اس سبب سے اس کو جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا اور (جہاد کا حکم اترنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرک اور اہل کتاب

ے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت بیان کی ابوالحباب عبداللہ بن ابی کی کنیت تھی ۱۲ منہ

وَاَهْلَ الْكِتٰبِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الْاٰيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَّا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اُذِنَ لَهٗ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مَنْصُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ مَعَهُمْ اُسَارٰى مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا

۱۱۳۸۔ **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ لَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

بَابٌ ۶۶۷ الْمَعَارِيْضُ مَنْدُوْحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ۔

لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے کیونکہ اللہ کا اس وقت یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا تم اگلی کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے اور (سورۂ بقر میں) فرمایا بہت اہل کتاب یہ چاہتے ہیں تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیتوں کے موافق کافروں اور مشرکوں کے قصور معاف کر دیتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپ کو لڑائی کی اجازت ہوئی پھر جب آپ نے بدر کی جنگ کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی عمائد اور سردار مارے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بفتح و فیروزی لوٹ کا مال لے کر لوٹے اور قریش کے کئی عمائد اور سرداروں کو بھی قید کر کے لائے تو اس وقت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب ان کا کام جم گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اس وقت انہوں نے اسلام پر بیعت کی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے (مگر دل میں نفاق رہا)۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی آپ سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپ کے لیے مکہ کے مشرکوں پر غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ہاں (فائدہ کیوں نہیں ہوا) وہ دوزخ میں اس جگہ پر ہیں جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہتے (جہاں اور مشرک رہیں گے)۔

باب تعریض کے طور پر بات کہنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے[2]۔

---

[1] اس کے اخیر میں یہ ہے کہ معاف کر دو اور درگزر کرو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہ دے ۱۲ منہ [2] تعریض کہتے ہیں گول گول بات کہنے کو جس کے دو معنے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَقَالَ إِسْحٰقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ۔

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُوْ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ

۱۱۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ

اور اسحاق نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک بیٹا (ابو عمیر) گزر گیا (ابو طلحہ جب گھر آئے تو) انہوں نے ام سلیم سے پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیم نے کہا اب اس کو سکون ہے اور میں سمجھتی ہوں وہ چین سے ہے ابو طلحہ اس کلام کا مطلب یہ سمجھے کہ ام سلیم سچی ہے[۱]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور حدا پڑھنے والے نے حدا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل تجھ پر افسوس[۲]۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس اور ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو حدا پڑھ کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل ابو قلابہ نے کہا آپ نے شیشوں سے عورتوں کو مراد رکھا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدا پڑھنے والا غلام تھا اس کو انجشہ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سننے والا کچھ اور سمجھے جیسے حضرت ابو بکر صدیق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے بٹھلائے ہوئے مدینہ کو جا رہے تھے رستے میں مشرک لوگ ملے پوچھا ابو بکرؓ یہ تمہارے پیچھے کون ہے انہوں نے کہا رجل یہدینی السبیل اس کا مطلب کافر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتانے والا ہے اور ابو بکر صدیق نے یہ معنے مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتانے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا اور مطلب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [۱] یعنی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولاً جنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی یہ کہ بچہ اب اچھا ہے اور ام سلیم نے یہ معنے رکھے کہ بچہ مر گیا اس کو بیماری کی تکلیف سے نجات ملی یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] تو شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی ۱۲ منہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَکَ یَا اَنْجَشَۃُ لَا تُکَسِّرِ الْقَوَارِیْرَ قَالَ قَتَادَۃُ یَعْنِیْ ضَعَفَۃَ النِّسَاءِ

۴۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَزَعٌ فَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا۔

بَابُ ۶۶۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّیْءِ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَّھُوَ یَنْوِیْ اَنَّہٗ لَیْسَ بِحَقٍّ ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ بِلَا کَبِیْرٍ وَّاِنَّہٗ لَکَبِیْرٌ۔

۴۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ عُرْوَۃَ یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُھَّانِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّھُمْ یُحَدِّثُوْنَ اَحْیَانًا بِالشَّیْءِ یَکُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْکَلِمَۃُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُھَا الْجِنِّیُّ فَیَقُرُّھَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّہٖ قَرَّ الدَّجَاجَۃِ فَیَخْلِطُوْنَ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنْ مِّائَۃِ کَذْبَۃٍ۔

بَابُ ۶۶۹ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَاءِ

نے اس سے فرمایا انجشہ آہستہ سے چل کہیں شیشوں[1] کو توڑ نہ ڈالیو قتادہ نے کہا شیشوں سے ناتواں عورتیں مراد ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا مدینہ میں دشمن کے حملہ کرنے کا خوف ہوا (کچھ آواز سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے[1] فرمانے لگے ہم نے تو کوئی (ڈر کی) بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہی دریا ہے[2]۔

باب کوئی کہے یہ کوئی چیز نہیں اور اس کا مطلب یہ رکھے یعنی سچ نہیں،

اور ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور وہ بڑا گناہ ہے[3]

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں (نجومیوں) کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں حق نہیں ہیں جھوٹی ہیں) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم تو کبھی کبھی دیکھتے ہیں ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جو شیطان (جن) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی طرح کڑکوں کر کے ڈال دیتا ہے۔ یہ کاہن اس ایک سچ میں سو باتیں جھوٹ ملاتے ہیں[5]

باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

---

[1] اور مدینہ کے باہر اکیلے جا کر سب دیکھ کر آئے ۱۲ منہ [2] دریا سے آپ نے اشارہ کیا اس کے بے تکان اور تیز چلنے کا ۱۲ منہ [3] اس کو امام بخاری نے کتاب الطہارۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کو فرمایا بڑا نہیں تو سلب سے نفی نفس کیا اور یہی مقصود باب ہے کہ شے کو لیس شی کہنا ۱۲ منہ [5] اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ غاشیہ میں) فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے اس کی خلقت کیسی ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیونکر بلند کیا گیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی[1]

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سورۂ اقراء کی آیتیں اتر کر) پھر وحی (مدت تک) بند رہی اس کے بعد میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المومنین میمونہؓ کے گھر رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے جب رات کا آخری ثلث حصہ رہ گیا یا یوں کہا کچھ حصہ رہ گیا تو آپ (بچھونے پر) اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں (سورہ آل عمران کے اخیر کی) ان فی خلق السموات والارض پڑھنا شروع کیں اخیر اولی الالباب تک پڑھیں۔

بَابُ ۷۶ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

باب کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔ [2] جبریلؑ کو آسمان زمین کے بیچ میں معلق ایک تخت پر دیکھا ۱۲ منہ۔

عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ۔

انہوں نے عثمان بن غیاث سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے وہ مدینہ کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کو پانی اور کیچڑ میں مار رہے تھے (باغ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا) اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازہ اس کے لیے کھول دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ابوبکر صدیقؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا ان کو اور بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا ابوموسیٰ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا کیا دیکھتا ہوں حضرت عمر ہیں میں نے دروازہ کھولا ان کو بھی بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو اس وقت آنحضرتؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے لیکن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابوموسیٰؓ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دی اس مصیبت پر (جو دنیا میں) اس کو پیش آئے گی یا ہو گی میں گیا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور ان کو بہشت کی خوشخبری دی اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا تھا انہوں نے کہا خیر اللہ مددگار ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔

باب زمین پر کسی چیز کو مارنا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے

ف اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ کو اخیر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۵۲ کہ ایک مصیبت ان کو پیش آئے گی وہ بھی بیان کیا ۱۲ منہ۔

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کو زمین پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانا تجویز ہو چکا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں[1] اس پر صحابہ نے عرض کیا پھر ہم (اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں (عمل سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کو ویسی ہی توفیق دی جائے گی جیسے قرآن میں ہے (سورۂ واللیل میں) فاما من اعطی واتقی اخیر آیت تک[2]۔

بَابُ ۶۷۳ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ۔

باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہؓ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کے لیے) بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اللہ کی رحمت کے خزانے کتنے (آج رات کو) اترے اور کتنے فساد اور فتنے دیکھو ان حجروں والیوں (بیبیوں) کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہوں گی[3] اور ابن ثور نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر[5]

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

[1] پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی نیک اعمال کرتے رہو اگر تم سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہوگا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر ہم برے اعمال میں مصروف رہیں گے تب یہ سمجھنا چاہیئے کہ شاید ہمارا ٹھکانا دوزخ میں لکھا گیا ہے اللھم احفظنا من النار [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] نیک اعمال سے خالی ہوں گے ۱۲ منہ [5] اس انصاری کی خبر پر تعجب کیا جس سے یہ کہا تھا کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي نُفُوْسِكُمَا

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے ام المومنین صفیہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے گئی اور ایک گھڑی عشاء کے وقت باتیں کرکے لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کے لیے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں بی بی ام سلمہؓ کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی ملے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا ذرا ٹھہرو سن لو یہ عورت صفیہ بنت حیی (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یہ کیا بات ہے ان پر آپ کا یہ فرمانا شاق گزرا اس وقت آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے[2]

بَابُ ۶۷ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

باب چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ ابن صہبان ازدی سے سنا وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے[4] منع فرمایا اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے البتہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ ۶۸ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

---

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] اس وجہ سے آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا ۱۲ منہ [4] اس کو عربی زبان میں خذف کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] اور تم پیغمبر سے بدگمانی کرکے تباہ نہ ہو جاؤ ۱۲ منہ

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ ـ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا اس کا آپ سے عرض کیا گیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا (تو میں نے یرحمک اللہ بھی نہیں کہا)

بَابُ ۶۷۵ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ ـ

باب جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دینا۔

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ ـ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے کہا میں نے معاویہ بن سوید ابن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو حکم دیا (۱) بیمار پرسی کرنے کا (۲) جنازوں کے ساتھ جانے کا (۳) چھینک کا جواب دینے کا (۴) دعوت قبول کرنے کا (۵) سلام کا جواب دینے کا (۶) مظلوم کی مدد کرنے کا (۷) قسم سچا کرنے کا اور سات باتوں سے منع فرمایا[1] (۱) سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے (۲) ریشمی کپڑا پہننے سے (۳) دیبا پہننے سے (۴) سندس پہننے سے (یہ دونوں ریشمی کپڑوں کی قسم ہیں) اور ریشمی لال زین پوشوں سے[3]

بَابُ ۶۷۶ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ ـ

باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے[4]

---

[1] یہ عامر بن طفیل اور ان کے بھتیجے تھے جیسے طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب ہیں بعضوں نے کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جنازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں ۱۲ منہ [3] اس روایت میں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں وہ دوسری روایت میں مذکور ہیں قسی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں سے ۱۲ منہ [4] چھینک چستی اور ہوشیاری اور صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے برخلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور ثقل اور امتلائے معدہ کی دلیل ہے ۱۲ منہ ۔

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بَاب ٦٧٨ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

بَاب ٦٧٩ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کر لے) جب جمائی لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

باب چھینک کا جواب کیونکر دے

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے پھر جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے یہدیکم اللہ و یصلح بالکم[1]

باب اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ فرمایا) دوسرے کو جواب نہ دیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب دیا مجھ کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا (اس لیے میں نے بھی جواب نہیں دیا)۔

[1] یعنی اللہ تم کو سچا رستہ دین کا بتلائے اور تمہارا کام سنوار دے۔ ۱۲ منہ

باب ۶۷۹ اِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابوسعید کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی تم میں سے چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔ لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس لیے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے [1]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

کتاب اذن مانگنے (اجازت لینے) کے بیان میں

باب ۶۸۰ بَدْءِ السَّلَامِ

باب سلام کے شروع ہونے کا بیان [2]

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت [3] پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اللہ تعالیٰ ان کو بنا چکا تو فرمایا جا وہ جو فرشتوں کا گروہ ہے ان کو سلام کر اور سن وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا

---

[1] وہ تو بنی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی سستی اور کاہلی دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے استئذان کے متصل سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جاوے چنانچہ اگلے باب میں اس کی اجازت آوے گی ۱۲ منہ [3] یا آدم کی اس صورت پر جو اللہ کے علم میں تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پیدائش سے اسی صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے ہوں پھر بڑے ہوتے ہوں جیسے ان کی اولاد میں ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ۔

فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ۔

اور تیری اولاد کا رہے گا آدم گئے اور فرشتوں سے) کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ کا لفظ بڑھایا اب آدم کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں جائیں گے وہ آدم ہی کی صورت (قد و قامت) پر ہوں گے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ لمبے) آدم کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا اب تک ایسا ہی ہوتا رہا[1]

بَابُ ۶۸۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ۔ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا مسلمانوں تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے) کہ (جب ایسا موقع ہو تو تم (اس کا) خیال رکھو پھر اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو ان میں نہ جاؤ اور اگر گھر میں کوئی ہو اور) تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو (بے تامل) لوٹ آؤ یہ لوٹ آنا تمہارے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو ان میں (بے اجازت) چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے اور سعید بن ابی حسن نے امام حسن بصری سے کہا عجم کی عورتیں (یعنی عرب کے سوا دوسرے ملکوں کی) اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں[2] انہوں نے کہا تو اپنی نگاہ پھیرلے[3] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا

---

[1] ممکن ہے کہ آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیثوں میں شبہ کرتے ہیں ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آدم کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدم کو کتنے لاکھ برس گزر چکے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے گی اس لیے قد و قامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی تھیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت تک کی نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ منہ [2] اور کم بخت اسی طرح باہر پھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲ منہ [3] دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعتہً پڑ جائے وہ معاف ہے اس اثر کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ اصل میں اذن لینے کا حکم اسی لیے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲ منہ

يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ۔

۱۱۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۱۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں قتادہ نے کہا یعنی ان عورتوں پر نظر نہ ڈالیں جو ان پر حرام ہیں (اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر) اور (اسی سورت میں) فرمایا مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں دوسری آیت میں جو خائنۃ الاعین کا لفظ ہے اس کا معنی یہی ہے کہ جس عورت پر نظر ڈالنا منع ہے اس پر نظر ڈالنا اور زہری نے کہا جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا وہ کم سن ہیں تو اگر ان پر نظر ڈالنا اچھا لگتا ہے تب ان پر نظر ڈالنا درست نہ ہوگا گو وہ کم سن ہوں اور عطاء بن ابی رباح نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا جو مکہ میں بکا کرتی ہیں مکروہ رکھا ہے۔ مگر جب خریدنے کا ارادہ ہو[1]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سلیمان بن یسار نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فضل بن عباس کو اپنے پیچھے اونٹنی کے پچھلے پر بٹھا لیا وہ خوبصورت گورے آدمی تھے آنحضرتؐ تو اونٹنی پر سوار لوگوں کو مسئلے بتا رہے تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک خوبصورت عورت آئی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسئلہ پوچھتی تھی فضل اس کو دیکھنے لگے اس کا حسن و جمال ان کو بھلا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے لا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر ان کا منہ دوسری طرف کر دیا وہ عورت کہنے لگی "یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

[1] تو خریدنے والے کو اس کا ہر ایک عضو دیکھنا درست ہے اب تک مکہ سوق الجواری قائم ہے جہاں لونڈیاں بکتی رہتی ہیں ۱۲ منہ

أَبُوعَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر مت بیٹھا کرو (کیونکہ آتے جاتے غیر عورتوں پر نظر پڑتی ہے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اپنی مجلسوں (قہوہ خانوں وغیرہ) میں تو بیٹھنا ضرور پڑتا ہے وہیں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جب تم نہیں مانتے مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ایسا کرو رستے کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ رستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیروں کو نہ ستانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا بری بات سے منع کرنا۔

بَابُ ۶۸۲ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا۔

باب سلام اللہ کا ایک نام ہے اور اللہ تعالےٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بڑھ کر اچھا جواب دو یا اتنا ہی۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (پہلے) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو (قعدے میں) یوں کہتے اللہ پر سلام اس کے بندوں کی طرف سے جبریل پر سلام میکائیل پر سلام فلاں پر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (اس لیے یوں نہ کہو اللہ پر سلام) جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر نیک بندے

۱؎ وہاں بلاتے ہیں اور یہ مجلسیں اکثر رستوں پر ہوتی ہیں ۱۲ منہ ۲؎ تو السلام علیکم کے معنی یہ ہوئے کہ حق تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲ منہ۔

اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنْ بَعْدُ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

باب ۶۸۳ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب ۶۸۴ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

باب ۶۸۵ تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ

کو زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ پھر اس کے بعد نمازی جو چاہے وہ دعا مانگے (دین کی ہو یا دنیا کی)۔

باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کم عمر والا بڑے عمر والے کو پہلے سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب سوار پہلے پیدل کو سلام کرے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو زیاد بن سعد نے انہوں نے ثابت سے سنا جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب چلنے والا (پہلے) بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا کہا ہم کو روح عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو زیاد نے خبر دی ان کو ثابت نے جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سوار (پہلے) پیدل کو سلام کرے اور چلنے

عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

بَابٌ ۶۸۶ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

بَابٌ ۶۸۷ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۱۱۶۴۔ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

بَابٌ ۶۸۸ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ۔

والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب کم عمر والا (پہلے) بڑی عمر والے کو سلام کرے اور ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے چھوٹا بڑے کو سلام کرے اسی طرح چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب سلام کا فاش کرنا (یعنی ہر ایک مسلمان کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثا سے انہوں نے معاویہ بن سعید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازے کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا ناتواں کی مدد کرنے کا مظلوم کی کمک کرنے کا سلام فاش کرنے کا قسم کھانے والی کی قسم کو سچا کرنے کا اور آپ نے منع فرمایا چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے کا سونے کی انگوٹھی پہننے سے ریشمی لال زین پوشوں پر سوار ہونے سے حریر اور دیبا اور قسی اور استبرق (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں ان کے) پہننے سے۔

باب پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

لہ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابونعیم نے اور بیہقی نے وصل کیا اور کرمانی نے غلطی کی جو کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بطریق مذاکرہ سنی ہوگی اس لیے وقال ابراہیم کہا کیونکہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گزر چکے تھے اور ہم اوپر کئی بار لکھ آئے ہیں کہ علم حدیث میں عقلی قیاسات سے کچھ نہیں چلتا اخیر میں آدمی کا مضحکہ ہوتا ہے۔ خدا جزائے خیر دے حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ کو ان کی سی وسعت ہونا چاہیئے جب آدمی علم حدیث میں کچھ لکھے ۱۲ منہ

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

بَابُ ۶۸۹- آيَةِ الْحِجَابِ

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن سے ایک شخص[1] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کونسا کام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا (محتاجوں کو) کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین (راتوں) سے زیادہ چھوڑ دے (ترک ملاقات کر دے خفا رہے) دونوں ملیں بھی تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (دل جائے) سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے یہ حدیث تین بار سنی ہے۔

باب پردے کی آیت کا بیان

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت میری عمر دس برس کی تھی میں نے دس برس اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے آپ کی خدمت کی اور میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اترا ابی بن کعب صحابی بھی مجھ سے پردے کا حال پوچھا کرتے ہوا یہ کہ پردے کا حکم پہلے پہل اس وقت اترا جب آپ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے صحبت کی۔ صبح کو آپ نوشاہ تھے

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا ابوذر غفاری ۱۲ منہ

بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ
ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ
مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ
عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَ
رَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ
جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ
مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ
قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا
فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ
لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ
فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا
فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ
الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ
فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا
فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى

آپ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے لیکن چند آدمی[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر (مجبور ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھ کر باہر تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگ اٹھ جائیں، آپ چلے میں بھی آپکے ساتھ چلا حضرت عائشہ رض کے حجرے کے زہ پر پہنچے اس وقت آپنے خیال کیا شاید اب وہ لوگ چل دیئے ہونگے یہ خیال کرکے آپ لوٹے میں بھی لوٹا حضرت زینب کے حجرے میں گئے دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہیں نہیں گئے آخر پھر آپ لوٹے میں بھی لوٹا آپ حضرت عائشہ رض کے حجرے کی زہ تک پہنچے اس وقت خیال کیا شاید اب وہ لوگ اٹھ گئے ہونگے اور لوٹ آئے میں بھی آپکے ساتھ لوٹ آیا اب کے لوگ چل دیئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت اتاری۔ اور آنحضرت نے مجھ میں اور حضرت زینب کے بیچ میں پردے کی آڑ کرلی۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا والد نے کہا ہم سے ابومجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رض سے نکاح کیا لوگ دعوت کھانے کو آئے اور کھانا کھا کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت نے ایسا کیا جیسے اٹھنا چاہتے ہیں[2] لیکن وہ نہیں اٹھے آپ نے جب یہ حال دیکھا تو کھڑے ہوگئے آپ کے کھڑے ہونے پر بعضے لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور چل دیئے۔ لیکن بعضے اب بھی بیٹھے رہے[3] آپ اندر جانے کے لیے تشریف لائے دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہیں اسکے بعد کہیں وہ اٹھے اور گئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یہ تین آدمی تھے انکے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر باہر تشریف لیگئے

دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا۔

کو خبر دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپ تشریف لائے اندر گئے۔ میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپ نے مجھ میں اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (سورۂ احزاب کی) یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ آنحضرتؐ جب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ان سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی نکلا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں۔[1]

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب نے خبر دی کہا مجھ سے والد (ابراہیم بن سعد) نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے آپ اپنی عورتوں کو پردے میں رکھیے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) آپ کی بیبیاں رات برات کو نکلا کرتیں۔ مناصع کی طرف جاتیں (پاخانہ پھرنے کو) ایک رات سودہ بنت زمعہ جو لمبی تڑنگی عورت تھیں نکلیں حضرت عمرؓ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی اترے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے (آنحضرتؐ کی بیبیوں کے لیے) پردے کا حکم اتارا۔

بَابُ ۶۹ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

باب اذن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے۔ کہ نظر نہ پڑے۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواج مطہرات کے لیے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر ہی نہ نکلیں یا نکلیں تو محافہ یا محمل وغیرہ میں کہ ان کا جثہ بھی معلوم نہ ہو سکے۔ مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا سادہ لباس پہن کر برابر نکلا کرتیں جیسے اوپر متعدد حدیثوں میں گزرا ۱۲ منہ ؏ تو معلوم ہوا جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا یا ان کو اٹھانے کے لیے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲ منہ

سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهٗ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِيْ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًا يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهٗ

بَابٌ ۶۹۱ زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَرَ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ

بن عیینہ نے زہری نے کہا مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے (ایسی یاد ہے) جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص[1] نے سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا جس سے سر کھجلا رہے تھے۔ آپ[2] نے فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہو جاتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پر مارتا۔ (آنکھ پھوڑ دیتا)، ارے بھلے آدمی پھر اجازت لینے کا حکم کیوں ہوا ہے۔ اسی لیے تاکہ نظر نہ پڑے[3]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آپ تیر لے کر کھڑے ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں[4]۔

باب اور اعضاء کا بھی سوا شرمگاہ کے زنا کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا قرآن شریف میں جو لمم کا لفظ آیا ہے (سورۂ والنجم میں)، تو میں لمم ابوہریرہؓ کے قول سے زیادہ اور کسی چیز سے زیادہ مشابہ نہیں پاتا ہوں دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے

[1] بعضوں نے کہا یہ حکم بن ابی العاص بن امیہ تھا یعنی مروان کا باپ ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو اس شخص سے ۱۲ منہ۔
[3] جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو صاحب خانہ کو اس کی دیت نہ دینا ہوگی ۱۲ منہ۔

بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ۔

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں تم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصہ زنا میں سے لکھ دیا ہے (یعنی جتنے زنا وہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے) جس کو وہ ضرور کریگا تو آنکھ کی زنا (شہوت سے کسی غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کی زنا (فحش باتیں) کرنا ہے اور آدمی کا نفس (زنا کی) خواہش کرتا ہے پھر شرم گاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے[1]۔

بَابٌ ۶۹۲ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب تین بار سلام کرنا تین بار اذن چاہنا

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبد اللہ بن مثنی نے کہا ہم سے ثمامہ بن عبد اللہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اذن لیتے وقت) تین بار سلام کرتے[2] اور جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار فرماتے[3]۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسٰى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا تھا۔ میں نے (حدیث کے موافق) تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہیں ملا آخر میں لوٹ گیا حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا تو کھڑا کیوں نہیں رہا (اور انتظار کیوں نہیں کیا)

[1] مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گاہ سے زنا کی تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہو گئی یعنی معاف ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] اگر تیسری بار میں بھی جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے ۱۲ منہ [3] یعنی وعظ و نصیحت میں تاکہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں ۱۲ منہ۔

فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا أَنْ لَا يُجِيْزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ۔

میں نے کہا میں نے تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہ ملا اس لیے میں لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے لیکن اس کو اذن نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سن کر کہا خدا کی قسم کوئی گواہ اس حدیث کی صحت پر تجھ کو لانا چاہیئے تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس وقت ابی بن کعب کہنے لگے خدا کی قسم ابوموسیٰ کے ساتھ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں سے چھوٹا (کم عمر) ہو ابوسعیدؓ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ کو خبر کردی کہ واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ابن مبارک نے کہا[1] مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعید سے کہا میں نے ابوسعید سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی[2] امام بخاری نے کہا حضرت عمرؓ نے جو ابوموسے سے گواہ لانے کو کہا تو ان کا مطلب یہ تھا کہ حدیث کی اور زیادہ

بَابٌ ۶۹۳ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ قَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب اگر کوئی شخص بلایا جائے تو وہ بھی اذن لے یا نہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا[4] قتادہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ [2] تو بسر کا سماع ابوسعید سے ثابت ہوا ۱۲ منہ

[3] بلکہ خبر واحد یعنی ایک راوی کی روایت بھی جب وہ ثقہ ہو حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابل ترک کر دیں گے اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ بھی یہی کہتے ہیں پر اس پر عمل نہیں کرتے خبر واحد کو کیا مشہور کو بھی قیاس سے رد کرتے ہیں یہ عجب انصاف ہے کہ اصول قانونی تو ایسے باندھتے ہیں جس سے آدمی یہ سمجھے کہ حنفیہ حدیث پر بہت چلنے والے ہیں مگر فروع میں ان اصول کا کچھ خیال نہیں رکھتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حضرت عمر کے سے فاضل اور عالم شخص کو بعضے وہ حدیثیں بھی معلوم نہیں تھیں جو ادنے ادنے کم عمر صحابہ کو معلوم تھیں۔ پھر یہ سمجھنا کہ امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کو کل حدیثیں معلوم تھیں نرا جہل ہوگا ۱۲ منہ [4] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُوَ اِذْنُہٗ۔

یوں نقل کیا ہے کہ بلانا ہی اس کا اذن ہے[ع]۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ اَخْبَرَنَا مُجَاھِدٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا ھِرٍّ اِلْحَقْ اَھْلَ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ اِلَیَّ قَالَ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَھُمْ فَدَخَلُوْا

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ذر نے کہا ہم کو مجاہد نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا آپ نے ایک دودھ کا پیالہ وہاں دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ جا اور سائبان والے مہاجرین کو (جو محض محتاج اور متوکل تھے) بلا لا ابوہریرہ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔

بَابُ التَّسْلِیْمِ عَلَی الصِّبْیَانِ

باب بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَیَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے وہ بچوں پر سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے[ع]۔

بَابُ تَسْلِیْمِ الرِّجَالِ عَلَی النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَی الرِّجَالِ۔

باب مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں[۱]۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلٍ قَالَ کُنَّا نَفْرَحُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ کَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تُرْسِلُ اِلٰی بُضَاعَۃَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا ہم (آں حضرت کے عہد میں) جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوتے۔ ہماری قوم میں ایک بڑھیا تھی جو بضاعہ کی طرف کسی

---

[۱] حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے۔ مگر فقہا یہ کہتے ہیں کہ جوان عورتوں کو مردوں کا یا جوان مردوں کو عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو۔ میں کہتا ہوں فتنہ کے خیال سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جب کلام جائز ہے تو سلام کا منع ہونا عجیب ہے۔ حدیث میں تقرء السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ہے جو عورت مرد سب کو شامل ہے ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [ع] اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے۔ دونوں میں تطبیق یوں کی ہے کہ اگر بلاتے ہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہیے ۱۲ منہ [ع] بچوں کو بھی سلام کرتے سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمانہ سبحان اللہ ۱۲ منہ۔

قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرٰى مَا لَا نَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ۔

بَابٌ ۶۹۶ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کو بھجواتی ابن مسلمہ راوی نے کہا بضاعہ ایک کھجور کا باغ تھا مدینہ میں (یا کنواں تھا وہاں درخت بھی ہونگے) اور چقندر کی جڑیں منگواتی انکو ایک ہانڈی میں پکاتی اور جو کے تھوڑے دانے لیتی انکو پیس دیتی آٹا ان جڑوں میں چھڑک دیتی) ہم لوگ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو لوٹ کر اس بڑھیا دپاس جاتے، اس کو سلام کرتے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) وہ یہ چقندر کی جڑیں (آٹا ملی ہوئیں) ہمارے سامنے رکھتی (ہم ان کو کھاتے) بس جمعہ کی خوشی اسی لیے ہوتی اور ہم آنحضرتؐ کے عہد میں، دوپہر کا آرام اور کھانا سب جمعہ کی نماز کے بعد کرتے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ یہ جبرئیل (کھڑے) ہیں تم کو سلام کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے[1] معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیبؒ[2] اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا یونس اور نعمان کی روایتوں میں وبرکاتہٗ زیادہ ہے۔

باب اگر گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کوئی کہے "میں ہوں" (اور نام نہ لے)

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے مقدمہ میں

لہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اور جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے تھے اور دحیہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا۔ اور حدیث سے مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہو گیا اور وہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ ٹہ شعیب اور یونس کی روایتوں کو خود امام بخاری نے رقاق اور مناقب میں اور نعمان کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ
الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا
أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا۔

بَابٌ ۶۹۷ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدَّ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ
فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ
جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ
فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا
عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ
فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ

جو میرے والد پر تھا کچھ عرض کرنے کے لئے آیا اور دروازہ کھڑکھڑایا آپ نے (اندر سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں (یعنی نام کیوں نہیں لیتا) آپ نے میں ہوں کہنا برا جانا[1]

باب جواب میں صرف السلام علیکم بھی کہنا درست ہے۔

(گو ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہ کہے)، مگر حضرت عائشہ رضہ نے جبرئیل کے جواب میں یوں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم ع کے جواب میں یوں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ (یہ دونوں حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں[2]

ہم سے اسحٰق بن منصور نے ذکر کیا کہا کہ ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی، کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انھوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے کہا ایک شخص[3] مسجد میں آیا اور آنحضرت صلعم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوتے تھے اس نے نماز پڑھی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلا) جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا، دوبارہ نماز پڑھی۔ پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک السلام، جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور سہ بارہ نماز پڑھی پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، آخر دوسری یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو نماز پڑھنا سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اچھا پورا وضو کر۔ پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ

[1] کیونکہ بعضے وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کون ہے اس لیے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ رح
[2] ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بڑھانا بہتر ہے گو صرف وعلیکم السلام بھی کہنا درست ہے۔ ۱۲ منہ رح
[3] اس کا نام خلاد بن رافع تھا۔ ۱۲ منہ رح

ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

پھر جو قرآن آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھ۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا، سیدھا کھڑا ہو گیا، پھر اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر سر اٹھا، اطمینان سے بیٹھ۔ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا۔ اطمینان سے بیٹھ۔ اسی طرح ساری نماز (آہستگی اور درستگی کے ساتھ) ادا کر۔ ابو اسامہ راوی نے[۱] دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا تو اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے یہی حدیث نقل کی، اس میں یوں ہے پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

بَاب ۶۹۸ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

باب اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے؟

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، جبریلؑ تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

بَاب ۶۹۹ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔

باب اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک[۲] سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے، انھوں نے زہری سے۔ انھوں نے عروہ بن زبیر سے۔ کہا مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی،

۱؎ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان و النذور میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ رح۔ ۲؎ اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا، یوں کہے، السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ ۱۲ منہ رح۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھی۔ اس پر ایک چادر فدک کی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ رضؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا، آپؐ سعد بن عبادہ کو پوچھنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں جا رہے تھے (وہ بیمار تھے) یہ اس وقت کا ذکر ہے جب تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی۔ آپ (رستے میں) ایک مجلس پر سے گزرے جس میں مسلمان مشرک بت پرست یہودی سب ملے جلے ہوئے تھے، ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بھی تھا۔ اور عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی شاعر) بھی تھے جب گدھے کی گرد مجلس والوں تک پہنچنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانک لی، پھر کہنے لگا جی ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلا۔) پھر آپ ٹھہر گئے۔ گدھے سے اتر کر ان کو اللہ کی طرف بلایا۔ (اسلام کی دعوت دی) قرآن پڑھ کر ان کو سنایا، تب عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا (قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہوا) مگر اگر تم سچے ہو تو ہم کو ہماری مجلسوں میں کیوں پریشان کرتے ہو۔ اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ، اس پر عبداللہ بن رواحہ بولے نہیں یارسول اللہ ہماری مجلسوں میں آپ ضرور تشریف لایا کیجئے اور ہم کو یہ کلام سنایا کیجئے۔ ہم اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور یہودی گالی گلوچ کرنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دھیما کرتے رہے (سمجھاتے رہے لڑو نہیں، لڑنے کی کیا بات ہے۔) اس کے بعد آپ جانور پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ رضؓ کے پاس گئے۔ ان سے فرمایا تم نے آج ابوحباب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی تقریر نہیں سنی۔ اُس نے ایسی ایسی (بے ادبی کی) باتیں کیں۔ سعد نے کہا، یارسول اللہؐ! آپ معاف

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ۔

۱۱۸۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ۔

کر دیجئے اور درگزر فرمائیے اللہ کی قسم اللہ نے جو (مرتبہ) آپ کو دیا ہے وہ دیا ہے (پیغمبری کا مرتبہ جو بادشاہت سے کہیں زیادہ ہے) ہوا یہ تھا کہ (آپ کے تشریف لانے سے پیشتر) اس ملک والوں نے یہ تجویز کی تھی کہ عبداللہ کے سر پر (بادشاہی کا تاج) رکھیں، سرداری کا عمامہ باندھیں جب اس تجویز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبری دے کر چلنے نہ دیا تو اس کو حسد پیدا ہو گیا، اسی حسد کی وجہ سے اس نے ایسی ایسی گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا۔

باب گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا نہ اس کا جواب دینا۔ جب تک اس کی توبہ معلوم نہ ہو جائے اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے[۱] اور عبداللہ بن عمرو نے کہا، شراب خواروں کو سلام نہ کرو[۲]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سنا، وہ اس وقت کا قصہ بیان کرتے تھے۔ جب غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کر دیا تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ کو سلام کرتا۔ (آپ پکار کر جواب نہ دیتے) میں دل میں کہتا، آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں[۳] اسی طرح مجھ پر پچاس راتیں گزریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گناہ اللہ جلالہ کے پاس سے معاف ہونے کی خبر صبح کی نماز پڑھ کر دی۔[۴]

[۱] اس کی کوئی حد معین نہیں ہو سکتی بہرحال جب تک توبہ منکشف نہ ہو جائے اس سے ترک سلام و کلام کر سکتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

[۲] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ۔ [۳] گو سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر یہ ترک جواب بھی بحکم الٰہی تھا۔ ۱۲ منہ

[۴] یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا گویا پچاس راتوں کے بعد توبہ معلوم ہوئی۔ ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۷۰۱ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

بَابٌ ۷۰۲ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب اگر ذمی کافر سلام کریں تو اُن کو کیونکر جواب دیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی۔ حضرت عائشہ نے کہا چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السّام علیک (تم مرو) میں سمجھ گئی، میں نے کہا علیکم السام واللعنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان کا کہنا (شاید نہیں سنا، آپ نے فرمایا (نہیں میں سن چکا) میں نے بھی تو جواب دیا وعلیکم (تم مرو)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب یہودی تم کو سلام کرتے ہیں تو (السلام کے بدل) سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیک کہو۔

ہم سے عثمٰن بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا، ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر نے خبر دی، کہا ہم سے (ہمارے دادا) انس بن مالک نے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل کتاب (یہود و نصارٰی) تم کو سلام کریں تو ان کے جواب میں اتنا ہی کہہ دیا کرو وعلیکم۔

باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو۔

ہم سے یوسف بن بہلول نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے۔ انھوں نے سعد بن عبیدہ سے۔ انھوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انھوں نے

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرٰى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ

حضرت علی رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور ابو مرثد غنوی ان تینوں کو بھیجا۔ تینوں گھوڑے کے (اچھے سوار تھے۔ فرمایا روضہ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر مکہ کی طرف) وہاں ایک مشرک عورت[1] ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مکہ کے مشرکوں کے نام لکھا ہے (وہ اس سے چھین لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت کو دیکھا، ایک اونٹ پر سوار جا رہی ہے اسی جگہ یہ عورت ملی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خیر ہم نے اس سے پوچھا تیرے پاس جو خط ہے، وہ کہاں ہے وہ کہنے لگی، میرے پاس کہاں کا خط؟ کچھ نہیں۔ ہم نے اُس کا اونٹ بٹھلا کر اُس کا اسباب سب ٹٹولا، کوئی خط نہیں ملا، میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں ہے (اب لوٹ چلو اس عورت کو جانے دو) میں نے کہا واہ! تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کیا جھوٹ ہو سکتا ہے، آخر میں نے اُس سے کہا، اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھ کو ننگا کروں؟ اُس نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو اپنے نیفے کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک کمل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم تینوں اس خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے حاطب کو بلا بھیجا) فرمایا، حاطب یہ تو نے کیا حرکت کی، وہ کہنے لگا بھلا مجھ کو کیا ہوا ہے جو میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یعنی میں منافق یا کافر نہیں ہوں) نہ میں نے اپنا مذہب یا دین کچھ بدلا ہے۔ میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے اتنا ہی تھا کہ قریش کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہو جائے، جس کی وجہ سے اللہ ان کو میرے گھر بار مال لوٹنے سے روک دے

[1] اس کا نام سارہ تھا۔ ۱۲ منہ رحمہ۔

هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۷۰۳ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۸۹ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بات یہ ہے کہ آپ کے اور جتنے مہاجرین اصحاب ہیں ان کے عزیز و اقربا وہاں موجود ہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں[1] آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے حق میں تم کوئی بُری بات نہ کہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی[2] آپ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا اے عمرؓ تجھ کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو (بشرطیکہ شرک اور کفر نہ کرو) میں نے تو بہشت تمہارے لیے واجب کر دی۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں[3]۔ اور کہنے لگے (میری تقصیر معاف ہو) اللہ اور رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتے ہیں۔

باب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر خط لکھا جائے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو ابوسفیان بن حرب کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کو دوسرے قریش کے چند آدمیوں سمیت بلوا بھیجا جو تجارت کے لیے شام کے ملک میں گئے تھے۔ (اس وقت شام کا ملک ہرقل ہی کے پاس تھا)۔ یہ لوگ اس کے پاس پہنچے۔ اخیر حدیث تک[4] خیر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا، اس میں یہ مضمون تھا

[1] میرا کوئی ایسا شخص وہاں نہ تھا اس لیے میں نے یہ خط ہی لکھ کر اپنا بچاؤ کیا۔ ۱۲ منہ رح۔ [2] ان کو ضرر پہنچانے کا قصد کیا، کافروں کو خبر کر دی۔ ۱۲ منہ رح [3] اللہ کی عنایت اور کرم کو دیکھ کر خوشی سے رو دیے۔ ۱۲ منہ رح۔ [4] جو اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ رح۔

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ

بَابٌ بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰی صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِيْ جَوْفِهَا وَكَتَبَ اِلَيْهِ صَحِيْفَةً مِّنْ فُلَانٍ اِلٰی فُلَانٍ۔

بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ اَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا سردار ہے سلام اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے اما بعد اخیر تک۔

باب خط میں پہلے کس کا نام لکھا جاتے (کاتب کا یا مکتوب الیہ کا)

لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ پر جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، انھوں نے ابوہریرہ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان کیا۔ (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے) اس نے ایک لکڑی لے کر اس کو کریدا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست کے نام[2] اس میں رکھ دیا۔ عمر بن ابی سلمہ[3] نے اپنے باپ سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے یوں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے ایک لکڑی خالی کی، اس کے جوف میں اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی رکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو معلوم ہو (پہلے کاتب کا نام لکھا۔)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ سے یہ فرمانا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو (یعنی سعد بن معاذ کے)

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انھوں نے ابوسعید خدری سے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے اتر آئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، وہ آئے، آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو یا یوں فرمایا، اس شخص کے لینے کو جو تم میں بہتر ہے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا

---

[1] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ رح۔ [2] جس سے اشرفیاں قرض لی تھیں ۱۲ منہ رح۔ [3] اس کو بھی امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا حافظ نے کہا ابوطاہر مخلص کی جزو ثالث میں بھی یہ طریق مروی ہے۔ بغوی سے انھوں نے احمد بن منصور سے انھوں نے موسیٰ سے۔ ۱۲ منہ رح۔

هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَفْهَمَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ۔

لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو، انھوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو مار ڈالے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں۔ آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا، امام بخاری نے کہا، بعضے میرے ساتھیوں نے ابوالولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنی بجائے علی حکمک کے) ابوسعید خدری رض نے یوں ہی کہا۔ (بجائے علی کے الی[۱]

بَابُ الْمُصَافَحَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ۔

باب مصافحہ کا بیان عبداللہ بن مسعود نے کہا[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد سکھلایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، اور کعب بن مالک نے کہا[۳] میں مسجد میں گیا، دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ اس وقت طلحہ بن عبیداللہ دوڑتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے) اٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ مجھ کو (توبہ قبول ہونے کی) مبارک باد دی۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام نے انھوں نے قتادہ سے۔ میں نے انس رض سے، کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا، ہاں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیات بن شریح نے خبر دی، کہا مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[۱] تیسیر القاری میں ہے کہ اس حدیث سے بعض علماء نے کسی بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا مستحب سمجھا ہے اور حق یہ ہے کہ سعد بن معاذ زخمی تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھ کر ان کو سواری سے اتارو اور تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے میں کہتا ہوں بعضے لوگوں نے مجلس میلاد میں قیام تعظیمی کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر آئے اسی حدیث سے جائز رکھا ہے اور یہ استدلال فاسد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حیات میں تو صحابہ کو قیام سے منع کیا جب آپ بلایا کرتے تو آپ کی ولادت کے ذکر پر آپ قیام کیوں کر پسند کریں گے اور اس باب میں بڑے بڑے مستقل رسالے مرتب ہوئے ہیں ۱۲ منہ۔

[۲] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری علیہ الرحمۃ نے وصل کی ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث باب غزوۂ تبوک میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ۔

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ساتھ تھے، آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے (ان سے مصافحہ کیے ہوئے۔)

باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا۔[1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہتے تھے مجھ سے ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد اس طرح سکھلایا کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ التحیات للہ والصلوت والطیبت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے آپ کی وفات کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بدل السلام علی النبی کہنے لگے۔[2] فقط۔[3]

[1] اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ رحہ۔ [2] مصافحہ دونوں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ چومنا اکثر علماء نے مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے صرف اہل فضل جیسے عالم باعمل یا درویش متشرع کا ہاتھ چومنا جائز رکھا ہے لیکن دنیادار کا سب نے شدید مکروہ رکھا ہے۔ ۱۲ منہ رحہ

[3] اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں یعنی دوسرے ملکوں میں رہ کر یوں کہنا درست ہے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ کہنا درست ہوتا تو عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشہد میں یوں کیوں بدلتے السلام علی النبی باوجودیکہ تشہد ایک ماثور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی سورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور اسی لیے ہمارے علماء نے تشہد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے السلام علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے قرآن میں ہے، یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی قبر شریف کے پاس یوں کہے۔ السلام علیک یا رسول اللہ تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور زائر کا سلام سنتے ہیں مگر دوسرے مقاموں میں اس طرح کہنا مفید نہیں۔ اس لیے کہ آپ کا سننا دوسرے مقاموں میں کہیں ثابت نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ رحہ۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ جل جلالہ کے فضل سے پچیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب چھبیسواں پارہ اس کے فضل وکرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

هو القیوم

تبویب القرآن

فی

مضامین الفرقان

علامہ نواب وحید الزمان خان رحمہ اللہ

ناشر : خالد احسان پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ : نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً

ہر فرد کی دینی تعلیم کے لیے

اسلامی تعلیم

مکمل و مدلل

حصہ اول — تا — ششم

تالیف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالسلام صاحب بستوی

تصحیح و تقدیم . عبدالرشید عبدالسلام بستوی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور ۲

مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ کی شہرہ آفاق تصانیف
جن کا ہر گھر میں ہونا ازحد ضروری ہے
ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور (۲)
صلوٰۃ الرسول
جمال مصطفیٰ
انوار التوحید
ریاض الاخلاق
سید الکونین
خطبہ رحمۃ للعالمین
ضربِ حدیث
اعجازِ حدیث
قرآنی شمعیں
اصلاح معاشرہ
مسلمان کا سفرِ آخرت
سبیل الرسول
ضرب الرسول
حجِ مسنون
رحمت عالم کی دعائیں
انوار الزکوٰۃ
صد احادیث
تجلیاتِ رمضان
ساقیٔ کوثر
نمازِ جنازہ
بستان الاربعین
مقامِ والدین
قندیلِ حج
ارشاداتِ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
نمازِ مقبول
نورانی نماز
مرآۃ النساء
تبویب القرآن
علامہ وحید الزمان
ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور ۲ پاکستان فون نمبر ۳۲۱۸۶۵
مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون ۸۳۰۱